

پیش لفظ

یوم محمد قلی قطب شاہ کے سلسلے میں اس کی مجلس انتظامی منعقدہ ۲/ جنوری سنہ ۱۹۶۰ ع میں نواب عنایت جنگ بھادر کی تحریک پر طے پایا کہ ادبیات قطب شاہی کی اشاعت کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنا دی جائے جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں :-

۱۔ دور قطب شاہی سے متعلق کتابیں ، کاغذات ، اور وثائق کسی زبان میں بھی شایع کرنا ۔

۲۔ تاریخ و تمدن دکن سے متعلق ادارۂ ادبیات اردو کی طرف سے تقریروں ، نمائشوں اور جلسوں کا انعقاد ، اور ان کی روئداد اور تقروں کو سب رس میں یا مجموعوں کی شکل میں شایع کرنا ۔

۳۔ مجلس انتظامی یوم محمد قلی قطب شاہ کے صدر و معتمد ہی اس مجلس کے صدر و معتمد رہیں گے ۔

۴۔ اس کی مجلس انتظامی فی الحال حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی اور اس میں حسب ضرورت اضافہ کیا جاسکے گا ۔

۱۔ نواب زین یار جنگ بھادر ۲۔ نواب عنایت جنگ بھادر
۳۔ مولانا سید علی اصغر ۴۔ پروفیسر مجید صدیقی صاحب
بلگرامی صاحب

۵۔ مولوی نصیر الدین ہاشمی ۶۔ آقائی مصمصام شیرازی
صاحب

۷۔ آقائی حسین ضابط ۸۔ مولوی سراج الدین علی خان

۹۔ ڈاکٹر مہندر راج سکسینہ ۱۰۔ ڈاکٹر محی الدین قادری
صاحب
(زور)

ادارہ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی منعقدہ ۷ / فروری سنہ ۱۵۶۰ ع
میں ادارہ کے تحت اس مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن کے قیام اور اس کے
کاموں کے آغاز کی اجازت دی گئی، جس کے بعد سے اس مجلس کے کاموں کا
آغاز کیا گیا، اور حسب ذیل اصحاب سے خواہش کی گئی کہ وہ عہد
قطب شاہی سے متعلق مختلف موضوعوں پر تحقیقی اور معلوماتی مضامین
مرتب کریں۔

۱۔ ڈاکٹر وینکٹ اودھانی، ریڈر شعبہ تہذیب و تمدن یونیورسٹی۔۔۔
قطب شادونکی تہذیب و خدمات۔

۲۔ مولوی سید دلدار حسین صاحب چیف انجینیر۔۔۔ گولکنڈے کی عظمت

۳۔ جناب محمد ابراہیم صاحب انجینیر۔۔۔ قطب شادون کی آب رسانی

۴۔ جناب شاد منظور عالم صاحب۔۔۔ مسولی پٹم قطب شاہی بندرگاہ

خوشی کی بات ہے کہ یہ سب مضمون تیار کئے گئے۔ اور اب تک

ادارے کے انگریزی اور تہذیب و تمدن میں شایع ہونے لگے ہیں۔

اسی سلسلے میں مولانا سید علی اصغر بلگرامی سے خواہش کی گئی

کہ حدیقہ السلاطین، کو دوبارہ مرتب کر کے عنایت کریں، تاکہ ادارے

کی طرف سے اس کے دونوں حصے یک جا شایع ہو سکیں۔

خوشی کی بات کہ آقائی حسین ضابط نے وعدہ فرمایا کہ اس

کتاب کے نسخے حیدرآباد و ایران میں فروخت کرنے کا انتظام کریں گے،

اور طمانیت دلائی کہ سو نسخوں کی قیمت وہ پیشگی ادا فرمائیں گے۔

اس بارے میں ادارے نے حکومت ہند کو بھی متوجہ کیا کہ

اس قدیم تاریخ کی طباعت میں ادارے کا ہاتھ بٹائے چنانچہ یہ کارروائی

ابھی جاری ہے۔

یہ کتاب ابھی چھپ رہی تھی کہ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء میں اس کے مرتب مولانا سید علی اصغر بلگرامی وفات پا گئے۔ چونکہ وہی اس کے پروفون کی تصحیح کر رہے تھے اور مطبع کے کام کی نگرانی بھی فرماتے تھے اس لئے اس کی طباعت کا کام رک جانے کا اندیشہ تھا۔ نواب عنایت جھنگ بھادر نے جو ادارے اور خاص کر "مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن"، کی روح روان ہین از راہ عنایت زحمت اٹھا کر اس کتاب کو اشاعت کی منزل تک پہنچایا۔ جس کے لئے ادارہ اور اہل علم ان کے شکر گزار رہیں گے۔

سید محی الدین قادری زور
معتد عمومی ادارہ ادبیات اردو

سری نگر (کشمیر)
۲۰۔ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء





سید علی احمد بلگرامی
مرتب حد یقین السلاطین

فہرست مضامین

نمبر شمار	صفحات
۱ -	مقدمہ ۵-۱
۲ -	مقدمۃ الكتاب ۱
۳ -	ذکر ولادت شاہزادہ عبداللہ میرزا ۵
۴ -	ذکر تعین نمودن مربی ولہ بختہ شاہزادہ عالم آرا و از جملہ سادات و فضلا و اقوام و اقربا ہا میر قطب الدین نعمت اللہ را اختیار نمودند و او را باین خدمت کرامی از سیر اعظماے سریر سلطنت ممتاز فرمودند
۵ -	بیان تعین نمودن معلم بختہ شاہزادہ زمین و زمان و خواندن قرآن مبین و آموختن مسایل فرایض و سنن دین سید المرسلین ۱۱
۶ -	ذکر خوابے کہ شاہزادہ عالمیاں در بعضے از شہور سنہ دو از دم دیدہ اند و بیان واقعہ کہ در عالم منام مشاہدہ فرمودہ اند ۱۳
۷ -	بیان طلب نمودن پادشاہ سلیمان مرتبت شاہزادہ یوسف طلعت را بدولت خانہ گیتی نشانہ و اتفاق ملاقات شاہزادہ بر اورنگ شہر یاری و قران شمس در برج شرف و کامکاری ۱۶
۸ -	ذکر رحلت پادشاہ زمان و خسرو دوران از دار بے اعتبار دنیا و ازین عبرت سراے پر رنج و عناد و عروج نمودن

- ۱۹ - ۹۔ مقالہ الکتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیہ بخش عالم اعلیٰ
شہر یار مکرم بافر فریدون و شوکت جم از مطلع اورنگ
خلافت بر آمدن و بر چہار بالش قدرت و عظمت
و حشمت و شوکت تکیہ زدن و جہان ظلمانی را بانوار
معدلت و نصفت و لمعات مرحمت و مکرمت روشن
و نورانی ساختن ۲۷
- ۱۰۔ ذکر قضایاے بیہجت و مسرت افزائے سال اول جلوس ہمایون
اعلیٰ کہ مشتمل است بر آمد حجاب عالیہ شان از جانب
سلاطین با تمکین دکن و ہندستان ۳۱
- ۱۱۔ ذکر تعین کردن پیشوا و میر جملہ کہ دو رکن اعظم سلطنت
اند و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمدہ درین سال بہ
نسبت سابق ۳۳
- ۱۲۔ ذکر قضا یا بے سال دوم جلوس ہمایون اعلیٰ کہ موافق ہزار
وسی و شش ہجریست و بسیر باغات و سواری حوالی
دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری
گذرانیدن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودن ۳۶
- ۱۳۔ تعریف جشن و توصیف مہربانی سالگرہ اعلیٰ حضرت خاقان
یوسف طلعت سکندر حشمت کہ مستمعان از استماع آن
بشاشت عہد شباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت
شراب روحانی از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند ۴۰
- ۱۴۔ ذکر ماتم و تعزیرہ داشتن شہادت حضرت سید الشہدا علیہ

التحية والتنادر ايام غم ايجام عاشورا و بيان رسوم و قانون
این عزائے پر رنج و غنا کہ مخصوص سلسلہ علیہ رفیعہ
قطب شاہیہ است

۴۸

۱۵ - ذکر آئین بندی و سور جشن مولود برگزیده حضرت معبود
و شفیع یوم موعود علیہ الصلوٰۃ من الملک الودود کہ چند
سال متروک بود و در زمان سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان
یوسف طلعت صورت تجدید پذیرفت

۵۸

۱۶ - بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مآل سوم جلوس
ہمایون اعلیٰ کہ مطابق ہزار و سی و ہفت ہجریست و
ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوہ طور و در
آن مقام و افر سرور آراستن بزم عشرت و سور

۶۸

۱۷ - ذکر استعفاء کردن قاسم بیگ ترکان از منصب کوتوالی و طلب
نمودن منصور خان میر جملہ ملا محمد تقی حوالہ دار بندر
مچلی پتن را جہت تفویض نمودن منصب کوتوالی
و بعنایت خسروی بہ حسن بیگ نایب کوتوال این منصب
عالی مفوض گردیدن

۷۱

۱۸ - بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زادہ اُجین از خدمت پادشاہ
تیموری نژاد شاہ خرم بسجابت پایہ سریر خاقان یوسف
جمال سکندر اقبال

۷۳

۱۹ - ذکر سوانح اقبال سال چہارم جلوس خاقان یوسف جمال
کہ مطابق سنہ ہزار و سی و ہشت ہجریست از انجملہ
ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جملہ گردیدن

۷۵

- ۲۰ - ذکر عزل نمودن شاد محمد ولد شاه علی عربشاد و از منصب پیشوائی و بہ نواب غلامی فہمی شیخ محمد تفویض فرمودن و منصب و سیری را بہ نواب ملا اویس مرحمت نمودن ۷۸
- ۲۱ - ذکر فرستادن خیرات خان سر نوبت و ابرقاقت محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ پرنس بخدمت فرمانروائے ممالک ایران شاد عباس صفوی موسوی ۸۰
- ۲۲ - ذکر قضائے متصرفہ کہ در تمام این سال میمنت مآل بخیر ظہور پیوستہ است ۸۵
- ۲۳ - ذکر قضائے سال پنجم جلوس ہمایون اعلی کہ مطابق ہزار و سی و نہ ہجریست و بنائے قصر فلک رفت و باغ جنت صفت کہ بر فراز قضائے آن عمارت واقع شدہ ۸۷
- ۲۴ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فصل بر شکال این سال فرخی مآل ۸۹
- ۲۵ - از جملہ سوانح این سال میمنت مآل آنست ۹۰
- ۲۶ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ششم جلوس ہمایون کہ مطابق ہزار و چہل ہجریست و یوسف شاد مخاطب بوفان خان را برفاقت شیخ محی الدین برہان پور بخدمت عالی حضرت شاد خرم فرستادن ۹۲
- ۲۷ - ذکر آمدن باقر خان صاحب صوبہ بنگالہ بہ جانب ولایت کسیمکوت و محار بہ نمودن سپہ سالار و امرائے آن مملکت با او و بیان بعضی از قضایا کہ درین ضمن وقوع یافتہ ۹۳

- ۲۸ - ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجه افضل ترکه را
از مرتضی نگر و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رفتن
خواجه با عظمت تمام بولایت کسیمکوت و برگشتن
باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن ۹۶
- ۲۹ - ذکر غلا و قحطی که در سنه اربعین و الف هجری واقع شد
و از شدت جوع خلق نامعدود تلف گردیدن و خلائق
شهر بصحرا بجهت نماز استسقاء رفتن ۹۸
- ۳۰ - ذکر طلوع کوکب قر مثال از مطلع آسمان خاقان یوسف
جمال سکندر اقبال ۱۰۱
- ۳۱ - ذکر وفات مملکت مداری شریف الملک سرخیل شامی
و خاقان سکندر شان منصب سرخیل را بمیرزا حمزه
استرآبادی تفویض فرمودن و او چند ماهه باین
امر جلیل سر فراز بودن ۱۰۲
- ۳۲ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل هفتم جلوس همایون که
مطابق هزار و چهل و یک هجریست و بیان مجملی از
احوال نظام شاه که بقدرے نسبتے بآمدن مرهري
برهن سپه سالار عادل شاه بسرحد قلعه کولاس دارد
و شرح بعض قضایای منسوب بآن ۱۰۵
- ۳۳ - ذکر نامزد نمودن سرداران رفیع الشان را بجهت دفع
سپه سالار عادل شاه و مرهري ارزوے ملائمت برادر
خود را به پایة سریر سلطنت فرستادن و متازة بمصالحه
مبدل شدن ۱۰۹

- ۳۴۔ بیان آمدن سیلاب دریا مثل در اول فصل برشکال ابن سال
خرمی مال ۱۱۲
- ۳۵۔ ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیل بمیرزا
روز بہان صفادانی بامداد نواب علامی پیشواۃ الرمانی ۱۱۳
- ۳۶۔ ذکر آمدن ریتوجی کاتبہ مرہتہ بدرگاہ گیتی پناہ و پسر
و برادر زادہ اش باعلی مرتبہ وزارت سرفراز شدن ۱۱۴
- ۳۷۔ ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حوالہ داری خاصہ خیل
بتاسم بیگ کہ بحوالہ نصیر الملک بود و دنیاے معین
الملکی از آدم خان گرفتہ بہ نصیر الملک مرحمت نمودن
و وقع فوت خواجہ انشل ترکہ و دنیاے او را بجناب
بولچی بیگ حوالہ نمودن ۱۱۶
- ۳۸۔ ذکر نامزد نمودن علی حضرت شامجہان آصف خان را با
امراے پنج ہزاری بر سر عادل شاہ و تسخیر مملکت
بیجاپور و بیان فرستادن شاہ علی بیگ را بہ پایہ سربر
خاقان سکندر شان برفاقت و فاخان مذکور و رفتن
حضرت شاہ جہان بکوچ متواتر از بردہانپور بجناب
آگرہ و لادور ۱۱۷
- ۳۹۔ ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال
بجناب حیات آباد و در آن خطہ دلکشاہ بتبعہ بہشت آسا
بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سباط بچہت خاص
و عام عالمیان گستران و ختمند محاسن اشرف نمودن ۱۲۲
- ۴۰۔ بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار

و آسایش خلائق در خلال رافت و عاطقت خاقان
سکندر اقتدار و ذکر شمع از سخنان گوهر تار سلطان
یوسف عذار

۱۲۸

۴۱ - ذکر قضاے میمنت و بجهت اقتضای سال هشتم جلوس
ہمایون اعلیٰ کہ مطابق اثنے و اربعین و الف ہجریست
و تفویض نمودن منصب رفیع سرخیلی بجناب میر
فصیح الدین محمد تفرشی

۱۳۰

۴۲ - ذکر خواستگاری نمودن علی حضرت عادل شاہ صبیہ محترمہ
خاقان جنت بارگاہ سلطان محمد قطب شاہ را نور مرقدہ
و بیان ارسال پالکی زر نگار جواہر تار ماہ آسمان
عصمت و اختر شب تاب برج عفت بجناب بیجاپور
و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور

۱۳۳

۴۳ - بعضے از قضایای متفرقہ این سنہ مذکورہ و بیان تغیر
و تبدل بعضے از مناصب کہ درین سال وقوع پذیرفتہ
۴۴ - ذکر قضایای عشرت و خرمی افزای سال میمنت مآل نہم
جلوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ ثلث و اربعین و الف
ہجریست

۱۴۶

۴۵ - بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی
فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجناب
شیخ محمد طاہر و روز شرف آفتاب

۱۴۸

۴۶ - ذکر قضایای سال میمنت و خرمی مآل دہم جلوس سعادت
مانوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ اربع و اربعین و الف
ہجریست

۱۵۲

- ۴۷ - ذکر گزشتن مہابت خان قلعہ دولت آباد را و فتح خان و پسر
نظام شاہ را بقول از قلعہ بیرون آوردن و مہابت خان
سفر آخرت نمودن ۱۵۳
- ۴۸ - ذکر آمدن ایلچی پادشاہ مالک ایران شاہ صفی بہادر خان
بانتفاق خیرات خان حاجب این دولت خانہ سگیتی نشانہ
و بشرف ملاقات مشرف شدن ۱۵۶
- ۴۹ - دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدم جلوس ہمایون
اعلی کہ موافق سنہ ہزار و چہل و پنج ہجریست ۱۵۸
- ۵۰ - ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفعہ دیگر
بنواب علامی فہامی شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن
منصب سرخیلی بہ سید عبد اللہ خان مازندرانی ۱۶۴
- ۵۱ - ذکر آمدن عالی حضرت شاہ جہان بجانب دولت آباد و فرستادن
حاجب بمخدمت قطب فلک جاہ و جلال و بیان سوانح
دیگر کہ درین ایام وقوع یافتہ ۱۶۸
- ۵۲ - ذکر قضائے دولت و اقبال سال میمنت مآل دوازدم جلوس
سعادت مانوس ہمایون کہ مطابق سنہ ست و اربعین
و الف ہجریست ۱۷۵
- ۵۳ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جہال و چراغان
موذن دور حوض دریای متال ۱۸۰
- ۵۴ - ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابہ محل دیلیرم و سیر
سراحل رود خانہ کشنا و گشت آن مقامات خرم شیبہ بارم ۱۸۳
- ۵۵ - ذکر قضایائے متفرقہ کہ تا آخر این سال بحیث ظہور رسیدہ ۱۸۷

- ۵۶ - ذکر سوانح سال میمنت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی
 ثم اعلیٰ حضرت خاقان سکندر حشرکہ مطابق سنہ سبع
 و اربعین و الف ہجریست از اجمہلہ تفویض نمودن
 منصب جلیل القدر سر خلیٰ بمیر محمد سعید اردستانی ۱۹۰
- ۵۷ - ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتضیٰ نگر ۱۹۲
- ۵۸ - ذکر بعضی از وقایع متفرقہ ۱۹۳
- ۵۹ - ذکر فرستادن اعلیٰ حضرت شاہجہان میر حفظ اللہ را بحجابت
 بخدمت خاقان سکندر شان ۱۹۷
- ۶۰ - ذکر شمع از خصایل حمیدہ و افعال پسندیدہ خاقان یوسف
 جمال سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی کہ آن شہر
 یار نسبت بہ برادران اعز از چند بظہور میر ساند ۱۹۸
- ۶۱ - ذکر شمع از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت
 بسایر خواص و عوام طبقات انام و بذل جہد و رعایت
 صلہ رحم و شفقت بحال اقوام و اقربائے نیکو فرجام ۳۰۲
- ۶۲ - ذکر بعضی از فضیلا و اعیان دار السلطنۃ کہ در سنہ مذکورہ
 بدالم بقاروان گریدہ اند ۲۱۰
- ۶۳ - ذکر قضایاے میمنت مآل سال چہاردهم جلوس سعادت
 مانوس خاقان سکندر شان کہ موافق سنہ ثمان و اربعین
 و الف ہجریست ۲۱۵
- ۶۴ - ذکر آمدن حاجب شاہزادہ اعظم ادرنگ زیب بدار السلطنۃ ۲۲۰
- ۶۵ - ذکر نامزد نمودن یولچی بیگ بقلعہ کولاس ۲۲۰
- ۶۶ - ذکر منضوب شدن ملا اویس منشی ۲۲۱

- ۶۷ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت نمودن حجاب این دولت خانسه از خدمت شادزاده
 ۲۲۲ اورنگ زیب شاد زاده هندستان شاد جهان
- ۶۸ - از سوانح این سال است
 ۲۲۳
- ۶۹ - از جمله وقایع این سال است (ایضا)
 ۲۲۴
- ۷۰ - ذکر قضاے سال میمنت مآل یازدهم جلوس که مطابق سنه
 ۲۲۵ تسع و اربعین و الف هجریست
- ۷۱ - ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال
 ۲۲۷
- ۷۲ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان بطرف مشرق
 ۲۲۹ زمین تا کفار بحر عمان
- ۷۳ - ذکر تعیین نمودن بعضی از امرا و معتمدان را در دار السلطانه
 و بیان ترکی که در حال نزول و ارتحال مقرر شده و رفتن
 ۲۳۳ بحیات آباد جنت نهاد
- ۷۴ - ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار
 بحر عمان و بندر مجلی پتن و از آن مکان مراجعت نمودن
 ۲۳۸ بدار السلطانه
- ۷۵ - بیان رسوخ پادشاه سکندر جمه در امور دینداری و ذکر
 ۲۵۷ شمه از حسن اطوار شهر یاری
- ۷۶ - ذکر بعضی از سوانح
 ۲۵۹
- ۷۷ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل شانزدهم جلوس فرخنده
 ذال اعلیٰ حضرت خاقان سکندر فعال که مطابق سنه
 ۲۶۰ خمسین و الف هجریست

- ۷۸ - ذکر اعمال ملا اویس عاقبت ناصحود و سزایافتن آن مردود
۲۶۱
- ۷۹ - ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطنة
و رخصت دادن حاجب ایران و فرستادن بحجاب لقمان
الزمانی حکیم الملك را بخدمت بادشاه ایران
۲۶۸
- ۸۰ - صفت چراغان آتشبازی که باهتتام بندگان اشرف در شب
برات سرانجام یافته و ذکر بعضی از عمارات دولخانه
عالیه مبارکه بالمیامن و السرور
۲۷۳
- ۸۱ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان سکندر صفات به بعضی
از قلاع و ولایات
۲۸۲
- ۸۲ - سائحه دیگر اینست که
۲۸۷
- ۸۳ - ذکر قضایای سال عیسیت مآل هفدهم جلوس و سعادت
مانوس خاقان سکندر شان که مطابق سنه احدی و خمسین
و الف هجریست
۲۸۹
- ۸۴ - ذکر سوانح سال خرمی مآل، هجدهم جلوس خاقان سکندر
اقبال که مطابق سنه، ثنی و خمسین و الف هجریست و بیان
فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات که درین سال به یمن
اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده
۲۹۵
- ۸۵ - ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر نشان
از حضور پرنور بجانب ملک کرناٹک
۳۰۰
- ۸۶ - بیان دافل شدن عساکر اقبال بملک کرناٹک
۳۰۱
- ۸۷ - ذکر غزوات و فتوحات که عساکر اسلام را از میامن اقبال
خاقان سکندر صفات بعد از فصل برشکال در بمالک
کرناٹک روئے داد
۳۰۶

- ۸۸- ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرقه این سنه ۳۱۱
- ۸۹- از جمله سوانح این سنه ایست ۳۱۳
- ۹۰- ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون اعلی که موافق ثلاث و خمین و الف هجریست ۳۱۴
- ۹۱- ذکر سوانح متفرقه این سنه ۴۱۷
- ۹۲- ایضا ۱
- ۹۳- از وقایع آن که ۴
- ۹۴- فهرست سلاطین قطب شاهی ۳۱۹
- ۹۵- فهرست تصاویر
- ۱- علامه سید علی اصغر بلاگرامی مرتب حدیقه بعد پیش لفظ
- ۲- ملا نظام الدین احمد مولف حدیقه قبل مقدمه الکتاب
- ۳- سلطان قلی قطب شاه اول مقابل صفحه ۴
- ۴- سلطان ابراهیم قلی قطب شاه ۸
- ۵- سلطان محمد قلی قطب شاه ۱۶
- ۶- سلطان محمد قطب شاه ۲۰
- ۷- سلطان عبداللہ قطب شاه ۲۸
- ۸- میر محمد مومن استرآبادی ۳۳
- ۹- عاشور خانه پاد شاهی ۴۸
- ۱۰- مرزا محمد امین میر جمله ۷۴
- ۱۱- علامه شیخ محمد ابن خاتون ۷۹
- ۱۲- خیرات خان ۸۰
- ۱۳- قلعه گولکنده ۱۱۹
- ۱۴- ملا غواصی ۱۳۰
- ۱۵- چار منیار ۲۷۳



مقدمه

علم تاریخ يك آئینه عالم آرائی است که دیده بصیرت و تدبیر به
تجول در صحایف او چنان وقایع و حوادث ماضی را مشاهده و معاینه
می کند که گویا دیده بصیرت از حس بصر اقوی و اجلی می باشد و آن
آئینه عالم آراء چنان وقایع پیشین را در جلو ناظرین بجلوه می آرد که
گویا بحواس خمسہ بلکه عشرہ محسوس و بدیهی الادراک می شود .

فن تاریخ آئینه صورت نمای گذشتهگان است و در هر زمان
درمیان بنی نوع انسان فتنے گرامی و معزز بوده و دانشمندان هر قوم
آن علم را بسیار محترم می شمردند و الحق سزاوار هر احترام نیز هست
زیرا که هیچ طبیعتی را گمان نداریم که از شنیدن وقایع زمان پیش
و از استماع و ادراک وضع و زندگانی و اخلاق و آداب گذشتهگان
ملال آرد بلکه بالعکس از استماع حادثات کدورت انگیز ملال می
گیرد بحدی که گویا خود را در آن وقت حاضری یبند و در آن مسرت
کدورت سہم و شریک می باشد و افسوس است که علم شریف که دارای
مقام بلند مخصوصی بوده بدست پاره نا اهلان منفعت جوئے افتاده آزا
نیز آلت اغراض و اسباب پیش رفت مقاصد خود قرار دادند و رعایت مقام
بلند آن را نکردند تا اینکه رفته رفته پایۂ شاعری رسیده و شرف مخصوص
آن تایلک درجۂ زایل شد و لے بسبب آن شرافت نامتناهی نام آن علم گرامی
هنوز باقی است - غرض از بسط این مقالات انتقاد نیست بلکه مقصود
این بود که سخنن چند در شرافت این علم مقدس گفته شود تا بمدارج

عبرت و بصیرت مطالعه کنندگان بیفزاید چون در علم موضوعی دارد
لذا مختصری بعنوان مقدمه در موضوع در اینجا گفته می شود .

تاریخ وقایع و سوانح گذشته را که در زمانهای پیشین
در میان اقوام و ملل روی زمین اتفاق افتاده ثبت و ضبط نموده به
آیندگان رسانیده مکشوف میدارد و از اخلاق و عادات گذشتگان
آیندگان را آگاه و مطلع میازد تا اینکه محاسن اخلاق پیشینان را
سرمشق گیریم و از زمایم اطوار آنان عبرت و دوری جوئیم و کوشش
نمائیم که از خودمان آثار پسندیده باخلاف و اگذاریم چه تاریخ سرگذشت
اسلاف را باخلاف نقل میکند و تامل در تاریخ و سیر از روی وقت
صیقل آئینه ضمیر است که صفای آن در مراتب هوش و ادراک شخص
می افزاید و عبرت و تجربت آن از دیاد میگرد و بسبب آن در میان اقران
محترم می گردد و منبع تاریخ بهترین منابعی است برای اخذ اطلاعات
و تحصیل معلومات اگرچه آثار می که از این منبع بدست می افتد باز بکلی
از حشو و مبالغه حتی دروغ خالی نیست و باوجود این منافع جلیله آن
را انکار نمی توان کرد - آنچه گزشت تکلم در فن تاریخ بود الحال کلام
چند در وظیفه مورخ یعنی نگارنده تاریخ نیز بنگارش میرود .

شخص تاریخ نگار برای توشیح نمودن اطلاعات خود که زبان
اعتراض نکته چنان از آثار او کوتاه گردد باید در تدقیق مطالب
و غور رسی در منابع خیل دقت و زحمت بکار برد در تفریق بین سقیم
و صحیح روایات موشگافی کند تا اینکه مجموعه خود را بحلیه اعتبار و وثوق
جلوه ناظرین نماید و از سهام اعتراضات رهایی یابد - تکلیف هر شخص

مورخ آنست که کمال غور رسی و دقت در تتبع روایتهای کند و سخن از روی اطلاعات صحیحه گوید و در تاریخ نگاری غرض شخصی و خصوصیت نفسی و کورنش و زمانه سازی را کنار گذارد و قلم خود را پاک نگاه دارد یعنی مرده ییگانه را بدوزخ نفرستد و بهشت را مخصوص مرده گان دوستان خود قرار نهد و غالب را مغلوب و مغلوب را غالب یاد نکند تعصب در هر مورد از هر شخص خوب نیست خاصةً از شخص مورخ در مورد تاریخ که باید آنوقت تعصب را کنار گذارده مطلب را علی حسب الحقیقه نگارد تا اینکه تکلیف جلیله که در ذمه و عهده دارد بدرستی و صداقت ادا کرده باشد :-

بعضی از علوم متداوله را نیز رابطه کلی بعلم تاریخ است که دانستن آنها در اطلاعات مورخ می افزاید و از انبمله علم جغرافی است و همچنان است علم انسان و انساب البشر و نیز علم تقویم که زمان و حساب را بنمایا دو نشان میدهد خیلی معاونت و یاری با علم شریف تاریخ دارد مثلاً بواسطه علم تقویم یکے از وقایع مهمه تاریخی را اساس قرار داده سایر وقایع را بدان اضافه میکنند مثلاً میگویند چندین سال بعد از هبوط حضرت آدم یا اینکه قبل از میلاد و این وقایع را که اساس اتخاذ نموده اند راس تاریخ نام داده اند - امروز هر ملتے نسبت بخود راس تاریخی دارد مثلاً یهود خلقت عالم را برای خود شان راس تاریخ قرار داده اند و عیسویان میلاد حضرت مسیح را و اسلامیان هجرت حضرت رسالتآب صلعم را راس تاریخ خود شان معین نموده اند .

اما علم تاریخ از چگونگی آفرینش این ساحت عنبراء چیزے .
برما معلوم نمی تواند بکند یعنی علم تاریخ را بدان احاطه نیست ولی

بر حسب دیانت پاک اسلام بطوریکه قرآن کریم بدان ناطق است بیک امر جلیل خداوندی رنگ هستی گرفته مسکن آدمیان شده است اما تاریخ خلقت درست معلوم نیست که کبی روی داده و لهذا تاریخ موسویان در این باب قرین اعتبار تواند بود چه امروز خیلی دلایل واضحی در میان است که باندک تاملی در آنها معلوم میشود که این دنیا و خلقت بی کهنه و قدیمتر از آنست که آنها حساب گرفته اند و در اینکه دنیا خیلی کهنه است و ادراک ما را بدان احاطه نیست حرفی نمی رود ولی دور نیست که آفرینش آدمیان مدت های مدید بعد از آن باشد چنانچه آیه شریفه "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً" دلالت بر این دارد و ظاهر است از این آیه که وجود زمین اسبق است از وجود بشر و چون اراده الهیه جَلَّتْ عِظْمَتُهُ تعلق بايجاد خلیفه روی زمین گرفت آدم ابوالبشر را بعنوان خلیفه خلق نمود و حوا را نیز بسبب موافقت آنحضرت یا فرید و هر دو را در بهشت جاعلا فرمود تا آنکه بسبب ترك اولی فرمان هبوط بارض از مصدر ربوبیت صادر شد و بزمن فرود آمدند و در روی زمین ذریه آن حضرت متکثر شد چنانکه میگویند در حیوة خود حضرت آدم مقدار دُرّیش بچهل هزار رسید و این خاکدان از آنوقت مسکن آدمیان گردید .

من ملك بودم و فردوس برین جایم بود

آدم آورد در این دیر خراب آبادم

تا اینکه قایل بسبب هم چشمی و حسادت هایل را که اعز اولاد آن حضرت بود شهید نمود و اولین خونی که در میان اولاد آدم بناحق ریخته شد خون آن پیغمبر زاده است و حضرت آدم ذر آن سوگواری

مرثیه بیان فرموده تاثرات قلبیه خود را در فقدان آن فرزند دلبد چنین اظهار نمود .

فوا آسفنی علی هایل ربی قلیلاً قد تَضَمَّنْتُهُ الضریح

من هرچه از توصیف علم تاریخ بنویسم و هرچه در این مقام سخن پردازی نمایم باز هم شمه از این خلدبرین و قطره از این بحر مواج بیان نکرده ام چون غرض مهمی در اطناب در این موضوع نمی بینم و لهذا میخوام این کلمه بذکر یک نکته دیگر ختم نمایم .

بدیهی است که عالم کون و فساد بحسب المشاهده و الوجدان متغیر و متجدد می باشد یعنی چیزی از موجودات کونیّه علی حاله واحده و طریقه مستمّره باقی نبوده و نخواهد بود و هر موجودی و آدمی و هر بقای را فنا می است و لکن علم تاریخ در این مقام خدمت بزرگی که شکر آن نتوان کرد بعالم بشر رسانیده و آن چنین است که متکفل یک نوع از بقاء و دوام شده است که اگر اعیان حوادث منصرم و نابود شود نام و نشان آنها در صفحات با سعادت علم تاریخ مؤید و مشید میباید و چنان میباید که گویا اصل اعیان و حوادث مانده و عند المطالعه چنان بنظر آید که گویا بعد از عدم موجود و بعد از انصرام متجدد می شود پس بکمال و ضروح میتوانم که علم تاریخ را چنان معرفی نمایم .

علم تاریخ آئینه عالم آراء است و متکفل حفاظت اعیان حوادث از انعدام و فنا است پس حوادث قرون ماضیه و عصور خالیه و اقوام و امم بائده و ممالک سابقه و سلاطین گذشته و حالات لیل و نهار و تراجم مشاهیر اقطار و امصار و سیرت تاجداران نامدار و امرا

و الاثبات و علامات ابرار و مولفین اخبار و وقایع عجیبه و حوادث غریبه که متعلق بزمان ماضی باشند هم در بطن تاریخ حتی الآن موجود و حاضر عند الناظر می باشد و کفی بهذا غفراً للتاریخ - اول ملت قدیمه که ذوق ضبط تاریخ یافته تاریخ خود و ملل متعدنه معاصر خود را ضبط نموده یونان است الحال بتوصیف کتاب مستطاب پردازیم .

این کتاب که الآن تقدیم و تعریف بخدمت ناظرین محترمین می شود نامش حریقه السلاطین قطب شاهی شیرازی است و مولف او یکے از اجلّہ علماء و ادباء عصر سلطان عبداللہ قطبشاه می باشد و نام مولف میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است - هر کتابے را که میخواهیم بشناسیم اول باید که چهار نقطه را محل نظر گذاریم و بسبب شناختن این چهار نقطه اساسی معرفت کامل بخود آن کتاب و اهمیت حوادث شد و آن چهار نقطه از این قرار است اول موضوع کتاب دوم مولف سوم عصر تالیف کتاب چهارم طرز تالیف کتاب پس الحال در هر یکے از این چهار مناسبت مقام تکلم مینمایم - از جمله خانواده سلطنت شعار که متصل یک قرن و نیم در مملکت دکن هندستان بالوراثتہ ابا عن جدّ از سال (۹۲۴ هـ) تا (۱۰۹۸ هـ) سلطنت کردند عایله جلیل قطب شاهیہ است که آثار خالدہ آن ملوک اماجد بر صفحات دهر تا کنون باقیست و این کتاب مستطاب دارائے ترجمه و شرح سوانح بادشاه ہفتم این سلسلہ ذکیہ سلطان عبداللہ قطب شہ (المتوفی سنہ ۱۰۸۳ هـ) می باشد از سال تولد آن شہریار (۱۰۲۳ هـ) تا سال نوزدہم جلوس (۱۰۵۳ هـ) و موضوع این کتاب علم آثارخ است البتہ هر چه فضیلت و لیاقت مؤلف زیاد تر باشد تالیف او مفید تر و دارائے مطالب عالیہ و افکار ثاقبہ خواهد بود مؤلف

این کتاب یکے از ادبای ایران زمین است که از وطن خود بطرف دکن هجرت نموده از کثرت لیاقت و استعداد مقرب بارگاد خلایق پناه قطب شاهی گردید و شاهد بر فضیلت او این مقدار بس است که عضو حوزه علمیه نواب علامه الزمان الشیخ محمد بن خاتون العاملی قدس سره الشریف هم بوده که پیشوائے کل مملکت دکن در عهد سلطان عبداللہ قطب شاہ بدست تصرف و اقتدار آن عالم نامدار بوده چنانچہ از مطاوی این کتاب مستفاد می شود که مؤلف ادیب از علامه معزی علیہ هم بسے استفاده کرده از اثر تربیت او موفق بچنین تالیف مفیدے شده است پس مؤلف یکے از ادبای کاملین قرن یازدهم هجری می باشد و نام شریفش میرزا نظام الدین احمد بن عبداللہ الصاعدی الشیرازی است .

همین است قرن یازدهم از سایر قرون این است که انتشار علوم و ادب و تالیف و تصنیف در ممالک اسلامیہ بحد کمال و اوج رسیده بود و علمای محققین و ادبای معتبرین که هر یکے از اساطین دهر اند در اطراف ممالک اسلامی خواه عندستان خواه ممالک ایران و عرب و ترک منتشر و مبثوث بودند و همه آنها نزد سلاطین و رعایا بدیده اعتبار منظور و بکمال احترام و اعزاز محبور بودند و این تالیف منیف تولید شدہ این عصر ساطع و این قرن لامع می باشد و البتہ کتابے که در بهترین قرن تالیف می شود بهترین کتب خواهد بود .

کیفیت و طریقه تالیف و تصنیف محتاج بہ یک سلیقه کاملے می باشد کہ نزد هر کسی موجود نیست و مفهوم سلیقه غیر از مفهوم علم و فضل می باشد چه ممکن است کہ علم باشد اما سلیقه نباشد و هم چنین

بالعکس و اگر عالمی و فاضلی منحه سلیقه را نداشته باشد هر چه در تالیفات خود تحقیق و تدقیق نماید باز هم موارد نقص و خلل در کیفیت تالیف هویدا می باشد پس مقتدر بر تالیف منیف آن شخص می باشد که جامع بین العلم و السلیقه باشد که علم در موضوع تالیف بکار اندازد و سلیقه کامله خود را در کیفیت تالیف مبذول نماید آنگاه آن تالیف بد از آمدن در حیز و جود جامع بین صورت و معنی و حاوی دریغ از ماده و هیولی می باشد و مانند حور عینی است که خود را باعلی ترین تجملات آراسته و پیراسته جلوه ناظرین میدهد که بلا اختیار نعره تبارک الله احسن الخالقین تا بافق اعلی بلند می شود - پس آنچه معلوم شد مولف این کتاب مستطاب دارای آن منحه لطیفه بوده و در کیفیت تالیف و بیان سلیقه معتبره خود را بخرج داده و به نظم و نسق عالی او را مرتب و مزین نموده که در مطالعه کننده از تبیول و سیر در باغ و بوستان این کتاب سیر نمی شود و به طبیعت و لو هر چه نازک باشد ملال و کلاله نمیرسد بمجرد شروع کردن در مطالعه شوق این کتاب در دل مطالع شعله ور می گردد .

مولفاتی که در موضوع تاریخ سلاطین قطب شاهی تالیف شد بسیار است و غالب آنها هنوز خطی و در کتابخانهها مصوّن است و بعضی از مواد اصلیه آنها از قرار ذیل است .

اول تاریخ منظوم هیرالعل المتخلص بخوشدل که منشی حیدر قلی پسر سلطان قلی قطب الملک اول بود احوال قطب شاهی را بنظم در آورده و بتظومه او مشتمل بر چهار مقاله است - مقاله اول در نسب نامه سلاطین قطب شاهی - مقاله دوم در فتوحات سلطان قلی قطب شاه - مقاله سوم مشتمل بر احوال سلطان ابراهیم قطب شاه است - مقاله چهارم احوال

جلوس سلطان محمد قلی قطب شاه را دارا است و نسخه تاریخ منظوم خوشدل در کتابخانه ایشیاتک سوسایتی بنگاله موجود است .

دوم تاریخ فرشته تالیف حکیم محمد قاسم فرشته بن غلام علی هندو شاه امترآبادی که در این کتاب از زمان قدیم تا سنه ۱۰۱۵ هـ واقعات هند مذکور است و در مقاله سوم روضه چهارم شمه از احوال سلاطین قطب شاهیه مذکور شده است .

سوم تاریخ سلطان محمد قطب شاه که در سنه ۱۰۲۵ هـ حسب فرمایش آن شاه معظم مرتب شد و از دیباچه اش چنین مستفاد می شود که مصنف این تاریخ از امر سلطانی بایجاز و اختصار تاریخ آبا و اجداد عالیقدر که سابقا یکے از چاکران این درگاه در ضبط احوال ایشان نوشته بود و در بعضی جاها تطویل داشت که آنرا بتاریخ چندان نسبت نبود مامور گشت و این تاریخ بریک مقدمه و چهار مقاله مشتمل است . مقدمه در ذکر نسب سلاطین قطب شاهیه - مقاله اول در ذکر سلطان قلی قطب شاه مقاله دوم در ذکر جهشید قلی و پسرش سبحان قلی مقاله سوم در ذکر سلطان ابراهیم قطب شاه مقاله چهارم در ذکر سلطان محمد قلی قطب شاه - خانه احوال تخت نشینی سلطان محمد قطب شاه از سنه ۱۰۲۰ هـ تا سنه ششم جلوس در این خانه ثبت است .

چهارم مآثر قطب شاهی تالیف محمد بن عبد الله النیشابوری که بعنوان تکمیل تاریخ سلطان محمد قطب شاه شده و در این کتاب وقایع تا زمان وفات سلطان مذکور مندرج است و علاوه بر این ذکر سلاطین معاصرین ایران را بوضاحت دارد سنه تا ۱۰۳۸ هـ یعنی تا آخر زمان شاه عباس صفوی ثانی .

پنجم حدیقه السلاطین قطب شامی که اسم مامی این کتاب مبحث ما است و مولفش میرزا نظام الدین احمد صاعندی شیرازی است و از تولد سلطان عبد الله قطب شاه تا سال نوزدهم جلوس ۱۰۵۳ یك حصه مهم خوب تاریخ مملکت چهل و یکساله او است .

این عدد از تالیف و تصانیف است که در ذکر عاظم سلاطین قطب شادیه نوشته شده است اگر يك نظر با معرفتی بر این مولفات و این کتاب موصوف بیند ازیم خواهیم بوضاحت تمام امتیاز این کتاب را بر آن مولفات فهمید زیرا که حدیقه السلاطین مذکور چنانچه گذشت حاوی محاسن صوری و معنوی و میزات مادی و جوهری می باشد و وقایع او شیرین و بیان او شیرین تر و در مقام بیان سوانح و گزارشات چنان فصاحت و بلاغت نظم و نثر را بخرج داده که مرغ روح هر ادیبی و صاحب ذوقی عند المطالعہ چنان مست باده بیان و معنی او می گردد که در قفس بدن بلا اختیار چون را مشگران سیمین اندام برقص در می آید .

البته طبیعت بشری و ذوق انسانی از استمرار بر يك چیز واحدی خسته می شود و بتنگ می آید و همیشه طبیعت شوق نبجدد و تبجول را دارد اگر در خانه نشیند شوق بوستان را دارد و اگر در بوستان در آید میل سبزه و آب جاری و رود خانه نماید و اگر در لب رود خانه قدم زند و از نسیم علیل و شمال و بے مثال شام خود را تازه و روح را زنده گردانند همانا صید و سواری نماید و بگر دیدن کود و درها در پی بجه آهوی طبیعت خدرا مصروف و مشغول سازد و زمانه نگردد که باز خواش چیز جدیدی در ضمیر او متقدح وبا و متوجه و از عمل خود

باز ماند و این فطریات بشر و جبلیات نوع انسان است و لهذا حکماء گفته اند لکل جدید لذة^۱ از برای نو بے لذت است - و هم چنین روح نسبتاً بامورات روحی و معنوی مانند مشغول شدن بمطالعه کردن یا چیز نوشتن و امثال آن زیرا که استمرار بر یک نوع مخصوصی از معلومات روح را خسته و شکسته می نماید و شوق را زایل میگرداند پس انسان مجبور است از برای حفظ نشاط نفس و روح که موضوع را بدیگرے مبدل و معین نماید مثلاً اگر همیشه انسان در کتب معقول مطالعه کند لا جرم روح پژمرده و استدعای تنقل بموضوح دیگرے می نماید پس از برای تفریح روح ناچار باید از معقول به منقول و اثر بنظم و از این باب بآن باب و از این فصل بآن فصل منتقل و متجول شد و هر آئینه کتابے را مطالعه نمائیم که مشتمل بر یک مطلب و یک اسلوب از اول تا آخر باشد البته می بینیم که در طبیعت رخنه و ذر روح از جارے پیدا می شود و رغبت و شوق از این کتاب بکتاب دیگرے و ازین مطلب بمطلب اخری خواهد شد .

از جملة کمیزات غالبه کتاب حقیقه السلاطین این است که روح و طبیعت مطالعه کننده در فصول و ابواب او خسته و رفته نمی شود زیرا که مؤلف فاضل به بهترین نمطے این کتاب را تالیف نموده که در هر فصل مطلب جدیدے و در هر بابے خبر تازه موجود و مسطور است - گاهی از ذکر سلاطین نامدار بذکر علمای اخیار منتقل و گاهی از ذکر رزم و رزم آوران و دلاوران صاحب ننگ و نام و جنگهای خونریز ملل و اقوام بذکر بزم و بزم آرائیان محافل انس و نشاط و آنچه در این ضمن موجود است از حوریان سیمین اندازم و مهوشان پری نژاد انسی نام و ولدان مخلدین و مغذین و مطربین منتقل و گاهی از ذکر عمارات شاهی

و قصرهای سلطنتی و بوستانهای دولتی بذکر سیر و شکار و تیرول افسار
و امصار پادشاه عالیقدر منتقل و گاهی از ذکر امرای دولت و بزرگان
ملت و ترجمه احوالشان بذکر سفرای دول معاصرین و قناصر سلاطین
منتقل و گاهی از ذکر مراسم و مواکب اعیاد ملی و سلطنتی و دینی بذکر
محافل و مجالس سوگواری قومی و مذهبی منتقل و گاهی از ذکر قلاع
و حصون منیعہ مملکت بذکر لالہ زارهای صحرا و چمن و تالاب های
خوش منظر و خوشا منتقل و گاهی از اثر بنظم و گاهی از جد بهزل
و گاهی از مدح و ثنائے خوبان بترسانیدن و آگاهی دادن از مکر بدان
منتقل و همه اینها با عبارات بلیغہ موزون و الفاظ فصیحہ شیرین و مجمل
کلامیہ غالبہ کہ بزبور سجع و قافیہ محالے و مطارز است۔ و باید دانست کہ
عبارات مسجع و مقفے کار هر کس نیست چه بسامی شود کہ در سجع
و قافیہ تکلف بہم میرسد بحدے کہ طبع از شنیدن آن مزجر و منفعل
میگردد و یک فاضل مبزے باید کہ کلام خود را با کمال لذت بگوش
نکتہ چینان عالم بوساند و الحمد للہ کہ این تالیف منیف دارای این منجہ
عالیہ میباشد کہ کلمات مسجع و مقضائے آن دارای یک دنیا حلاوت
و طلاوت می باشد کہ توصیف آن نتوان کرد۔ حلوای تنتنانی تا نخوری
ندانی۔ تا انسان بنفس خود بمطالعہ این کتاب مشغول نشود نخواهد لذت
یانات شیرین این کتاب را فهمید۔ و من ذاق عرف۔

پس میراث این کتاب را کماحقہ نمی توان بیان نمود مگر آنکہ
دارای قلم بلیغے مانند قلم مؤلف این کتاب باشم چه این کتاب را بزبان
خودش باید تمجید و توصیف نمود پس شایقین ناظرین بعد از مطالعہ
میزات کتاب را بحسب الصورة والمعنی خواهند فهمد۔

موافق اطلاع من از این کتاب چار نسخه خطی دیگر هم هست^۱ در متحف بریطانیائی لندن^۲ در کتابخانه اندیا آفس لندن^۳ در محزن میکنزی بجمعه واسن لندن^۴ در اداره آثار قدیمه حیدرآباد دکن - نسخه ای که به طبع می رسد در تصحیح و تنقیح او جهد وافر بعمل آمده و موارد تصحیح را با اکثر نسخ مذکوره مقابله نمودم و بعد از فارغ شدن از تصحیح آن اقدام بر طبع آن کردم حالا نسخه که در دست ما هست خود بسیار مصحح و معتبر است و بحسب اعتبار صحت بر نسخه های دیگر مقدم و مبرز است - موارد مشکوکه الصحت که در نسخه اصل بنظر در آمد در متن کتاب تصحیح نمودم و در مواردی که تصحیح مهم بود علامت گذاشته در پا ورقی داده شده هنگامیکه دوست عزیزم نواب عنایت جنگ بهادر به اروپا مسافرت می کردند این نسخه را با نشان داده خواہش کردم که با بعض نسخ لندن مقابله فرمایند حسن اتفاق آنکه نسخ آنجا با این نسخه خیلی کم اختلافات داشته - ما ورای تصحیح و تحشی برای زینت کتاب عدہ از تصاویر مهمه از متحف بریطانیائی و غیره برداشته بمناسبت موقع و مورد درین کتاب نهادم و برای استفاده مطالعہ کنندگان فهرست سلاطین قطب شاهیہ و اشاریہ را در آخر کتاب اضافه نمودم .

سابقاً در سنہ ۱۳۵۰ھ حصہ اول حدیقه را اعجازاً چاپ و نشر کرده بودم، حالا از سعی موفور آقاے حسین ضابطہ (مالک مدینہ ہوتل حیدرآباد) خلف مرحوم آقاے حسن ہاشم (خیرآباد یزد ایران) و تحت سرپرستی ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن ہر دو حصص کتاب را یکجا کردہ کاملاً بعد نظر ثانی بزور طبع آراستہ منتشر و شایع می گردانم . واللہ ولی التوفیق .

فرحت کدہ - اعظم جاہی سرک حیدرآباد (ہند) سید علی اصغر بن سید حسن
 سلخ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۹ھ الحسینی الواسطی الباسکرامی



حکیم نظام الدین احمد
ورلف حد یقتم السلاطین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمة الكتاب

شکر و ستایش بی قیاس حضرت پادشاه علی الاطلاق و آفرید
گار انفس و آفاق را جلالت عظمت و الآئه و عمت عطیات و نعمائے که خواقین ذوالقدر
عظیم الشان و سلاطین رفیع المکان نافذ فرمان (۱) را به محض قدرت کامله و رحمت
شامله مظهر آثار قهر و جلال و مصدر حسن اخلاق و خصال و مرآت جمال با کمال
خود گردانید و بخلعت خلافت و تشریف نیابت قامت با استقامت قابلیت ایشان را
آراسته بر اورنگ سلطنت و شهر یاری و تخت خلافت و جهان داری متمکن ساخته
افراد اصناف عالمیان را مطیع و بمنقاد اوامر و نواهی ایشان نمود و بمیان معدلت
و نصف و مآثر سیاست و مهابت ایشان امور جمهور طبقات بنی آدم و مهام کل اهل
عالم را ساخته و بسامان (۲) و بمحصول مطالب و مآرب فرق امم را مسرور و شادان
گردانید و بخطاب مستطاب : « انا جعلناک خلیفه فی الارض » وجود فایض الجود
ایشان را مخاطب فرمود و ساحت وسیع الطول و العرض ارض را محل حکومت
و مقر خلافت ساخت و بالقباب رفعت انتساب ظل الله فی الارضین ملقب نموده
ذرات وجود ممکنات را از انوار عنایت بی غایت و پرتو عاطفت بی نهایت ایشان
مستضعی و نور یاب گردانید .

قطعه

از سایه چتر شهبان شد دهر با امن و امان
وزین عدل خسروان مرفوع شد ظلم از جهان
با طبع شاهان متفق تاثیر اجرام فلک
باطل چتر خسروان خورشید گشته توانان

وصلوات نافعه و تحیات نامحدود من الله الملك الودود تبارک و تعالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمة الكتاب

شکر و سپاس و ستایش بی قیاس حضرت پادشاه علی الاطلاق و آفرید
گار انفس و آفاق را جلالت عظمت و الآله و عمت عطیات و نوائه که خوافین ذوالقدر
عظیم الشان و سلاطین رفیع المکان نافذ فرمان (۱) را به محض قدرت کامله و رحمت
شامله مظهر آثار قهر و جلال و مصدر حسن اخلاق و خصال و مرآت جمال با کمال
خود گردانید و بخلعت خلافت و تشریف نیابت قامت با استقامت قابلیت ایشان را
آراسته بر اورنگ سلطنت و شهر یاری و تخت خلافت و جهان داری متمکن ساخته
افراد اصناف عالمیان را مطیع و منقاد او امر و نواهی ایشان نمود و بمیان معدلت
و نصف و مآثر سیاست و مهابت ایشان امور جمهور طبقات بنی آدم و مهام کل اهل
عالم را ساخته و بسامان (۲) و بحصول مطالب و مآرب فرق امم را مسرور و شادان
گردانید و بخطاب مستطاب : « انا جعلناک خلیفه فی الارض » وجود فایض الجود
ایشان را مخاطب فرمود و ساحت وسیع الطول و العرض ارض را محل حکومت
و مقر خلافت ساخت و بالقب رفعت انتساب ظل الله فی الارضین ملقب نموده
ذرات وجود ممکنات را از انوار عنایت بی غایت و پرتو عاطفت بی نهایت ایشان
مستبضی و نور یاب گردانید .

قطعه

از سایه چترشهان شد دهر با امن و امان
وزیمین عدل خسروان مرفوع شد ظلم از جهان
با طبع شاهان متفق تا اثر اجرام فلک
بظل چتر خسروان خورشید گشته توانان

وصلوات نامعدود و تحیات نامحدود من الله الملك الودود تبارک و تعالی

برگزیده حضرت معرود و صاحب مقام محمود و خلاصه کل وجود و شفیع یوم
معرود که بطریق وجود فایض الجودش عالم و آدم موجود است و طبقات افلاک
و ما فیها از برای ذات قدسی صفاتش مخلوق اعنی خاتم الانبیاء و المرسلین متکلم
بکلام معجز و کمنت نبیا و آدم بین الماء و الطین، مخاطب بخطاب مقدس انتساب :
و ما ارسلناک إلا رحمة للعالمین ، خورشید آسمان اصفی ابوالقاسم محمد مصطفی
که عدلیب جو اهر فشانش ندای جان فزای : انا افصح العرب والعجم، بمسامع
مجامع بلغای بی آدم و بگوش درش فصیحی اهل عالم رسانید .

بیت

کتاب ملت از ابوالش مصحح مثال تصمت از آلش موشح
وروایح صلوات و سلام و فوایح (۱) تحمیات مشک آسای عنبر فام تحفه مشهد
مقدس آن امام طوائف انام افضل الصبح و آل شمس فلک الکرامه و الاجلال
سلطان خطه امامت و هدایت خاقان ممالک و لایت و کرامت ابن عم مصطفی و أخیه
انجبتی امام المتسارق و المعارب اسد الله الغالب و مظهر العجائب ابی الحسین علی
ابن ابی طالب .

قطعه

شاهباز انت می راز دار لو کشف قاضی دین محمد قاسم دار القرار
نام او در آسمان شد لافقی الا علی تیغ او را جوهر لاسیف الا ذو الفقار
و نسایم تسلیات زاکیات که از گلشن رضوان و مر غزار جنان آید هدیه ایمه
هادیان راه دین و والیان ممالک علم و یقین که هر یک از ایشان در درج رسالت و درج
برج نبوت و قائم مقام صدر آرای انجمن خلافت و امامت اندباد .

نظم

شاهبازان روضه انس اند	ساکنان حظیره قدس اند
جمله مستغرق جمال قدم	فارغ از نقش عالم و آدم
مقتبس شوکه سر بسرنور اند	بر زمین حرّ و بر فلک حور اند
گم شد آنکس که روی زیشان یافت	هر که چیزی بیافت زیشان یافت

اما بعد بر ضمایر صافی سرایرا رباب بنیش و ایقان و بر طبایع دَوّی الصنائع اصحاب دانش و عرفان که لطایف معانی صحایف دانش و بنیش رامین و ظرایف جواهر رنگین ثمین معادن آفرینش را خازن اند مستور و محبوب نماید که این گوشه نشین خانقاه منقش سقف مدور فضا و تماشا بین لعبت بازاران نیرنگ ساز قدر و قضا خورشید چین خرمن مزارع عرفانده کین بارگاه گیتی پناه سپهر اعتلا المر جو بقیوضات السرمدی الصمدی نظام الدین احمد بن عبدالله الشیرازی الصاعدی از مبداء طلوع نیر جهان افروز عالم آراء و از اول ظهور و تولد اعلیٰ حضرت خاقان خورشید لقا که عنقریب اسم سامی و نام نامیش بهنکام ذکر و ولادت با سعادت همایونش چون آفتاب عالم تاب از مطلع مقدمه الکتاب طالع و لامع خواهد شد و منجمین دور بین صدق آئین و مستخرجان رصد بند فلاطون قرین که در زایچه طالع خرمی عطالع احکام سلطنت ابدی و ارقام خلافت سرمدیش ثبت نموده اند به تصور افعال قدسی مثال شاهزاده یوسف جمال سکندر اقبال و بنیال احوال خبیسه مآل سال بسال آن سلطان بنی نظیر و مثال ویرانه سینه را گنجینه جواهر و صدف لآل می ساخت .

قطعه

هنوز پر تو حسنش نبود عالمگیر که ذره سان بهوایش بر آمدن ز حجاب
 هنوز چترش چون آسمان بنود محیط که بود ز آفت دوران مرا پناه و مآب
 ز شقه عیش نوریاب چشم و هنوز بنود زافه چون آفتاب عالم تاب
 تا بتائید حضرت سبحان و خالق زمین و آسمان در سال هزار و سی و پنج از
 هجرت (۱۰۳۵ هـ) سید انس و جان اکیل سلطنت از فر فرقد سای اورنگ
 خلافت از شرف قدوم فلك فرسای شاهنشاه خورشید لقا زیب و ضیا پذیرفت
 بحسن تربیت و ارشاد و بمنی اصلاح و امداد نواب مستطاب زبده، اعظم العلماء
 المتقدمین و قدوة اکابر الفضلاء المتأخرین پیشوای شاهنشاه یوسف چهر سکندر
 مقام مقتدای خواص و عوام طبقات انام المختص بعواطف الصمد الاحد علامی
 فهامی شیخ محمد ادام الله ظلال ارشاده که .

قطعه

زمومبائی اصلاح او درست شده شکسته که من ازخامه کرده ام تحریر
 زکیبای افادات او من سخنم زر تمام عیاری شد و رواج پذیر
 کشوده چهره تصویرهای این ادراک چومانی از قلم نکته ریز سحر نظیر
 بترقیم ترتیب سوانح و تحریر تفصیل بمجلات و قایع قبل از جلوس همایون که
 در خزانه حافظه و گنجینه سینه محفوظ و مخزون داشت پرداخت و آنرا مقدمه بیان
 مجالس بزم و منات حزم پادشاهی و ذکر معارف رزم و سرخ عزم شاهنشاهی
 و توصیف و فور سخاوت و کمال عدالت سلطانی و تعریف غایت شجاعت و نهایت
 مهابت و سیاست خاقانی ساخت و قضا یای سال بسال بعد از جلوس سعادت
 و شرافت مانوس همایون را که غرض اصلیت در یک مقاله مرتب داشت و این
 مجموعه بی شبه و قرین را که رنگین است از انواع شکوفه و اقسام رباعین مسمی به
 « حدیقه السلاطین » گردانید رجا از بخشندگی حیات و دهنده توفیقات چنان است
 که خلاصه عمر و زندگی را صرف ترتیب این تالیف منیف و وقف تنظیم این
 نسخه شریف که ناسخ تواریخ سلاطین عالمقدار ما ضیه و دستور العمل خواقین
 حال و مستقبله تواند شد نموده بدین وسیله و ذریعه که نام این مستهام بین الانام
 الی اقتراض الایام و قیام الساعة و ساعت القیام مشهور و مذکور خواهد بود
 و حیات جاوید و عمر تأیید (۱) را فی الحقیقه دریابد و منه الاعانه و التوفیق و فی
 هذا الطريق هو الرفیق استدعا از ناظران خردمند دان مدقق و مستمعان نیز
 هوش محقق آنست که قلت بضاعت و عدم استطاعت این محرر مبتدی را ملاحظه
 نموده بقلم اصلاح در رافع خطیات آن بکوشند و بر معایب و نقایص آن ذیل
 اغراض بیوشند

بیت

دارم امید اصلاح گرسنه و از قلم شد و زمغنی و عبارت کوتاه گشت و گم شد
 مقدمه الکتاب - برد انایان کار آگاهان لم کون و فساد و بینایان حقایق جواهر
 ارواح و اعراض اجساد مکشوف و عیانست که هرگاه مشیت حضرت ایزدی
 و قدرت بی علت سرمدی بظهور وجود شریف الذاتی نعلق گردد دینوعی که عاده الله



سلطان قلی قطب الملک اول (بانی سلطنت قطب شاہیہ)

جاریست بواسطه و اسباب آن ذات کامل بعرضه شهود و وساحت و جود خرامد
چنانکه ذات اشرف موجودات و اکمل مخلوقات حضرت مصطفای معلی و مجتبی
مزکی علیه التحیه و الثناء که غرض از آفرینش عالم و اتحاد نوع بنی آدم ظهور ذات
اقدس اوست بتوسط هیولی و عقل ازل و نفوس و اجسام افلاک و اجرام انجم
و عناصر اربعه و مواید ثلثه و ایجاد ابو البشر وقوع پذیرفت و نور محمدی از
جبین مبین آدم صفی تابان بود و آن نور از اصلاص بار حام انتقال می نمود
تادر جبهه و ناصیه حضرت ابراهیم و اسمعیل علیهم السلام تافتن گرفت و باز انتقال
آن نور عالم افروز واقع می شد تادر چهره عبد مناف درخشان شد و بعد از
او پچهار واسطه از مشرق آسمان و جود عبد الله آن اقیاب عالم تاب طلوع نمود
و ساحت گیتی بنور و جود فایض الجودش منور ساخت و خلائق را از بادیة
ضلالت بسر منزل نجات رسانیدم چنین ظهور ذات قدسی صفات عالی حضرت
خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتوسط اعز خان بن قراخان ترك که پادشاه ممالک
ترکستان بود و سلسله آبا و اجدادش به یافت بن نوح علی نبینا علیه السلام اتصال
می یابد و وقوع یافت و چون این نور از ناصیه اش لامع بود بشرف اسلام مشرف
شد و زرجه خودش را که دختر عمش بود مسلمان نمود و نور این ذات کامل الصفات
بطنا بعد بطن انتقال می یافت تا از رخسار امیر قرا یوسف ترکان که معاصر امیر
یتیمور گورکان و فرمان روای بعضی از ممالک ایران بود تا بان شد و بعد از و این
نور عالم افروز منتقل می شد تادر بشره ملک سلطان قلی قطب المملک که در مملک
تلنگانه من اقلیم هندوستان علم صاحبقرانی چون آفتاب نورانی بر افراخته فرو زنده
اکلیل سلطنت و فرا زنده اورنگ خلافت گردید و بعد از چهار پادشاه عالیجاه
که از نسل این صاحبقران سریر سلطنت تمکن داشتند این نیر اعظم از مطلع
آسمان جاه و جلال اعلی حضرت خاقان بلند اقبال فرشته خصال سلطان محمد قطب شاه
طالع و لامع شد و عالم از ظهور و جودش پر نور گردید و این ولادت با سعادت
بعد از هفت ساعت و پنجاه و چهار دقیقه روز دوشنبه بیست و هشتم شهر شوال سنه
ثلاث و عشرين و الف هجری واقع شد و از حدیقه سلطنت قطب ساهی این نهال

عربی مانند که سایه ش بر اقالیم سیمه گسترده خواهد شد سرافراز گردید و از
نحر ذخائر و دودمان شاهی این گوهر گرانمایه که آفتاب تابان از انبساطش
خجل و زردی مایل است درخشیدن گرفت در اصداف افلاک از ابتدای خلقت
کره خاک گوهر شاهواری باین آب و رنگ یافت نقد و از امتزاج آبای علوی و امهات
سمی در متبیه دستی این چنین جوهری که سرمایه عالم شهود است تکوین نیافه
ریاض عالم از شکفتن این غنچه شاخسار سلطنت که رشک گلدسته گلزار خضرائی
فلک است حضرت (۱) و نصرت یافت و ساحت گیتی از لمعات این اختر برج
رد شاهی که زیر اعظم از قشایش سردر نقاب تراب می کشد پر نور گردید اشتعال
آتش کده ظلم و جور منتفی شد شرفات قصر طغیان و عدوان منهدم گردید دریای
پر تلاطم فتنه و فساد خشک شد گلدسته عیش و عشرت از سر خار غم و الم
بدید و نسیم روح و راحت از مهب سرور و بهجت بوزید .

نظم

گشت تابنده اخترى طالع	ز آسمان شهبشه دوران
از فروغش جهان منور شد	چشم خورشید گشت از و تابان
غنچه شاخ خسروی چو شکفت	رنگ و بو یافت گلشن دوران
گوهر شاهوار نه صد فست	که شده همچو افتاب عیان
سایه چتر او تود خورشید	تا شود نور بخش کون و مکان

چون منویان این خبر بهجت اثر و مبشران این بتارت خرمی تیر بسمع اشرف
اعلی حضرت خاقان سلیمان حشم رسانیدند همانا که از غایت فرح و سرور نوید
حیات جاوید یافته از شادمانی این ولادت با سعادت فرمان جهان مطاع صادر
فرمودند که ابواب جشن و میزبانی بر روی عالمیان بکشایند و خلاق را از مایده
عام و خواص را از تشریف و انعام بهره مند سازند و طبل بشارت و دماء
عیش و عشرت بنوازش در آورند و منجمان را که دانایان حقایق درجات و دقائق
افلاک دوار و بینایان آثار کواکب سیمه سیارند طلب نموده از کیفیت طالع وقت
ولادت و چگونگی نظرات انجم استفسار فرمودند منجمان و مستخرجان مرقوم

بعد از ملاحظه زاینجه و استخراج احکام وقت ولادت بعرض اشرف سلطان سلیمان منزلت رسانیدند که این شاهزاده سکندر فطنت پادشاهی شود که گشن خزان دیده دوران از فرط معدلتش چون گنستان ارم خرم گردد و جهان زال زلیخا مثال از عشق وصال شاهزاده یوسف جمال عهد شباب و روزگار جوانی اوسر گیرد عالمیان از رفور جودش خانهای آز را که در امتداد دهور و اعصار امنیت امایش نمایند دست کریمش آنچه برخوان مدور کره ارض است جمع نموده بیگ سایل نامراد دهد و طبع جوادش اندوخته کواکب سبعة سیار را که در از منه وادوار ذخیره ماند بیک درویش محتاج بخشد سخاوت و شجاعتش در اقالیم سبعة ناسخ شهرت حاتم طای و رستم دستان گردد و فرمان واجب الاذعان بر سلاطین جهان احکام اسکندر و مثال سلیمان روان شود و آنچه از تأثیر گردش و نظرات کواکب استخراج نموده بودند بتفصیل عرض نمودند و گفتند چون دوازده مرحله از مراحل عمر شاهزاده عالمیان طی شود باید که شاهنشاه دوران دیده بیدار و جمال شاهزاده جهانیان منور سازند و اتفاق قران ثمین بعد از انقضای سنوات مذکور وقوع پذیرد *

شعر

که درین حکمت ایست از یزدان کر نظر های خلق هست نهان
ای بسار رازها که مستور است کان ز ادراک عقل بس دور است
پس پادشاه سلیمان جاه از استماع مقالات منبجان و سعادت حال شاهزاده
دوران بغایت مسرور و شادمان شده از وجود شاهزاده و بقای نسل خلف فی
الحقیقت عمر جاوید و حیات تابید خویش تصور فرموده زنگ صوبت مهارقت
را از مرآت سینه خورشید قرینه بصیقل آتار مرضیه شاهزاده جهانیان زدودند
و تیک هفته صلائی عیش و عشرت بعالمیان در داده ارکان دولت و اعیان ملک
و ملت و مقربان سریر سلطنت و امراء باحشمت را تشریف و خلعت علی قدر
مراتبهم مرحمت فرمودند *

نظم

در عیش بر روی عالم کشودند ز مرآت دل رنگ کلفت زدودند

مولود شهزاده نیک طالع جوان را پرازش و عشرت نمودند
 نمودند اسباب عشرت و بهیا ازان آنچه دروهم آید فروزدند
 شعرائی فصاحت شعار و سخوران بلاغت دثار در نهیت و مبارکباد آن مولود مسعود
 خجسته و زود قصاید غر و تاریخهای ضلالت و حایزدهای بسیار و تشریفها مفتخر و مباهی
 شدند از جمله و تواریخ که شعرائی آن عصر یافته اند چند تاریخ مرقوم نموده
 شد اول تاریخی که نواب علامی فهای پیشوای طالبان میر محمد دومن طاب
 ثراه یافته اند و در قطعه درج فرموده اند (کام بخش جاها ۱۰۲۳ هـ) و یکی از
 فندلای زمان در قصیده که مشتمل بر نهیت است این مصرع تاریخ را ایراد
 نموده (ع) مر جب ویروزی سلطان محمد قطب شاه ۱۰۲۳ و جناب میر محمد الدین محمد
 ولد میر محمد دومن رحمه الله این دو تاریخ در دو قطعه عربی و فارسی فرموده اند
 (قرة عين الانسان) اول فتح و ظفر آخر رنج و الم است ۱۰۲۳ و تاریخ فارسی را
 بطریق تعمیه ادا فرموده اند و بزرگسای تاریخ را بدین: «خلد الله عمره ابدًا»
 و راقم این رموز بهجت و مسرت اندوز درین عهد عشرت افزا و روز غم فرست
 بعنایت حضرت ذو الجلال و به یمن اقبال شاهزاده یوسف جمال این تاریخ غر
 در سلك نظم کشید و البوم در نظر مورخین این تاریخ معجز آئین چون سحر
 مبین است و الفاظ و معانی مطابق حال قدسی مثال بادشاه زمان و زمین است
 و آن این است .

قطعه

از آسمان قطب شهاب نبرے طالع کرده که سعد گشته از مهر و مشتری
 مهری طلوع گرددز برج شهبستی کر نور آن چو آئینه شد سطح اغبری
 دری ز درج غیب عیان شد کد پرتوس شد بر فراز قبه این سقف اخضری
 آن گوهر نیکانه چو از بطن نه صدف آمد برون بشعشعه مهر خاوری
 در داد این ندا پئے تاریخ عقل کل باحسن یوسف آمد و شان سکندری
 و ابضا راقم این رموز این تاریخ عالی نیز یافته ریسته که بذیل تاریخ است اینست



سلطان ابراہیم قطب شاہ

بهر تاریخ عقل دور اندیش گفت (سلطان صورت معنی)
 بعد از فراغ از جشن عقیقه و انقضای ایام سوور و میزبانی آن گوهر شاهوار
 محیط سلطنت را شاهزاده عبدالله میرزا موسوم ساخته زرجوهر بسیار تثار فرق
 فرقد سای آن نور دیده عالمیان و آن خلف ارجمند خسرو زمین و زمان نمودند.
 (ذکر تعین نمودن مربی و الله بجهة شاهزاده عالم آرا و از جمله سادات
 و فضلا و اقوام و اقربا ها میر قطب الدین نعمت الله را اختیار نمودند
 و او را بانی خدمت گرامی از سایر عظمای سریر سلطنت ممتاز فرمودند)
 در ایام جشن عقیقه شاهزاده یوسف جمال اعلیضرت خاقان فرشته خصال
 اراده فرمودند که بجهت خدمت و تربیت شاهزاده جهانیان یکی از مقربان اورنگ
 خلافت را تعین نمایند از زمره مقربان و معتمدان سیادت پناه فضیلت و نقابت
 دستگاه میر قطب الدین نعمت الله را که از عمده نقباء طبقه سادات نسابه دار الملک
 شیراز بود و به نسبت قرابتی این سلسله علیه بادشاهی مفتخر و مباهی او را بمنصب
 رفیع جمله الملکی معزز و مکرم ساخته بخدمت للگی و خدمتگاری شاهزاده عالمیان
 تعین فرمودند سید مشار الیه آن نور دیده عالمیان را در گهواره مرصع گذاشته
 با کمال اکرام و احترام بر داشته بمنزل خود برد و از شعشعه انوار جبین شاهزاده
 اکرم آن خانه و کاشانه مثل فلک چهارم پر نور گردید میر مذکور جوهر و زر
 بسیار تصدق و تثار شاهزاده عالمیان نموده باین خدمت و منصب عالی سر افتخار
 به گنبد دوار سود و ز سایر اعیان و اکابر مرتبه و منزلتش یفزود و فدوی و ار جان
 عزیز را در خدمت شاهزاده عالم ایثار می نمود و همه روز خبر فرح اثر لحو و لعب
 شاهزاده عالم را بسمع اقدس خاقان اعظم میر سائید و باعث انشراح صدور
 شادی جان سلطان زمین و زمان می گردید و کارکنان سبعة سیار که مدبران عالم
 کون و فسادند و عاملان عناصر اربعه که باعث تقویت امتزاج ارواح و اجساد
 اند شبا نروزی بلو ازم خدمت و تربیت و تهیه اسباب قوت و قدرت شاهزاده
 عالیقدر اشتغال مینمودند و شاهزاده جهانیان روز بروز و ماه بماه و سال بسال بر
 مدارج و مصاعد نشو و نما عروج و صعود میفرمودند و بعد از انتهای ایام رضاع
 آثار سلطنت و شهر یاری از جبین میبیش لامع و لایح میگردد و در هر قصر

و ایوان که مقام و آرام می گرفتند از شصت و چهار آفتاب آتارش چون سقف
 انخضر مطاع انقب منور می گشت در میان مسالان چون بدر کمال از کواکب
 بسیار امتیاز داشتند و حل الیبت پروانه را بر برگردان شع شبتان خسرو گیتی بند
 میگردیدند و از پر تو عذارش حیات و زندگی جاوید آنا و انامی یافتند چون دست
 صنع حضرت ایزدی ورشته عمر و زندگی شاهزاده عالمیان پنج عقد باغ که فروز
 از عتود انجم داد، بست حسن یوسفی و شان سکندری از رخسار و ناصیه مبارکش
 هویدا شد جشن عظیمی طرح اداخته یکمخته برقاصی کلانند ان اهل ساز
 و نغمه و عیش و طرب اشتغال نموده و عوب شادی و عذرت بر روی خلائق
 کشودند درین سال سبادت پناه داد عمر عرب و حیات گرامی خود را فدائی شاهزاده
 عالمیان نموده سفر عالم آخرت اختیار فرمود چون این خبر بعرض اعلیحضرت
 خاقان زمان رسید منصب خدمت و رتبه لاکه شاهزاده عالمیان را بسبادت پناه
 میرزا شریف شهبازی کدرا ان اوان داماد میر معنور شده در ملک مجلسیان حضور
 و افران نور انتظام یافته بود عنایت فرمودند میرزای مدینه را به این خدمت گرامی
 سرافراز گردیده در لوازم تربیت و مراسم خدمت و مروت بنوعی کوشید که
 مزید بر آن مقصور نبود و بن منصب والا بر جمع کار و اعتبار زمان سمت
 تفوق بهرسانید و خدمت شاهزاده عالم سرمایه شادمانی و کامرانیها تصور نموده
 بخدمت گذاری و جانفشانی مشغول می بود و همگی اوقات اطوار حمیده خصال
 پسندیده شاهزاده مرضیه الشیم را بمسامع جاد و حلال خسرو سلیمان چشم میر
 سانید و خاقان زمان روز بروز لزوم با محتاج و سایر تکلفات بجهت شاهزاده
 عالم ترتیب داده ارسال می داشتند و مانجه میل خاطر قدسی مآثرش بود می پر
 داخند و در خواجه سرانی معتمد یکی خواجه اعظم ملک مبارک قدم و دیگری
 ملک یوسف صبح و شام بخدمت شاهزاده عالیقام رفته احوال قدسی متال
 شاهزاده را بخدمت شهریار زمان عرض میداشتند و چون آن شاهزاده در آن
 به دشت سال رسید میرزا شریف از سعادت و شرافت عبودیت و بندگی و خدمت
 محروم گردیده و دایع بندگان و ملازمان شاهزاده عالم نموده بملک عتبی روان شد

بعد ازین حالت اعلا حضرت خاقان سلیمان منزلت بصلاح و صواب دید نواب
 علای فهای مرتضای الممالک اسلام میر محمد مومن قراردادند که خدمت للملکی
 شاهزاده عالم بمنشی الممالک خواجه مظفر علی مقرر دارند پس در منزل مشار الیه
 قصری رفیع بنا فرموده به تکلفات گوناگون و تصرفات موزون با تمام رسانیدند
 و در ساعتی که کواکب بشرافت و سعادت بهم ناظر بودند شاهزاده مهر چهر را
 با کمال احترام با مقام مسرت انتظام فرستادند خواجه مشار الیه قصر را چون
 نگارخانه چین آراسته انواع ابریشمینیه و زر بافت پای انداز نموده زر و جواهر
 و افر تصدق فرق فرقد سای شاهزاده دوران گردانیده باین منصب رفیع برا کابر
 و اعیان عالم افتخار و مباهات نمود و خاقان زمان همه روزه ملکان عالیشان را
 بانواع تکلفات و سایر مایحتاج بخدمت میفرستادند و خبر مسرت اثر شاهزاده
 عالمیان را سرمایه عیش و نشاط می ساختند .

بیان تعیین نمودن معلم بجهت شاهزاده زمین و زمان و خواندن
 قرآن مبین و آموختن مسایل فرائض و سنن دین سید المرسلین

نظم

سن شهزاده چون بهشت رسید گل عسرت زباغ جان بد مید
 دردش بنیش و شعور آمد سینه اش منبع سرور آمد
 آنچه از عالم آمدش به نظر پیش تحقیق آن دلش رهبر
 درك او در حقایق اشیاء شعله سان گشت در شب یلدا

اعلی حضرت خاقان زمان بجهت تعلیم فرق مبین و آموختن مسایل شرایع
 و احکام دین مبین و تلقین فرائض و سنن ملت سید المرسلین معلمی خواستند که
 تعیین فرمایند صلاحیت آثار تقوی شعار مولانا حسین شیرازی که در سلك کتآب
 این دولت خانه عالیّه منتظم بود رخصت رفتن بمکه معظمه حاصل نموده بشرف
 طواف بیت الله الحرام و سعادت زیارت مرقد مطهر حضرت خیر الامام و سایر
 عتبات طاهرات ائمه کرام علیهم صلوات الله الممالک العلام مشرف و مستمع
 گردیده درین وقت مراجعت نموده بود و یکبر سن و صلاح جلی و سلامت نفس

موصوف بود تو اب مرتضای تالک اسلام میر محمد مومن مولوی را بجهت
 این خدمت پسندیده بخدایا بشرف ملاقات خاقان زمان مشرف ساخته خلعت این
 خدمت عالی را بر قامت قابلیت مولوی مرتب داشتند جناب مولوی بشرف پای
 یوس شاهزاده جهانیان مشرف شده در ساعت مسعود بخدمت ماموره قیام نمود
 و گاهی که توجه شاهزاده دالمیان بخواندن بودی لمحۃ بتلاوت قرآن مجید را مویختن
 مساین دین مبین اشتعال میفرمودند و بدین نوع آن گنبن چمن خلاصت و آن
 نونهال ریاض سلطنت در نشوونما بود تا عمر آن سروسر افراز گلشن اقبال به ده
 سال رسید آوازه حسن و جمال وصیت صفات حمیده آن شاهزاده ستوده خصال
 در اقطار عالم و میان طبقات بنی آدم اشتها و انتشار یافت اهل بصارت
 و ارباب فراست از فهرست صحیفه احوال شاهزاده عالم بطریق براعت استهلال
 اشارات شهریاری و کنایات جهانداری مطالعه مینمودند و خوانندگان ارقام
 صحایف قضا و قدر از طومار سر نوشتش طغرای غرای پادشاهی و جهانپناهی
 مشاهده میفرمودند .

یت

از سحر معلوم گردد کافتاب آید برون

همچو بسم الله کروی صد کتاب آید برون
 درین سال مقال گوهر مثالش شمه از جواهر شمشر و آب و رنگ جواهر
 اورنگ و اکیل بود و فعال و خصالش همگی مشعر بر خوادش بحری و باز
 و سواری اسپ و فیل .

پس اعلی حضرت خاقان زمان مقرب سریر السلطنة ملک یوسف و ملکان دیگر
 را مقرر فرمودند که هر صبح و شام بخدمت شاهزاده خورشید غلام رفته
 بخدمات مرجوعه قیام نمایند و چند راس اسپ کوت را هوار و چند چاره فیل
 خوش کردار کوه آثار و چند عدد چرخ و باز و قوشچی زادگان ماه سپا بجهت
 سواری و شکار شاهزاده عالیمقدار فرستادند تا در میدان و فضای قصر و باغ
 دلکشا مشغول سواری و شکار شوند و جمعی از خرد سالان صاحب جمال
 بخدمت شاهزاده عالم مقرر فرمودند که همیشه چون نجوم بر گردان بدر کامل

حاضر باشند و روز بروز آثار شهر یاری از ناصیه مبارک شاهزاده عالمیان هویدا
 تری شود و ماه بمه قمر پادشاهی و جهان داری بر رخسار قمر آثارش می افزود و درین
 زمان خواجه مظفر علی دیر نقد عمر خود را فدای ذات مقدس شاهزاده عالم
 نموده نوبت خدمت و عبودیت را به بندگان دیگر گذاشت و مولانا حسین معلم
 بعد ازین قضیه شبان روزی در سلك بندگان شاهزاده اعظم منتظم می بود و همیشه
 سایه وار از آن آفتاب برج سلطنت جدا نمی شد ازین جهت شاهزاده عالم را کمال
 لطف و شفقت بحال مولوی بهمر سیده نمیخواستند که مولوی يك لحظه از قدم
 بهجت لزوم دوری نماید و علی الدوام مولوی بر اسم بندگی و خدمت قیام داشت
 اما از امتداد ایام مفارقت و اشتداد الامروزگار مهاجرت شوق دیدار مسرت
 آثار شاهزاده عالمیان بنوعی بر خاقان زمان غالب شد که دیگر امکان صبر و
 شکیبائی نماند و يك لحظه بی ذکر یاد آن نور دیده جهانیان میگذرانیدند و در
 حین مجلس و دیوان داری از کمال اشتیاق سخن از قابلیت و فرو شوکت شاهزاده
 عالمیان میگذرانیدند چون قرار داد چنین بود که بعد از انقضای دوازده سال از
 نور رخسار آفتاب آثار شاهزاده عالمیه مقدار دیده مفارقت کشیده خسرو جهاندار
 منور گردد و آن وعده مذکور قریب شده بود از غایت شدت هر روز مثابه ماهی
 و هر ماه بطریق سالی میگذشت و اشتعال ینران مهاجرت را بزالال قرب وعده
 وصال منطقی می ساختند و هم چنین شاهزاده عالمیان نیز آرزو مند دیدار بهجت
 و مسرت آثار پدر بزرگوار می بودند و اشتیاق سعادت حضور و افران نور خسرو
 آفاق و ترصد و انتظار انقضای ایام فراق داشتند و خواجه عالیقدر ملک یوسف
 که از خدمت پادشاه زمان می آمد بشوق تمام متوجه پرسیدن احوال و اطوار
 والد ماجد گیتی پناه شده ایام ولیالی را بتذکار و تکرار آرزوی دیدار خرمی آثار
 پدر جهاندار رفیع مقدار میگذرانیدند .

(ذکر خوانی که شاهزاده عالمیان در بعضی از شهرور سنه دوازدهم

دیده اند و بیان واقعه که در عالم منام مشاهده فرموده اند)

داستان فصاحت بیان رویای صالحه شاهزاده یوسف طلعت سکندر قطات

بجهت شیرندگان و مستمعان اخبار و آثار سلاطین ذوی الاقدار که طوطیان نکته
آفرین شکرستان بلاغت و عند لیان نغمه پرداز فصاحت اند بمبارات مسجع دلنشین
و فقرات نثر و نظم مرصع آئین ترتیب نموده بقلم مشک سود بر صنایع زر
اندود بدین نوع تحریر و ترقیم می نماید که چون سن اشرف شاهرزاده معصوم
قدسی فعال از یازده تجاوز نموده بدوازده سال رسید قامتی چون سرو آزاد
بر افراخت و رخساری چون آفتاب عالم تاب بر افروخت ماد شب چهارده
پیش انوار عذارش کرم شب تاب و مهر تابان نزد پر تو رخسارش ذره بی
تابی مینمود شاهزاده را طاقت انتظار نماند و پیوسته در خیال وصال آن
قرّة العین روز را بشب می آور دند و بتصور جمال جهان افروزش شب
را بروز می رسانیدند و اختیار ساعت سعدی نموده میخواستند که شاهرزاده
عالمیان را طلب نمایند اتفاقاً شبی از شبها که رنگ لیلۃ القدر داشت و چهار ذیای
خود را بسفید اب نور و خال بدر می آراست شاهرزاده عالمیان در عالم خواب
که حواس ظاهر از اعمال مدرکات خود معزول و سلطان روح در قصر پرکار
بدن باستراحت مشغول بود مشاهده نمودند که ابواب رحمت الهی و درهای
فیوض نامتناهی مفتوح شد و در مرغزاری مانند باغ ارم درآمد خرامان شدند
و در گلزاری چون بهشت خرم سیار گردیدند .

بیت

مگر گلشن قدس آن باغ بود که بر لاله خلد از و داغ بود
از آن مقام دلکشا و از آن سیر فرح افزا غنچه طبع شگفتگی تمام داشت
که یکبار اشجار طوبی آثار آن گلزاری همه در سجود آمدند و هر چمن آن گلشن
که گذار فرمودند درختان مایل بقدم مسرت لزومش شده سرعبدیت بر خاک
راه سودند و بزبان حال که گوش جان استماع رمز آن مقال میناید تهنیت و درود
مقدم خورشید تواش نمودند چون از آن خواب فرح انگیز و از آن سنّه مسرت
آمیز بیدار و هشیار گردیدند از آن رویا عجیب حالتی در نظر و غریب صورتی
در خاطر بود .

قطعه

آن چه صورت بود کآمد در نظر آن چه معنی بود کآمد در عیان
 آن چه عالم بود و آن رویت چه بود کین دم از حس بصر گشته نهنان
 وقت سحر که طنطنه بر آمدن خورشید انور در اقطار و افاق سپهر دوار
 انتشار و اشتها یافت و خسرو خاوری از خلوتخانه فلک نیلوفری با جمال پر نور
 و ضیاء بر تخت فلک چهارم جلوه گری نمود .

بیت

آفتاب از افق هویدا شد بود پنهان هر آنچه پید اشد
 مولوی معلم بعد از ادای مراسم عبودیت معبود بی شریک و انباز و گذاردن
 فرایض و نوافل نماز روی نیاز بخدمت شاهزاده سرافراز آورد و جبین اخلاص
 در ملازمت شاهزاده آفتاب طلعت سود و زبان فصاحت بیان بدعا و ثناء کشود
 شاهزاده یوسف جمال متوجه جانب مولوی شده واقعه شب را بکیفیتی که مرئی
 شده بود نقل فرمودند و قضیه رویا بنوعی که شهود گردیده تقریر نمودند مولوی
 چون استماع آن حکایت سراسر بشارت نمود از فراست دریافت که تعبیر این
 خواب چیست و کشاینده این باب کیست این مژده چه کام است و بشارت چه
 مقام است این نه خواست که بی اثر باشد این نه شجریست که بی ثمر نماید .
 نسیم سحر که بشارت دهد که گذشته مهر خواهد شگفت
 پس تارک خود را بر قدم عیارک شاهزاده عالیان گذاشته عرض نمود که
 حقیقت این مقام و تعبیر این روایت خلافت ارجمند و سلطنت ابد پیوندست و این
 بر حقیر خدمتگار متوقع است که باحدی از ملازمان این خواب را اظهار
 فرمائیده و این معنی را در ضمیر اقدس مستور دارند تا جمال حقیقت این روید
 از نقاب و حجاب نهنان و هیات این صورت زیبا در مرآت شهود و عیان جلوه
 گر شده منظور انظار عالیان گردد شاهزاده عالیان بنابرین دیگر زبان گوهر
 فشان به بیان تکستادند و در نهایت نه سینه بی کینه آن را از مکتوب و آن سر موهر
 و مکتوب و مخزونی نشاندند و چون چند ماضی برین گذشت مولوی که نهایت سن

را دریافته و ضعف شیخوخت کمال قوت بهم رسانیده بود مزاج و بنیه اش کاسته و گذاخته بیش ازین در ساحت حیات و فضای کائنات استقامت و استقامت نتوانست نمود و بر فراش ناتوانی متقاعد گردیده عزم ارتحال ازین دار پرمالال جزم نمود بالضرورة و داع ملازمان و بندگان شاهزاده دوران و قطع تعلقات از حیات جسم و جان فرموده به بیت السرور جاودان روان گردید بد ازین قضیه شاهزاده یوسف طلعت سکندر فطنت را تاب تنهایی نماند و مترصد بودند که کلفت بعد و هجر بالفت قرب و وصل مبدل گردد و جمال با کمال والد ماجد فرشته خصال را بزودی مشاهده فرمایند و دیده محروم مانده را از نور عذار پدر بزرگوار جهاندار روشن سازند .

بیان طلب نمودن پادشاه سلیمان مرتبت شاهزاده یوسف طلعت را بدولتخانه گیتی نشانه و اتفاق ملاقات شاهزاده بر اورنگ شهر یاری و قران شمسین در برج شرف و کامکاری

ابواب گلزار ارم نمودار این حکایت مسرت آثار بر روی مشتاقان ظرافت و فطنت شعار و منتظران گلچین حدائق انمار و اخبار باین طریق میکشاید و گلشن سخن را بطراوت حسن گل و شور عشق بلبل باین آئین می آراند که چون شاهنشاه با عدل و وجود بعد از انقضای سنوات موعود و مرور شهر و ایام معهود روز مبارک و ساعت مسعود اختیار فرموده قرار دادند که شاهزاده عالمیان را بحضور وافر السرور طلب نمایند و دیده فراق دیده را از جمال با کمالش پر نور سازند پس ملکان عالیشان و امنای رفیع مکان را بخدمت شاهزاده دوران فرستادند و باعزاز و اکرام هر چه تمنا تر و باحشمت و نیمعل هر چه افزون تر شاهزاده عالمیان از منزلی که بودند یار گاه گیتی پناه در آوردند و انواع جواهر و زرو سیم وافر نثار فرق مبارکش نموده فیل و اسب بسیار تصدق قدوم بهجت آثارش کرده جمعی از عیید را در سلك احرار کشیدند و پای انداز زربفت و بمعل گسترده شاهزاده اکرم را بر اورنگ پادشاه اعظم آوردند و اتفاق ملاقات شمسین و قرآن نیرین واقع شد .



سلطان محمد قلبی قطب شاہ

نظم

صدای طبل بشارت با آسمان برسد
صلای عیش بگوش جهانیان برسد
ز اتفاق ملاقات شاه و شهزاده
بطبع پیرو جوان عیش جاودان برسد
چو افتاب به بیت الشرف نزول نمود
شگفتگی بهمه گلشن جهان برسد
چون دیده فراق دیده سلطان فرشته خصال از لمعات طلعت آفتاب برج
سلطنت و اقبال پر نور شد شاهزاده دید که رخسار عالم افروزش ناسخ حسن
یوسف کنعان و تجلی جبین مینش خجل کننده آفتاب تابان است نهالی از گلشن
سلطنت مانند سدره المنتهی سر کشیده و گلدسته با کمال طراوت و نصارت شگفته
گردیده فرق فرقه سایش سایسته اکیل جهاننداری و قدوم عشرت لزه مش زیب
دهنده اورنگ شهر یاری قصر فلک رفعت از شعشعه جمال عالم آرایش چون
آسمان چهارم پر نور شد و بارگاه گیتی پناه از وفور عشرت و نشاط دار السرور
گردید .

نظم

تبارك الله از ان طلعت جهان افروز
که هر صباح ز دیدار او بود نور روز
بحسن یوسف دیگر کسی مثل نرند
ز فر عارض شهزاده جهان ز امروز
ز مقدمش بشد اورنگ همچو بدر منیر
ز افسرش علم و چتر در جهان فیروز

و شاهزاده عالمیان نیز پدر عالیقدر جم سریر سلیمان نظیر را که سالها
در انتظار ملاقاتش بود در یافته شان و شکوه سلطنت و عظمت و رتبه جلالت
و خلافت در شمائل ذات قدسی خصایل والد ماجد معاینه دید و از گلشن نزعت
افزای رخسارش صد گل شگفته خرمی و بهجت چید پس ان افتاب ارج سلطنت
و ان اختر سعادت اثر مشتری طلعت در مجلس انس و بزم سور از دیدار یکدیگر
کامیاب و مسرور شدند و از مشاهده و ملاحظه جمال با کمال همدیگر دیدها را پر نور
ساختند و مهربان از رنگ شهر یار کامگار و نزدیکان پایه سریر سپهر اعتبار
پیشانی را از سجده ان نور تجلی یزدانی نورانی ساختند و بطلاقت لسان و بلاغت
بیان فقرات مسجع متین نفوت و مناقب و عبارات رنگین دلنشین مدایح و محامد
بحواهر اشعار نثار و لالی ایات دواء موشح و مرشح نموده به تهنیت و مبارکاد

پرداختند و زر و جواهر تصدق و تار شاهزاده خورشید عذار نمودند و روز دیگر بارعام دادند که جمیع بندگان و ملازمان بارگاه گیتی پناه بحضور موفور السرور آمده شرف بساطبوس دریا بند و هر یک فراخور حال تحفه و هدیه برگذار میکردند و از رخسار افتاب اتار شاهزاده جهانیان دیدهارا بر نور می ساختند و در آن هفته مبلغهای کلی از سیم و زر و تحف از پیشکش و تار جمع گردید و شعرای فصاحت شعار و مداحان بلاغت دثار که تصایید غرا و قطعههای طرب افزا که در تهیت و مبارکباد گفته بودند ازین وجه صلها و جایزهای زیاده از خواش و آرزوی ایشان مرحمت شد و بسیار سادات و طلبه علوم و اهل مدارس و مستحقین زرو سیم بی شمار رسید چنانچه اسم و رسم فقرای خلق محو گردید .

یت

نقرا همچو منعمان گشتند دزدها همچون اختران گشتند پس پادشاه عالمیان از دیدار شاهزاده دوران بهره مند گردید و عمر عزیز را بکامرانی و شادمانی میگذرانیدند و دیدار بهجت آثارش را سرمایه لذات و راحت دانسته بخوشحالی تعیش میفرمودند ارکان دولت و اعیان حضرت از خدمت و عبودیت شاهزاده جهانیان مسرور و بدعای ارتفاع آفتاب عالم افزوز سلطنت خسرو عالمیان مشغول می بودند هر هفته طرح جشنی افکنده ابواب عیش و نشاط بر روی اهل عالم میکشودند و شاهزاده عالمیان را با انواع کامرانی و عشرت محظوظ و مسرور میداشتند از مرات قلوب جهانیان زنگ کدورات و غموم و آلام مرفوع و از ساحت دلهای آدمیان غبار آز ارروزگار و عنای ایام مدفوع بود و چند ماهی از تاثیر قران نیرین آسمان سلطنت و شهریاری شادمانی در عالمیان عام و خوشحالی که جنس نایاب است فراوان گردید .

شعر

در جهان خورشیدی فراوان شد جنس نایاب بین چه ارزان شد
گشت مفتوح باب عیش و نشاط دهر هر طرب کسودد بساط
ز اقتران دو نیر تهاهی عیش کن شد زماه تاماهی

شاه و شهزاده کامران گشتند جمله خلق شادمان گشتند
آه ازین آسمان بگرفتار که ندارد بنبیج امر قرار
ذکر رحلت پادشاه زمان و خسرو دوران از داربی اعتبار دنیا
و ازین عبرت سرای پر رنج و عنا و عروج نمودن از حضيض
این مقام فانی با علا مدارج معارج جاودانی

بر خردمندان عاقبت اندیش هوشیار و آزاد مردان و ارسته از علاقه دنیا بی
اعتبار مستور نیست که حیات مستعار آدمی را دوامی و لذات نفسانی را امتدادی
نیست هر کرا خلعت زندگی در دار الشهود وجود پوشانیده اند قابض الارواح
بنهایت شدت و صعوبت از قامت وجودش خلع نموده هر کس را که شربت
بقا و حیات نوشانده اند هادم اللذات زهر موت و مرارت (۱) فنا باو چشاییده در
گلزار روزگار اگر گل شگفته بنظر آید از بوته خار باید چید و اگر ذایقه آرزوی
ادراك حلاوت عسل نماید از نیش زنبور باید مکید .

بیت

کس عسل بی نیش ازین دکان ندید کس گل بی خار ازین بستان نچید
صحت مزاج با آلام اسقام قرین است و حیات با عمت در خلا و ملا هم
نشین .

قطعه

يك گل نه شگفت در گلستان کاندردل او نبود صد چاك
صد پاره دلش ز جور و آخر پژمرده شد و فتاد در خاك
كل ذی حیات را از واقعه موت گریز نیست و سایر موجودات را ازین
قضیه مهلكه گریزی به مضمون کریمه كل نفس ذائقة الموت مشعر برین معنیست
و سزاوار وجود جاوید و بقای تایید ذلت بی مثل و شريك حی لایموت است
و بیقی وجه ربك ذو الجلال و الاكرام موید این مقالست و بنا بر مصدوقه كلام
معجز نظام كل شیء هالك الا وجهه ملزوم است که کسی را حیات ابدی و زندگی
سرمدی نخواهد بود و لذات نفسانی و روحانی در صدد انتقال و معرض زوال
در خواهد آمد .

قطعه

هر یاری را خزان در پی است هر طلوعی را غروب در قفا
 هر حیاتی را غمائی در عقب هر بقای را بود آخر فنا
 هست هر راحت قرین صدام خنده هر گز نبا شد بی بکا
 غرق میگردد دبدریا کوه و ریک موت چون آید چه سلطان چه گدا
 آنکه بر تخت شاهی دار دمقر وانکه باشد خوابگاهش بوربا
 جملها در زیر خاک آمد مقام ای درینا زین مقام بی وفا

غرض از تمهید این مقدمات حیرت انگیز و ترتیب این فقرات وحشت آمیز آنست که چون اعلیحضرت خاقان زمان و شاهنشاه دوران از دیدار فرخنده آثار شاهزاده عالمیان مسرور و محظوظ گزریدند ایام و لیالی را بعیش و عشرت متوالی میگذرانیدند و همگی اوقات بتربیت شاهزاده دو تنمند دانا دل پر داخه در تعلیم قواعد جهاننداری و معدلت و اداب گیتی ارائی و نصفت و قانون مجلس و دیوان داری و مراسم پادشاهی و شهر یاری و اهتمام عساکر و رعایت رعایا و مرحمت بر سایر خلائق و کافه برایا عمر عزیز را صرف مینمودند و همیشه گوش هوش شاهزاده عالمیان را به در رنصایح و لآلی مواعظ که مشتمل بر اداب سلطنت و رسوم خلافت بود مزین میساختند و خزانه حافظه اش از جواهر و لآلی توارخ و اخبار و سیر سلاطین و وقایع روزگار و تجارب خواقین عالیمقدار از منہ و اعصار که هر یک بوقت خود در کار است مملو و مشحون میداشتند و چند ماهی باین نوع میگذرانیدند که چرخ جفا کار ستم پیشه غدار چنانکه شیوه و شعار اوست کوکب وجود فایض الجود سلطان زمان را از مدارج اوج صحت به حسیض ملالت و از معارج شرف توانائی بهبوط ناتوانی رسانید و زلال تعیش و زندگانی اعلی حضرت خاقانی را بغبار عوارض سقم و ناتوانی مکدر ساخت و مزاج و هماغش از طریق اعتدال و صحت انحراف نمود و حرارت تب بر وجودش مستولی گردید و گلشن طبیعتش که از شگفتگی زیب و زینت ساحت کائنات بود از سهموم



سلطان محمود قطب شاہ

جهانسوز حدث تب فرود شد و روز دوم و سیوم بنوعی حرارت تب بر مزاج اقدسش غالب آمد که مطلقاً طراوت و نضارت در گلدسته طبیعتش نماند و شدت الم بر تبه طعیان یافت که یکباره صفا و ضیای مرات ذات حمیده صفاتش پوشیده گردیده اکثر اوقات بیهوش میشدند ازین واقعه هایل و والده سیده ماجده خاقان زمان را دود حیرت از کاخ دماغ صعود نمود و از بیرون مقربان عظام و حرمان لازم الاحترام متحیر و متفکر گردیدند و حکماء غریب و اطبای هند همه بر بالین نازنین آن خسرو زمان و زمین حاضر شدند و برای های مختلف تشخیص بیماری و عارضه ناهای می نمودند حکمای عراق و اطبای هند درین باب سخنان مختلف گفتند چه رای حکمای ایران این بود که دفع حرارت تب بمبردات باید نمود و اطبای هند ادویه حار تجویز میکردند و میگفتند که ماده عارضه از برودت است و والده سیده پادشاه خلاق پناه در مناقضت و مخالفت اطباء بغایت حیرت بهر سنانیدند و حرمان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت نیز در بیرون متفکر بودند و پادشاه عالم نیز در آن حدث تب و شدت زحمت نمیدانستند که بسخن کدام يك از اطباء عمل نمایند پس سیده سرادقات عصمت و الده پادشاه فرشته خصلت فرمودند که طبابت اطباء به امر چه که در بلاد هند نشو و نما یافته اند موافق تری نماید اولی آنست که طیبیان هند معالجه بکنند ازین سخنان حکمای عراق بیتاب شده گفتند که این غلط و خطا و این جور و جفا چون توان روا داشت باید که حدث آتش تب را بزلال مبردات منطقی سازند الیاذ بالله که این آتش التهاب و اشتعال یابد جان جهانی بسوزد و مقربان سریر پادشاهی درین سخن با حکماء متفق بودند اما اهل حرم و ملکان خاص و منصور خان حبشی عین المملکی با طیبیان هند و همدستان شده متابعت و الده سیده اعلی حضرت خاقانی نمودند و قرار داند که اطباء هند شروع در علاج و تدای نمایند چون پیمانه حیات پادشاه فرشته خصال از شربت زندگی مالا مال شده بود و آفتاب زندگی سلطانی مشرف بر افول و غروب گردیده بود در آنچه قلم تقدیر بر صحیفه احوالش تحریر نموده بود تغییر نپذیرفت .

یت

بتدبیر تغییر تقدیر نتوان که سیلاب بستان بزنجیر نتوان
پس ادویه حاره چون بار در آرد مزاج و امعای شهر یار بی اختیار نمودند
و مدت پنج روز آتش بر آتش افزودند در روز هشتم خسرو زمان بغایت بی
تاب شدند و کمال اضطراب بهم رسانیدند و امید نجات ازین حادثه مهلکه قطع
فرموده دانستند که محل انتقال ازین دار پر ملال قریب شد و آثار ارتحال ازین
رباط دود و رمزل پر خوف و خطر بظهور رسید فرمودند که اکنون وقت
وصیت و وداع و زمان افتراق و انقطاع است امر نمودند که شاهزاده عالمیان
را بحضور بیاورند چون شاهزاده یوسف طلعت را حاضر ساختند و مواجبه
واقع شد فرمودند ای فرزند دلبد و ای جگر گوشه ارجمند ای نور دیده پدر
مستمند ای راحت جان حزین و سرور سینه نژند (۱)

یت

ای کلبن گلستان تنزیه ای غنچه شاخسار تقدیس
دعای در حق پدر ناتوان و افتاده بر بستر یاس و حرمان کن که استدعای
معصوم در درگاه حضرت ییچون بعزا جابت مقرون است شاهزاده ملک خصال
یوسف جمال روی توجه بقبله دعا آورده مسألت صحت و استدعای شفای پدر
بزرگوار از حضرت پروردگار نمودند و پیتانی نورانی را بر سجاده نیاز سوختند
پادشاه گیتی پناه فرمودند که شاهزاده عالمیان بجهت حصول مرتبه سلطنت و خلود
حشمت و شوکت خود دعا کرد و الحمد لله و المنه که در درگاه حضرت قاضی
الحاجات و واهب العطیات مستجاب گردید بعد از آن متوجه والد سیده خود
شده فرمودند که مبلغ چهارده هزار ابراهیمی موافق اسامی مبارک که چهارده
معصوم علیهم السلام الله الملائک القیوم که در بازار منی از مریع و شری حاصل
شده و غایت حلیت دارد بطریق امانت در فلان صندوق معین گذاشته شده است
بنماز و روزه و زیارات و حج و رد مظالم و سایر تصدقات و خیرات صرف باید
کرد و شاهزاده عالمیان را بر تخت سلطنت اجلاس باید فرمود و حضرت حق

سبحانه تعالی که خالق الاشیاء است حافظ بلاد و ناصر عبادست و جمیع امور باقتضای مشیت حضرت آفریدگارست و از والده مهربان غمخوار که پروانه وار جان عزیز پیردم تار میسود حلیت حاصل نموده متوجه خاصان و محرمان و نزدیکان بالین نازنین شده حلیت خواستند درین وقت خروش گریه و نوحه از درون بگیند بلند فلک نینگون رسید و اهل البیت بشیون وزاری پر داخند پس آنجماعت را ازان وحشت بازداشته بوالده ماجده فرمودند که زمانی آرام گیرید و لحظه خاموش باشید و در اطراف و جوانب بستر و بالین شهر یار نازنین باواز حزن و دل اندوهگین تلاوت فرقان مبین می نمودند و بجهت انس آن مسافر عالم عقبی و سالک طریق مملکت اخری باحن جانفزا و نغمه دلکش قرآن مجید میخواندند باستماع آیه کریمه ارجعی الی ربك راضیه مرضیه توجه بمقام شهود نموده در یک پیر روز چهارشنبه سیزدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و سی و پنج هجری شاهباز روح پرفتوحش از اشیائه تن و دامگاه پر محن پرواز فرمود انا لله وانا الیه راجعون غریو و غلغه نوحه از ساکنان سطح غبار در طبقات فلک خضرا به پیچید و فریاد و فغان زمینیان گوش کرو بیان ملأ اعلی را اصم ساخت خلائق به یکبار از درون بیرون بنوحه وزاری پر داخند و عالمیان درین عزایبای اشک خون از دیده روان ساختند (نظم) آفتاب ملك و ملت گشت در مغرب نهان روز روشن تیره شد در دیده اهل جهان از فراز تخت روحش سوی علین شتافت شد بروح انبیاء محشور در باغ جنان + منصور خان حبشی که رتبه وزارت عین المملکی معزز بود باملك الماس و ملك یوسف در مقام رفع خلل و رفع فساد اهل بازار و اوباش شده قاسم بیگ کو تو ال را فرمودند که در چاوری بمهابت تمام بنشیند و حسن بیگ نایب از در چارمینار قرار گرفته مردم اسواق را تا کید بلیغ نمایند که هر کس بکار و شغل خود مشغول باشد و اگر خلاف امر از کسی واقع شود فوراً سیاست نمایند و دروازه عالیه شیر علی را مفتوح داشته امر کردند که خاصه خیل در محله و کل چاکران جابجا حاضر باشند و سایر مردم از شغل و عمل خود باز نمائند تصور خلل و فساد نه نمایند و مردم غریب و اهل ایران چه

چاکر و چه سود اگر که درین دولت خانه مکرم بمنزله کبوتران حرم بودند کمال
حیرت و بیم داشتند که آیا درین حادثه عظمی دشمنان جان و غارت کنندگان خان
ومان (۱) عداوت چهل ظاهر ساخته چه فتنه و فساد برانگیزند پس بموجب وصیت
پادشاه غفران مآل شاهزاده یوسف جمال را با فرو کروی لباس رکسوت خسروی
آراسته در شاد ندهن قصر محمدی محل بر اورنگ سلطنت اجلاس فرمودند و بارعام
دادند تا خلایق از درون و بیرون زمین بوس و پیچیده پادشاه یوسف جمال سکندر
اقبال بکنند و جمیع چاکران چه از مقربان عظام و مجلسیان کرام و سرداران
و ملحداران و خاصه خیل و سایر ملازمان به توره و تزک بترتیب فوج فوج
بر طبقات قصر فلک رفعت برآمده شرف بساط بوسی و سعادت عبودیت دریا فتند
و بعد از آن قضیه و حشت انگیز این حالت مسرت آمیز روی نمود و آن واقعه
پر شور و شربانیت و سرور تبدیل یافت و جار چیان و منادیان در بازار و اسواق
بر بالای فیلان و شتران سوار شده منادی بنام نامی حذیو جهان و القاب سلطنت
انتساب شهریار زمین و زمان نمودند و بعد از فراغ این امور وقت عصر نعش محصور
بر حمت حی لایموت پادشاه ملک خصال را در سنگاسن زر نگار سوارش گذاشته
جمیع مقربان و اعیان و امرا و وزراء و سادات و فضلا پیاده تشییع جنازه مغفرت
اندازه خسرو جنت مقام نموده در انگریض اثر که مدفن این دودمان رفیع الشان
است و گنبدی چون سپهر اخضر که اعلی حضرت خاقان رضوان مرتبت در حیات
خود طرح انداخته بودند و عمارت آن قریب با تمام رسیده بود برده مانند گنج
مدفون ساختند و بفاتحه و دعای آمرزش روح اطهرش را مستغرق در یائے
مرحمت غفار نمودند .

مثنوی

افسوس ز پادشاه دوران زینت ده کار گاه امکان
در اول عمرو شادمانی بشتافت بملك جاودانی
نا داشته چله (۲) بدوران شد جانب خلد همچو رضوان
باقلت عمر کرده حاصل انواع کمال و گشته کامل

(۱) خانمان (۲) چله یعنی بعضی چهل سالگی نرسیده -

کونین همیشه در ترا زوش برداشته نقل هر دو باروش
 شمع خردین همیشه بر نور زو خانه دین و ملک معمور
 مستغرق رحمت خدا باد محشور بروح مصطفی باد

مدت سلطنت پادشاه مغفرت دستگاه امار الله برهانه چهارده سال و پنج ماه
 ویست و شش روز بود و عمر اشرفش سی و چهار سال و یک ماه ویست روز و پنج
 فرزند معادتمند یادگار گذاشتند فرزندان اول که از همه بکر سن و وفور عقل و دانش
 اختصاص داشت اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بودند که با سه حقائق
 ذاتی و استعداد و صفات جبلی برجای والد بزرگوار قرار گرفته مالک سریر
 سلطنت و اورنگ خلافت شدند و فرزند دوم مهد علیا و ستر معلی همشیره مکره
 معظمه ایشان که در سال هفتم جلوس مینمت مانوس پادشاهی که بعد ازین در قضایا
 و سوانح سال مذکور سمت گذارش خواهد یافت در حباله نکاح حضرت سلطنت
 و خلافت دستگاه سلطان محمد عادل شاه در آمده ملکه آن دولت عظمی شدند و بعد
 از ایشان شاهزاده ابراهیم میرزا بودند که از صبیّه عالی حضرت ابراهیم عادل شاه که در
 نکاح خسرو غفران پناه در آمده بود و در سال دوم جلوس همایون طایر روح
 معصومش بر شاخسار اشجار بهشت آرام و قرار گرفت و دو پسر دیگر بعد از ان
 از یک مادر که بخورشید بی بی مسمی بود و پادشاه مغفرت پناه را نهایت تعالی خاطر
 بمومی الیها بود و قبل از رحلت ایشان بجزوار رحمت ایزدی پیوست و در جنب
 گنبد مملو از رحمت ایشان گنبد دیگر محل دفن حضرت هومی الیهاست بوجود
 آمدند و الحال در ظل رافت و تربیت خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بر فاهیت
 و فراغت تمام بکسب کمالات قیام دارند و از محدثات و محترعات ایشان مسجد
 جامع رفیع و وسیعست که در دار السلطنت حیدرآباد بنا نموده اند و قریب سی چهل
 هزار هون خرج آن شده و نا تمام مانده بود و در دو فرسخی شرقی دار السلطنت
 حیدرآباد صامه الله فی ظل دولت و الیها عن الفساد طرح شهری انداخته سلطان
 نگر موسوم ساختند و دو اساس عریض متین بجهت دو قلعه و سیع که یکی حصار
 شهر باشد و دیگری حصار دولت خانه عالیّه بنا گذاشتند و بعرض پنجاه ذرع

خندق بر دور حصار شهر حفر فرمودند که بمنبع آب رسانیده از آنجا بنیاد حصار بردارند و بیست و پنج گز دیوار را مقرر داشتند که بسنگ و آهک برآورده چون بر زمین برابر شود بیست گز مرتفع ساخته کنگره و سنگ انداز بسازند و جمیع عمارات و محالهای چهار بسته دیوانی با تمام رسانیده عمارت میدان در بار و دکا کین چهار بازار و چهار منار می ساختند و قریب سه لک دین خرج آنجا شده بود و آن نیز قبل از آنکه با تمام رسد رحلت نمودند و دیگر قصبه سلطان پور که در حوالی لنگر فیض اثر قلعه گواکنده متصل بگنبدی که بجهت مدفن خود ساخته بودند احداث فرمودند و آن بقدرت معمور است و عمارات و قصرهای الهی محل و محمدی محل و حیدر محل و توابع و لواحق آن که بهفت طبقه خاقان جنت مکان سلطان محمد قلی قطبشاه ساخته بودند و چند لک دین خرج آن شده بود و مثل آن قصرها بر روی زمین بنائشده در روز تولد شاهزاده ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادلشاه بوجود آمده بود جمیع قصرهای فلک رفعت مذکور را آتش در گرفت و سوخت و شعلهای آن بفلک اثر رسید و مدت چند روز که میسوخت احدی را میسر نبود که هزار قدم و دو هزار قدم راه بحوالی آن گذار نماید و این قضیه از قضایای عجیبه غریبه روزگار بود بعد از سوختن آن قصرها بجای آن قصر داد محل و حیدر محل و امان محل بچهار طبقه ساختند و مبلغهای کلی خرج آن قصرهای آسمان رفعت نمودند و در باغ بهشت اسائی مسمی بیاغ بنی جانب شمال دار السلطنته واقع است قصر رفیع و وسیعی بطرز عمارات عراق بنده طبقه ساخته معماران ماهر و بنایان نادر تکلف بسیار در آن نموده اند و نقاشان مانی قلم بطلا و لاجورد بطراح دلفریب نقاشی کرده اند و چندین عمارات دیگر در هر جا از آن پادشاه مغفرت دستگاه بیادگار مانده است و ذات اشرف اقدسش جامع علوم عقلی و نقلی بود و در فنون فضایل مکتسبه و حیثیات متعارفه سعی موفور بظهور رسانیده بودند و عبادت و صلاحیت بغایت مایل بودند و در صبح يك جزو قرآن مجید تلاوت مینمودند و بطریق التزام هر ماه يك ختم مصحف میفرمودند و قوت حافظه کامل داشتند چنانچه کتب سیر و تواریخ را که مطالعه نموده بودند همه را مستحض

و بطلاقت لسان و فصاحت بیان نقل مر حکایت و داستان مینمودند و فضلالی پایه
سیر و رفیع حای خورش تقریر بیکالالات و استواری آن سلطان مغفور مبرور
اعتراف داشتند و از فن انشان نیز بهره کامل داشتند و بر ظهور کتابهای نثر و نظم که
بنظر فیض اثر در می آوردند و مطالعه آن از اول تا آخر مینمودند احوال مصنف
و مؤلف آن از کتب دیگر تحقیق نموده بعبارات دلپذیر تحریر میفرمودند و گاه
گاهی واردات طبع اقدس را در سلك نظم میکشیدند و چند غزل و رباعی و ترکیب
بندی در مرثیه حضرت سید الشهداء از آن خسرو علین مکان بیادگار مانده
است و صفات حمیده و اخلاق پسندیده آن پادشاه عفت در دستگاه در السنه
و افواه کافه آدمیان ساری و جاریست و زیاده از آنست که درین کتاب ثبت
توان نمود رحمه الله علیه

مقاله الکتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اعی بشهر یار مکرم بافر
فریدون بشوکت جنم از مطلع اورنگ خلافت بر آمدن و بر چهار بالش
قدرت عظمت و حشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار معدلت
و نصفت و لمعات مرحمت و مکرمت روشن و نورانی ساختن

بر عقلای خبیر و عرفای بصیر که عالم آثار کواکب فلک سیر و عارف
اسرار خفیات نهانخانه تقدیر اند سبرهن و روشن است که چون حضرت خالق
ذو الجلال ایزد متعال بجهت اعلی مرتبه خلافت و اسنی منزله نیابت خود ذات
قدسی صفاتی را از نوع انسان که احسن مخلوقات و اشرف موجودات و جمعه
کاینات است برگزیند از معارج کبریای مقدس خالقیت و مدارج اعلای منزله
ربوبیت اشراقات فیوضات و لمعات مواهب و عطیات بجهت تربیت آن جرهر
گرا نمایه معدن وجود و برای تصفیه و تجلیه آن گوهر شاهوار بحر شهود نازل
نماید و سعادت آثار کواکب سبعة سیار و شرافت اطوار گردش فلک دوار را
بنشوو نما و ظهور و بروزش شامل و اصل سازد و طینت اور ازلال اخلاق
حمیده و اوصاف پسندیده مخمر نموده با انواع مکارم و اصناف محاسن آن ذات
خبیسه را آراسته منظور عالمیان و مشهود آدمیان گرداند و نوقت خاص و زمان

با اختصاص بر اورنگ عرش آسای سروری و سریر فلک فرسای خسروی متمکن
 ساخته زمام احکام و انتظام اقالیم عالم و عنان اهتمام مهام طبقات بنی آدم بقبضه
 اقتدار و سر پنجه اختیارش سپرده رفاهیت کافه عباد و امنیت کل ممالک و بلاد بآئین
 معذلت و نصفیت و قوانین سیاست و مهابتش منوط و مربوط دارد . قطعه
 حضرت ایزد چو ذات کاملی را برگزید بر سریر خسروی بنشاندش با عز و جاه
 آسمان و اختران را تابع امرش کند از برای خلق سازد سایه چترش پناه
 و موافق این سیاق و مطابق این مصداق انبعاث ذات کامل الصفات شاهنشاه
 جهان و خدیو زمین و زمان است که از بدو نظرت تازمان جلوس بر اورنگ
 سلطنت یوما فیوما حضرت موجد کل و جود از محض رحمت و جود عطیات
 نامحدود و اصل ذات قدسی خصال و شامل احوال خسرو یوسف جمال سکندر
 اقبال گردانیده است و وجود فایض الجودش را بزیور استعداد جهاننداری
 وزینت کمالات شهر یاری مزین و بجلی ساخته بعد از آنکه سن اشرفش یازده سال
 و پنج ماه و پانزده روز رسیده بود بر اورنگ پادشاهی و سریر سلطنت و فرمان
 روائی صعود نمودند و بلمعات و اشراقات افسر و چتر خسروی ظلمت از جهان
 کهن محو فرمودند .

مثنوی

دوران کهن دگر جوان شد	گلزار زمین چو آسمان شد
دوران ز جهان ملال گسترده	درد هر بساط عیش گسترده
ابواب نشاط و کامرانی	مفتوح بشد بشادمانی
شاهنشاه مهر چهره بر تخت	اقبال غلام و بنده اش بخت
بر تخت نشست همچو جمشید	بالای فلک چنانکه خورشید
از فر قدوم حضرت شاه	اورنگ منیر گشت چون ماه
اکلیل چو مهر نور ورشد	بر قارک پشته بزیب و فر شد
خرد تاج کون چو آفتاب است	چون بر سر شاه کامیاب است
از خطبه بلند گشت منبر	زد پای بفرق چرخ اختر
در خطبه چو نام شاه آمد	صد حادثه را پناه آمد



سلطان عبد الله قطب شاه

از نام جهان پناه بادل
از روز جلوس روز نوروز
این روز جلوس روز عید است
زین روز به گلشن سخن روی
زین روز کنیم داستان سر
ز امروز ز شاه کام جوئیم
از نوک قلم گهر یاریم
از گوشه برای ای نظاما
از نوک قلم به بند آئین
درهای کنوز طبع بکشی
دارم ز شه سکندر آثار
از پر تو آفتاب تابان
پیدا شده ز آفتاب پر نور
من نیز چو ذره ام مکدر
در گوشه انزوا بامید
اکون که جهان شده است پر نور
رقم که سخن طراز کردم
در مجلس خاص شه درآیم

زر یافت دگر عیار کامل
صد فیض گرفت و گشت فیروز
در وی همه خرم پدید است
آریم چو بلبل نوا جوی
از خسرو مهر چهر جم فر
عیش و طرب مدام جوئیم
باغ ارم از قلم برانیم (۱)
بنا زتنور جوش دریا
بنای نگارخانه چین
صد گنج هنر بخلق بنای
امید توجوی درین کار
یا قوت شود جهاد در کان
از نخل رطب زتاک انگور
رخشان بشوم ز مهر انور
بودم عمری بیاد خورشید
کی ذره شود ز مهر مجبور
زین راه دراز باز گیدم
از کلک چونی سخن سرایم

بالجمله در صبح چهاردهم ماه جمادی الاول سنه خمس و ثلاثین و الف هجری
(سنه ۱۰۳۵ هـ) از کرباس گردون اساس نقارخانه پادشاهی صدای رعای آری
نوازش دمانه و طبل و کوس و کور که بشارت و نوای کرنام و صفیر نفیر بکره
اثیر رسیده صلاهی عیش و عشرت بعالمیان در دادند و بارگاه گیتو پناه از ازدحام
عسا کر نصرت نشان و امرای عظیم الشان روز رای رفیع مکان و عمال کاردان
و سایر طوایف چاکران مثابه فضای دلکشای بهجت افزای عید گاه گردید قصر
فلك رفعت خسروی از جمعیت مجلسیان عظام و فضلائی لازم الاحترام و مقربان

عالیه مقام چون دار السلام شد ساحت بارگاه از انواع تجمعات پادشاهی آراسته
و مانند کشتن فردوس از کدورات پیراسته خدیو بی همال اغنی خاقان یوسف
جمال سکندر اقبال بر فراز اورنگ خسروی قرار گرفت و آفتاب عالم تاب کسب
نور و ضیاء از رخسار گیتی آرایش نموده در برابر منصب آئینه داری اختصاص
یافت ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان سریر سلطنت جا بجا در محل و مقام
خود ایستاده جبین اخلاص و نیاز مندی بر زمین عبودیت و بندگی نمودند و بدعا
و ثنای خسرو یوسف جمال و تهنیت و مبارکی جلوس همایون فالش زبان فصاحت
بیان کشودند .

نظم

دعای و ثنای شهشاد گیتی نمودند خاصان اورنگ اعلا
بالفاظ خوب و معانی دلکش باشعار نفی و بایات زیبا
و امر جهان مطاع و فرمان خلائق اتباع عز صدور یافت که ابواب خزانه
و جامدار خانه مفتوح ساخته زر وافر و مرصع آلات متکثر و تشریفات فاخر
پرو آورند و ارکان دولت و اعیان ملک و ملت را مخلصهای اعلی و تشریفهای گران
بها نوازش فرمودند و عاملان عظام و نایکو اریان کرام و قلعه داران معتمد و
معتبران سر ملک و بلد را عنبر چها و طوقها و هت کمرهای مرصع با تشریفها
عنایت فرمودند و سایر چاکران درگاه اعلی علی قدر مراتبهم بانعام و اکرام
مسرور گردانیدند و منشیان عطا در فصاحت پیشه و دبیران بلاغت اندیشه
را امر معی صادر شد که بحکام بلاد و عمال محال و عهده داران بنا در و کو توالان
فلاع فرامین بشارت جلوس همایون اعلی تحریر نموده بیکه و مهر مجدد و توقیع
وقیع امجد مزین سازند و با خلعتها و تشریفها بجانب ایشان ارسال دارند و آنروز
سادات عالیہ رجات و اهل مدارس و طلبه علوم و سایر مستحقین را احسان
و اکرام شادمنشاهی شمول یافت و هر یک نصیبی کامل یافتند و بر فیله و عربا
زر و شکر بار کرده در اسواق و بازارها گردانیده بتمام عوام الناس قسمت نمودند
و از حبس و زندان جمیع بندیان و مجرمان را که بمعاصی و ذنوب کبیره و صغیره
ماخوذ و سقید بودند ازاد فرمودند و شعرای فصاحت شعار سخن افزین که در

تهنیت و مبارک باد پادشاه زمان و زمین قصیده‌ها را غرا و تاریخ‌های معجزه آسا گفته بودند صلواتی زیاده از حوصله و خواش ایشان مرحمت شد از انجمله مولانا رونقی این ماده تاریخ را در قطعه درج نموده است (مصرع)

مزمین شد جهانی (۱۰۳۵) از جلوس شاه عبدالله
و قیصر مداح که در سالک چاکران و مداحان منتظم بود این ماده
تاریخ را در قطعه بسته است

مصرع
شد شاه دکن قطب زمان عبدالله ۱۰۳۵

پس طبقات انام از میمنت جلوس خسرو عالی‌قام در محال امنیت و سرای
آسایش مقام و آرام گرفتند دوران کهن دور جوانی از سر گرفت و خوارستان
نغم و الم بیهارستان شادمانی و نعم تبدیل یافت . نظم

روزگار خزان شد و ز بهار	خرمی یافت گلشن و گلزار
بست امن جهان درین ایام	از جلوس شه نکو فرجام
در عیش و طرب بشد مفتوح	عالی شادمان ز جام صبح
عهد سلطان شده چو فصل بهار	خلق عالم شگفته چون گلزار
باد این عهد تابروز قیام	خلق از لطف شه همیشه به کام
ظل چترش بدر گسترده	دشمن از حزم اوست پژمرده

ذکر قضا‌های بهجت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون اعلی که
مشمول است بر آمدن بحجاب عالی‌شان از جانب سلاطین باتمکین دکن و هندوستان
چون خبر و حشت اثر رحلت پادشاه رضوان مرتبت و بشارت خرمی
اشارت جلوس سلطان یوسف طلعت سکندر حشمت بمساعیم بزلال و بجاه
سلاطین باتمکین دکن اعنی عادلشاه و نظامشاه رسید عالیحضرت سلطنت دستگاه
ابراهیم عادلشاه شاه ابو الحسن و عالیحضرت جمیع نظام شاه میر جعفر را که شر
یک معتمد و مقرب آن پادشاهان عالیجاه بودند بجهت تهنیت خدمت خسرو ممالک
تلنگانه ارسال داشتند و مکاتیب خجسته اسالیب که مضمونش مشتمل بر پرورش
و تعزیت سلطان جنت مکان و مبارکباد و تهنیت جلوس خسرو سکندر و شان بود

مع تهنه و هدایا از اسپ و فیل و مرصع آلات مرغوب مصحوب حاجیان چرب زبان ارسال داشتند چون حاجیان عالمی رتبه بحوالی دار الساطنة حیدر آباد صانها الله فی ظل حمايه واليهما عن الخلل و انفساده رسیدند از پایه سریر عرش قرین دو مرد معتمد امین باستقبال ایشان مامور گردیدند که برسوم ضیافت و لوازم مهمانی قیام نموده مشارالیهما را یارگاه گیتی پناه بیاورند و آن دو معتمد باستقبال ایشان رفته باآداب پسندیده و قانون شائسته بامور مرجوعه پرداخته باکرام تمام ایشانرا پایه سریر سلطنت مصیر آوردند و حاجین مذکورین شرف ملاقات کثیره الحسنات و سعادت حضور و اقرا النور دریافته از قبل پادشاهان ثریا مکان زبان فصاحت بیان به پرسش و تعزیه خاقان جنت مکان کشودند و مبارکباد و تهنیت جلوس خسرو بادین و داد اقدام نمودند و اعلا حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت حجاب عالیشان را بتشریفات خاص نوازش فرموده بانعام و اکرام سرافراز ساختند و منازل رفیعہ و عمارات وسیعہ بجهت نزول ایشان تعیین فرمودند و در بعضی از شہور سنہ جلوس همایون اعلی اخلاص خان قزوینی از جانب شاهزادہ اعظم شاهزادہ خرم ولد امجد خسرو ممالک هندوستان نورالدین جهانگیر پادشاه بن جلال الدین اکبر پادشاه بجهت تهنیت و مبارکباد باتبرکات شاهانہ و مکتوب تهنیت اسلوب آن شاهزادہ عالیجاء پایه سریر سلطنت رسیده بشرف باطلوس مشرف شد و مقربان بارگاہ جهان پناه تعظیم و تکریم او کاینچی نمودند و بجهت نزول منزله عالی معین شد و بر نسبت حجاب دیگر بانعام و اکرام پادشاه یوسف جمال مفتخر و مباهی گردید و بعد از چندگاہ دو مجلس عالیشان را با تحف و هدایا و اسپ و فیل و کتابات محبت آیات که مضمونش اظهار یگانگی و داد و مفہومش مراسم دوستی و اتحاد بود بجانب پادشاهان رفیع الشان دکن ارسال داشتند و حاجب شاهزادہ عالمیان را که بجهت ادای وظایف تهنیت و مبارکباد آمده بود و بعض مدعیات دیگر نیز داشت مستدعیات او بجز اجابت مقرون گردانیدند و رخاں مذکور نیز از مرحمت و مکرمت اعلا حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر احتشام مسرور و مقضی المرام بخدمت شاهزادہ رفیع المنام روان گردید .



میر ملکہد مومن استر آبادی

ذکر تعین گرون پیشوا و میر جمله که دورکن اعظم سلطنت اند
و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمده درین سال به نسبت سابق
در اواخر زمان خاقان علین مکان نواب علامی فهای میر محمد مو من که بر حمت
ایزدی پیوست خاقان گیتی پناه منصب جلیل القدر پیشوائی را پیچ بک از
مقربان سر بر خلافت تفویض فرموده بنفس اقدس و رای صوابهای مهر انجملای
خود حل و عقد مهمات مملکت و قبض و بسط امور سلطنت و معاملات تدبیر
و راجوت را متکفل بوده در جمیع مهام عباد و انتظام امور ممالک و بلاد اهتمام
تمام می نمودند و جناب سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را که بعد از
خواجه مظفر علی منصب دبیری بتوجه نواب علامی مرتضای ممالک اسلام
مرحمت کرده بودند بواسطت مشارالیه نیز بعض مهمات سر انجام می یافت درین
زمان فرخنده نشان که اعلی حضرت خاقان یوسف جمال بر تخت سلطنت و اورنگ
خلافت صعود فرموده ظلال چتر خورشید تنویر را بر جهان و جهانیان گسترده
رای عالم آرای خورشید ضیا اقتضای آن نمود که پیشوای با عقل و تدبیر و میر
جمله آصف نظیر بجهت ضبط قواعد سلطنت و ربط معاهد مهمات سپاه و رعیت
در پایه سر بر سلطنت مصیر باشند و والده (۱) سیده خاقان جنت مکان درین وقت
متوجه داماد خود شاه محمد (۲) ولد شاه علی عربشاه بشاه پیر زاده شد بامکان
و خواجهای مقرب قرار دادند که مشارالیه را پیشوا کنند و منصور خان حبشی
را که سابقا بحواله داری لشکر کابخانه و سرداری دنیا اعظم عین المملکی سرافراز
تشریف میر جمله گی دادند و میرزا روز بهان اصفهانی را که سلطان جنت مکان
بود بعد از عزل خواجه افضل ترکه بمنصب ارجمند سرخیلی سرافراز فرموده بودند
و مدت ده ماه باین امر جلیل اشتغال داشت معزول گردانند پس درین عزایم
جازم شدند و در اول سال جلوس همایون اعلی شاه محمد مذکور را تشریف
پیشوائی دادند و چون طبع مشارالیه از تدبیر و کاردانی و پیش بینی در امور
سلطنت بے بهره بود عالیجناب علامی شیخ محمد الشیر باین خاتون را که از حجاب

(۱) اعنی خام آغا زوجه شهزاده میرزا محمد امین (۲) شاه محمد پدر شاه خوند کار

سفر و ممالك ایران مراجعت نموده بود و خاقان علین مکان مغفورا را ده داشتند که منصب بزرگی که مناسب رتبه و منزلتش باشد تفویض فرمایند که قتیبه هایلر وی داد درین وقت منصب پیشوای بدیگری رجوع شده بود بخلعت نایب پیشوای بمشارالیه دادند و رخصت نشستن در مجلس حضور وافر الزور بر نسبت شاه محمد پیشوا مرحمت فرمودند و چون منصب رفیع مذکور بایشان رسید بود منصب دبیری را از محمد رضای استرآبادی گرفته بعالیجناب علای عنایت کردند و مشارالیه باین دو منصب ارجمند در میان اکابر و اعیان سرافراز گردیده بامور جزوی و کلی این دو مهم کما ینبغی می پرداخت و طبقات ائام بواسطت ایشان از شاهنشاه نوجوان بهره مند و کامیاب میگردد و شاه محمد پیشوا ازین جهت در سینه پر کینه تخم نفاق میکاشت و بوتهای خار میر و یانید و ابواب اتفاق با ایشان در همه حال مسدود می داشت اما منصور خان چون بمنصب رفیع القدر جملة المملکی سرافراز شد از فن نویسندگی و عملداری بهره نداشت با مدد و اعانت بها منه (۱) شروع در عمل مذکور نمود و اکثر متوجه حال سپاهی شده در مقام اهتمام این طبقه درآمد و چون ربط او با بعضی پیشتر از بعض دیگر بود و متوجه احوال بعضی پیشتر میشد افراط و تفریط در احوال طبقات مردم واقع شده بعضی کامیاب و بعضی ناکام می بودند و چون با طبقه غریبان خیر اندیش که ضابطه در ارج ملک و ملت اند و در مهمات دین و دولت ازین جماعت تمشیت می باید یک رنگ نبود متوجه پیش آمدن این طبقه نمی گردید و عنان حکومتش در قبضه عمل بها منه بوده منصب سرنویتی و حواله داری خاصه خیل در زمان خاقان جنت مکان بعد از عزل ملک آدم بملک یوسف که از ملکان معتبر قدیم الخدمه این دولخانه بود مرحمت شده بود بناء بر نسبت خدمت سابق مرتبه ملکی و خدمت گاری حضور سربلند شد و بجهت قرب و هزلت حضور میان امثال و اقران خود کمال امتیاز بهمرسانید و اکثر مهمات سلطنت به پروانگی و ساطت اوسر انجام می یافت و مقرب سریر سپهر اساس ملک الماس که از قدمای ملکان و عظمای غلامان دولخانه عالیه است و خدمت سه پادشاه مغفرت دستگاه نور الله مراقد هم نموده

و همیشه مکرم و معظم بوده بشواله داری بعض کارخانجات مثل سرکاری عمارات و زراد (۱) خانه و زر کرخانه و توپخانه و چند قصبه حوالی شهر و بعض مناصب رفیه دیگر فیام داشت درین وقت تقرب تمام یافته یکس از ارکان اربعه دولت گردید ز در اکثر امور درین هنگام طرز شور (۲) می بود و ملک عنبر که از جمله معتمدان و مقربان سلطان بنیت مکان بود دنیائی که يك لك دون تنخواه داشت سواله او بود و حواله داری جامدار خانه عامره و فیل خانه و طویله با حواله داری دیده بانان و دیگر مناصب رفیه باو مفوض بود و قریب سی ضد غلام گرجی و حبشی از زر سنجی خریده با اسپان و اسلحه و یراق ضمیمه لشکر نصرت اثر کرده بود چون درین وقت نوایر حسد در کانون سینه هم جنسان او اشتعال یافته بود در مقام بیعت در آمده امری چند غیر واقع با و نسبت دادند و او را از نظر اعتبار نداشتند و دنیای او را با حواله داری فیلخانه و طویله عامره و بعض کارخانجات دیگر بملک یوسف مد کور مرحمت نمودند و محل جامدار خانه را بملک ادراک سپردند و مشار الیه را در کنج بیکاری مزوی داشتند و غلامان گرجی و حبشی مد کور را از حواله جدا نموده علی قدر مراتبهم از هزار تنکه تا سه هزار ماهیانه مقرر کرده در بیرون دولخانه منازل دادند و ازین جماعت چهار نفر را که بقدر امتیاز داشتند و آثار رشد و تمیز در ناصیه حال ایشان ظاهر بود یکی را که غلام ترکی نژاد بود خطاب فیروزخان دادند و سه نفر دیگر را که حبشی بودند یکی را از دو نفر امتیاز داشت خطاب آدم خانی و دو دیگر یکی را یاقوت خان و دیگر یراحمد خان نام گذاشته هر يك را سردار فوجی از عساکر گردانیدند و قاسم یک ولد مرشد قلی یک ترکان را که در زمان سلطنت جنت مکان بمنصب رفیع القدر کو توالی دار السلطه که از مناصب عمده است سرافراز بود و حسن یک شیرازی نایب او بود درین وقت مشار الیهما را بر نسبت سابق معین داشتند و میر قاسم اردستانی که بعد از میر یزدی بمنصب عالی نظارت ممالک مکرم بود اکنون نیز ناظر الممالک شد و وزارت پناه خواجه افضل تر که که در زمان بادشاه علیس ناز گاه مدت نه سال بمنصب عالی رفیع القدر سرخیل

معزز و محترم بود و دنیائی که يك لك دون تنخواه داشت بحواله او بود چون در او اخر زمان سلطنت جنت مکان از سرخیل معزول شد و دنیای مذکور نیز از او تغییر یافته حواله میر محمد تقی طباطبائی شده بود و درین وقت بسعی منصور خان همان سنجنی حواله مشار الیه شد و مجدداً از جمله امرای عظام گردید و اعتماد راو بر همین که سابقاً بمنصب دبیری فرامین هندوی سرافراز بود هم چنان با خدمت مذکور مقرب اورنگ بادشاهی گردید و ناراین راو بر همین که بمنصب رفیع مجموع داری که عبارت از استیفای ممالك است سرافراز بود درین وقت نیز این منصب رفیع باو مقرر شد و سرورای بر همین که بمنصب شروع نویسی سرافراز بود درین وقت همان خدمت باو مفوض شد و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان و عهده داران عظام و عاملان کرام و نایکواریان هزارده و منصب داران بزرگ که تفصیل اسامی ایشان باعث طول مقال است چه در دار السلطنت و چه در ولایت هر يك بطریق سابق بخدمات مرجوعه خود معین گردیدند و جمیع رسوم و قواعد سلطنت که سابقاً رسوم و معمول بود بهمان نوع جاری شد و حکام و عمال سابق درین وقت نیز بکار و عمل خود مشغول شدند .

ذکر قضایای سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری گذرانیدن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودند

چون اعلی حضرت خاقان يوسف جمال سکندر اقبال بتائید ذوالجلال و توفیق مهیمن متعال بر سریر سلطنت و اجلال قرار گرفتند لوای شوکت و عظمت خسروی بر فراز طارم انجم مرتفع شده مشهود عالمیان گردید و طنطنه کامرانی و کامگاری و دبده شوکت و شهر یاریش مسموع سلاطین دوران و منظور خواقین زمان شد و وصیت سخاوت و مکرمت آوازه نصفت و معدلتش در گنبد بلند بیستون فلک نیلگون پیچیده و بمسامع جهانیان و کافه آدمیان رسید هر روز مجلس دیوان داری از انوار رخسار آفتاب آثارش پرنور بود و درگاه گیتی پناه از ازدحام امرا و وزرا و عساکر نصرت مآثر مشابه بمجامع یوم نشور و کل خلائق از

مراحم و احسان نامتنا هیش بهره مند و مسرور و دیو صفاتان مغرور از بیم
قهرمان سیانستش در مضایق زوایای نیستی مستور
قطعه
ذله بند دبعد ازین امتیت صدساله را عالم پر شور و شر در عهد شاه نوجوان
ز آسمان نازل نخواهد گشت دیگر حادثات

چترشه چون سایه گسترده است بر خلق جهان
گشته آثار کواکب سعد در دوران چرخ

تا لوای حشمتش شد مرتفع بر آسمان
و بعد از انتظام مهام سپاه ورعیت و استقرار امور ملک و ملت طبع اقدس
اشرف اعلی مایل بسیر و سواری شد و فصل برشکال ملک هندوستان که به منزله
فصل بهار ایران است بر ساحت زمین از سبزه نوخیز فرش مخمل بر گسترانیده
و طبع نباتی از شکوفه و ریاحین باغات و بساتین را چون نگارخانه چین گردانیده
لطافت هوا در غایت اعتدال و از کمال رطوبت انهار و چشمه سار پر از ماء معین
و آب زلال

نظم
زمین از سبزه و گل همچون صحن آسمان گشته

بسان کهکشان نهری بپوش جاناب روان گشته
زمین از لاله و نسرين بنوعی یافته تزئین
که گلزار جنان از دیده مردم نهان گشته
برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شاخی هزاران غنچه در گشن عیان گشته
در چنین فصل فرح انگیز مسرت آمیز بسیر باغ لنگم پلی که قلعه ایست
از بهشت برین و خاقان علین مکان جنت آشیان سلطان محمد قلی قطبشاه نور الله
مضجع احداث آن باغ و غرس (۱) آن گلزار فردوس نمودار فرموده عمارات
عالی و قصر متعالی در آن بنا فرموده اند محل عیش و عشرت آن خسرو رضوان
مرتب بوده متوجه گردیدند و در آن باغ ارم مانند و صحرای اطراف آن خیام

فلک ارتفاع سراپردهای گیتی اتساع برافراخته آن نزهتگاه رشک باغ مینو
 و روضه خورنق (۱) ساختند و امرای عظام و وزرای با احتشام فرسخ در فرسخ
 قبه‌های خیمه و خرگاه را بفلک مهر و ماه رسانیدند و بزم خاص که از حور نژادان
 ماه سیما و پری پیکران خورشید لقا آراسته گردیده از شامل (۲) رخسار ماه
 رویان مشکین کا کل گل گل شکفتن گرفت و نغمه تار و ناله نای و موسیقار
 مدد و شان بزم طرب را خاصیت انقاس مسیحا میداد و دوشیاران شغل عشرت
 را مدد و شوش و شیدا میساخت .
 قطعه

تبارک الله از ان بزمگاه پر عشرت که دید و دل از ویافته است نور و سرور
 شهشه است چو رضوان و بزم چو جنت

بگرد تخت ستاده پری رخان چون حور

و اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت باشاهدان زمره ساز و پری زادان
 دنواز دران گلشن فردوس مثال مدت یک هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند
 و شادی و خرمی از بزم خاص خسروی رخصت بارگاه عام یافته جمیع خلائق
 بکامرانی مشغول شدند و زنگ کلفت ایام در آن فصل مسرت انجام از مرآت
 قلوب زدودند و از ان مقام دلکشا بکوه بنات گهات که از جانب شمال متصل
 بباغات دار السلطه واقع است تشریف حضور وافر النور ارزانی داشتند و آن
 کوه و باغات را از یمن قدوم بهجت و خرمی لزوم نمودار گلشن فلک خضرا
 ساختند و اطراف آن کوه پر شکوه مقدار دو فرسخ در دو فرسخ باغات پر اشجار
 و بساتین پر شگوفه و ازهارات (۳) و عمارات رفیع و ابنیه وسیع بغایت عمیق
 و معرض و طول یک فرسخ در یک فرسخ شاید که باشد و سد و بطول یک فرسخ
 بار تناع صد ذرع و معرض پنجاه ذرع تخمینا از گچ و سنگ بر کنار آن دریاچه بسه
 اند گویند که اعلی حضرت خاقان سلیمان شان علین مکان ابراهیم قطبشاه نور الله
 مرقدہ دو یک دون خرج حفر و سد آن حوض نموده اند از آب باران که در غدو بیت

(۱) یعنی محل نعمان بن منذر که برای نژادش بهرام گور ساخته شده بود (۲) یعنی

نسایم (۳) یعنی عنجه و گل .

چون آب چشمه آب حیوان است ملو گردیده و بر فراز آن کوه مدور که مانند کلاه بر فرق زمین اغیر است پادشاه مغفرت دستگه محمد قلی قطبشاه طاب ثراه عمارتی بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه ساخته اند و چندین عمارات دیگر که اثاثه سلطنت و تجمعات حشمت و شوکت و اسباب کار خانجات در آن گنجد از بالا تا پائین جابجا ترتیب داده اند و هشت محل که در دولت خانه گیتی نشانه بجهت جاگیری طبقات چاکران ترتیب داده اند درین دولت خانه نیز مرتب گردیده .

قطعه

بر فراز کوه آن قصر رفیع بر فلک چون عرش سلطان قدیم
حوض و نهر باغهای دور او کوثر و تسنیم و جنات نعیم
یک طرف دریای پر ز آب زلال یک طرف باغات و اشجار عظیم

سیاحان روی زمین و مسافران جهان پس بدین آئین سیرگانی در اقالیم سعه ندیده اند و مورخین راست گفتار از هیچ شهر یار جهاندار این نوع نستاری (۱) در زیر این گنبد زر نگار نشان نداده اند خسرو سکندر اقبال یوسف جمال مدنی در آن مقام دلکشا و آن محل نزعت افزا بعیش و عشرت گذرانیدند و از اینجا بیاغی که شیه گلشن فردوس است و عمارت عالی رفیعی در آن باغ در زمان خاقان جنت مکان سلطان محمد قطبشاه بطرح عمارات عراق ساخته اند و تکلفات بسیار از طلا و لاجورد و نقاشی و جام الوان در آن عمارات دلپذیر واقع شده تشریف حضور ارزانی داشته چند روزی در آن مقام دلکشا کامرانی فرمودند و باجمله اکثر فصل برسات را در گلشن و گلزار و سایر و شکار گذرانیده داد بعیش و عشرت دادند و درین ایام که از اردوی معلی باغات و صحرا زیب و زینت پذیرفته بود و امرای عظیم الشان هر صبح در مرغزاری و هر شام در گلزاری میگذرانیدند در ولایت دکن اشتهار و انتشار یافته بود که غازیان نصرت شعار و امرای عالیقدر خاقان سکندر اقتدار یوسف عذار بقصد تسخیر ممالك طی مسالك می نماید سلاطین ذی جاه و خواقین عالم پناه

(۱) از لست یعنی چیز خوب و نیکو .

خوف عظیم و کمال بهم داشتند که ایام مقدمه الجیش از بجا ظهور خواهد نمود و قراول سپاه شجاعت و نصرت دستگاه بکدام شکست نزول خواهد فرمود چون ایام منقضی شد انلیحضرت خاقان سکندر شان کامیاب و کامران بدار السلطنة مراجعت فرمودند و امرا و وزرای عالیقدر و عساکر فیروزی شمار در ظل چتر سلطنت خسرو جهاننار قوار گرفتند سلاطین اطراف عالم و پادشاهان معظم را امینتی حاصل آمد و وحشت و دهشت ایشان زایل شده تفرقه بجمعیّت تبدیل یافت -

تعریف جشن و توصیف میزبانی سالگره اعلیحضرت خاقان یوسف
طلعت سکندر حشمت که مستعان از استماع آن بشاشت
عهد شباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت شراب روحانی
از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند

یارب چه عشرت است که شد در جهان پدید این نوع جشن سور بهالم کسی ندید
در گلستان دهر ازین نو بهار عیش صد غنچه نشاط زهر شاخ بردمید
باعید نسبتی نبود این نشاط را خال (۱) ایست بر جمال چنین سور صبح عید
سبحان الله این چه جشن جهان آراست که فلک دوار با هزاران هزار چشم
بیدار هر شب تا صبح بر کنار این انجمن محو تماشاگر دیده و العظمة لله این چه
سور پر سرور است که کارداران سبعة سیار چون شخنها و جامدار از برای اہتمام
و رونق این بساط پر نشاط هر يك بکاری خاص اشتغال نموده سبحان ذی الملك
و الملکوت و سبحان ذی الکبریاء و القدرة و الجبروت . رباعی

جشنیست که عالمی از آن شادانست زین سور جهان کهنه آبادانست
باداگره سال خداوند جهان چند آنکه ستاره بر فلک تابانست
این دوران دهن سال و این جهان زلیخا مثال در عشق وصال بادشاه یوسف
جمال عهد شباب و ایام جوانی از سر گرفته و گلستان جهان و بهارستان دوران
ازین سور پر سرور و جشن سالگره خدیو زمان غایت عشرت و نصرت پذیرفته
(۱) خالیست .

نظم

جهان چون گلستانے شد درین جشن جهان آرا
 عروس دهر زیور بست در این سور سر تا پا
 هزاران گل شکفت اندر ریاض دهر زین عشرت
 ز عشق طلعت یوسف زلیخا باز شد برنا
 الحق جشنیت که صدر نشینان عالم بالا و مسند آرایان ملاء اعلا در آرزوی آنند
 که سرعت سیر از افلاک گردان و دیده بنیش از کواکب تابان استعاره نمایند
 بر ساحت این بساط پر نشاط نازل شده بتفرج مشغول گردند و سوریست که
 ساکنان خطه زمین چه از خطاه و چه از چین قوافل مراحل و منازل طی نموده
 بهر تماشای این جشن و سور میمون و تفرج میزبانی سالگره همایون بیارگاه
 خلائق پناه آیند - قطعه

اندرین بار که که چون فلک است پر زحور و پری و از ملک است
 ز آدمی زادگان بحسن و جمال به زحور و پری فزون زلک است
 بود این جشن و سور پادشهی که به تختش سماک تاسمک است
 زیر حکمش سپهر پنداری کله فیل و تیغه کجکست
 بز مکا هیست بدان وسعت که هر انجمنی از او چون فضای فلک مشحون از
 کواکب ثوابت و سیار و عشرت سرائست چنانچه بفساحت که هر گوشه اش
 بهشتیست پر از حور و غلغان چه مست و چه هشیار درین هنگام فرح انجام از
 کریاس نقارخانه گردون اساس صدای عشرت افزای طبل و دمامه صلاهی عیش
 و نشاط بعالمیان در داده و صفیر نفیر و نوای کر نای ندای شادمانی بگوش صغیر
 و کبیر اعالی و اعالی جهانیان رسانیده غلغله نقاره و صور دامنچ (۱) جوش
 و خروش در دراز و پهنای وسیع فضای زمین و آسمان انداخته و مشقها اعلام
 خرمی و طرب اعلام برفه خیمهای فلک از تقاع بر افراخته مشغول
 نوای طرب بر فلک بر نشده ز شادی دماغ جهان تر شده
 ز غریدن کوس گوش فلک شده پر چو از جوش ذکر ملک

صفیر و تنیر و صلاهی نشاط هم آهنگ گشته پی انبساط
 هر صبح و شام فراش زادگان کبک خرام جاروب دسته‌ای زرین و سیمین
 در کف دست بجای رومی و فراشی و ستاپسران مقبول مشکبای بلغاری بر از آب
 حیات کرده در عین آب باشی قضای عشرت سرا مانند ساحت بهشت بس باصفا
 و در نزاهت و لطافت هوا مشابه گلزار ارم و قدوس معلی نظم
 از صفای فضاش چشم منیر و زده‌ایش مزاج قوت گیر
 روح از آن یافته حیات ابد چشم را دیدنش علاج رمد
 نور ینش سواد ساحت او راحت جان و دل نزاهت او
 کلا و ندان رفاص تلنگانه و حیدرآباد و بهاک و شان خوش صورت
 کر ناک و پاتران زیبا شمایل احمدآباد و لولیان صبیح الوجه کابل و لاهور و مهر کنیهای
 ملیح الخن آگره و برهانپور و مندل نوازان با اصول و تال زنان بس مقبول
 جوق جوق در هر طرف برقاصی و محور تماشا و مددوش تفرج چه صالح و چه
 عاصی هنگامه جشن و مجلس بزم بنوعی گرم میدارند که لمحۃ البصر تماشاخیان را
 فراعی نیست و استادان خواننده و سازنده هر ملک و هر دیار که هر یک چون
 باربد و نکیس در فن موسیقی یکتای بی هم‌تا اند در سیر مقامات و شعبها بنغمهای
 دلکش و ترانهای روح افزا آب را از جریان و مرغ را از طیران باز میدارند
 ساقیان شگفته روی مهر سیما جام بدرآسا از شراب صاف لیریز کرده صلاهی نوشا
 نوش بمحبوبان باده نوش در داده هوش را چه یارا که در آن بزم دم از هشیاری
 زند و عقل را چه حد که در آن عشرت سرا لاف شعور و خبرداری نماید حریفان
 باده پیا بمعشوقان ماه سیما هم نشین و همدوش و سرمست و مددوش گاهی معشوق
 نازنین سر در کنار عاشق مستند حزین نهاده و گاهی عاشق زار سر بر پای معشوق
 گلر خسار گذاشته از غایت استغنا معشوق دل‌او از در عین ناز و از نهایت افتادگی
 عاشق زار در کمال عجز و نیاز - قطعه

عاشقان را کام دل امروز حاصل می‌شود زانکه معشوقان ز عین لطف ناظر گشته‌اند
 عشقبازان را چه شاد بیاست در این انجمن زانکه محبوبان عالم جمله حاضر گشته‌اند

درین اوقات اگر دیدهای تیزبین بغیر از دیدن رخسار آفتاب طلعتان شغلی
پیش گیرد در حدقه بی نور مانند دست و پنجه اگر بمساعدت بخت برنخ سیمین
و ساعد و ساق بلورین دریا و یزد معطل و بی زور گردد و رخسار دلبران از کینیت
شراب، لعل فام اگر لعل آتش شوق در سینه عاشقان بر افروز درو است
و عشوه و کرشمه پری رویان اگر دل اسیران ییچارها زجا برد بجا از طرفی
فوجی از محبوبان مشکل موزون با هزاران غنچ و دلال و از طرفی جوقی از
بجنونان مفتون با کمال حیرت لال از گوشه قرچهره با چشم و ابر و شیوهای شیرین
پیشه کرده و از گوشه چون هلال کاسته عمل فرهاد و تیشه کرده صاحب
مذاقان شیرین مقال در انجمنها با جوانان گلرخسار در عین مذاق و نظر بازان
خیره چشم در گوشه و کنار بمطالعه صفحات چهرهای آفتاب اشراق . مثنوی

هر دلی کامیاب گردیده ذره چون آفتاب گردیده
خوبرویان همه چو حور و پری دلبر و کامده بعشوه نگری
همه خوش روی و خوش قد و خوش گوی برده دلهای عاشقان چون توی
همچو طاؤس هست بر زیور جلو ه گر هر يك از دگر بهتر
هر کجا جمعی ز اهل بهشت لیک از اهل دیر و اهل کنشت
هر طرف نغمه های روح افزا خاصه خوانند های حور لقا
چشم از حسن نورور گشته گوش از نغمه پر دُرر گشته
در چنین بزم خسرو عادل مایه عیش جاودان حاصل

تبارك الله از روایح افزای بخور و عطریات و طیوب که قوت شامه از ادراك
انواع آن قاصر است بجزرهای زرین و سیمین در هر طرف مجلس و محفل گذاشته
اند و صاحب حسنات مقطوع بتقطیعات فاخره بخور عود و بزمکی و کشته برافروخته
و صندل و زعفران و مشک و چوهره در بادیه های طلا و نقره مملو ساخته در
خوابهای مصور مطلا گذاشته و عبیر و انواع خوشبوی طبق طبق چیده و اقسام
گلهای خوشبوی مثل بولسری و چنپا و مگره و سینوق و یاسمن و راییل گلدستها
و طرها و کلبند بها که محبوبان صاحب جمال سر بآن می آرایند ساخته و بسته اند

و به نازنین محل اندام صبح و شام تقسیم می نمایند هیچ ریاض گردنی نیست که
زیب از صندل تر نیافتاده باشد و هیچ سینه و بردابری نیست که زعفران و مشک
بطرز خاص نماید باشند و تبول طبق طبق بسایر عجبوبان و خاص و عام میدهند
و کفدانهای مرصع بر از کیفیات و مفرحات و حبوب بظلا و جواهر مزوج شده
ببیهت خاصان مجلس می آوردند و هر کس هر چه میخواهد تناول و سبز چهرهای
ملیح و گندم گونه های صبیح لب و چشم و دست از بان و کیف و حنا سرخ کرده
باجامها و پیرایها و لباسهای الون با انواع حل و زیور در برابر قصر فلک فرسا
و محل بهشت آسا جای بجزایری مشغول می باشد چه قصری که ستفنش باعرش
اعظم دعوی همسری نموده و سطحش با فلک الافلاک برابر (۱) بسته طاق کسری
در پیشگاه رفعتش نرد بان پایه و بارگاه سلیمان در جنب وسعت و زیتش
ببقدر و مایه - قطعه

در عهد شاهان سلف زینسان عمارت بر زمین

چشم فلک در قرنیا نادیده با چندین ضیا

بر هفتمین ستف فلک کیوان خجل از رفعتش

چرخ نهم در وسعتش مانند گوی در هوا

طاق ز ایوانش فلک خدام در کادش ملک

روح الامین چون طایری طیران کند در آن فضا

و در بالای طبقه اعلی که بر رفعت اعظم است فروش زربفت و ابریشمین
گسرنده و در و دیوار آترا نقاشان مانی قلم و طراحان اورنگ رقم بطرح دلزرب
و نقوش بس غریب بانواع زینت و زیب طراحی و نقاشی نموده اند و مآقیچهای
آترا از ظروف و آوانی (۲) فغفوری و بغوری چینی و آبگینه حلجی بترتیب مطبوع
چیده اند و در آن مقام که بمنزله اعلا علین است هیچکس را قدرت عروج
و صعود نیست مگر ذات خجسته صفائی که از غایت خلوص و و داد و نهایت
صدق و سداد بآن مرتبه رسیده محرمیت آن مقام قدسی احترام حاصل نموده
باشد و در هر طبقه از طبقات آن قصر فلک منظر از طبقات انام در اخور دولتخواهی

(۱) برابری (۲) جمع آینه و آینه جمع انا بمعنی ظرف •

و خدمت گذاری مرقت و منزلت یافته بعبودیت قیام می نمایند و در طبقه بالا که محل اخص خواص است قریب صد دانشمند بی مثل و مانند که هر يك از ایشان سرآمد اقلیم اند و اكثر ایشان بشرف سیادت و رتبه نجابت مشرف و ممتازند بر انوی ادب درآمده اند و مخاطب بخطاب مجلسیان حضورند و حجاب سلاطین نامدار و رسل خواقین عالیه مقدار كه از اقلیم ایران و ممالك هندوستان و از هر ملك و دیار آمده اند هر يك در مقام مناسب بغایت ادب قرار گرفته اند و بعضی از ملكان معتمد و خواجه سراهای معتبر بر حوالی بساط عالم انبساط نزدیک و دور ایستاده در خدمت گذاری اند و در طبقه دیگر از طبقات آن قصر سپهر نظیر جمعی از خواص ناس که عدد ایشان قریب بسصد نفر باشد از و رای حجاب دور ایستادگان پایه سریر خلافت مصیر را مشاهده مینماید بعبودیت مامور و بخطاب دولت محلی معزز مسرورند و جمعی از اعیان نوع انسان که هر يك زبده دودمانی اند در پیشگاه این طبقه رفیعہ دستهای بالای هم گذاشته بكمال ادب ایستاده اند و بخطاب سلحدار عسکدار اشتها دارند و درمیان و یسار آن پیشگاه دو صف از غلامان ترکی نژاد و حبشیان زندگی نهاد که چون دیوان مازندران و هر يك چون رستم دستان و سام نریمانند بعضی از ایشان عصاهای طلا بک و بیدهای نقره گرفته ایستاده اند و سلحداران که موسوم بخاصه خیل اند چهار هزار مردکار زارشمشیر زن چابک سوار نیزه گذار که هر يك بهادر زمان و تهمتن دوراند در طبقات دیگر صف در صف زده اند و حواله داران عظام عهده داران با احترام و سر داران عالیشان و وزرای رفیع مکان هر يك در محل ولای خود چه بالا و چه پائین جایجا ایستاده اند سرنوبتان مریخ صوات عصاهای مرصع بدست گرفته باهتتام بارگاه پادشاه اشتغال دارند طبقات چاکران دیگر از ملازمان بچده کارخانه و سر پرده داران و دیده بانان افزون از چند و چون دیده و رایستاده شده اند و فیلان کوه آثار و اسپان عربی نژاد برق رفتار باحلاهای زربفت و مخمل و عبائیهای زرد و زری و زنجیر و لجامهای نقره و طلا در فضای بهشت انسانی آن قصر فلك رفعت جایجا ایستاده کردند بالجله درین جشن و میزبانی سالگره خاقان

یوسف جمال مجلسیان عظام و مقربان کرام و سرداران با احتشام و امرای
تالیع مقام و عجمان دولتخواه خیر اندیش و عربان شجاعت و سخاوت گیش و ترکان
باتهور پرستیز و حبشیان جنگجوی شور انگیز و دکیان جلادت شعار یکنک
باز و بهمنان حیلست گرنیرنگ ساز و کل طبقات چاکران دیگر هر یک در مکان
خویش محو بارگاه گیتی بناد اعلیٰ حضرت ظل الهی گردیده و بر بالای طبقه هفتم
که مشابیه عرش اعظم است خدیو اعظم و خاقان اکرم شاهنشاه یوسف طلعت
سکندر حشمت نامید عشرت - نظم مشمن

شاهی که مهر تو (۱) از نور رای اوست این نه رواق چرخ بزیر لویای اوست
نور دو چشم عالمیان خاک پای اوست هر کس که هست زده صفت در هوای اوست
خورشید شفق علم عرش سای اوست مه نیز نخل (۲) خنک خلافت سرای اوست
چندین هزار جان مقدس فدای اوست او از برای عالم و عالم برای اوست
شهریار عالم پناه الموبد بتائیدات الاله سلطان عبد الله قطبشاه لازالت ظلال
سلطه مصنونه عن النقصان و الزوال و اساس حشمته محفوظه عن الفتور
و الاختلال مادام الدال مقدما علی الذال و الذال اکثر عددا من الدال بر زبر
اورنگ تمام طلا و مرصع بجواهر قیمتی آبدار و مکمل بدرر شاهوار تکیه زده
از مقام جبروتی و محل لاهوتی نظری مانند آفتاب عالمتاب بر جمیع ذرات خلائق
چه فوق و چه تحت انداخته و هر یک از افراد انسانی و احاد بنی آدم بقدر حال از
پر تو عاطفت و رافت سلطانی بهره کامل یافته و خلائق فردا فردا بنوعی شادمان
و کلمیاب که همانا وصول بهشت اعلا و وصول سعادات و راحت فردوس معلی
بیسر شده است . بیت

ز مشرق چو طالع بشد آفتاب بگردید ذرات ازان نور یاب
بکاست دیده که لمحه بر جمال جهان آرایش تواند نگریست و کراست
بینشی که لحظه طلعت خورشید اشراقش مشاهده تواند نمود و چند خرد سال
صاحب جمال سرخ دستار که هر یک از ایشان چون آفتاب تابان و رشک حور
و غلمان است و چهل و چهار چیز که در حسن کامل معتبر است در هر یک

موجود و نزد ار باب فراست آن کجالات در ایشان معدود بالباله‌های پر تکلف و انواع حلی و زیور در برو ساعد و گردن و اعضای دیگر مرتب داشته اند بغایت ادب در عقب ایستاده رومالهای لاجوردی رنگ پر طلای افشاند و بنوعی رموز فهم و اشارت یابند که آنچه در ضمیر غیب دان اعلی حضرت ظل الهی گذرد فهمیده بآن امر قیام مینمایند و این هنگامه بزم آرائی و جشن سالگره را تا يك ماه گرم میدارند و در شب آخر در فضای دلکشای میدان داد محل و چاوری تهانه و کو تو الخانه که در طرفین این میدان واقع است چراغانی میکنند که ناظران را هزار چشم باید تا تفرج آن نمایند فلك البروج با آن همه کواکب ثوابت که بر بالا واقعست از خجالت و انفعال حیجانی چون سحاب از دود آن بر روی خود کشیده و چراغان خود را پوشیده و آن شب تاریک چون روز روشن گردیده اگر بالفرض افتاب از افق طالع گردد و مثل در روز نماید یا چون چراغ نزد فروغ مهر بی ضیا و نور بماند و آتشبازی میکند که اگر ابراهیم خلیل گل ریزان را مشاهده کردی گلزار خود را بآن تبدیل میساختی و اگر در آن شب ماه طالع بودی از ماهتاب کسب ضیاء یکماهه در يك لمحہ میکردی و دعوای همسری با آفتاب غاوری مینمودی و بلکه در ضیا خود را چون ید بیضا میشمردی و چنار سر بر فلك دوار کشیده و از شرر فلك قمر را پر از کواکب و شهاب ثاقب ساخته و نیز از قبۀ فلك ائیر گذشته تا بکجارد ماهتاب لون لون گلریز نوع نوع بالجملة صد و چند قسم آتشبازی در آنشب سوخته می شود و آنشب تا صبح داد عیش و عشرت می دهند و بر رشته ابریشم و زرتار که طولش چون طول ازل و ابد است گره میزنند و این جشن میزبانی سال گره سال دو از دهم است از ولادت باسعادت که وقوع پذیرفت امید از خالق لیل و نهار و گردانندۀ افلاك دواز چنان است که این عیش و سورا دامت الالعصار و الدهور هر سال به یمن اقبال شاهنشاه یوسف جمال مجدد و بتائید ایزد متعال ممتد و مخلد باشد -

منتهی

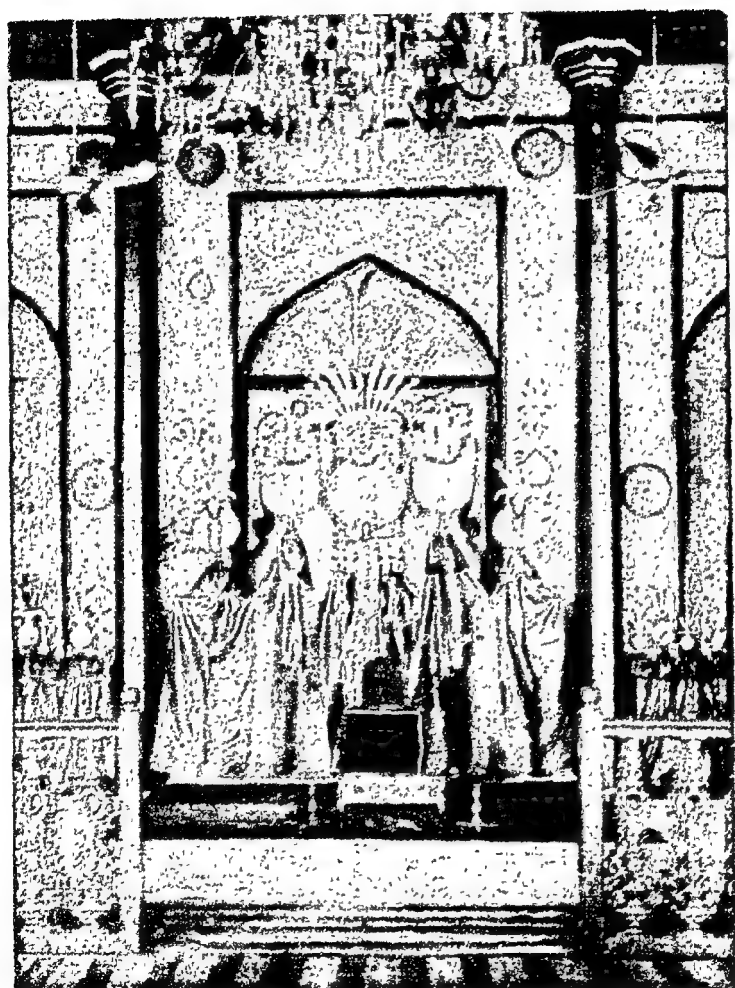
نیست کس را به هیچ شهر و بلاد این چنین بزم و سور و عشرت یاد

گرچه بايتم نرفته بهر سفر ليك بس دیده ام کتب زسير کرده ام سير جمله عالم گرچه ردطی نکرده ام بقدم انچه بگذشته زينجهان از نقل همه رادیده ام بدیده عقل خوانده ام سرگذشت هرشاهی دیده ام جشن هرشاهی مجلس ارايی بسى سلطان بزم پيراني بسى شاهان خود بنودست اين چنين قانون هيچ شه را بهيچ عهد و قرون پادشاهان کنون که در عالم زيب مسند بداده اند چو جم بر افاليم حکمشان جاريست ليك ازين جشن طبعشان عاريست در يکی چون هزار در رزم اند ليك قاصر را نيچنين بزم اند اين عنايات ذوالجلال اند که بشاه نکو خصال آمد کی توانم که وصف شاه کنم وصف شاه جهان پناه کنم مورچه چون رود بدور سپهر دزدی کند احاطه مهر و چون درين جشن و سور عظمای پايه سرير سلطنت و شعرا و فصحاى حسان مرتبت زبان بنوعوت و مناقب کشودند و موزونان دار السلطنة بزبان فارسى و دکنى قصايد غرابسلك نظم در آورده بمسامع جاد و جلال خاقان يوسف جمال سکندر اقبال مير سانيدند جامع اين رموز بهجت و مسرت اندوز اين داستان را ترتيب داده باين تقريبات مى خواست - مصراع

مورصفت نزد سليمان رود

و درين رموز طرب و شادى افزوز تعريف و توصيف جشن سالگره همايون را همين داستان مرقوم ساخت و ذکر اين بزم گيتى آرا و اين سور طرب ازرا بهمين شرح و بيان اکتفا نمود -

ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سيد الشهدا عليه النجاة
والتسادر ايام غم انجام عاشورا و بيان رسوم و قانون اين عزای پر رنج
و عنا که مخصوص سلسله عليه رفيعه قطب شاهيه است
دوين سراى بوقلمون عيش باغم است گر گلشن است دهر خزانش محرم است



عاشور خانہ بادشاہی

ترك طرب کنند خلائق درین عرا • کز ذکر قصه شهدا دیده پر نم است
گردند خلق جمله سیه پوش و سوگوار بر بوریا فقیر و بر اورنگ گرجم است
رسم عزای قتل جگر گوشه رسول از قطبشاه شهره آفاق عام است
رحمیت قدیم و قانونیست مدیم از ابتدای سلطنت خاندان علیه عالیہ قطبشاهیه
خصوصا از زمان خاقان جنت بارگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراء و درین زمان
سعادت و میمنت مآل ابدی الاتصال سلطان یوسف جمال سکندر اقبال بر نسبت
سابق بازواید و لواحق معمول و مرسوم است که چون هلال بر ملال ماه محرم
که مثابه شقه علم عسا کر الم و مشابیه ما هیچه لرای افواج کربت و حشم غم
است از کنار آسمان کدورت بنیان نیلگون غریق دریای خون مشهود ساکنان
این دیار عقیدت دثار و منظور حبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم سلام
الله بعدد اقطار الامطار گردد بجهت رسوم تعزیه شهادت حضرت سید الشهدا
و غریبی و یکسی شهیدان ستم دیده دشت کربلا بنا بر متابعت روح مقدس محزون
مصطفای معلی و موافقت نفس اقدس مغمو و مهموم مرتضای مزکی و بتول
زهرا و مرافقت قلوب پر ملالت ائمه هدی علیهم التحیه و الثناء خسر و جهان دار
عالم مدار از اورنگ زرنگار خورشید آثار فرود آیند و بساط نشاط در نور دیده
عیش و عشرت بدرود فرمایند و افسر مهر شعاع از فرق فرق در ارتفاع بردارند
و لباس سلطنت و کسوت شهر یاری بجامه عز و سوگواری مبدل سازند و طرب
سرای سینه و دل پر شکوه راما و ای حزن و اندوه گردانند و امر جها نمطاع جمیع
ممالک محروسه صادر فرمایند که در نقاره خانهای فلک رفعت دست از نوازش
کوس و نقاره و طبل و دمامه بازدارند و ارباب ساز و نغمه آلات صنعت خود در
غلاف کرده از ارتکاب عمل خود مجتنب باشند و جمیع خوان سالاران و چاشنی
گران حکم معلی شرف نفاذ یابد که در مطبخ خاص و عام مطبخیان و بیاورچیان ادخال
لحوم در اغذیه و اطعمه خاصه و خرجی نه نمایند و در بازار و محلات حکم فرمایند
که دکانین تازی و سندی و بنگ و مغیرات حرام و حلال در ایام عاشورا به
بندند و قصایها قمارها از بازار بردارند و تنبویان تنبول نفر و شند و کسی مباشر

حورردن گوشت و قبول نشود و حجامان در حمامات سر تراشند و کیسه نمالند
 بالجمله جمیع تکلفات و لذات محرمه و مباحه متروک و ممنوع می باشد و احکام
 مذکوره بر جمیع مسلم و کافر و طبقات انام درین ایام غم انجام در ممالک محروسه
 جاری میدارند و از جامدار خانه عامره چند هزار دست رخت سیاه و کبود
 باعثاهای سبز و سیاه آبنوسی که لازمه عزاء و ماتم است بجمیع مقربان بساط
 گیتی انبساط و امرا و وزرا و مجلسیان و باکتر ملازمان و بندگان بارگاه جهان
 پناه و ذاکران و مداحان قسمت می نمایند و دو عمارت عالی اساس منبع
 الکریاس یکی درون دولتخانه گیتی نشانه و دیگری در بازار دار السلطنه ساخته
 اند سخن این دو ایوان وسیع را بفروش سقر لاط سبز و سیاه مفروش مینمایند
 و سقف آنرا بمخمل اطلس کبود می پوشند و دیوانهای آن ایوان کاشی کاری
 الوان که ادعیه و دوازده امام و بطرحی مرغوب مطبوع منقوش است نموده
 اند و در هر يك ازین دو عمارت چهارده شده باسم چهارده معصوم علیهم
 سلام الله الملك القيوم باسرتو قهای پولاد و معصص بطلا و نقره که استادان
 نادر و هنرمندان ماهر بطریق کار نامه آنها را ساخته اند و زربفتهای چهارده
 ذرعی که سور قرآنی و ادعیه ماثوره شعر بافان کامل سرکار عالی بطرح دل
 فریب با کمال زینت و زیب دران بافته اند بران شدها پوشیده بر سر پای میگذازند
 و در جدار فضای وسیع آن دو عمارت ده صف طاقچه تعبیه کرده اند
 موازی یکدیگر و در هر يك طاقچه جای چراغی ساخته اند موازی یکدیگر و در
 هر يك طاقچه جای چراغی ساخته اند در شب اول مقرر است که صف اول از
 پائین چراغان می کنند و در شب دوم صف اول و دوم و در شب سوم صف اول
 و دوم و سیوم و برین قیاس در شب يك صف زیاده می شود تا در شب دهم جمیع
 صفوف دهگانه روشن و چراغان میکنند چنانچه مجموع چراغها از ده هزار متجاوز
 می شود چراغدان های بزرگ برنجی که در هر يك صد و دو یست شمع و چراغ
 روشن می شود بصورت اشجار پر شاخ ساخته از برابر ایوانهای مذکور

گذاشته و شمعهای کافوری بلندتر از قامت آدمی بالای ایوان و اطراف حوض
آن چیده هر شب روشن نمایند و سیاه پوشان عزای سیدالشهدا و عزاداران شهیدای
دشت کربلا صبح و شام بلکه علی الدوام در آن مقام حاضر می باشند و جمعی
از ذاکران خوش آواز و خوش خوانان نغمه پر داز مرثیه های دلسوز و اشعار
غم اندوز بنا لهای حزین و دل اندوه گین میخوانند و مستمعان عزادار و ماتمیان
دلفکار را برقت و گریه در می آورند و مداحان مدایح و مناقب ائمه معصومین
و مطاعن اعدای دین و دشمنان ذریه سید المرسلین بآهنگهای حزین می سرایند مجلس
ماتم داران از جوش و خروش ذاکران گرم و دلهای عزاداران از آتش حزن
و اندوه نرم

رباعی

دلها همه ز آتش عزای بریان است چشمان همه دم ازین الم گریا نیست
درسینه همیشه سوز ازین ماتم هست از دیده همیشه اشک در جریا نیست
و وقت عصر از قصر داد محل اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر
اقبال ملبس بلباس بنفش و آل بر مرکب بغایت نرم نرم رفتار یابر سنگاسن مخمل
و اطلس سیاه که بجهت ایام عاشورا ترتیب داده اند سوار شده و جمیع مقربان
و مجلسیان و امرا و وزرا و طبقات چاکران همه سیاه پوش و دوش بردوش همراه
مرکب آسمان رنگ بایوان الاوه توجه میفرمایند و دو مداح خوش آواز بر جانب
یمین و یسار سنگاسن آفتاب مسکن بخواندن مرثیه های که از جمله واردات طبع
خسرویت اشتغال می نمایند و چون بعبارت الاوه میرسند از دروازه آن ماتم
سرپایه شده برهنه پای باندروان ایوانی که شده اندران گذاشته اند در می آیند و بدست
مبارک خود تسبیح های گل برشده می بندند و وقت شام شمعهای کافوری و چراغهای
که در برابر ایوان گذاشته اند یک یک بدست مبارک روشن می نمایند درین وقت
ذاکران بمرثیه خوانی و مداحان بخواندن مدایح حضرات ائمه معصومین مشغول
میگردند و بعد از نراغ از گلبدی و روشن کردن شمع و چراغ خطیب فصیح
بلیغ پیش صفوف خدام پادشاه گیتی پناه ایستاده برای ترویج ارواح شهدای
کربلا و حصول ثواب عزای شهادت سید الشهداء و خلود سلطنت خسرو عالم آراء

یاران بلند و شهبازان دلایند فتنه میخواند و بعد از آن حضرت اشلی بجزه شکر
توفیق این عبادت بفرموده آورده متوجه قصر و محل دولت خانه میشوند و مجلس آن
رفیع ایشان و مرای عالی مکان در خدمت پیشوای عالیشان در ایوان الاوه قرار
میگیرند. قصه پر سر و واقعه کربلا و شهادت حضرت مصائب میدان شهدا استماع مینمایند
و بجای اشک خونی از دیده میریزند و بعد از فراغ از مراسم تعزیه کند و ردی
که بنیر از گوشت انواع تکلفات در اطعمه و اغذیه نموده اند صرف می کنند
و پیش هر کس طبقه از نازیده که بقرنفل و دبل و نبات و اشیا خوش طعم
که بمنزله تناول است میگذارند و پیاپی شربت نبات و قد با کلاب آمیخته در
خوابیای بزرگ گذاشته مجلس می آورند و بنام اهل مجلس مکرر می رسانند و ذا کران
و مداحان بنوبت ذکر میکنند و مدح میخوانند و تا نصف شب مجلس تعزیه و ماتم
برین وجه داشته میشود و هم چنین در الاوه بیرون دولتخانه عالی که بحواله
کوتوال شهرست بر سوم و آداب تعزیه بطریقی که در الاوه اندرون معمول
است بعمل می آید و در آن الاوه نیز جمعی کثیر از مجلسی و سلحدار و مردم
تیار و جمله اهل شهر از خواص و عوام جمع میشوند و رخت سیاه بر نسبت
الاوه حضور بهر دم قسمت مینمایند و کندوری و نازیده نیز بهمان طریق صرف
مینمایند و جمیع اخراجات و تکلفات این الاوه نیز از سرکار فیض آثار
واقع میشود تا نصف شب مراسم ماتم و عزادگری و خواندن روضه الشهداء
اشتغال میدارند و درسی چهل محل دیگر چه در دار السلطنه و چه در حوالی و
نواحی شهر از اقوام و اقربا و منسوبان خاقان ثریا مکان مثل قصبه حیات آباد
و کنور بود و بالا پور و خیرت آباد و لنکر فیض اثر و فیاضخانه و طویله و کارخانه
جات دیگر رسوم ماتم و عزاداریام عاتورا بعمل می آورند و کل مایحتاج و انواع
تکلفات این الاوه از سرکار اشرف سامان می یابد و شب ششم محرم تندهای
الاوه بیرون دولت خانه که بحواله کوتوال است مقرر است که بیدان دلگشای
و سبب انقضاء داد محل یارند و راسته از راه های راه و اطراف میدان را چراغان
بکنند و تپوت و گندها بغایت زیب و زینت و بانواع تکلفات نقاشی نموده

درون و بیرون آنها متع بسیار روشن کرده باشند و می آورند و از چوب صور
 اشجار عظیمه و هیاکل جسیمه ساخته آنها را نیز چراغان ابنوه کرده فانوس بسیار
 و مشاعل بے شمار پیش پیش شده می برند و جمعی کثیر از عرب و عجم و شیعیان
 و محبان ائمه مطهر محترم دور و به تنهها بدست گرفته و ذاکران و مداحان در میان
 بحرثه خوانی و مداحی اشتغال مینمایند و بدین آئین به تأنی بمیدان داد محل می
 آیند و در پای داد محل چراغان بر دور و شده در میان و مجموع سیاه پوشان و ذاکران
 بر اطراف می ایستند و جوش و خروش عزاداران و اهل ذکر بطبقه چهارم داد
 محل که مثابه فلک چهارم است میرسد و در آن شب اعلی حضرت خاقان یوسف جمال
 از بالای داد محل آن مجمع پر چراغ را که مشابه سینهای ماتم زده پر داغ یا لاله
 زاری که در صحرائی کربلا شکفته شده باشد مشاهده نموده از شور و شیون عزا
 داران سرور شهدا رقی فرموده بجهت سیاه پوشان دلقکار خوان نازیزه از حضور
 ار مال میدارند و کوتوال مذکور با سایر خلائق فاتحه دوام حشمت و خلود
 سلطنت خسرو سکندر اقبال خوانده بآئین سابق بالاوه مراجعت مینمایند و همچنین
 تا آخر ایام عاشورا هر شب از لاهای محلات مذکور شده می آورند خصوصا
 شب هفتم از حیات آباد که منسوب بعلیا جناب مریم اتساب و الهه مکرم
 اعلی حضرت خاقان سکندر شان است شدها و سرطوقها بهمان روش با چراغها
 و فانوس و مشعل بسیار و از چوب صور متنوعه و چوب بندهای مختلفه ترتیب
 داده با چراغان ابنوه و چندین هزار آدم از جمیع مجلسیان و امراد و زرا جمعیت عظیمی
 نموده باتفاق سرخیل شاهی که اهتمام این امور بمشار الیه مرجوع است بمیدان
 داد محل درمی آیند و جمیع دکانین از بالا و پائین و میدان داد محل را چراغان
 بسیار میکنند و اعلی حضرت خاقان یوسف جمال از فراز داد محل ملاحظه جوش
 و خروش عزا داران و چراغان نموده بهمان دستور نازیزه ارسال می دارند
 و اینجاء بعد از ساعتی مراجعت مینمایند و صبح هفتم محرم اعلی حضرت خاقان
 سکندر حشم بتحصیر فلک رفعت تنبی محل تشریف حضور و افران نور ارزانی
 دایم پادشاه نشین ابن ایوان بر سر پای می ایستند و حجاب عظیم ایشان فرمان

دوران ایران و خسرو بلاد هندوستان را که در دار السلطنته ند مطلب میایند و جمیع
 مجلسیان و امراء و وزراء و مقربان و کل طبقات چاکران همه سیاه پوش بنوره
 و ترك در محل و مقام خود ایستاده می شوند و شدهای الاره اندرون و بیرون
 و شدهای انگرفیض اثر و شدهای حیات آباد و محلات مذکور دیگر را از
 دروازه دوازده امام بیرون دولخانه مطلب می نمایند و باشندها کل خلایق شهر
 را بار نام میدهند و سایر اقام از کهر و اسلام مجرم عام نموده در میدان رفتنای
 ندی مثل بکثرت و انبوهی روز عشر مجتمع میشوند و بترتیب شدهای
 محلات را از نظر اقدس اشلا میگذرانند و در آن وقت شور و شیون عزای و ماتم
 بگوش ساکنان عرش اعظم میرسد و اظران صورت واقعه مصیبت زندگان
 دشت کربلا و محنت و اسیری و گرفتاری را پرده نشینان حرم محترم آن زبده
 آل عبا از تپوتا و غنچهها و گنبدنها بظن اعتبار در آورده بی اختیار اشک بر
 رخسار میریزند و خسرو گیتی پناه از متاعده شور و شیون و تصور مظلومی
 و گرفتاری سرور شهادر ارض کربلا محرومی از معاون و مددگار در آن دشت
 پر غم و جنار رفت تاسف امیز میفرمایند و تاملان جامدار خانه عامره مامور
 میشوند که شده هر الاره را که بظردرمی درند محض و مطلب نموده يك عدد شده
 پوش ابریشمی بران بسته خریطه زری بخادمان آن شده عنایت می نمایند و شد
 های جمیع محلات بشریف و انعام خسروی مشرف شده وقت ظهر از دولت
 خانه گیتی نشانه بر میگرددند و در شب هفتم محرم خاقان یوسف جمال سکندر
 اقبال بطریق که مذکور شد از قصر داد محل بالاره حضور تشریف و افر
 الشور آورده بعد از اراغ گل بستن و شمع و چراغ روشن نمودن حجاب عالیشان
 سلامین زمان را طلب نموده در مجلس تعزیه قرار میگیرد و ارکان دولت
 و اعیان حضرت و سایر مقربان سر بر سلطنت همه سیاه پوش جامدار محل
 و مقام خود بخدمت قیام مینمایند و قصه متضای شهدای دشت کربلا و قضایای
 محنت و کربت سرور شهادر استماع میفرمایند و دل و دیده را بموافق روح
 مکرم مصطفی و دل الله و همگین طی مرتضی عزرون و مکررین میازند و اهل مجلس

بگریه و شیون می پردازند و در شب بنوم محرم الحرام مقررست که شدهای
 الاوه اندرون دولت خانه عالییه را بمیدان وسیع القضاى دوبار خسردی می
 آرند در آن شب اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بعد از فرغ از خدمت گل
 بستن و شدها را آراسته نمودن تهنیهای کافوری خاصه را بدست مبارک بجمیع
 مجلسیان و مقربان و حجاب عظیم الشان قسمت مینماید و سپس لاریکل سلحذا را
 و عساکر نصرت نشان تقسیم میکند و شمشیر خاصه را بدست سرچیل شاهی داده
 باجمیع مجلسیان و سرداران و اعیان و اکابر رفیع الشان باجمیع چاکران درگاه
 از اعلی و اوسط و ادنی شمعها بدست گرفته با شعل و چراغ و فالوس بسیار شدها
 را از دروازه الاوه برآورده بمیدان دوبار روان مینماید و پیش ایوانهای میدان
 دریا و را از روی زمین قریب بار تقاع چهارده پانزده درع بطراحی دلپذیر
 و صورفیل و شیر و اشجار سرور و غیرهم خوب منبت نموده و چهار طاق آن
 میدان را که هر يك سر بر فاك اخضر كشیده از دین تا بالا نیز بهیأت طاووا و بحر ابها
 و اشجار و انواع طراحی نموده مجموع آنها در آن شب چراغان ابوه میکنند و تمام
 فضای میدانرا نیز چوب بند نموده چراغان میکنند و اعلیحضرت خاقان یوسف
 جمال باجمعی از اخص خواص از بالای دیوار عریضی که از کنار آن دیوار شدها را
 بمیدان می برند قریب پانصد قدم راه از بالای دیوار بهمراهی شدها روان شده
 بر بالای طاق رفیع که از جمله چهار طاق میدان است بر می آیند آن میدان و آن
 ایوانها و طاوهای بلند مذکور از پائین تا بالا چراغان شده یکباره بنظر اشرف
 در می آرند خلایق از شریف و وضع و کبیر و صغیر و ذکور و اناث زیاده از حد
 و محساب در آن میدان عالم پهنا جمع آمده تماشای آن چراغان و تفرج گزار
 و گلستان آتشی می نمایند .

قطعه

آسمان پر ز اختر می کند بر روی خود

برده از دودهای این چراغان ز انفصال

بر فراز این چراغان زمین گردیده است

آسمان و اختران تار يك و تیره چون سفال

بدر گشتی و اقیاس این چراغان بر فلک
می شدی مستغنی از خورشید اگر بودی دلال
مهر اگر طالع شدی در این چراغان فی المثل
مینمودی چون چراغی نزد خود وقت زوال
فخر دارد برهما از این چراغان سطح ارض
زانکه دارد صد هزاران اختر روشن جمال

الحق تا فلک گردان بدیده مهر و ماه برفضای نگران است اینچنین چراغانی
در هیچ عهد و زمان ندیده و سیاحان روی زمین که تماشا بین عجایب و غرایب
عالم انداز هیچ پادشاه ذی جاهی این نوع چراغانی خبر نداده اند و در کتب
تواریخ و سیر مورخین بلاغت گستر از هیچ سلطان عظیم الشانی بیان چنین
چراغانی نرموده باینکه شد های مذکور را در میان میدان بکثرت و جمعیت
عظیم آورده ایستاده می نمایند و ذا کران و مداحان حلقه حلقه شده ذکر میکنند
و مدح میخوانند و قریب بدو ساعت ان چراغان روشن میباشند و اعلیحضرت
خاقان یوسف جمال بعد ازین مراتب بآئین مذکور از بالای طاق و دیوار باشدها
مراجعت مینمایند و مقربان حضور و همراهان و افران و بوظایف دعا و فاتحه
پر داخته مرخص میگرددند و صبح دهم محرم پادشاه یوسف طلعت کسوت سیاه
پوشیده پای برهنه را بر خاک راه سوده جمیع اعیان و امرا و مقربان و وزراء
و مجلسیان و اکثر ملازمان و جا کران همه سیاه پوش و برهنه پا و جمعی از غلامان
خاص زاری و شیون کنان و فرقه از غریبان ذا کر و مداح مرثیهای پر سوز
خوانده پیش پیش شدهای که همراه است بجانب الاوه حضور روان میشوند
و اعلیحضرت خاقان زمان سینه بی کینه را بیت احزان و دیده عزا دیده را اگر بان
ساخته و از مقربان حضور و مردمان ز دیک و دور آواز نوحه و زاری برخاسته
قریب سه هزار قدم راه را پای برهنه بتانی طے نموده تا بمسجدی که متصل ایوان
الارده حضور است در می آیند و در آن مسجد قرار میگیرند و قصه شهادت شهدای
کربلا و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده آل عبا و محروم ماندن

زیار و مددگار در آن صحرای پر کرب و بلا استماع نمایند غریب و غافلۀ نوحه و گریه از خلایق بر میخیزد و از تصور و شنیدن آن مصایب دلهامه خواناب چشمها مثابه سیلاب میگردد .

نظم

زمانم شهدا شور در جهان- افتاد زر ستخیز بخلق جهان گمان افتاد

یو قتاد ز فرق سپهر افسر مهر بکر بلا چو سر شاه انس و جان افتاد

و بعد از اتمام قصه پر غصه شهدای کربلا خطیب فصیح بعبارات دلپذیر و انشاء مسجع بی نظیر با آواز بلند فاتحه ترویج ارواح شهدای دشت کربلا و حصول ثواب تعزیه و ماتم حضرت سید الشهداء و خلود و دوام خسرو گیتی آرا میخواند و اعلی حضرت خاقانی از مسجد مذکور برآمده بدولت خانه مراجعت مینمایند و بزیارت حضرت سید الشهداء و نمازی که درین روز عزا منقولست اشتغال میفرمایند و بعد از آن کند وری خاص و عام صرف نموده امر معلی صادر میفرمایند که دو بیست سید زاده یتیم که از پدران مهربان مایوس و محروم مانده اند پیدا کرده از جامدار خانه عامره دو بیست دست رخت نفیس و هریک رازری بدهند تا ثواب یتیم نوازی در آن روز غم اندوز عاید حال و شامل احوال خجسته مال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بشود و در کل بمالك محروسه تلنگانه چه قلاع و بقاع و شهرها و بنا در مقررست که در ایام عاشورا در دیوانخانها شدها بر سر پای کرده عمال محال بمراسم تعزیه مشغول شوند و مبلغهای کلی بجهت اخراجات ایام عاشورا در سایر بمالك معین کرده و در دفتر خانه پادشاهی از عهده داران و عاملان آن اخراجات محسوب و مجراست و جمیع اهل اسلام از اعلی و ادنی در منازل خود (۱) بر سر پای کرده در ایام عاشورا رسم عزا بجای می آورند و از میان محبت و برکت ولای مبرا از شائبه ربای اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال است که حوادث عظمی و بلیات کبری که باقتضای گردش فلک گردان و تاثیر سیر اختران نزول و ظهور می نماید با سهل و جوی بر و نق مدعا و مرام مدفوع و یا حسن طرزی بر طبق خواهش و کام مرفوع میگردد و آثار اعتقاد اعلی حضرت خاقان یوسف عذار سکندر اقتدار و نتایج نیات

عبدان و شیعیان جدو کرار و نهمه اختیار که متوطنان این دیارند شامل حال وواصل
 هود متبوع الاسلام این بلاد مشون از صادر شده است و رسوخ عقیده این
 جماعت یگانه ملت اشاسیرت مرتبه ایست که ازواج و نسوان و دختران
 و پسران اقنیا و فقیرن ایشان در ایام عاشورا غسل کرده کسوت پاکیزه پوشیده
 سیوهای شربت قد و شکر بر سر خود گذاشته برابر ایوان لایه می آیند و شربت
 بخارمان انجا قسمت مینمایند و بطریق نذر شدهای طلا و نقره و زر و سیم و افر می
 آورند و مطالب و مدعیات خود را به نیاز و اخلاص تمام استدا می کنند و در آن
 سال اکثر ایشان موصول بحصول مالی و آمدل خود میشوند و پسری که در ایام
 عاشورا متولد شود مسمی بحسین می نمایند و جمعی از طبقات مسلمان در کار که
 ابواب بخت و نصیب پردوی تیش و زندگانی ایشان مسدود مانده قنایا بر لبان
 و دهان خود میزند و در برابر ایوان لایه نه نهایت خضوع و غایت خشوع
 مسألت فتوحات مینمایند در شب دهم محرم آن قنایا از لبان ردهان ایشان بخودی
 خود کشوده و وعی که

مضراع

بمقد قتل جالی برد جالی

و این صورت عجیب از کرامت روح مقدس حضرت سید الشهدا علیه
 السجیه و انشا مشهور و منظور آنسا و یگانه ملت و مذهب میگردد و در آن سال
 ابواب که مرآت بر وجات زندگانی ایشان مفتوح میشود امید ورجا از حضرت
 خالق الانبیا جنانست که ظلال عاطفت و رافت خسرو یوسف جمال سکندر
 اقبال بر رؤس که انام چه اهل کفر و فرقه اسلام تا قیام الساعة و ساعه القیام
 پاینده و مستدام باشد و جمیع عبده اصنام از تاثیر عقاید و نیات خسرو بانگ
 و نام شرف اسلام و سعادت و هب منزله از لوت انام حضرات ائمه کرام علیهم
 صلوات الله المثلک العلام در یابند

قطعه

از ین اعتقاد شهنشاہ مور چهر
 کردد زهند تیر کی کفر بر طرف
 چون مذهب ائمه دین رایج از شه است
 یابند کافرن همه زین دین حق شرف
 ذکر آئین بندی و سر و جشن مولود بر گردید حضرت مبدود و شقیع یوم و عود

عليه الصلوة من الملك الوديد که چند سال متروک بود و در زمان سلطنت

اعلی حضرت خاقان يوسف طلعت صورت مجید پذیرفت

دلا بکش از بان و وصف مولود پیمبر کن - قلم بردار و عالم را از تعریفش معبر کن

دلا بکش از بان و وصف مولود پیمبر کن - قلم بردار و عالم را از تعریفش

معبر کن - چو گیتی از وجود مصطفی پر نور گردید - تودر توصیف مولودش

جهانی را منور کر - چو ذات احمد مرسل ز عبد الله شد ظاهر - بمولودش توجشن

شاه عبد الله را سر کر - نکرده آنچه عبد الله در مولود پیغمبر - بکرده شاه عبد الله

اینگ بین و باور کن - چو شاه صورت و معنی بجهان را بسته است آئین -

بوصفش رونو آئین بندئی اوراق و دفتر کن - نظام از نظم و نثر خوش بلاغظ و معنی

و رنگین - ثمای شاه يوسف چهار صاحب بخت و افسر کن - بر مستمعان صاحب

هوش و رای و شنوندگان اخبار این عشرت مرای مستور نماید که در زمان سلطنت

خاقان بخت مکان علین بارگاه سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقد و جعل الحجة

روخته میزانی و سور مولود حضرت سیه اولاد آدم و زبده خلاصه کل عالم

مصطفای مدلای مکرم صلوات الله علیه و آله و سلم موقوف و متروک بود و خلایق

ازین عیش و عشرت مهجور و محروم بودند و وجه اخراجات آنرا بعلها و فضلا

و صلحا و اتقیا قسمت نمیدادند و بخوان سالار و چاشنیگران امر مطاع عز صدور

می یافت که در ماه مبارک مولود چند نوبت سفر تمام بانواع اطعمه و اشربه و جمیع

تکلفات ما کولات و اغذیه گسترده سایر طبقات اسلام را از ان مایده محظوظ

و ملذذ دارند مقرر بود که خرج سفره هزارهون بشود و در عهد و روزگار سلطنت

پادشاه علین مکان هر سال و هر ماه مولود حضرت خیر البشر مبلغ کلی باین

نوع صرف میشد تا از مشیت تقدیر حضرت آفریدگار و اقتضای گردش فلک

دوار و تغیر و تبدیل لیل و نهار دو سه هزار و پنج از هجرت سرور مهاجر

و انصار علیه التحية من الملك الغفار آفتاب عالم تاب و جود اشرف اعلى از افق

تخت سلطنت و مطلع اورنگ خلافت طالع و لامع شد و ساحت بسیط غربا

از نوار طلعت همایونش زیب و ضیاء پذیرفت (۱) جوان مطاع واجب الاتباع

شرف نشاء یافت که تهیه جشن و سور و میزبانی و استعداد آئین بندی مولود
برگزیده حضرت واجب الوجود و خلاصه کل موجود و صاحب مقام محمود
و شفیع روز موعود علیه الصلوة من الملك الودود چنانکه در سنوات سابق بود
بازواید و لواحق آئین دکانین اطراف میدان و راسته بازارها و تکلفات دیگر
اضاعا مناعنة بکنند تا روح مظهر مصطفای معلی بیست

آنکه ما را شفیع روز جزا ست خالق را رهنما بسوی خدا است

نموده و خلایق درین ایام مسرت انجام مسرور و باکام باشند بناء علیه
بسامان و استعداد لوازم و اسباب عشرت پرداختند و جهان کهن را بآئین نو مزین
ساختند و چون این بزم آرائی و آئین بندی در فضای دلکشای میدان داد محل
واقع میشود تقدیم تعریف این مقام فرح ارتسام و عمارات آئین بندی اولیست
و آن آنچنانست که در تحت جانب جنوب قصر کوه پیکر داد محل میدانست و وسیع
تر از فضای دلبازی صاحب هم بر کشاده تراز حوصله و طبایع ارباب کرم سطحش
چون مرات مصفا و صیقل و شکلش مربع مستطیل و در سه طرف آن میدان
باز اردوگان و در یک از آن از و فور جواهر و نقایس مانند معدن و کان و در
شرق و غربی آن میدان دو عمارت رفیع الاساس منبع الکریاس که چاوری تهاه
و که تو لخانه گویند مقابل همدیگر ساخته اند و از ایوان تایشگاه در عمارت چهار
سقف متصل بهم و ارفع از هم که باصطلاح اینجا مندبه (۱) گویند برافراخته
اند و در دریاك نشیمنهای خاص ترتیب داده اند این دو عمارت عالی را از فرش
تا فرش و آن دکانین را از بالا تا پائین آئین می بندند و در میان میدان برابر قصر
داد محل خیمه بچهل ستون و چهار صد طاب برسیای میکنند و وسط آن خیمه از
خمل و اطلس و اطراف آنرا زردوزی و منقش کرده اند و مثابه فلك اعلی سطح
غبار او فرو گرفته و زمین را از آسمان مستغنی نموده و مدتی قبل از روز مولود
پیش آن دو عمارت استادان صنایع و هنرمندان صاحب تصرف و اختراع انواع
ابداع بکار میبرند و هر يك بطریق کارنامه در صنعت و حرفت خود میکوشند
تا در هفتم ماه ربیع الاول که باصح قولها روز مولود آن خلاصه عالم وجود

است و پردهای فلک نمودار یکباره از روی آن دو عمارت آئین بسته و بانواع صنایع آراسته می اندازند و در آن حین بنوعی از کوس و دمامه و نقاره و نفیر و کرناغریو و غلغله بر میخیزد که پنداری صور اسرافیل درد میدند جمیع عالمیان در آن میدان دل کشا منظر تماشا گوی که عالم کون و مکان در نور دیدند و بهشت جاودان هویدا ساختند ناظران را هزار چشم چون کواکب تابان باید تا تماشا بین آن آئین کردند و بینندگان را دیدها چون خورشید و ماه شاید که تفرج آن نزهتگاه نمایند حس بصر در مختصرات غریب و موضوعات عجیب آن آئین دلنشین متحیر و قوت ذرا که از احاطه بدایع و صنایع آن تماشاگاه قاصر صد هزار نگار خانه چین در هر گوشه آن آئین بهشت آئین تعیین نموده اند و هزار هزار کارنامه غرایب نکار در اضلاع و کنار آن نزهت گاه خلد آثار قرار داده اند - قطعه

جنت که ز دیدها نهان بود گویا بجهایان عیان شد

از نقش خوش و نگار آئین این صحن زمین چو آسمان شد

و ایوان های آن دو قصر دلکش را جمیعاً مصور نموده در برابر شبیه مجلس سلطنت بهشت آئین خسرو یوسف جمال بطریق که اعلی حضرت سکندر اقبال بر اورنگ قرار گرفته اند و مقربان سریر و نزد یکان تخت سلطنت معیر و مجلسیان عظام و بزرگان رفیع مقام و امرا و وزرا بنوعی که توره و تزک پادشاهیست جابجا تصویر نموده اند چنانچه ناظران در آن تفرح انگشت حیرت در دهن و دیدها از دیدنش روشن میدارند و در طرف یمین آن ایوان شبیه مجلس خسرو ممالک ایران با خوانین و سلاطین قزلباشی و جانب یسار شبیه جرو که (۱) پادشاه هندوستان با امرای رفیع المکان بهیات و لباس ایشان مصوره نموده اند و سقف آنرا بصور و نقوش متنوعه مثل صور ملایکه و ثمار طبقهای نور و غیره بطرح دلفریب ترتیب داده اند و ستونهای آنرا ابتقاشی طلا و لاجورد ابروی صنعت ترصیع برده اند و هم چنین بر اطراف آن عمارات رفیع جابجا شبیه محافل و مجالس سلاطین رئی زمین بهیات و لباس و صورت ایشان کشیده اند چنانچه صور پادشاهان عالم درین آئین دلنشین بهیات مختلفه و لباس متنوعه

شوس و مشهورد خلیق میشود و شبیه سواری خاقان بادین و داد بر فیل کوه
 مهاد یا بر اسب عربی زشاد با خیل حشم و لشکر و خدم و شبیه شکارگاه و نجیر
 و صور پر و شیر و چرند و پرند و حباد سوار و پیاده و صید دهنده و افتاده
 و شبیه مجلس سلیمان و مجمع دیوان و آدمیان و وحوش و طیور و شبیه معراج
 حضرت نبی جلیل و صعود براق و جبرئیل و افواج ملائک و انداختن انگشتر
 به غائب شیر و شبیه مجلس زلیخا بازنان مصر و طشت و آفتابه در دست یوسف
 و بریدن زدن ترنج با کف دست شبیه شیرین بازنان در میان آب و رسیدن
 خسرو پرویز و او را در میان آب دیدن و شبیه بخون در صحرا و هامون و الفت
 او با آذر آن مطبوع موزون و آمدن لیلی بدیدن او و جنگ رستم با دیو سفید در
 غار و با اشکوس در معرکه کارزار و امثال ذلك بی حد و نهایت در بن و عمارت
 تصویر نموده اند و با کل عظیمه و صور جسمه فیل و شیر و آدم و اسب
 و چندین صور مختلفه الحیات در هر ضلعی از اضلاع ابداع و اختراع نموده اند.
 قتلعه

زین تفرج مردمان دیندار را حیرت فزود

کانه باید در تصور جمله اینجا حاضر است

حاجت سیر زمین نبود دگر سیاح را

زانکه اینجا صورت آفاق و امتیا حاضر است

بعد ازین عاشق نخواهد رفت اندر کوی یار

کاندربین آئین بهر جا حسن زیبا حاضر است

گلر خام را میل سیر گلستان نبود دگر

کز برای سیر فردوس معلی حاضر است

و خیمه فلک رفتی که در میدان مذکور بر افراخته اند با نواع تکلفات
 می آرایند و بر بالای صنفه که در زیر خیمه بسته اند تخت پادشاهی که تمام از
 طلاست و بجواهر قیمتی تر صیغ نموده اند با اشیاء تجمعات و تقطیعات که زیب
 و زینت مجلس خسرو بست گذاشته اند و هم چنین در ایوانهای دو عمارت مذکور

صفه پادشاهی میگذراند و کلا و ندان رقص مقبول از کل عالمک محروسه زیاده از عدد و شمار جمع آمده اند و در هر يك از دو عمارت و خیمه يك هزار کلاوند رقص مقبول و در حرکات و نسکانات صاحب اصول برابر صفه های پادشاهی برقص میبخول میشوند و بهائگ و شان صاحب حسن شیرین اطوار و لولیان مقبول صلیح العذار هنگامه عیش و نشاط و مجلس عشرت و انبساط گرم میدارند و بازیگران مثل ریسبان باز و لعبت باز و حقه باز و مقلدان و اهل هزل و ضحك و شب بازیگران و امثال ذلك در میدان معرکها ساخته اند و خلایق بر روی هم ایستاده شب و روز تماشا میکنند و وقت عصر که پیر آخر روز و اول عیش و طرب دل افروز است کلا و ندان رقص و محبوبان خاص بالباسهای فاخر و تقطیعات متکاثر از پای تاسر در حلی و زیور هر يك چون طاوس مست بجلوه گری و چون حور و پری در دلبری حلقه حلقه شده رقص میکنند و در آن پیر از خسارهای بزرگ فروخته بجنونان مانند طبقهای زمرد و یاقوت زمان بیت

لبهای نوشین از پان رنگین گوی که باشد لعل بدخشان
از آن فروختگی لعل لعل آتش سوزان در دل عاشقان فروزان و ازین
سرخس مردم دیده محو و حیران و بیاضهای گردن سیمین هر تازینی از صندل
ترتبین یاقه و سینه و بر هر دلبری بزعفران و مشک و ادویه معطر گردید سر و بر سمن
بران سنبل موی از گلای خوشبوی اراسته شده هر يك چون خرمن گل گردیده
از خسارهای معشوقان مانند شمع شبستان یا چون آفتاب درخشان و دیده های
عاشقان مانند پروانه و حریبا از غایت شوق افتان و خیزان از آتش حسن محبوبان
صبر و آرام در سینهها چون زریق بقرار و مردم دیده چون و انهای سپید فروخته
و تابدار در هر گوشه پری رخساری بادلقکاری سرگرم ناز و نیاز و هر بلبل
زاری با گلعداری همد و همراز نیازمندان عاشق پیشه از هر طرف با صد و شغف
در تفرج و تماشای محبوبان پری رخسار و صاحب مذاقان شیرین گفتار و دیدار
بینان تغافل شعار در گوشه و کنار و زمین و یسار سیار گاهی رشته نگاه مستمندی
کند نیاز در دمی پای بند بک خرام نوش خندی بوماه عذار دلپسندی

گر دیده و گاهی غمزه و ناز مطلوبی و عشوه و کرشمه محبوبی دل و جان شیر مردی
و آرام و صبر صاحب دردی ز بوده آن یکی بچشم و ابرو دل داده از زخم عشق
افتاده را مرهم ملاطفت میگذارد و از زمین عجز و نیاز بر میدارد و این دیگری
مرد شجاعت پیشه بر جای ایستاده را نخبیر ناز و سنان غمزه زخم کاری میزند
و بخاک خواری می افکند

بیت

شوق چنان گرم ساخت معرکه عاشقی کز دل زهاد نیز عشق پدیدار شد
بعضی از حریفان طرار روز متور شب سیاه شب مستان روز درخمار
روز ردای صلاح و تقوی بردوش شب می نوش نازنین در آغوش روز زاهد
بایماز شب رند شاهد باز روز همه روز در انتظار شب شب همه شب بعیش
و طرب شبها در یسار و بزمین بامعشوقان همسر و هم نشین اما رندان جاسوس طبع
در مکین و حریفان شبگرد غافل ازین نظم

عشرت شبهای نهانی خوش است لذت ایام جوانی خوش است
شب گزندی چون برخ امروان گو بگذر روز بروی دروان
درین ایام فرح انجام ذرات صحرای شباب و جوانی همه اقیاب بر نور
و قطرات تحاب نشاط و کامرانی همه دریای پر شور شگفتگی غنچه طرب مانند
گلزار ارم خار و خشک خو و لعب و بهار خرم شراره شوق اتشکده فارس
ریگ راه امید یا قوت و الماس - شعر

از فیض عشق زده همه اقیاب شد هر قطره که بود چو در خوشاب شد
کز نقطه نواذ قلم دریای عشق از فرط لفظ و معنی خوش چون کتاب شد
لفظ سراب گریزان قلم گذشت از یمن عشق سطرچو موج شراب شد
مگر از نقاب لمعه از حسن شد عیان ان لمعه اقیاب صفت بی نقاب شد

و ایضا در فضای عالم پنهانی میدان دروازه شیر علی که در بند اول بیت
المعمور و در بارخانه شیر یار خود دستور است خیمه طلسمی چون فلك اطلس
بر افراخته و صدر دیوانی بر بالای چبوتره و صفه که مقر ادب و تعظیم است گذاشته
اند و عهده داران معظم بمسددار (۱) قیام می نمایند و فوجی از کلا و ندان و زمرة

از رامشگران روز شب بعیش و طرب اشتغال دارند و ازین در بند تا محل خاص
و قصر با اختصاص که بمنزله اعلیٰ علین است در هشت قصر و محل که بمشایه
هشت بهشت است مجلس عیش و عشرت آراسته میدارند و آن ایوان فضایی
اندرون دروازه شیر علی و چهار صنفه و لعل محل و گکن محل چنیدن محل و صنفه
و بین محل و دروازه معظم بستان است و در هر يك ازین قصر های آسمان آسا
صفه ها گذاشته اند و حواله داران معتبر بصفه داری و مجلس آرای مشغول
اند و سلاحداران عظام و حواله داران کرام در هر يك از محلهای مذکور نشسته
و کلادندان رقاص طایفه طایفه بنوبت رقص میکنند و زعفران و صندل و مشک
و چو هه و زباد در بادیهای طلا و نقره ملو ساخته هر روز باطبق طبق پان خاصه
زیاده از صد هزار در هر محل صرف میکنند و هر روز سفره و کمدوری که با انواع
طعمه و اشربه و سایر تکلفات ماکولات ترتیب یافته در دروازه محل عیش
و عشرت اندرون بیرون می کشند و جمیع خواص و غوام ازان تناول مینمایند.
و در حضور وافر النور کلادندان منتخب و زبده اهل عشرت و طرب و لولیان
با اصول کنجیان مقبول و زیبا پسران خوش آواز و رعنا دختران پرنواز بتقطیعات
فاخره و زر این موفره هر یکی فتنه عالمی و آشوب اقلیمی همه داربا و جان بخش
همه آدمی زاد و حوروش همه نازنین زیبا شکل و ربایند گان دین و عقل سروقامتان
ماه رو آهو چشمان کمان ابرو تیر اندازان بی خطا بکاد نگاه و شمشیر زنان تغافل
گاه گاه در برابر قصر فلک منظر سرور نوع بشر و خسرو هفت کشور رقص
میکند و استادان خواننده و سازنده مالک ایران و دندوستان در يك بلجن
داودی و بتار ساز حیات بخش مانند مسیحا زهره را در آن بزم جز دم کشی
شغلی نه و بار بدو نکیسارا بغیر از خجالت حاصلی نه لعبت بازان قضا و قدر که
بازی گران کارگاه خیر و شر اند انواع اختراع و اصناف ابداع که در پس پرده
غیب و حجاب لازیب داشتند درین عصر و زمان از برای تفرج و تماشای
شه نشاه یوسف طلعت سگندر شان بساحت ظهور و نمود و بقضای وجود و شهود
آوردند و کارکنان سیمه سیار و خازنان عناصر اربعه و عاملان موالید ثلاثه.

درین ایام عشرت انجام به تهیه اسباب کامکاری و تنظیم تجمعات سلطنت
و شهریاری سلطان صورت و معنی اقدام مینماید

نظم

این چه هنگامه این چه بازار است که جهان عیش را خریدار است
جمله دلها طرب پرست شده در جهان هر که هست مست شده
اند رین بزم خسرو عالم نیست در هیچ دل غبار الم

دور آخر این ماه جشن و میزبانی و منتهای عشرت و کامرانی خاقان یوسف
جمال سکندر اقبال از طرب سرای خاص و محل بزم با اختصاص عزم تفرج
و تماشای آئین بندی عمارات میدان میفرمایند و فیلبان خاصه کیوان مرتبت
جثه فیل منگلوئی پنج گری کوه شکوه را بجهت سواری بر عفران و صندل می
اندانند و بزنجیرها و زنگ های طلا و به جل تمام مروارید چون فلك ثوابت
و کنگی (۱) مرصع و بتقطیعات دیگری آرایند و وقت عصر پادشاه زمین و زمان
بر بالای آن فیل که مثابه فلك چهارم است چون آفتاب تابان سوار شده بآئین
خسرو پرویز بجانب میدان روان میشوند و جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت
و مقربان پایه سریر و نزدیکان اورنگ خلافت مصیر و سرداران عالیشان و
وزیران رفیع مکان و حواله داران با احترام و سلاحداران با احتشام و لشکریان
بانگ و نام و کل طبقات چاکران زیاده از شمار و حساب در رکاب نصرت و ظفر
انتساب پیاده خرامان میشوند و جمیع کلاوئین رقص محلات اندرون و بیرون
و لولیای خواننده و سازنده لباس و کسوت سرخ که از سرکار اشرف اعلی
عنایت شده است پوشیده پیش پیش فیل بارتق و ساز میروند و خدایکان عالم
بر آن فیل آسمان توأم مانند ملك مكرم منظور و مشهود عالمیان میشوند و خلاق
در آن وقت در بازارها و دکانها و سرراهها و بالای بادهای و نضای میدان بکثرت
و ابنوهی روز و محشر مجتمع میگرددند و خلاق پناه را چون ماده نوحه شادمانه مینمایند
و زبان بدعا و ثنای خسرو دوران میگشایند و دیده و دل را از جمال با کمال پادشاه
مهر چهر پر نور میسازند و شادنشاد زمان با آن عظمت و شوکت بمیدان دلگشا
در آمده به چادری تهاه و کوتوالخانه رسیده فیل کوه شکوه را بکجک مرصع

لمحه نگاه میدارند و عهده داران طبقه‌های زر و جواهر تار میکنند و پیشکش برگزار مینمایند و سوداگران و تاجران عالیشان که دکانین میدان را با انواع تکلفات و مرصع آلات و اقسام نقایس روزگار آئین بسته اند تحفه‌های مرغوب گذراینده به تشریف و انعام سرافراز میشوند و بعد از فراغ از تماشا باهمان شوکت و حشمت مراجعت میفرمایند و خلائق فردا فردا بنوعی شادان که کوئی بحصول مطالب جاوید رسیده اند و اعلی مآرب کونین در یافته اند جامه‌های عیش و طرب ابریز شد و فواره عشرت سرشار و هلال شادمانی بدری زوال و دلها از کامرانی مالا مال -

قطعه

جام بزم وصال شد لبریز	گشت فواره طرب سرشار
شد دلال نشاط بدر تمام	مهر تایید بر صغار و گبار
جمله خلق شادمان گشتند	اند رین جشن شاه مهر عذار

و در شب آخر این سور پر سرور سفره کندوری عامی در میدان داد محل میکشند و خواص و عوام طبقات اسلام در آن مقام جمعیت نموده تناول مینمایند و تمام اطراف میدان را در آن شب چراغان میکنند و آتشبازی بسیار در اندرون دولت خانه و بیرون می سوزانند و آن شب تا صباح داد عیش و عشرت میدهند و هنگامه رقص و ساز را تا طلوع آفتاب جهات تاب گرم میدارند و جمیع کلاوندان رقص و ارباب سرود و نغمه را تشریفات و انعامات فراخور حال میدهند و مدت دوازده روز و شب این سور پر سرور را امتداد می یابد و محاسن دفتر شاهی هر سال اخراجات این جشن و میزبانی را سی هزار هون بقید قلم در می آورند

قطعه

چرخ خمیده پشت کهن سال هیچ گاه	هرگز ندیده است چنین سور در جهان
چندین هزار دور نموده است این فلک	دوری چنین ندیده که اکنون شده عیان
اطفال مهتد گریه باهنگ می کنند	از فرط عیش و عشرت شاهنشاه زمان
دلها زغم زدود شده همچو آینه	شاید که اندران بنمایند جمال جان
سلطان بحسن یوسف و شان سکندری	داده صلاهی عشرت و شادی جاودان

پاینده باد سلطنت با ابد قرین تابنده باد طلعت خورشید توانان
(بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مال سوم جلوس همایون اعلی که مطابق
هزاروسی و هفت هجریست و ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوه
طور و در آن مقام و افر السرور آراستن بزم عشرت و سور)

عند لیب هزار داستان ناطقه شیرین مقال داستان خرمی فصل برشکال
و حکایت سواری و سیر خاقان یوسف جمال را برای تماشاگران گلستان اخبار
و سیاران بوستا اسمار روزگار فقرات فصاحت آثار مسجع باجواد اشعار مرصع
نموده بلجن صریر خامه مشکبار باین آئین دلنشین می سراید که چون فصل برشکال
که مبداء خرمی هر سال است پیدا شد روی زمین و فضای باغ و بساتین از سبزه
خود رو و شگوفه و از دار خوشبو کمال حضرت و نصرت بهم رسانید سبزه زار
کنار انهار مثابه خط تازه نوش لبان شیرین گفتار منظور انظار اولو الابصار
گردید و حله خضرای جبل مطرز بطراز سیمین انهار چشمه سار و منقش بتقوش
شگوفه و از هار شد - نظم

زمین پر سبزه شد بستان پر از گل - رخ خوبان شگفته گل گل از دل
هوای جان فزای فصل برسات دمیده جان در جزای نباتات
بدلها عیش و عشرت گشته ابنوه ز سیر مرغزار ودا من کوه
درین موسم مسرت و خرمی آثار اعلی حضرت خاقان یوسف عذار
سکندر اقتدار عزم سواری و اراده شکار فرمودند و در جانب جنوب متصل
بدر وازه دار السلطنه کوهی واقعست که پنداری خلقت او را از روز ازل با جزای
عشرت و سرور نموده اند و احجار و طین او را بزال خرمی و شادی مخمر
و منجمد ساخته اند همواره فیوضات نامتناهی از مهبط انوار الهی بر فراز آن
کوه نازل و غایت فرح و نهایت شادمانی از سیر آن نزهتگاه خاقان جهان را
حاصل و سلطان علین بارگاه محمد قلی قطب شاه طاب ثراه بر بالای آن کوه عمارت
و قصری بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه و ایوانهای وسیع و شاه نشینها و غرفها
بتکلفات گوناگون و تصرفات موزون ساخته اند و پیش آن قصر فلک منظر

طاقهای بلاد ساخته فضای وسیع محاذی آن از آهک و سنگ ترتیب داده اند و بر
 زیر آن حوضی بطول پنجاه گز و عرض سی گز بسته اند و در اندرون آن قصر
 و ایوانها و شاه نشینها حوضها ساخته بجزایرهای ثقیل آب را از نشیب آن کوه
 بفرزانه برده جمیع حوضها را از آب ملو ساخته فوارهای بلند را از آن زلال
 کوثر مثال جوشنده و چون ابر مطیر در فضائی هوا و سطح آب بارنده گردانیده
 اند و در دامنه آن کوه فلک شکوه مثابه بروج عمارات دیگر تجمعات سلطنت و
 اثاثه بادشاهی در آن گنجد جایجا بنا نموده اند و آن جبل پر صفا و نورزا مسعی
 بکوه طور گردانیده اند و اطراف و انحاء (۱) آنرا فرسخ در فرسخ بساتین پر
 اشجار و باغات پر اثمار غرس (۲) نموده اند و امرای عالیشان و وزرای رفیع المکان
 نیز بر حوالی آن کوه باغات و سیع و عمارات رفیع ساخته اند و این کوه طور
 مقابل کوه نبات گهات که در جانب باغات شمال دار السلطنه است واقع شده
 و مسافت ما بین که قریب بپنجاه فرسخ است جمیع و حضرت باغات و عمارات
 دار السلطنه است در صبحی که هوا از غایت لطافت هنوز شمیم بحری داشت
 و لمعات صبح صادق در کار پرده دری بود و موسم ربيع بفر بال ابر رطوبت
 پیزی میکرد دوگاه گاهی سحاب باران ریزی نمود - مصرع

کلمه آسا بکوه طور شد شاه

و بر بالای آن کوه و عمارت فلک شکوه برآمده جهان نیز و خرم و سواد
 عمارات و حضرت بساتین و باغات چندانکه حس بصر مشاهده نماید از اطراف
 بنظر در آورده از غایت فرح و نشاط و عیش و عشرت انبساط فرمودند و ماه
 ربیعان زهره جبین و شاهدان حورالعین بر اطراف اوزنگ شهر یار خسرو آیین
 حلقه زده بخدمت قیام نمودند و صراحیهای راح ارغوانی چون آفتاب تورانی
 بر فراز آن کوه تجلی نمود و جامها چون بدر منیر از آب آتش انگیز لب ریز شد
 صلابی نوشا نوش بمحبوبان باده نوش در دادند و از نشاء شراب روحانی رخسار
 حور نژادان گل افشانی آغاز کرد و در مشگران مسیح اثر و خواننده و سازنده

(۱) یعنی دور - (۲) یعنی نشان دادن اشجار

بزم جنت اطوار مضارب دلنواز بتار ساز آشنا ساختند و از رگ جان مستمعان
علم علم شعله شوق از آتش عشق بر افراختند خسرو جم چشم بر اورنگ آسمان
توام چون نیر اعظم آرام گرفته و عالم و مافیها در نظر سمت اقدس چون ذرات
بی مقدار نموده شعشعه انوار جمالش بر نضا و بام زمین و آسمان تابیده و لمعات
طلعت همایونش باقطار آفاق و افلاك رسیده دلی چون دریای محیط موج
عشرت انگیز و کفیه چون سحاب عالم کبر باران سیم و زر ریز

مثنوی

زیکسو مجلس اعیان دولت زیکسو بزم خاص اهل عشرت
سران و سرور ان یکسو ستاده زیکسو فوج محبوبان ساده
زیک جانب صفی از نامداران همه با فتروشان شهریاران
ز یک جانب بهشتی شد پدیدار ز غلمان و پری و حور بسیار

وامرای ذی جاه و وزرای حشمت دستگاه در دامنه کوه طور خیم و سرا
پرده و خرگاه بذروه مهر و ماه رسانیده و خلایق بعدد ملخ و مور و بانوهای یوم
نشور بر اطراف کوه طور اردو بازار کشاده و قطرات امطار علی الاتصال از
فضای هوا بر ساحت زمین ریزان و آفتاب عالمتاب همیشه در حجاب سحاب متواری
و پنهان شام را کیفیت دوائی صبحی از غایت اعتدال و صباح تا شام بر یک
و تیره و منوال اعلی حضرت خاقان یوسف جمال مدت یک ماه در آن عشرت سرا
روز و شب بعیش و عشرت و طرب اشتغال نمودند و از کوه طور فرو آمده
بیاضات حوالی و حواشی آن که هر کدام چون بهشت خرم و در حضرت
و نصرت مثل گلزار ارم است زول اجلال فرمودند و هر روز یکشب به گلزاری
و سیر شگرفته زاری توجه مینمودند و گلاشن طبع اقدس را در آن آب و هوا
و فصل فرح افزا شگفتگی می افزودند تا ایام برشکال منقضی شد و فصل برسات
بنهایت انجامید متوجه دار السلطه شده شهر را ز گرد سمند خورشید سمن نور
و ضیا بخشیدند و امرای عالی شان و وزرای رفیع مکان با فوج لشکر روی شهر
آورده محلات و اسواق را آبادان و معمور نمودند

(ذکر استعفاء کردن قاسم یک ترکان از منصب کوتوالی و طلب

نمودن منصور خان میرجله ملا محمد تقی حواله دار بندر مجلی بتن

را بجهت تفویض نمودن منصب کوتوالی و بنایت خسروی به

حسن یک نایب کوتوال این منصب عالی مفوض گردیدن)

قبل ازین بخانه بدایع نگار در سواح سته جلوس خسرو یوسف خذار

مراقوم گردیده بود که منصور خان حبشی را بمنصب رفیع القدر جمله المملکی

سرافراز قلمودند و سابقا سرداری عین المملکی که از اعظم وزارت است و حواله

داری لشکر رکابخانه با او بود با این مناصب بزرگ قرب و منزلت تمام در پایه

سریر سلطان سکندر احتشام بهمر ساییده با جمیع اکابر و اعیان دولت خانه غائبانه

سلوک می نمودند و در میزان اعتبار کفه رتبه خود را از مقربان و منصب داران

عالی مقدار ثقیل تری سنجید و از استبقائی (۱) قاسم یک کوتوال آزرده خاطر

بود و از شاه محمد پیشوا نیز باطنا انحراف مزاج دشت در او آخر سال دوم جلوس

همایون اعلی مکتوبی که مشتمل بر ترغیب و تحریص آمدن اینجانب و تفویض

بعضی از مناصب بود بجهت سیادت پناه میر سید محمد اسفراینی که در زمان

پادشاه معفرت و رضوان دستگاه نورالله روضه مدت چند سال درین دولت خانه

گیتی نشانه مجلسی حضور وافر النور بود و از اینجا رخصت زدتن مکه و مدینه

و مدینه مکرمه حاصل نموده بجانب هندوستان روان شده چون به بلده لاهور

رسید در خدمت پادشاه تیموری نواد نور الدین جهانگیر پادشاه اقامت نموده

و بعد از مرگ آن پادشاه در خدمت ولدا مجدش شاه جهان می بود فرستاد

و در توطیه این بود که خاقان یوسف جمال منصب کوتوالی را از قاسم یک گرفته

یکی از ملازمان بارگاه گیتی پناه مرحمت نمایند تا در تاریخ نهم محرم الحرام

سنة سبع و ثلثین و الف هجری در شب چراغان میدان در بار که قاسم یک

کوتوال در اهتمام چراغان و صفای میدان بود یکی از حبشیان غلام دیوانی با

اوبی ادبی کرده سخن بی نسبت گفت و تادیب آن غلام بواسطه حمایت منصور

(۱) یعنی باقی ماندن اردر منصب خود

خان چون میسر بود ازین خفت ملال هم رسانید و ترك منصب كو تو لی نموده حشم حواله را بكو تو الخانه فرستاد و بخانه خود رفت و منصور خان درین وقت فرصت را غنیمت شمرده ملا محمد تفرشی (۱) را كه حواله دار بندر معموره و مچلی پتن بود بسرعت تمام طلب داشت و مولوی بدخوشی تمام يك زنجیر فیل بزرگ و پنج هزار هون نقد و تحف و هدایای نفیسه برداشته بدار السلطه آمد و منصور خان از ورود مولوی شادمان و مسرور گردیده قرار داد كه بحضور اشرف اقدس اعلی برده به تشریف كو توالی سرفراز گرداند چون خواست حضرت ایزدی چنان بود كه مولوی قایم مقام منصور خان گردیده بمنصب رفیع سرخیلی مكرم شود در مدت سه ماه مولوی را چند نوبت به اندرون دولت خانه عالیہ برد و زربیل و تحف و هدایا ز نظر ملازمان پایۀ سریر اشرف گذرانید اما اتفاق سعادت بساطبوسی و ملاقات دولوی نیفتاد و هر نوبت سبی از اسباب توقف پیدا شد و حسن بك نایب كو تو لی از عاشر محرم الحرام رزها در سر انجام مهام و منصفیهای كو تو الخانه و شبها بگشت و حراست شهر و محلات اشتغال مینمود و غایت جهد و كمال سعی مبذول میداشت تا ایرادی بجهت تقصیر و فرو گذاشت امور واقع نشود بلكه بكثرت خدمات مورد تحسین گردید و مترصد كه از عالم غیب چه خبر به حیز ظهور آید تا در هفدهم ماه ربیع الاول سنه مذكوره كه آئین بندی چاوری كو تو الخانه بجهت مولود برگزیده حضرت معبود وزبده كل موجود علیه الصلوة من الملك الودود کرده بساط عیش و عشرت عام انبساط نموده بودند اعلیضرت خاقان یوسف جمال سكندر اقبال بواسطه و فور خدمت و اجتهادی كه درین سه ماه از حسن بیك بظهور رسیده بود بحضور و وفور السرور طلب فرموده تشریف كو توالی كل مرحمت نمودند چون حسن بك از یمین عواطف خسروانه با علی مرتبه حكومت صعود نمود بیشتر از پیشتر مساعی جمیله بتقدیم رسانید و در مقام تفحص دزدان در آمده جمعی از ایشان را بدست آورده مبلغها از ایشان باز یافت نموده آنها را در دروازاها و راهها بردار كشید و برای فیلمها بست و زنود (۲) و آوایش ترك اعمال خود نمودند

و باین خدمات جدید منظور انظار خسرو سکندر اقدار گردیده کمال اعتبار یافت اما منصور خان ملا محمد تقی را پیش خود نگاهداشته جمیع مهمات میر جلگی را که بمراتب اعظم از کوتوالی است باو رجوع نموده زمام کل مهمات دیوانی را به نیابت خود بقبضه اختیار مولوی باز گذاشت و مولوی در امور ملکی تصرف نموده بسر انجام مهمات قیام داشت و مدت یک سال به نیابت خان مذکور مشغول این مهم عظیم بود میر فصیح الدین محمد تفرشی را به بندر معنوره مچلی بتن فرستادند و آن محل را حواله مشار الیه نمودند -

(بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زاده اجین از خدمت پادشاه تیموری نواد

شاه خرم بجهاب پایه سریر خاقان یوسف جمال سکندر اقبال)

چون فرمان روای مالک هندوستان خرم پادشاه الملقب بشاه جهان بعد از فوت پدرش جهانگیر پادشاه از ولایت جنیروناسک ترمک که محل اقامت ایشان بود باتفاق و سرکردگی مها بتخان از کجرات بجانب دار السلطنه آگره رفته بسی و جهد آصفخان که رکن السلطنه و اعتماد الدوله بود بجای پدر در سنه هزار و سی و شش هجری بر تخت سلطنت جلوس نمود و قطع نسل نور الدین جهانگیر پادشاه از اولاد و اسناد که هشت نفر بودند کمال استقلال بهم رسانید و در سال دیگر بقصد دفع و رفع خان جهان خان که در زمان جهانگیر پادشاه صاحب صوبه برهانپور بود و درین وقت متوهم گردیده بی رضا از دار السلطنه آگره برآمده متوجه برهانپور شد چون برهانپور رسید خان جهان بانظام شاه ملاقات نموده باتفاق نظامشاه اراده مقابله بالشکر پادشاهی نمود و چون غایتحضرت شاه جهان در زمان خاقان علین نشان نور مرده عزم رفتن بنگاله از جانب ولایت محروسه تلنگانه نمود داخل ممالک مذکور شدند بنابر امر و فرمان خاقان جنت مکان عمال محل بلو ازم خدمت و شرایط ضیافت قیام نموده بودند و مراسم خدمتگاری بتقدیم رسانیدند درین زمان که پادشاه نافذ (۱) فرمان کل ولایت هندوستان گردیدند اراده نمودند که حاجی نزد قطب فلك جاه و جلال اعنی خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ارسال دارند پس شیخ محی الدین پیر زاده

اتجین را با چند راس اسپ و تحف و هدایای دیگر و مکتوب محبت اسلوب بخدمت خاقان یوسف جمال روانه نمودند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور نزد حضرت عادلشاه فرستادند چون شیخ محی الدین داخل سرحد بمالك محروسه شد چنانکه داب و رسم این دولتیخانه است امر عالی عز صدور یافت که سید عبدالله خان مرتضای مازند رانی را که در سلك مجلسیان دولت محل انتظام داشت تا سرحد باستقبال رفته منزل بمنزل بوظایف ضیافت و علوفه رسانی قیام نماید و چون (۱) منزل پیش آمدند سیادت پناه میر قاسم ناظر المالك را امر فرمودند که با جمعی از حواله داران و لشکر خاصه خیل باستقبال برود میر مشار الیه بلوازم استقبال پرداخته در محل تیلاچور که سه کالوی دار السلطانه است طرح ضیافت ملوکانه انداخته حاجب را بار قفا بر سر خوان سماط دیوانی آورد و بعد از فراغ از مجلس اکل و صرف خوشبوی و زعفران و پان از قبل پادشاه سکندر جاه حاجب را به تشریفات فاخر و تواضعات متکثر مسرور ساخته روز دیگر ایشانرا بکنار حوض درك فرود آوردند و در اینجا نیز شرائط موهانی باداب سلطانی بتقدیم رسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال از دار السلطانه برآمده بجانب حوض درك تشریف حضور از زانی داشتند و جمیع امرا و وزرا و مقربان و لشکر نصرت اثر در رکاب ظفر اتساب بودند چون به محل مذکور رسیدند در خیمه و بارگاهی که چون فلک اطلس بر افراخته بودند و به تجمعات سلطنت آراسته نزول اجلال فرمودند و شیخ حاجب در ان مقام مسرت انتظام بشرف ملاقات مشرف شده تحف و هدایا و مکتوب را گذرانید و خاقان سکندر شان حاجب را نوازش بسیار فرموده تشریف ملوکانه با چند راس اسپ و دو زنجیر فیل با و مرحمت فرمودند و به بعضی از ملازمان خاص امر فرمودند که حاجب را بشهر در آورده در باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی که قطعه ایست از بهشت برین فرود آورند و بدولت و اقبال سوار ابرش براق تمثال شده باشکوه سلطنت و کمال حشمت بجانب دولت خانه گیتی نشانه مراجعت نمودند و مرتبه دیگر در دولتیخانه عالیله حاجب را طایفه به تشریفات شاهانه نواخته يك زنجیر فیل



مرزا محمد امین میر جملہ

بزرگ و دور اس اسپ عراقی مرحمت کردند و دو کس از مرم خاص او را تشریفات فاخر عنایت نمودند و روز سوم و چهارم خاقان سکندر اقبال بر بالای داد محل بر آمده جمیع توابع و منسوبان او را که صد نفر بودند هر يك را علی قدر مراتبهم از ده هون قاصد هون انعام مرحمت کردند و پنجهزار هون نقد و صد کندی (۱) غله از هر جنس بجهت علوفه بر رسم اقامت بجهت حاجب فرستادند و هر ماه سه هزار هون برای خرج او مقرر فرمودند که از خزانه عامره میداده باشند و حاجب تادرد ار السلطنه بود هر مرتبه که ملاقات واقع می شد يك زنجیر فیل و دو راس اسپ و تشریف خاصه عنایت مینمودند چنانچه در مدت اقامت حاجب با او و متعلقان و قربانان او يك لك و پنجاه هزار نقد و ده زنجیر فیل و پنجاه راس اسپ مع تشریفات فاخر رسیده بود و چون در وقت آمدن ارشاه محمد پیشوا بود از عدم کاردانی و تدبیر مهمات حجاب را از روی درلخواهی فیصل نمی توانست داد هر يك از حجاب سلاطین که در پایه سریر بودند توقعات و بدوای داشتند خصوصاً شیخ محی الدین که عالی حضرت شاه جهان متعاقب اوبه برهانپور آمدند و هر چند گاه احدی می آمد و حاجب در مطالب ارام و تقاضا مینمود بنابراین اعلی حضرت خاقان سکندر شان از شاه محمد ملال بهر رسانیده متوجه نواب علامی فهای شیخ محمد شدند و تنه احوال مذکور در وقت پیشوائی نواب علامی مرقوم خواهد شد انشاء الله تعالی -

(ذکر سوانح اقبال سال چهارم جلوس خاقان یوسف جمال)

که مطابق سنه هزار و سی و هشت هجریست از انجمله

ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جمله گردیدن)

قبل ازین مرقوم قلم غریب رقم گردیده بود که منصور خان ملا محمد تقی را بجهت منصب کو توالی از بندر مچلی پتن طلب نموده بود و خاقان سکندر نظیر متوجه حال حسن بیگ شده در روز مولود حضرت بنوی منصب رفیع کو توالی کل را بوی تفویض فرمودند و ملا محمد تقی را به نیابت منصور خان تعیین فرمودند که مهمات میر جمله را که بهر ارباب اعظم از مهم کو توالیست

اشتغال نماید تا در اول این سال میمنت مآل که اعلحضرت خاقان یوسف جمال از سیر باغات و کوه بنات گهات فارغ شده در غره محرم این سنه بدار السلطنه تشریف حضور ارزانی داشتند منصور خان را بیماری ناگهانی عارض شده بر بستر ناتوانی افتاده بعالم بقا روان شد مدت حکومتش دو سال و هفت ماه و کسری بود و بعد از رفتن او جمعی اراعیان عمال و ارباب قلم که در پایه سریر سلطنت مصیر خاقان یوسف جمال بودند هر يك پیش کشاهی کلی قبول کردند و تلاش در گرفتن این منصب عالی نمودند و چون ملا محمد تقی در زمان منصور خان بر تقویتی مهیات دیوانی مشغول بود و خان مکررا تعریف مولوی پایه سریر سلطنت مصیر کرده رشد و کاردانی مولوی را مرکوز قلوب ساخته بود درین وقت آنچه دیگران پیشکش مینمودند مولوی باوجود آن قیامات نفری های دیگر نیز نموده مقربان بساط عالم انبساط را راضی ساخت و توجه اعلحضرت خاقان یوسف جمال شامل حال مولوی گردیده در بیست و سیوم شهر صفر سنه مذکوره تشریف جلیل القدر سرخیلی بمولوی مرحمت فرمودند و مسود این رموز بهجت و مسرت اندوز قطعه در تهنیت و مبارک باد جناب مولوی گفته مذیل بمصرع تاریخ ساخت و آن اینست

قطعه

خسرو یوسف رخ جمشید جاه	شاه عبدالله شاه کامیاب
از قدوش تخت از شان سپهر	تاج از فوقش شده چو آفتاب
گیتی اندر ظال چترش هم چو خلد	در گهش چون مجمع یوم الحساب
دشمنش افسرده و پژمرده باد	گر بود خرم برین سطح تر آب
مولوی را بهر سرخیلی نمود	از میان جمله اعیان انتخاب
تربیت بنمود او را همچو مهر	تا که شد یاقوت سان با آب تاب
عقل بهر منصبش تاریخ گذشت	دائما سرخیلی با داد کامیاب (۱)

و چون جناب مولوی بتشریف خاص سرخیلی مکرم شد باندک روزی محرمیت حضور وافر انور پیدا کرده در جمیع مهیات دیوانی و کل معاملات

سلطانی بر آسه بنوعی تصرف نمود که عمال دیگر را بجال دخی نمایند و بهانه محیل را دست تصرف از ولایت کوتاه شد و مبلغهای کلی خارج حاصل ولایت و ممالک بهر سائید از انجمله صدوسی هزار ذوق از نارین را و مجموع دار بجهت سرکار فیض آثار اشرف اعلی گرفت و چند چودهری معتبر و رؤسای ممالک را که سالک و ادی تمرد و نفاق بودند از روی تدبیر گرفته سرهای ایشان را از پیکر بدن جدا نموده ذخایر و اموال ایشان را بحیطة ضبط در آوردند بعد ازین بخطاب مستطاب شریف المملکی معزز و محترم گردید و قلبدان مرصع که بعد از میرزا محمد امین میر جمله بکسی مرحمت نشده بود بمشار الیه عنایت فرمودند و در آن وقت آمدن لشکر مغول بجانب دکن شیاع بهر سائیده بود خاقان سکندر اقبال یوسف جمال پنجاه هزارهون ولایت بنواب شریف المملک مرحمت فرمودند که لشکر (۱) نگاه داشته سر داری نیز باسر خیلی جمع نماید و چند زنجیر فیل مست از فیل خانه خاصه حواله نواب آصفجاهی نمودند مشار الیه لشکر رنگین از غریب و دکنی و عرب و پتان (۲) و غیره افواج آراسته در میدان دلکشای داد محل از نظر ملازمان پایه سریرا علی گذرانیده مشمول عاطفت بی غایت پادشاهی گردیده باعلی مدارج قرب و منزلت صعود نمود و یوما فیوما درجات قرب او در ترفی بود تا مرجع اکابر و اعیان روزگار گردید و صبح و شام طوایف انام بملازمتش قیام مینمودند و در همین ایام و زارت سرداری اعظم عین المملکی را که بحواله منصورخان بود و صلاح ملکان حضور این بود که باز یکی از غلامان دولتحانه گیتی نشانه رجوع فرمایند از جمله غلامان آدم خان حبشی را سزاوار این منصب دانسته تشریف وزارت عین المملکی با و مرحمت فرمودند و او را از سایر غلامان ممتاز ساختند و وزارت سابق او را به الله قلی گرجی که در سلك غلامان خدمتگار منسلک گردیده بود عنایت نمودند و حواله داری فوج رکابخانه را که منصورخان مرجوع بود به پسر او تفویض فرمودند -

(۱) لشکر را نگاه داشته - (۲) یعنی پتان -

(ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عرشاه را از منصب

پیشوائی و بنواب علامی فہامی شیخ محمد تفویض فرمودن

و منصب دبیری را بجناب ملا اويس مرحمت نمودن)

قبل ازین بخامہ مشک سود بر صفایح زر اندود این کتاب شرافت انتساب
مرقوم شدہ بود کہ در اول سال جلوس ہمایون اعلیٰ بوساطت والدہ خاقان علیین
مکان نور اللہ مرقدہا تہ محمد پیر زادہ بمنصب پیشوائی ارتقا نمود و طبع مشار
الیہ (۱) از تدبیر و رای و کردانی بہرہ (۲) بود بشریف نایب پیشوائی بنواب
علامی شیخ محمد مرحمت نمودہ بر نسبت پیشوا رخصت نشستن نزدیک اورنگ
خورشید رنگ عنایت فرمودہ بودند و بعد ازین منصب دبیری از میر محمد رضای
استرآبادی گرفتہ بنواب علامی دادہ اند چون ارشاد محمد افعالی کہ مشتمل بر عدم
خیر خواہی بلکہ دلیل بر خیانت و بی رای بود بظہور میر سید و درین وقت کہ
شیخ محی الدین از جانب پادشاہ دہلی بحجابت آمدہ توقعات بی جا بسیار مینمود
و حاجب حضرت عادلشاہ و نظامشاہ نیز ہر یک دواعی بی نسبت داشتند و پیشوائی
مذکور از روی حکمت و تدبیر نمی توانست کہ جواب ہر یک بنوعی کہ صلاح
دولت در آن باشد بگوید و ارغایت تفاق بانواب علامی نیز موافقت نمی نمود
تا ازین رای و تدبیر مشار الیہ کارہائمشمی شود ازینجہت مزاج و ہاج اعلیٰ حضرت
خاقان سکندر مرتبت تقری (۳) پیدا کردہ بود و وزارت دستگاه خواجہ افضل
تر کہ در این وقت عراض اورا کہ بحضرت عادلشاہ نوشتہ فرستادہ بود در راہ
گرفتہ بنظر ملازمان پایۂ سریر خسروی رسانید و نواب علامی عریضہ بخط شاہ
قاضی حوالہ دار لشکر فیض اثر کہ تہ محمد بچہت عادلشاہ نویسانیدہ بود زیرا کہ
شاہ خود خط و سواد نہ داشت بعد از فوت شاہ قاضی از تلمذانش برآوردہ بنظر
بندگن سریر پادشاہی رسانید بنابرین سبب ہا با اسباب دیگر شاہ محمد را عزل نمودہ
در کنج خانہ باز داشتند و در نهم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکورہ تشریف رفیع
القدر پیشوائی کل بنواب علامی مرحمت فرمودند و جمعی از موز و نان سخن آفرین
و نکتہ سنجان فصاحت آئین دار السلطۃ کہ در مدرس فیض مہبط نواب علامی

(۱) مشار الیہ را (۲) بہرہ نہ بود (۳) نفرے۔



علامہ شیخ محمد ابن خاتون

بافضل و علماء ممدوس و هم نشین و جلس و قرین بودند قصاید و قطعه‌ها در
تهنیت و مبارکباد گفته گذرانیدند این صف نعال نشین آئین مجلس بهشت آئین نیز
قطعه مدیل بمصرع تاریخ ساخت و در وقت مبارکباد گذرانید و آن اینست .
قطعه

شه یوسف رخ جشید حشمت که حاتم میکند از وی گدائی
زفرط مرحمت کرده ممکن محمد در بصدور پیشوائی
بسامان شد مهام ملک و ملت که بود ابر ز آفات سحائی
متاع فضل و دانش بود کاسد کنون بگرفت در عهدش روانی
جهان معمور گردیده بد انسان که شد محواز خلائق بی نوائی
بالهام آمد این مصرع تاریخ محمد یافت از حق پیشوائی
و مولانا عرب خوش نویس شیرازی این ماده تاریخ را بغایت خوب
یافته (مصرع) محمد ابن علی پیشوای سلطان شد ۱۰۳۸ چون نواب علامی
فهایم بر مسند پیشوای متمکن شدند ابتداء متوجه مهیات حجاب گردید و چون
شیخ محی الدین از جانب عالیحضرت شاه جهان آمده توقعات یجا ازین دولخانه
داشت و در مقاصد ابرام مینمود نواب علامی مکاتیب نزد آصفخان و امرای
ذیشان عالیحضرت شاهجهان فرستاده حکم پادشاهی صادر نمودند که مسند
شیخ محی الدین تخلف از رضای خاطر اشرف قطب فلک جاه و جلال نموده در
جمیع امور متابعت نماید و صلاح و رضای ایشان را عین صلاح و رضای پادشاهی
دانند تا برین شیخ محی الدین ترك ادادت (۱) و دوائی نموده اکثر اوقات خود
و منسوبانش بدولخانه نواب علامی تردد میکردند و حجاب سلاطین دیگر نیز
بطریق (۲) متابعت و انقیاد پیمودند و بجهت این خدمات پسنیده که کمال
خیر خواهی و مبلغیاصرفه پادشاهی بود درخصت سواره بدرون دوات خانه آمدن
دادند و نواب مشارالیه از دروازه دوازده امام علیهم السلام تا به ندی محل اسوار
بالکی شده آمد و رفت مینمودند و کمال قرب و منزلت بهم رسانیدند و بخدمات
مستحسنه مکرم و محترم گردیدند و طبقات اناام هر صبح و شام بملازمت شریفش

آمده در جمیع هنام رجوع بآن قدوة ارباب کرام مینمودند و منصب رفیع دبیری که پیش از این بنواب علامی تعلق داشت اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال میخواستند بکسی رجوع فرمایند که مرضی الطبع و محل اعتماد باشد جناب جامع الفنون و انکالات مولانا اویس را که بحسن خطوط سبعه موصوف بود بجهت این منصب عالی اختیار فرموده تشریف دبیری مرحمت فرمودند و مشارالیه منشی الممالك شده در اندک زمانی بر مدارج و معارج محرمیت و قرب صعود و عروج فرموده در جمیع امور دبیری بلکه در کل معاملات پادشاهی کمال تصرف نمود و سایر طبقات چاکران بملازمتش تردد مینمودند و قبل ازین مرقوم قلم سوانح رقم گردیده بود که منصور خان مکتوبی بطاب سیادت پناه میرسید محمد اشرفانی فرستاده بود در زمانی که شریف المملك بمنصب سرخیلی و نواب علامی بمرتبہ اعلامی پیشوائی سرافراز شده بودند میر مشارالیه بدار السلطنة رسید چون نسبت بندگی قدیم درین دولت خانه گیتی نشانه داشت اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال متوجه حال ایشان شده بر نسبت سابق برتبہ مجلسی حضور و قرب پایة اورنگ وافر النور معزز و مسرور گردانیده مبلغ پنچہزار ہون خرج سالیانہ ایشان مقرر نموده ولایت ابراہیم پور را کہ دوازده قطعہ دیہ است تنخواہ دادند و اکثر اوقات مشمول عنایات و منظور انتظار خسرو سکندر اقتدار یوسف عذار میکردند (۱) و بطفیل میر مذکور دو پسر بزرگ و چند نقر از اقوام مشارالیه در سلك محلیان دولت محل منتظم شدند و ہر يك را مشاہرہ لایق مقرر گردیدہ و دیہ مرحمت نمودند .

(ذکر فرستادن خیرات خان سرنوبت را برفاقت محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ

پرن بخدمت فرمانروای ممالك ایران شاہ عباس صفوی موسوی)

بر دستمعان اخبار سلاطین عظیم الشان دوران و خوانندگان اوراق آثار خوانین نافذ فرمانی (۲) مستور نماید کہ از قدیم الایام میان خاندان شریفہ جلیلہ اسمعیلیہ صفویہ موسویہ و دودمان رفیعہ قطب شامیہ قرا یوسفیہ ادام اللہ ظلال سلطنتہما علی مفارق کافۃ البریہ نسبت موافقت و رابطۃ بمصادقت بودہ چہ ظالع

(۱) میگردیدند (۲) نافذ فرمان .



ذیرات خان

نیر اوج سلطنت علیین مکان شاه اسمعیل از الله برهانه و لموع دری برج خلافت
پادشاه جنت از گاه ملک سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از فقی عشر
ارل مایہ عشرہ ہجریہ نبویہ علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتحبہ مصرع
آن یکی در ملک ایران این یکی در ملک ہند

و قریع پذیرفته و از آن تاریخ الی یومنا ہذا ما بین اولاد اجداد و احفاد این
در سلطنت نواد کہ ہر یک از ایشان سلطان بادر و داد و خاقان عالم تقیاد بودہ
اند رسوم محبت و داد و قواعد یگانگی و اتحاد مرعی بودہ و حجاب عالیشان
و ایادیان رفیع مکان از ایران بہ ہندوستان و از ہند بایران در عہد و زمان طریق
مودت ایشان می پیمودہ اند و در تشیع و ولای ذریہ حضرت سید المرسلین و رواج
و رونق مذہب بر حق ائمہ اجلہ معصومین صلوات الله علیہم اجمعین کہ ہادیان
سبیل سداد و مرشدان منہج ارشاد اند ہمیشہ یگانگی و اتحاد داشتہ اند و یکرنگی
این دو سلسلہ علیہ رفیعہ میان سلاطین عالم مشہور و در السنہ و افواہ کافہ بنی آدم
مذکور است و بنا بر این مقدمات در اوایل سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان علین
مکان جنت آشیت سلطان محمد قطب شاه نور الله مضجعہ پادشاه کشورستان
خسرو ممالک ایران شاه عباس صفوی و موسوی ایالت پناہ حسین یگ قباچی را
بجہت تہنیت و مبارکباد بہ پایہ سر بر سلطنت مصیر فرستادہ بودند و در سال ہزار
و بسبت و چہار ہجری ثواب علای فہامی شیخ محمد را تشریف حجابت پادشاه
مملکت ایران مرحمت فرمودہ بر فاقست حسین یگ مذکور روانہ عراق نمودہ
بودند و ثواب معلی القاب بخدمت پادشاه گیتی پناہ مشرف شدہ چند سال در آن
مملکت جنت مثال بودہ مورد توجهات پادشاهی و مشمول عنایات نامتناہی
گردیدہ و وقت مراجعت ایالت و حکومت دستگاہ قاسم یگ پرن سپہسالار
ملک مازندران را ہمراہ ثواب مشار الیہ فرستادند و حاجبین طی مسافت نمودہ
از راہ گنج و مکران کہ بتصرف امرای پادشاه ایران در آن ایام در آمدہ بود
ملک ہندوستان آمدند و از آنجا ملک ذکر روان شدہ بخدمت اعلیٰ حضرت خاقان
جنت مکان رسیدند و در مقام این روز بہ جنت اندر ز در آن عہد این قطبہ تاریخ بہجت

قطعه

ویرود نواب علامی گفته بود -

چو آمد شیخ الاسلامی ز ایران ضیا آمد ز روی او یور چشم
 براهش بود چشم جمله مردم رود اکنون براه او بسر چشم
 خرد بهر و رودش گفت تاریخ چو چنان آمد بچشم و نور در چشم
 نواب علامی و قاسم بیگ بعواطف خسروی سرافراز گردیدند و مدت
 دو سال حاجب مذکور در دار السلطنه بود و بعد از آن بجوار رحمت یزدان
 شتافت و محرر این مقالات در آن حین قطعه گفته این مصراع را ماده تاریخ
 ساخته بود -

مصراع

رفت قاسم بیگ اباجی از جهان (۱۰۳۴)

و محمد قلی بیگ نام پسرش را که در آران شباب و آن حسن بود اعلی حضرت
 پادشاه مغفرت دستگاه نوازش بسیار فرموده قائم مقام پدرش داشتند تا در
 زمان اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال محمد قلی بیگ اراده رفتن
 بپروان ملک ایران نمود و تحف و هدایا از اقمشه و اتمه نفیسه نیز مستعد شده
 بود از میان ملایمان پایه سریر و معتمدان بارگاه خلافت مصر وزارت پناه
 خیرات خان سرنوبت را که بوفور مال و کثرت خیرات و خدمات شایسته از
 امثال و اقران امتیاز دارد بجهت رفاقت مشار الیه تشریف حاجات پادشاه جمشید
 شان خسرو ممالک ایران مرحمت نمودند و خان مذکور که سالها در آرزوی این
 مطلب عالی بود کامیاب و مسرور گردیده محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ را که بعد
 از رحلت پدر قائم مقام و نایب مناب پدر بود باتوابع و رفقا ضیافت نمایان
 کرده تشریفات فاخر و تحف و هدایا بایشان داد مشار الیهما بکار سازی و استعداد
 سفر مشغول شدند در اوایل این سال حاجین را تشریف رخصت مرحمت
 فرمودند و تحف و هدایا از اقسام متاع و انواع قش و مرصع آلات مرغوب
 و جواهر الوان با مکتوب محبت اسلوب مصحوب مشار الیهما ارسال داشتند
 و ایشان از دار السلطه حیدر آباد روانه شده متوجه ساحل بحر عمان گردیدند
 چون به بندر سویت رسیدند خسرو چنگیزی نسبت بموری حشمت شاه جهان

که در آن اوان بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس فرموده بود مشار الیه را به آگره طالب نموده حاجین از بندر سورت بحسب دار السلطنة آگره رفتند و با پادشاه ذبیحہ ملاقات نمودند مکتوبی که بحسب خاقان کشورستان سلطان مالک ایون نوشته بود و پیغام زبانی که داشت بحاجین سپرد، و گفته به بندر سورت روانه فرمود و ایشان مراجعت نموده از بندر مذکور بر مرکب عجیب الحیاة پی دست و پا که پشت چوبی و شکم کرباسی بر سطح بحر چوب کشتی دلال که در دریای اخضر ذلک سیار است جولان مینماید قطعه

بقوت شکم پر زباد آن مرکب بروی آب چو کوه عظیم گشته روان بساعتی برود بیشتر ز صد فرسخ قندز سرعت او تیر در عقب ز کمان بوسعت چو شهر و بر رفت است چو کوه بسرعت است چو برق و ولی ندارد جان سوار گردیده از ساحت دریای عمان عبور نمودند چون به بندر عباسی رسیدند و فرود آمدند خبر وحشت اثر تنفال و رحلت خاقان عالمگیر گیتی ستان شاه عباس بچار رحمت و مغفرت یزدان و باعلا مدارج بهشت جاودان و بشارت فرح افزای عمرادی (۱) جلوس پادشاه نوجوان زینت دهنده بمالک ایران فر زنده تخت جهاننداری فر زنده اکلیل شهر یاری نبیره خسرو مغفور جنت مکان شاه صفی بهادر خان استماع نمودند و این قضیه ه' یاه در تاریخ بیست و دوم ماه جمادی الاول سنه هزار سی و هفت هجری در خطه فرح آباد واقع شده بود در سالخ شهبان سنه ثمان و ثلاثین و الف ۱۰۳۸ عریضه خیرات خان مشتمل بر مضمون مذکور پایة سریر سلطنت مقصیر رسید و حسن بیگ ترک قاچار که دوسلک سلجقاران این دولتیخانه عالیہ منتظم بود بر لی آن واقعه این قطعه و تاریخ گفته قطعه شاه عرش آشیان خلد مکان آنکه شد منزلش بهشت برین تا برخش مراد بود سوار دلمرادی ندید رای زبان در جهان داد خلیل ز آسان داد کو سپهرش رسید صد تحسین رایت فتح را تحت (۱) زد شد میسر بار همان و همین بهر تاریخ رجعت شد خرد بادل چرخ ز داغ و جان جزین

(۱) غم زدی (۲) به جنت

استعانت طلب نمودم گفت - بصفی داد شاه تاج و نگین
و دیگری کلمه ظل حق (۱۰۲۶) را تاریخ جلوس پادشاه نوجوان یافته و خیرات
خان و محمد قلی بیک از بندر عباس بجانب دار السلطنة اصفهان روان شدند و در
آن شهر دلشای مسرت فرا که شاعر در وصف و ستش گفته است
اصفهان نیمه جهان گفتم نیمه وصف اصفهان گفتم
بشرف ملاقات و سعادت بسا طبوس پادشاه جهان پناه مظهر لطف و قهر الله

مشوی

که مهر از طلعت او منفعل بود	بجا نها مهر او با تند دل بود
شگفته چهره زیبایش چون گل	در آن گلشن نروینده است سنبل
بهیبت دیو و باهیات فرشته	ز قهر و لطف یزدانی سرشته
خدایو و خسرو اقلیم ایران	گرفته بلج از ایران و توران
فراز تخت بنشسته چو جمشید	چو بالای فلک تابنده خورشید
نموده پر توریش جهان را	چنان روشن که خورشید آسمان را
گهی تیغش بر کسنان زده برق	بقسط طین زده آتش پی حرق
ز شمشیرش شده قیصر هراسان	ز تیرش روی گردان گشته و آن
ز رویش تفته نور خدائی	ز خور پر تو نمیدارد جدائی
ندارد چشم تاب دیدن او	که چون خورشید تابان است آنرو

مشرف و مستعد شده جبهه را از خاک پای آن خسرو زمین و زمان
و دیده را از ظلمت آن اقاب تابان مزین و منور ساخته در پیرامو سرخ
و شادمانی ایام شباب و لذت حیات و زندگی دوباره ادرک نمود و تحف و هدایای
مرسوله را بر گزار نموده مکتوب مرغوب خاقان یوسف جمال سکندر اقبال
را که فقراتش مشتمل بر لطایف نکات محبت و وداد و کلماتش مشعر بر خلوص
اعتقاد و رموز یگانگی و اتحاد بود گذر اینده شاهنشاه نوجوان را از این تحف
مرغوب و مکتوب صداقت اسلوب کمال تجرمی و مهجت روی داد خلایق فاختره
با اسپان بلجام رزین زرین مرجع نموده اکرام و احسان وافر نسبت بخیرات خان

فرمودند و قریه که اقوام او بمای خیر اتخان در آن میباشند بطریق انعام بار بخشیدند و توجّهات خسرو ممالک ایران نسبت بخان مذکور بوجه اتم شمول یافت و مشار الیه صورت و قایع را مرقوم نموده چند سراسپ منتخب مع عریضه از دار السلطنه صفاهان پایه سریر سلطنت مصیر ارسال داشت.

(ذکر قضاء یا متفرقه که در تمام این سال میمنت مآل بحیز ظهور پیوسته است)
از جمله سوانح این سنه آنست که مقرب سریر سلطنت ملک یوسف چون شب و روز نزدیک اورنگ خورشید رنگ خاقان یوسف جمال می بود و فرصت سرانجام مهام لشکر خاصه خیل که خاقان جنت مکان بحواله از نموده بودند نداشت و بامور ضروری ایشان نمی توانست پرداخت خاقان سکندر اقبال متوجه احوال لشکر نصرت اثر شده نصیر المملک دکنی سر نوبت را بجهت حواله داری خاصه خیل پستیده تشریف این منصب عالی به نصیر المملک دادند و پسرش را نوازش فرموده منصب رفیع سر نوبتی را با و رجوع فرمودند و نصیر المملک باجماع مرأم خاصه خیل پر دخته در مقام اهتمام ایشان شد و غنمه یک نوبت تایل کار راه بسواری رفته لشکر را زر زش سواری که در معرکه کارزار مفید است می فرمود و ایضا درین سال ملک عنبر را که قبل ازین از جمیع مناصب باز داشته در کنج یسکاری نشانیده بودند خاقان یوسف طلعت بحال اوستفت و عیادت فرموده تشریف خاص مرحمت نمودند و باز از جمله ملکان رفیع مکان گردیدند و دنیائی که قبل ازین با و متسوب بود و بملک یوسف حواله فرموده بودند باز بمشار الیه مرحمت شد و ولایت مقاصد را که قریب یک لک هون حاصل داشت معمر و آباد آن نموده لشکر جدید از غریب و دکی و پتان و راجپوت نگاه داشت و سنجی را رنگی و سامان نمود و محل جامدار خانه عاصره را که بملک در ک سپرده بودند باز بملک مذکور رجوع فرمودند و او یک لک هون ولایت تنخواه محل مذکور را بحیثه ضبط در آورده متوجه پش — سامانی این محل شده اقمشه و اقمعه و سایر ما محتاج را مجدداً خریده محل جامد از خانه را بطریق ابل معمر نمود. و ایضا میر ابوالمعالی المخاطب بدوالت خان که از اعیان عجل بحال بود.

و چند سال بحکومت محل مصطفی نگر که معظم قلاع و لایت بخروشه تلنکانه و محل بندر مچلی پتن و بنادر دیگر اشتغال داشت و در زمان میر جلگی منصور خان و لایت و سیح مرتضی نگر با و تفویض نموده بودند و بجهت سر کشی بعضی از رعایای آنجا امارت با حکومت جمع نموده بود و قریب پنجاه هزار دون و لایت بجهت لشکر تحویل او شده بود و به کمال استقلال در آن محل حکومت مینمود درین وقت باطایفه سانپ نیز که رعایای سرکش سرحد مرتضی نگر اند برای تحصیل زر رعیتی نزاع واقع شد و خان مذکور با وجود عساکر و حشر (۱) که در خدمت او بودند همه را در مرتضی نگر گذاشته با معدودی از غریبان فدوی و غلامان تفنگچی بی خبر بر سر ایشان رفت و اراده داشت که روسای آنها را اقتیل و اسیر سازد و باین تدبیر بیخ و بن آن بوتهای خار را که تمام آن صحرا و لایت را فرو گرفته اند و پهن گردیده اند بر کند و چون بمحل و مقام ایشان رسید و آنجماعت را هدف یتر و نشان تفنگ ساخت آن جماعت دیانت خان را که همیشه با افواج لشکر و حشم و حشر دیده بودند اکنون با معدودی دیده فرصت غنیمت شمرده ایشان را در میان گرفتند چون پیمانه حیات دیانت خان پر شده بود گلوله تفنگ جان شکاری بر سینه اش خورده از اسب در افتاد میر حبیب الله ما زنده رانی سلحدار و غریبان دیگر چون خان را کشته دیدند بی تاب گشته بکمانداری ایستادند و آنها نیز در آن صحرا کشته گشتند بعد از این قضیه طایفه سانپ نیز سبقت بر مردم مرتضی نگر نموده عریضه به ملازمان بارگاه فلك اشتباه نوشته فرستادند که ما بندگان رسم رعیتی مرعی داشته تهرده نموده ایم و زر رعیتی داده ایم دیانت خان از روی ظلم رعایای پادشاهی را قتل عام می خواست بکند بحسب تقدیر کشته شد و ما همان بنده و رعیت پادشاه عالم پناهیم چون این مضمون به مسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید بجهت تادیب و سیاست آن جماعت و حراست مملکت وزارت و شجاعت دستگاه خواجه افضل ترکه را تشریف حکومت آن مملکت مرحمت نموده بآن جانب روانه فرمودند جناب خواجه افضل با حشمت تمام متوجه مرتضی نگر گردیده و در راه هر جا

دزد و حراشی که بود گرفته بردار میکشید و در آن حوالی چهار صد دزد طیار عیار را یکبار گرفت که اکثر روسای آنجماعت بودند در تمام راههای آن ولایت آن جماعت را بردارهای عبرت آویخت تا تنبیه سرکشان دیگر شد و ساحت آن مملکت را از خس و خاشاک آن طاغیان پاک ساخت و در سال غلا و قحط در آن ولایت باهتمام خلایق و حفظ و حراست مملکت و استمداد اذوقه قلاعی که در آن ولایت است بوجه احسن پرداخته غایت سعی در انتظام مهام آنجا بظهور رسانید .

(ذکر قضایای سال پنجم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار

وسی و نه هجریست و بنای قصر فلک رفعت و باغ جنت

صفت که بر فراز فضای آن عمارت واقع شده)

در اول این سال خرمی مآل خاقان یوسف جمال سکندر اقبال را بخاطر دریا مقاطر رسید که قصر بلند پایه قریب بعمارات عالیه سابقا بنا فرمایند پس بنایان ماهر و هنرمدان نادر را امر فرمودند که طرح کشیده قصری رفیع بسازند الحق بنای عالم پهنا را بر سطح اغبر چون فلک اخضر برافراختند و طبقات آن را مانند طبقات افلاک بر بالای هم پرداختند هر طبقه مانند آسمان و هر مرتبه مثابه جهانی ایوانهای وسیع و منتهای (۱) رفیع و شاه نشینها و غرفها در هر طبقه بتکلفات گوناگون و تصرفات دوزون ساخته اند و طبقه چهارم آن قصریست بهشت آسا و مجلسیست فلک فرسا ایوان آن مانند فلک کیوان بر فراخته اند و پیشگاهی مانند فلک اطلس از پیش آن ساخته اند هر ستونی چون خط محور از فرش اغبر زیر فلک اخضر کشیده و سقفش چون عرش اعظم تا ساحت لامکان رسیده و در و محجران را از تخته های صندل ملاقه (۲) و عاج تلنگانه ساخته اند و استادان صنایع و هنرمدان صاحب تصرف و اختراع صنایع غریب و بدایع دلفریب در هر ایوان و نشیمن آن قصر فلک منظر نموده اند و دصوران مانی قلم و نقاشان اثر رنگ رقم تصویرهای دلفریب و طرحهای عجیب آن محل بازیست و زیب را چون نگارخانه چین آراسته اند

مشوی

تصّر عالی - بای شامشاه
تاج بر سر نهاده شخص زمین
چرخ طاق به پیش منظر او
آسمان در فضای او گوی
در و دیوار و سقف شاه نشین
هست دار السرور حضرت شاه
در چنین قصر و در چنین ایوان
شاه بادا بعشرت حاربد
چتر او همچو مهر گسترده
دشمن از حرم ارست پیرمرد
و در برابر آن قصر سپهر منظر فضائی دلکشای مساری و تناع آن قصر
از آدك و سنك ترتیب داده اند و بر سطح آن گلزاری مانند باغ نرم و گلستانی
چون فردوس حرم غرس نموده اند اشجار میو دار گسترخ شاخ در شاخ یکدیگر
آمیخته و میوه های تری تازه از شاخسار آن آویخته رابحه ریحین و بوی گلپای باغ
دماغ جانرا مطر و مشام نظیران معطر ساخته گلپای خوشبوی و ریحین رنگین
از نهانخانه غیبی بمدد طبیعت فصل بهار در کنار مدحسار ظهور نموده یکمال نظافت
و نظارت می یابد و بلبل خوش الحان چون عاشقان حیران در هر گوشه و کنار
بانالهای زار می نالد دیدها را دیدن آن گلزار ضیاء و نور حاصل و دغا را از
تفرج آن گلستان فرج و سرور و صل عجب حالتی که میگوید بهشت جاودن
بر فراز آسمان است و از نظر خلائق پنهان است اکنون بر بالای آسمان گل زار
چنان چسانست (۱) که در دیده جهانیان عیان است این مگر از بمن اقبال شاهنشاه
آخر الزمان است

نقشه

قصر سپهر منظر و گلزار چون بهشت
گویند خلد بر فلک است از نظر نهان
سلطان مهر چهر بر اورنگ خسروی
بادا مدام سلطنت شاه بر قرار
از اختراع خسرو آخر زمان بود
این خلد را این فلک بگر چون عیان بود
با مهر بر سپهر همی تو امان بود
تا اقباب و ماه برین آسمان بود

راقم این مسودات چند تاریخ بجهت قصر و گل زار زهت آثار یافته از آن جمله پنج تاریخ مرقوم نموده شد

یت

الشرف آباد بادا (۱۰۳۹) خانه باعیش آباد (۱۰۳۹) بهشت بادشاهی (۱۰۳۹)
عمل صندل شاه معانی و صوری (۱۰۳۹) قصر فلك ساي شاه عبدالله (۱۰۳۹)
(ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جمال
سکندر اقبال در فصل بر شکل این سال خرمی مال)

بر مستمعان تواریخ سلاطین عالمقدار مستور نماند که در فصل بر شکل
این سال اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بطریق سنوات سابق عزم
سواری و ارزده سیر باغات و ممتازات اطراف و انحاء دار السلطنة که بر قطعه
از آن مثل گل زار رضوان و فردرس جزان است فرموده باحشمت و عظمت
و کمال بهجت و مسرت متوجه باغات جانب قلی دار السلطنة گشتند و بیاغ و گلشنی
که به بعضی از غلامان خاص خسروی منسوب است نزول اجلال فرموده
قبهای خیمه فلك رفت بقبه فلك مهر و ماه رسانیدند و تمام وزرا و امرا و ارکان
دولت و اعیان حضرت هر يك در قطعه از زمین که از وفور گل و ریاحین چون
خلد برین بود خیمه و سرا پردها برافراخته آن صحرا و دشت را چون شهر
ساختند و خسرو یوسف طلعت باحور نثر ادا نازنین و ماه رویان زهره جبین
بعیش و عشرت برداختند و صبح و شام بلکه علی الدوام از لعل سیراب نوش
لبان که مفرح دل و ماده الحیات جان عبارت از آنست کام ستان می بودند و مدت
یکماه که از لطافت هوا شام را از سحر تفاوتی نبود و از توالی قطرات امطار
تمام روز را کیفیت صبح بود در گل زار و باغات بعیش و کامرانی پرداخته
از اینجا متوجه دیننی قلعه گلاگوننده که کنگره حصارش از غایت رفعت بر ذلک
اطلس می ساید و هر بر جش از نهایت وسعت چون فلك البروج مینماید شدند
و بر فراز کوه درون قلعه عمارات عالی و منازل متعالی سلاطین مغفور مبرور
نور الله مضاجعهم احداث فرموده اند از آن جمله قصر جهان نما که بر قله رفیع
منیمی بنا شده و تمام جهان از بالای آن نمایان است پسیر آن مقامات و بعیش

و عشرت در آن عمارات مشغول گردیدند و بعد ازان متوجه لنگر فیض اثر که محل مراقده منور سلاطین معدات گستر سلسله علیه رفیعہ قطبشاهیہ است گردیدند چه در ایام سلطنت ابد پیوند زیارت قبور اجدا در رفیع مقدار خصوصاً زیارت روضه مطهر منور خاقان علین مکان والد ماجد رحمهم الله تشریف حضور موفور السرور ارزانی نداشته بودند در این سال میمنت مآل بعد از سیر و گشت آن سمت زیارت مراقده منوره رفته ارواح مطهرات آن شهر یاران بادین و داد را بفاتحه و مغفرت شادان و غریق رحمت یزدانی ساختند و در روضه مطهر والد مکرم مبلغ کلی از نفوذ و اجناس شال و شیلہ بسیار گذاشتند تا متولیان و خدام و حفاظ و صلحا و اتقیا و سایر مستحقین آن مقام قسمت نموده بدعای از دیاد عمر و حشمت سلطنت ابد پیوند و آمرزش روح مطهر معطر خاقان علین مکان اشتغال نمایند و از اینجا کایاب و کامران بدر السلطنت مراجعت نمودند -

(از جمله سوانح این سال میمنت مآل است)

که المیاسپر پداریدی چودری (۱) در ولایت کلبگور که در میان چودریان و رؤسای ولایات و امتال و اقران خود بوفور مال و منال و کثرت ثروت و مکننت غایت امتیاز داشت همیشه دریست سیصد سوار و پیاده بسیار جرار را مشاھرہ داده نگاه میداشت بهانه آنیکہ حراست سرحد ولایت حضرت عادلشاه مینایم و گاه گاهی در هوای فضای متابعت و انقیادش آثار غبار تخلف و تمرد بظهور میرسید و بعض اوقات دیدہ دلش بخاک ادبار تیره و تار میگردد و سوار و پیاده مذکور را بجهت حفظ خود نگاه میداشت و هر سال تحف و پیشکش فرستاده خود بحضور وافر السرور نمی آمد و جبین عبودیت بر خاک آستان رفیع الشان بارگاه گیتی پناه نمی سود و متوسل به بهانها و عذرهای نامسموع میشد تا در جمادی الاول سنہ مذکورہ کہ اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال بسواری باغات محمد انگر و زیارت روضه مطهر پدر بزرگوار عالیقدر نورالله روضه تشریف

حضور ارزانی داشته آن مقامات دلکش را رشك فردوس معلی ساخته بودند و مملکت مداری شریف المملک که در رکاب ظفر انتساب در خدمت اشرف قرار داد که شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ را بقید و اخذ المیای چودری نامزد نمایند پس امر معلی شرف تفاد یافت که اعظم الوزرا بر سر آن عاصی طافی ناخست برود و مشاور الیه از جمیع لشکر و حشم موفور خود دوازده نفر غریب بکارزار چابک سوار رفیق خود ساخته اول شب از قلعه محمد انگر بجنبه قصبه کلبگور روانه گردید و آن شب و روز و شب دیگر مسافت بعید را بسرعت تمام طی نموده وقت صبح که هنوز آن کافر شجاع زبر دست سر از خواب غفلت بر نداشت بود و از ورود اجل ناگهانی بی خبر که در خانه اش ریختند و در باناش را بقتل در آورده بخوابگاه او در آمدند و آن کافر در آن شب تسحر بعیش و عشرت مشغول بوده و سر بخواب غفلت گذاشته بود که از صدای پای جوانان سر اسیمه بیدار شده دست بشتیر برده بود که فی الفور اشجع الامرا با چند جوان او را دستگیر کرده سر پرش را زنی توقف ز پیکر بدن جدا کرده همان دم بجنبه قلعه گاهونده مراجعت نمودند غوغای عظیم در قصبه کلبگور افتاد و جمعی کثیر بجهت تحقیق حال بدنیا آمدند اما جناب وزارت پناه بجوین بر اسپان از باد سریع تر سوار شده روان گردیده در وقتی که علیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال از دروازه قلعه گاهونده برآمده متوجه دار السلطنه حیدرآباد بودند سر آن کافر مغرور را بر سر نیزه کرده از نظر ملازمان رکاب نصرت انتساب گذرانیدند علیحضرت خاقان سکندر شان بجلای این خدمت جناب یولچی بیگ را نوازش فرموده اسپ تازی بایراق زرین و تشریف ملوکانه عنایت نمودند و اثر الیبت آن کافر را که مبلغیای کلی میشد بمشارالیه مراجعت فرمودند و احوال و اسباب و نفوذ و اجناس او در سر کار جمع شد و آن ولایت از خس و خاشاک وجود آن کافر و اقوام و متعلقان آنها را گردید و رعایای آن مملکت مرفه الحال شدند .

(ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ششم جلوس همایون که مطابق

هزار و چهل هجریست و یوسف شاه المخاطب بوقاخان را برفاقت

شیخ محی الدین برهان پور بخدمت عالیحضرت شاه خرم فرستادن)

قبل ازین مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که در شهور سنه سبع

ثلاثین و الف هجری (۱۰۳۷) عالیحضرت شاه خرم شیخ محی الدین را بحجابت

پایه سریر خسرو سکندر نظیر فرستاده بودند متعاقب او را ازدار السلطنة آگره

بگرفتن خانجهان پتان صاحب صوبه برهانپور متوجه جانب برهانپور شدند و خان

جهان مقرر حکومت خود را گذاشته از بالای گهات سرحد دکن گذشته نزد

حضرت نظامشاه آمده يك چندی بانظامشاه می بود عالیحضرت خرم پادشاه

برهانپور رسیده آنجا اقامت فرمودند و شیخ محی الدین از آن تاریخ در پایه

سریر خاقان سکندر نظیر بود و چون درین سال مسرت مال تحف و هدایا و انواع

نفایس که بجهت عالیحضرت شاه جهان می خواستند ارسال نمایند موجود و مستعد

شده بود و حضرت شاه جهان هر ماه احدی از برهانپور بخدمت خاقان سکندر

نظیر میفرستادند و در ضمن اظهار مطالب تاکید روانه نمودن شیخ محی الدین

تکرار میکردند خاقان سکندر اقبال یوسف جمال یوسف شاه را که از مجلسیان

حضور وافر النور و بکبر سن و کار دانی موصوف و یکچندی بوزارت عین

الملکی سرافراز بود بحجابت فرمان روای دهلی مقرر فرموده به تشریف خاص

و خطاب وفا خانی مکرم و محترم نمودند و تحف و هدایا و فیل و اسب و طلائی

خالص و مرصع آلات مرغوب تحویل وفاخان گردانیدند و در هفتم رجب سنه

اربعین و الف (۱۰۴۰) شیخ محی الدین را تشریف رخصت مرحمت نموده

وفاخان را برفاقت مشار الیه روانه کردند و در حین رخصت شیخ محی الدین را

چند راس اسب و چند زنجیر فیل و سی هزار هون نقد و رای آنچه سابقا با و

عتایت شده بود مرحمت نمودند چون مشار الیه و وفاخان طی منازل نموده به

بلده برهان پور رسیدند بوساطت بعضی مقربان وفاخان ملاقات با پادشاه ممالك

هندوستان نموده تحف و هدایای مرسوله را گذرانیده به تشریف خاص مشرف

شد و بجهت سبقت ارسال هدایا و پیشکش و اظهار اخلاص نسبت بسلاطین دکن پادشاه تیموری نثراد اظهار محبت بی نهایت بخاقان سکندر حشمت یوسف طلعت نمودند و وفا خان مورد شفقت و عنایات پادشاهی گردید و شیخ محی الدین بواسطه بدسلوکی که درین دولت خانه عالیہ در مبداء حال نموده بود و از جادہ ادب بقدر (۱) منحرف شده اعوجاجی در سلوک داشته مغضوب و مردود گردید و آنچه درین دولت خانه عالیہ بهمرسانیده بود به زواج شدیده از و باز یافت نمودند و در آن اردوی گیہان پوی بغایت خوار و بی اعتبار شد و پسر و اقربای او را نیز تادیب بلیغ نمودند و از مرتبه عزت بادی پایه مذلت افتادند و وفا خان توجهات خسرو هندوستان را باحالات دیگر در عریضه درج نموده بیارگاہ گیتی پناه ارسال داشت -

(ذکر آمدن باقر خان صاحب صوبہ بنگالہ بجانب ولایت کسیمکوت و محاربه نمودن سپہ سالار و امرای آن مملکت با او و بیان بعضی از قضایا کہ درین ضمن وقوع یافته)

چون فرمان روای ممالک هندوستان شاه جهان در برهانپور یک چندی اقامت نمودند ارادت خان را با جمعی از امرای عالیشان و بالشرک مغل به بالای کوتلی کہ بگہات مشہور ست فرستادند کہ خانجہان پتان را کہ بنظا مشاہ توسل جستہ بود بگیرند و امرای بولایت نظامشاہ در آمدہ متفرق گردیدند و صابریک نام از امرای مذکور کہ در خطاب نصیری خانی در آن حین سرافراز شدہ بود بہ کندہار (۲) کہ قلعه آن قریب بسرحد ممالک محروسہ است بافوجی از لشکر مغل آمدہ اقامت نمود بنابرین خاقان یوسف جمال سکندر اقبال آدم خان حبشی را کہ دنیای اعظم عین الملک با و مفوض بود و اللہ قلی ترک سردار را با بعضی از وزرا بجانب قلعه رفیعہ کولاس کہ ولایتش سرحد ست فرستادند کہ تاحراست از طرف (۳) نمایند و سرداران منیوار کہ در سرحد ہای آنجناب جا گیر و مقاصدا داشتند تشریفها و ہت کرہا و طوقہای مرصع مرحمت فرمودہ در محاکمہ (۱) بقدرے (۲) یعنی قندہار (۳) از آنطرف -

فقط طریق سرحد و حراست ولایت تأکید بلیغ نمودند درین وقت عریضه از جانب سید محمد ولد میر زبیل مصطفی خان که در ولایت کسیمکوت و کلنک سپهسالار بود بپایه سریر خسرو سکندر اقبال رسید که با قرخان صاحب صوبه بنگاله بجانب ولایت کسیمکوت آمده بالشکر جرار و مردان معرکه کارزار در مقام حرب و قتال و جنگ و جدال است و اکثر ایام لشکر اربحوالی مملکت آمده بی اعتدالی میمایند و لشکری که درین مملکت است احتیاج بمدد و کمک دارند تا با خصم قوی محاربه نموده بدفع ایشان پردازند خاقان سکندر شان بعد از اطلاع بر مضمون عریضه سید عبد الله خان قرابت شجاع الملك میر زاده مازندران را بسر داری و بخطاب خانی سرافراز ساخته تشریف خاص مرحمت فرمودند شاه علی ولد سبجان قلی را که از جوانان نمایان و در اول عمر و شباب بود بمرتبه وزارت سرافراز ساخته سردار دوجی از لشکر ظفر اثر نموده بودند و یاقوت خان حبشی که از امرای عظام بود چند نفر از نایکواریان معتبر و حواله داران خاصه خیل را تشریفها عنایت نموده همراه سید عبد الله خان بولایت کسیمکوت روانه نمودند چون این فواج قاهره با امرای ولایت مذکور رسیده با سید محمد مصطفی خان ملاقات نمودند باقرخان بعد از آنکه تاخت به کالا بهار آورده بقدر (۱) خرابی نموده مراجعت کرده بعد امر او لشکر مذکور در کالا بهار رفته اقامت نمودند زیرا که آوازه بود که باقرخان باز با استعداد تمام بقصد محاربه خواهد آمد سید محمد مصطفی خان و جناب سید عبد الله خان با امرای مذکور و شیر خان احمد نگری و دهر مار او و آسیر او و رایان دیگر با دیو اعظم کشنا دیو و منیالان دیگر در حفظ آن مملکت متفق شده سر راهها و طرق مرور لشکر مغل را مسدود و مضبوط می نمودند و در حراست و ولایت سعی بلیغ داشتند درین اثنا سید محمد مصطفی خان بواسطه از دیاد بیماری که سابقاً داشت بر بستر ناتوانی افتاده بدار الملك عقبی متافت سید عبد الله خان حقیقت حالات را بملازمان بارگاه فلك اشتباه عرض نموده استدعای سپهسالاری آن لشکر نمود چون آن ولایت بی وجود سردار دی اعتبار انتظام نداشت خاقان سکندر اقبال تشریف و شمشیر

سر لشکری آن عسا کر ظفر مائرا بجهت سید عبدالله خان ارسال داشتند و او را از جمیع امرای آنجا ممتاز فرمودند و تاکید بلیغ در حفظ و حراست آن مملکت نمودند و سید مشار الیه را با کمال استقلال بعد از وصول فرمان معلی بانفاق امرا و وزرا و نایکواریان و منیالان آنجا در حفظ آن مملکت سعی موفور بظهور رسانید و بعد ازین شیر خان که از جمله امرای معتبر آن ولایت بود و مدت بیست سال در آن مملکت اقامت داشت و به تجمّل و ثروت و اعتبار از وزرائی آن ملک امتیاز بهر سائیده بود سفر آخرت اختیار فرمود درین وقت باقر خان از جانب ملک بنگاله باستعداد تمام متوجه ولایت کسیمکوت شد سید عبدالله خان بعد از مشورت قرار داد که شاه علی ولد سبحان قلی و یاقوت خان و سرداران دیگر از مسلمانان و نایکواریان را باستقبال بفرستند و متعاقب ایشان خود حرکت نماید پس (۱) مذکور را بالشکر روانه نموده خود در کالا بهار توقف نمود ایشان بسرحد رفته در جائی که نهرهای آب و گل بسیار بود بیاقر خان برخوردند و آنکه تا ملی و توقی بکنند صف جدال را بر روی خصم آراستند و لشکر باقر خان نیز بمحاربه تاختند و از طرفین معرکه رزم گرم گردید و بهادران و دلاوران داد مردی و مردانگی دادند و جمعی از هر دو لشکر زخمدار و کشته گردید درین اثنا اسپ شاه علی بهرب پر کلی میرسد و لشکر باقر خان از اطراف او درمی آیند و آن جوان شیر صوات بعد از آنکه چند کس را بضرب شمشیر از پای درآورده بود عسا کر خصم هجوم نموده او را شربت شهادت چشاندند و یاقوت خان و امرای دیگر عنان مقاومت بر تافته مراجعت نمودند و بقدر (۲) چشم زخمی بان لشکر رسید سید عبدالله خان سر لشکر از استعداد و یساری لشکر باقر خان اطلاع یافته عریضه بملازمان پایه سریر سلطنت مصیر نوشته مقدمات گذشته و استیلای خصم را در آن درج نموده استدعای امداد نمود تا به یمن اقبال پادشاهی دفع و رفع اعادی نماید .

(ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجه افضل ترکه را از مرتضی نگر

و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رقتن خواجه با عظمت تمام بولایت -

کسیمکوت و برگشتن باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن)

چون مضمون عریضه سید عبدالله خان بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید از زمره امراء و وزرای عالیشان خواجه افضل ترکه را بمقابل باقر خان تعیین نمودند چون خواجه مذکور بحکومت ولایت مرتضی نگر اشتغال داشت سرعان را بطلب خواجه افضل فرستادند که لشکر و حشم را گذاشته بسرعت برق بمحضور آید چون این خبر بخواجه رسید -

مصراع

همان ساعت همان لحظه همان دم

براسپ باد پا سوار شده هشتاد فرسخ راه را در سه روز طی نموده آستان رفیع الشان خسرو سکندر اقبال را مسجد عبودیت ساخت خاقان یوسف جمال مکندر اقبال بغایت مسرور و خوشحال شده در هفتم رجب سنه مذکوره تشریف و خلعت خاص با اسپ و زین و لجام سیبین مرحمت فرموده بجانب باقر خان نامزد نمودند و شجاع الملک ولد مغفرت پناه شجاع الملک را تشریف دنیای (۱) شیر خان مذکور و رفاقت خواجه دادند و شیر محمد خان و چند سردار دکنی و چند نفر از حواله داران با هزار سوار خاصه خیل همراه خواجه افضل نمودند و فرمان جهان مطاع صادر شد که جمیع منیواران ولایت کسیمکوت مطیع و منقاد خواجه بوده در هیچ امری تخلف ننمایند و مصحوب هو جی راؤ برهن حواله دار دیده بانان تشریفهای شاهانه و اسبها و هت کرهای مرصع بجهت دیو اعظم کشنا دیو و منیا لان و روسا و زمینداران آنجا ارسال داشتند و تاکید بلیغ فرمودند که راهنها را محافظت نموده با امرای عظیم الشان در جمیع امور موافقت نمایند و در حفظ مملکت بکوشند و میان حسینی حواله دار دروازه عالیه شیر علی را بقلعه راجمندی فرستادند که برج و باروی آن قلعه را تعمیر نموده آلات و ادوات آن قلعه را مستعد نموده باستعداد اذوقه و مایحتاج آنجا مشغول باشد و خواجه افضل

ترکه بحشمت هر چه تمام تر متوجه قلعه راجمندی که اول ولایت کسیمکوت است
 گردید و روز بروز شوکت و حشمت خواجه در منازل می افزود و لشکر خواجه
 که در ولایت و قلعه مرتضی نگر بودند از رود خانه کشنا (۱) با استعداد تمام گذشته
 در مصطفی نگر با ردوی خواجه ملحق شدند و خواجه بالشکر سپار (۳) با کمال
 عظمت و حشمت بملاک راجمندی رسید اما باقرخان داخل محلات اسکه شده
 بود و تیرۀ پیش آمدن مینمود و عالیحضرت شاه جهان چون باخاقان سکندر شان
 همیشه طریق محبت مرعی میداشتند و در مقام تدارک و تلافی حقوق خدمات
 سابق می بودند آمدن باقرخان بسرحد کسیمکوت مسموعش شده مکرراً فرامین
 بنام باقرخان ارسال داشت که ترك جرأت نموده ولایات مقبوضه را بوکلاه
 قلع آسمان جاه و جلال مرکز دایره مروت و افضال سپرده قدوم ندامت ازوم
 را از قلعه منصور کر (۳) پس گذاشته به بنگاله مراجعت نماید و فرمان با احدی
 نیز بدار السلطنته حیدر اباد فرستاد که از اینجا پیش باقرخان برود و باقرخان
 آمدن خواجه افضل ترکه را بالشکر گران و رسیدن احدی با فرمان حضرت شاه
 جهان شنیده حاجی پیاپی سریر سکندر نظیر فرستاده در مقام اعتذار شد و دیگر
 جرات پیش آمدن نه نمود و پیشوا الزمانی علامی فهامی احدی عالیحضرت شاه
 جهان را پیش باقرخان فرستادند و صادق بیگ ترك را که از زمره بندگان این
 دولتخانه عالیه بود بآبجانب (۴) روانه نمودند که ترك دواعی فاسده نموده برگردد
 چون عالیحضرت شاه جهان از برهانپور و لشکرش از ولایت دکن مراجعت نمودند
 باقرخان از سرحد کسیمکوت بجانب بنگاله روان گردید و سید عبد الله خان
 و امرا که در آن ممالک بودند در اصلاح حال رعایا و معموری مملکت کوشیدند
 و خواجه افضل بعد ازین مراتب که وقوع یافت از راه آن ولایت که میرفت
 عریضه به پایۀ ملازمان سریر اشرف نوشته مترصد امر معلی بود و از جانب
 اشرف اعلی فرمان معلی نافذ شد که در قلعه راجمندی چند روزی اقامت نماید
 و بعد از آن متوجه دار السلطنته حیدر اباد گردد.

(۱) یعنی کرشنا (۲) بسیار (۳) منصور گده (۴) یعنی بجانب باقرخان.

(ذکر غلاوقحطی که در سنه اربعین و الف هجری واقع شد
و از شدت جوع خلق نا معدود تلف گردیدن و خلائق
شهر بصحرا بجهت نماز استسقا رفتن)

از جمله غرایب آثار روزگار و تاثیر گردش فلک دوار و نتایج کواکب
سبعه سیار آنکه درین سنه مذکور قحط عظیمی که دیده اهل آن دو روز زمان
اینچنین حادثه ندیده بود واقع شد و قضیه که در عهد سلطنت حضرت یوسف
علی نبینا و علیه السلام در مملکت (۱) و قوع پذیرفته بود درین عصر خاقان
یوسف جمال سکندر اقبال مشهور عالمان گردید و تفصیل این اجمال آنست که
در اول فصل برسات به جهت نباریدن باران اجناس ما کوله قیمت بهمرسانید
و چون دوسه سال پیهم باران کم باریده بود درین سال که مطلق نبارید گرانی شد
و در اول برشکال در بعضی از مواضع تخم بر زمین ریختند و مترصد باران بودند
چون نبارید هیچ نروئید و در اکثر ولایات زمینها نامر زوع ماند و پانزده من برنج
که به یک هون بود بهفت من شد و رفته رفته بچهار من رسه من شد چون نصف
فصل برسات گذشته و نبارید خاقان سکندر اقبال یوسف جمال امر فرمودند
که محبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم الصلوات الله بعدد اقطار
الامطار سه روز روزه گرفته روز جمعه بنماز استسقا بروند پس علما و فضلا
و صلحا و اتقیا دار السلطنه حیدر اباد بنابر فرمان خاقان باین و داد سه روز
روزه گرفته صبح روز جمعه در خدمت نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی همه
پای برهنه نبوعی که در آداب نماز استسقا مذکور است روان شدند و ایام
و اطفال مسلمین و فقرا و مساکین گروه گروه همه بدرگاه و اهب الارزاق فریاد
اللهم ارحم کنان بصحرا رفتند و سه سال را جمیع لشکر خاصه خیل و امرا و وزرا
باعسا کر و حشم خود و کوتوال با جمیع تاجران و سوداگران شهر و مردم غیر
چاکر و هم چنین بزرگ صاحب منصب با توابع خود ما پای برهنه و ذکر کنان
طی مسافت نموده بصحرا رفتند و در راه بدرگاه حضرت رب الارباب و خالق
خاک و آب و روزی دهنده ذی حیات و پرورنده مخلوقات استغاثه و استسقا

نموده و از رود خانه کنار شهر گذشته در میدانی که برابر ندی محل واقع است جمع گردیدند و چون جمیع جاندار روزی خوار حضرت پروردگارند به برآمد و گوشه نشینان و زهاد کفار بلکه بجموع ایشان را نیز امر جهان مطاع واقع شد که بر سوم و قانونی که دارند بصحرا رفته از خالق جسم و جان و رازق اهل کفر و ایمان مستدعی باران شوند و ایشان نیز با جمعی عظیمی در يك ضلع از صحرا و کنار رود خانه بقانون خود رفتند و کل خلایق در آن پهن دشت جایجا فرقه فوقه جمع آمدند پنداری که صحرای عرصات و ازدحام و کثرت روز محشر نمودار شد و از کافه مسلمین و مومنین صفوف مطلوله ترتیب یافت و جناب عمده الفضلا قاضی احسن مشهور به قاضی مکه معظمه و خطیب و پیشنماز پیش صفوف ایستاده بکمال خضوع و خشوع بنماز استسقا مشغول گردیدند و ادعیه که از ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین منقولست بآواز حزین و دل اندوهگین خواندند و استسقا از حضرت رب العالمین نمودند و بعد از فراغ از آداب نماز و خواندن ادعیه منقوله ما ثوره مجلسی مشحون از علما و فضلا و صلحاء و اتقیا و اکابر دین حضرت سید المرسلین و عظمای وزرا و امرای دولت ابد قرین انعقاد یافت و نواب علایم فهای پیشوا الزمانی ادام الله عمره و دولته بر صدر مجلس قرار گرفته کیسهای زر سرخ و سفید که خاقان سکندر اقبال بجهت فقرا ارسال داشته بودند بمیان آورده بجمیع مستحقین و سایر صلحا و اتقیا و فقرا علی قدر مراتبهم قسمت نمودند و پول که بر فیل و شتر بار کرده نزد سرکار اشرف آورده بودند بتمام درویشان و محتاجان حواله دارلنگر فیض اثر را تعیین نمودند که تقسیم نماید و وقت عصر نواب علایم فهای با جمیع خلایق فاتحه از دیاد عمرو افزونی حشمت خاقان یوسف جمال خوانده به شهر مراجعت نمودند و در آن روز به ین اعتقاد خاقان سکندر سدا دو برکت دعای صلحا و فضلائی صاحب ارشاد بقدر (۱) یارانی بارید و زمین نمناک شد اما دیگر از سیحاب سراب آسمانقد ار اشک چشمی آب بر روی زمین نرسید و در عین فصل بر شکل حوضهای بزرگ مثل حوض پانگل و حوض ابراهیم پتن و حوض دار السلطه

و حوض حسین ساغر و چاههای عمیق که در قرون ماضیه کسی کم آب ندیده بود خشک گردید و اگر بطاون اودیة راصد گزمیکندند آب نمر در نمی شد فریاد العطش از ساکنان زمین برخاست در باغات اشجار نووکهن خشک شد صحرا و دشت از عدم آب و گیاه حیوانات و در تلف شدند و در ولایت و دیها خانها انبار اموات شد و در محلات و اشواق شهر چندان مرده افتاده بود که فرصت برداشتن نمیشد خلایق در آرزوی نان جان میدادند خاقان یوسف جمال امر فرمودند که در هر جا اجناس غلات ذخیره باشد همه را بشهر آورده بفروشند و نگاه ندارند از ینبهت درد ار السلطنه بقدر (۱) از اجناس ما کوله یافت میشود و در آخر این سال برنج دوازده سیر به یکهون و روغن چهار سیر به یک هون و نخود و گندم بقیمت برنج می فروختند اما در ولایت دیگر اجناس مطلق بهم نمر سید و مشت برنج به دشت زر میدادند و خاقان سکندر اقبال باوجود چند لنگر که صبح و شام بفقر آشی می دادند امر فرمودند که در هر محله لنگر ساخته طعام و آش بهر که خواهد بدند و در بیرون در و از های شهر لنگرهای بزرگ مقرر فرمودند که فقرای بیرون شهر محتاج به لنگرهای شهر نباشند و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان را امر فرمودند که بر در های خانه های خود آش بفقرا میداده باشند و دیکه های بزرگ آش را در محلات و بازارها میگردانیدند که هر کرا قدرت حرکت مانده باشد در گلویش می ریخته باشند و در هر محله چاهها را چندان به کنند که اگر بآن طرف زمین باید رفت رفته آب برآرند و بنوعی در ابقای حیات خلایق اهتمام فرمودند که مافوق آن متصور نبود و در قرنهای سابق که قحط شد هیچ پادشاه عالم پناهی خلایق را چنین نه پرورده و هیچ سلطان عظیم الشانی اهتمام خلق الله را باین مرتبه ننموده و این قحط در اکثر ممالک هندوستان شده بواسطه آنکه در ولایات هند باران نه بارید و از برهانپور خبر آوردند که در آن مملکت آب و گیاه مطلق بهم نمرسد و کل ذی حیات تلف گردیدند و در ولایت گجرات و احمد آباد گوشت آدم را آدم میخورد و باوجود این حادثه عظیمی عالیحضرت شاه جهان زر بیحد و نهایت

که خزانه از آن مملو بود در ایام قحط خرج نموده از برهانپور نقل مکان فرموده
رحل اقامت انداختند تا اکثر لشکر و خزانه تلف گردید و در دار السلطنه
حیدرآباد از کوتوالخانه آنچه در دقتر ثبت نموده اند قریب يك لك آدم از
اموات را کفن داده بودند و رای آنچه از مسلمان و کفار بی کفن بزرگ
رفتند - قطعه

بود چون طوفان نوح این قحط سال
جمله جاندار از ملك وجود
آتش افروخت این باد سموم
آب را در خواب اگر دیدی کسی
برزبان نان گر کسی را آمدی
شد نفسها شعله سان از تف جوع
گر گس و سگ بر هوا و بر زمین
و کلمه مرگ خلق آمده و غم و مرض تاریخ این حادثه عظمی است -

۱۰۴۰ ۲۳۰

(ذکر طلوع کرب قر مثال از مطلع اسمان خاقان یوسف جمال سکندر اقبال)
چون ایزد متعال و خالق ذوالجلال ذات بی مهال اعلی حضرت خاذا
یوسف جمال را از کل موجودات برگزیده است از مبداء کرامت مرتبه سلطنت
که قرین رتبه بنوت و رسالت است - نظم

گفته آنهاست که آزاده اند کین دوزیک اصل و نسب زاده اند
نزد خرد شاهی و پیغمبری چون دوتنگین دندویک انگشتری
ابواب خزاین غیبی و درهای کنوز لاری بیفتاح سعادت ابدی و مقالید
میا من سرمدی مکشوف و مفتوح ساخته نقایس جواهر آمال و امانی و لطایف
مآرب و مطالب کامرانی بر ساحت ظهور و بساط نمود گذاشته در نظر بصیرتش
جلوه میدهند و از مؤیدات این مقال لالی مثال آنست که در بهر آخر روز چهارشنبه
ششم شهر رمضان المبارک سه مذکوره یکی از سر پرده نشینان تقی عصبه

و بزم آریان انجمن عشرت که از خاقان یوسف طلعت سکندر فعلت حمل داشت وضع نمود و گوهر شجر اغی از مخزن غیب در شبستان وجود پرتو افگن شد و کوکبی قمر مانند از برج سلطنت تابان گردید و بلقیس الزمان و خدیجه الدوران (۱) اغی زیب دهنده بارگاه عصمت و صلاح صدر نشین محافل قدسی شمایل عفت و فلاح حیات بخش خاصان حرم مکرم محترم و آندۀ اعز سلطان سکندر شیم بجهت این فرزند دلبد اولین که نصرت رب العالمین بخاقان زمان و زمین کرامت و عنایت فرمود و بارگاه حرم محترم بساط عیش و عشرت انبساط فرموده بجمیع مخدرات طاهرات که بمنزله شگوفه و ریا حین گزار سلطنت اندو بقرباتی و قرب منزلت معزز و مکرم تشریفهای خاص عنایت فرمودند و جناب آصف مرتبت شریف المملک سرخیل شاهی درین روز عشرت اندوز صدگردون شکر در محلات و اسواق دار السلطنه بتمام خلایق تقسیم نمود و زبده الفضلای الزمان قاضی احسن و ملا محمد تقی منجم که برای تحقیق وقت و ساعت آن مولود مسعود خجسته و رود و ملاحظه اطوار و آثار اختران مرصود و گردش فلک کبود مامور بودند تشریفات فاخر و انعامات متکثر مرحمت فرمودند و جامع این نسخه مبارکه در همان روز بهجت اندوز برای تولد آن دُر درج عصمت و دری برج عفت بالبدیهه این ماده تاریخ را یافته - مصراع نمایان شد مہی از برج تاریخ -

(ذکر وفات مملکت مداری شریف المملک سرخیل شاهی و خاقان

سکندر شان منصب سرخیل را بمیرزا حمزه استرآبادی تفویض

فرمودن و اوچند ماهی باین امر جلیل سرافراز بودن)

چون ملا محمد تقی تفرشی بمنصب رفیع القدر سرخیلی مکرم شده بخطاب مستطاب شریف المملکی محترم گردیده باعلی مدارج و معارج قرب حضور و افرا نور صعود و عروج نمود به کمال استقلال برتق و فوق مهمات دیوانی و ضبط و ربط امور مملکت و مداخلات سلطانی اشتغال مینمود و رتبه سرداری چون بامنصب سرخیلی جمع داشت آخرهای روز میدان دلگشای کنار رود خانه که

دربرا برندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان
چابک سوار چوگان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسب دواییدن و گوی
بامنصب سرخیل جمع داشت اخرهای روز بمیدان دلکشای کنار رود خانه که
دربرا برندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک
سوار چون گان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسب دواییدن و گوی زدن
از فرس تیز تک رده شده اعضایش بقدری کوفت ناک گردید و بعد از یکچندی
که اندک تحقیقی در شدت الم حاصل شده بود در سلخ شعبان در اعلی باغ جستن
کاوخ اندازان رمضان میکرد از افراط اکل و بد هضمی بیضه و اسهال منجر
شد و در تمام ماه رمضان با وجود کوفت مذکور صبح و شام بدولتخانه گیتی نشانه
آمده بخدمت قیام مینمود کوفتش روی در اشتداد داشت و روز عید رمضان
که خاقان سکندر شان بر اورنگ سلطنت قرار گرفته مجلس سلطنت و بساط
عالم انبساط خلافت آراسته بارعام جنود ظفر و رود داده بودند تا وقت عصر
بر سر پای ایستاده بچاکری و عرض حاجات لشکر و خدمات دیگر مشغول
بود و بعد از عید کوفتش شدت تمام پیدا کرده دیگر دیوان اعلی نتوانست
که برود و حکیم اسمعیل گیلانی و اطباء هند معالجه مینمودند اما فایده نمیکرد
و شدت المش روز بروز می افزود خاقان یوسف جمال سکندر اقبال حسن
علیخان غلام حضور و افرانور را بجهت پرسش احوال او فرستادند و طبیبان
سرکار اشرف را نیز بمعالجه امر فرمودند چون پیمانه حیات مولوی پر شده بود
رفع تقدیر بهیچ علاج و تدبیر نگر دید و در صبح نوزدهم شهر شوال سنه مذکوره
ناکام ازین مقام حسرت فرجام بدالم عقبی روان شد و لفظ مرض و ختم ۱۰۴۰
۱۰۴۰ موافق عدد این سال است مدت حکومتش دو سال و هشت ماه بود
اعلی حضرت خاقان سکندر شان را تاسفی از رفتن آن خدمتگار نیکوکار بهر سید
زیرا که تا شرف خدمت حضور و افرانور دریافته بود بنوعی درد فایق
خدمتگاری و آداب عبودیت و شیوه خیر خواهی میکوشید که مزیدی بر آن
مصور بنود و مراتب قرب و منزلتش یوما فیوما می افزود و توجهات خسروی

بوجه اتم شامل حالش گردیده و کمال محرمیت بهم رسانیده بود و بعد ازین قضیه انواع توجه نیاز ماندنهای او نموده تفقدهات بحال زوجة او فرمودند و قرباتن و همشهریانش را نوازشات فرموده همه را با سامان کلی رخصت رفتن عراق مرحمت کردند و نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی بعد از شریف الملک صلاح چنان دیدند که ناخاقان سکندر شان شخص قابلی را بجهت این منصب عالی تعیین فرمایند - میر قاسم ناظر الممالک و میر مهر الدین محمد مشرف و ناراین را و مجموع عدار و عمال دیگر تمشیت امور دیوانی و سرانجام معاملات پادشاهی مینموده باشند پس عمال مذکور بامور کار خانها و راتب کھوتی و مطبخ و فیلخانه و طویل و امی رسیدند و درین سال چون اجناس غله قیمت پیدا کرده بود و از ولایت غلات بجهت خرج کار خابجات کمتر می آمد و هر روز قریب دوهزارهون جنس برای سرکار بایست خرید کار بر عمال تنگ شد و از هر محل فریاد برخاست و از ولایت بواسطه نشدن زراعت زر کمتر بخزانہ عامه می آمد و قواعد دخل و خرج دیوانی بهم خورده مهمات معطل ماند مدت سه ماه باین طریق میگذشت پس اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال میرزا حمزه استرآبادی را که به صفات راستی و امانت و دیانت موصوف بود و دنیای که شصت هزارهون مت داشت بحواله او بود بجهت منصب جلیل القدر سرخیلی پسندیده دریست و چهارم ذی الحجه سنه مذکوره بتشریف این منصب عالی سرافراز فرمودند و میرزای مشار الیه بمرتبه اعلای حکومت صعود نموده شروع در عمل نموده بر راستی و دیانت انجراح مرام و تمشیت مهمات می پرداخت چون مهارتی در فن استیقا و قلمرانی و بصارتی در عملداری و کار دانی نداشت از مکر و حیل بهامنه در بعض امور متوقف میشد بنابرین تعطیل درکارها بهم میر سید زاین جهت فریاد از اهل کار خانها و محلات برخاست و قرب و عزتی که لازم این منصب رفیع است جناب میرزا را بهم نرسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بالضروره نظر بحال لشکر و رعیت و اصناف چاکران کرده در فکر آن شدند که منصب رفیع سرخیلی را بمرد کار دانی که از عهده آن کما یتبغی تواند بر آید تفویض فرمایند تا مهمات پادشاهی و امور

جهور رعیت و سپاهی بی فریاد تمشیت یابد و اکثر اوقات بنفس اقدس متوجه محل و عقد مهمات سلطنت سامان کلیات امور سپاه و رعیت میشدند به رای صوابنهای مهر انخلا در اندوای ظلمات شبها و تیر گئی توقفات و تعطیلات مهمات یدبضا مینمودند و طبقات ازم از اهتمام سلطان سکندر احتشام کمال رعایت می یافتند و از مراحم و عواطف شاهنشاه گیتی پناه کامیاب و بهره مند میگرددند .

(ذکر سوانح اقبال سال بیست مآل ختم جلوس همایون که مطابق هزار و چهل و یک هجریست و بیان مجملی از احوال نظامشاه که بقدری

نسبت بآمدن مرهری برهن سپه سالار عادلشاه سرحد

قلعه کرلاس دار دوشرخ بعض قضایای منسوب بآن)

برضایر فضیلت ماثرا باب فهم و ادراک که دانایان آثار کواکب و گردش

افلاک اند مستور نماند که در تاریخ هزار و سی و سه هجری ملک عنبر نظامشاهی

که بدار الملک عقبی روان شد نظامشاه مطلق العنان گردیده زمام مهمات سلطنت

بقیضه اختیار و اقتدار خود در آورده بمعدلات و نصف و حفظ ملائکت بلند

آوازه شد وصیت شجاعتش باطراف مالک انتشار یافت و فتح خان پسر ملک

عنبر حبشی جهت دواعی فاسده و بیم و هراسی که داشت در خدمت نظام شاه

بدلگرائی و منافقت میگذاشت تا آنکه روی اطاعت بسوی کفران نعمت تافته

بولایت مغل رفته ملتجی بفرمان روی مالک هندوستان گردید و لشکر گرانی

باچند سردار و امرای مغل برداشته بر سر نظامشاه آمده در حوالی قلعه دولت

آباد برابر نظامشاه صفوف لشکر بجهت قتال برآ رست و شامت کفران

وعدوان شامل حال آن جاہل نادان گردیده در مکر محاربه و مقاتله زخم

منکر از دست نظامشاه خورده دستگیر شد و شکست بر لشکر مغل افتاده بعضی

از اعیان ایشان به ذل اسیری و خواری گرفتاری منکوب شدند و نظامشاه فتح

خان و مفسدان دیگر را به قیود سلاسل و اغلال مقید نموده بحبوس ساخت

و امرای اسیر مغل را تشریف و خرجی داده بدرگاه پادشاهی فرستاد و بعد

ازین فتح قدرت و عظمت نظامشاه از دیاد پذیرفته کمال استقلال بهم رسانید تا در سیال هزار وسی و شش هجری که عالیحضرت شاه جهان بعد از والد ماجد خود بر سریر سلطنت و فرمان روی متمکن شدند بگرفتن خان جهان پتان که از اعظم امرای پنجهزاری بود و بشجاعت و کثرت اقوام و اقربا و جمعیت از سایر اعیان آنجا کمال امتیاز داشت و در زمان نور الدین جهانگیر پادشاه صاحب صوبه و ولایت خاندیس و برهانپور بود و از و آثار نفاق بظهور رسیده متوجه شدند و خان جهان از پادشاه روگردان گردیده از بالای گهات گذشته با نظامشاه ملاقات نمود و چند روزی اقامت کرد تا ملاحظه نماید که از نهانخانه عیب چه به حیز ظهور میرسد و نظام شاه با خانجهان کمال گرمی و مردی نموده در رعایت خاطر او میکوشید و درین وقت فتح خان را از حبس برآورده غایت شفقت و مرحمت بحال او نموده از مقربان و محرمان خود گردانید و عالیحضرت شاه جهان چون در برهانپور نزول اجلال فرمودند ارادت خان و نصیری خان و بعضی از امرای عظیم الشان را بالشکر فراوان بر سر گهات و ولایت نظام شاه بگرفتن خانجهان فرستادند امرای مذکور بولایت نظام شاه در آمده طلب خان جهان از مشاواریه نمودند نظام شاه جواب داد که خانجهان را من نه طلبیده ام او خود آمده اگر خواهد خودش بخدمت پادشاه خواهد رفت والا آنچه اقتضای مشیت حضرت ایزدی باشد چنان خواهد شد چون از آمدن لشکر مغل عرصه بر نظام شاه بقدری تنگ شده و غلا و قحط باعث از دیاد تضییق گردیده بود خان جهان با تنفاس لشکر نظام شاهی چند نوبت با امرای مغل محاربه نموده دیگر قوت مقاومت در خود و مصلحت بودن در آن مملکت ندیده با اقوام و اقربا که قریب هزار نفر بودند از ملک دکن برخست نظام شاه بجانب آگره روان شد که شاید خود را با افغانان بنگاله برساند و در راه هر جا افغان و پتان که بود بخان جهان ملحق میشد چون عالیحضرت شاه جهان شنید که خانجهان از ملک دکن بیرون رفته عید الله خان زخمی و مظفر خان و چند سر امرای دیگر را بتعاقب خان جهان فرستاده و ایشان در راه آگره بخان جهان برخوردند و او از کمال تهور

پای مقاومت در میدان محاربه استوار ساخته از صبح تا وقت ظهیر جنگ مردانه کرده لشکر مغل را برهم زده بود چون اقبال پادشاهی بلند بود در انشای جنگ تیری یا تفنگی برو خورده از ایسپ در افتاده اقربای او چون روی بجای دیگر نداشتند همه در معرکه کشته گشتند عبد الله خان سرخا بجهان و سر اعیان اقوام او را بریده به برهانپور آمده در زرسم عالی حضرت شاه جهان انداخت و بعد ازین فتح حضرت شاه جهان در مقام تسخیر ولایت نظامشاه شد و جمعی از امرا که در آن ولایت متفرق شده بودند هر کدام قلعه و جاها را گرفته نشسته بودند و نظام شاه بی امداد و معاونت سلاطین دکن دل بر کرم و عنایت الهی بسته در دولت آباد نشسته بود از غایت کلفت و ملالت تغیری در مزاج و خبطی در دماغ او پیدا شد و بفتح خان که غلام زاده قدیمی بود اعتماد نموده عنان حل و عقد معاملات سلطنت بقبضه اختیار او سپردا و خود کینه دیرینه در خزینه سینه داشت و همیشه متر صد فرصت می بود تا نظام شاه را معدوم ساخته بر نسبت ملک عزیر پدرش صاحب اختیار سلسله نظام شاهي گردد و از آن روزی که از حبس نجات یافته بود در فکر ظهور این امر می بود و تدبیر او موافق تقدیر آمده در شبی که نظام شاه بر بستر غفلت با صد کلفت غنوده بود بابعضی از اهل شقاوت و عناد نظام شاه را گرفته مقید و محبوس ساخت و پسر صغیر السن او را پادشاهی برداشت

نظم

مده فرصت نیست دشمن خویش که آنچه تو نکردی او کند پیش
تو در خوابی و دشمن سخت بیدار زمرده تا بزنده فرق بسیار
و قریب پنجاه نفر از قربان و ارکان دولت نظام شاه را بقتل آورد و بعد
از چند روز از کوری دیده باطن و زشتی طینت قصد صاحب و ولی نصبت کرده
نظام شاه را بملک عدم فرستاد و این امر قبیح شنيع را که باعث لعنت خدا
و بیزاری کل خلایق بود خوشامد عالی حضرت شاه جهان دانسته متابعت و مبايعت
ایشان نمود و بحسب ظاهر مورد نوازش گردید و در ملک خرد امر نمود که
خطبه عالی حضرت شاه جهان را در مساجد بخوانند و آخر سزای این حرام خوری

شامل حال او شد چنانچه عقرب مذکور خواهد گردید و سرداران و لشکر مرسته نظامشاهی چون بے صاحب شدند و متابعت فتح خان حرا محذور نمی نمودند و اکثر جاگیر و مقاصد ایشان را لشکر مغل متصرف شده بودند بناچار ترك اوطان قدیمی نموده بعضی با امرای مغل پیوستند و بعضی بخدمت حضرت عادل شاه رفتند و جمعی اراده نمودند که التجا بآستان سلطنت نشان خاقان سکندر شان بیاورند و درین وقت ارادت خان که سر لشکر افواج پادشاهی بود و بواسطه گرفتن خانجهان بالای گهات آمد، بود قلعه دهاوور را که از قلاع مشهور ولایت نظامشاه بود بتصرف در آورده بمحاصره قلعه پرینده که این نیز حصن متین و منجد ولایت عادل شاه است اشتغال داشت و حضرت عادلشاه ملاحظه نمود که اگر تغافل کرده شود قلعه پرینده نیز به تصرف مغل درمی آید و چون سرحد اتصال دارد بیم مفاسد دیگر دست بصلاح دید مصطفی خان و خواص خان که دو رکن اعظم آن دولخانه اند مرهروی پندیت را سر لشکر کرده باده دوازده هزار سوار بمدد قلعه پرینده فرستاد و مرهروی مذکور بالشکر موفور نظامشاهی و عادلشاهی بدوا حرا لشکر مغل رفته ایشان را از دور قلعه پرینده برخیزانید و تا کنار رود خانه که در آن حوالی است تعاقب ایشان نمود و چون از مرآن لشکر خاطر خود را جمع نمود بجانب سرحد کولاس که از جملة ممالك محروسه است آمد و با امرای نظامشاهی که التجا بدرگاه گیتی پناه می آوردند برخورد و ایشانرا بمخلع شاهانه و نوید جاگیرها و مقاصد مرغوب فریخته ضمیمه لشکر خود نمود و خبر بزدشاه ابو الحسن حاجب عادلشاه که در دار السلطنة مقیم (۱) است فرستاده استدعای مدد خرج ازین دولخانه عالی نمود چه در زمانی که شاه محمد پیرزاده پیشوا بود و رعایای سرحد ممالك محروسه با سرداران سرحد عادلشاه منازعه نموده بوده اند و چند دینه و پرگنه از سرحد عادلشاه بغارت و تاراج رفته بود و شاه محمد بجهت تدارك آن خرابی قرار داده بود که مدد خرجی بفرستد تا آن ولایت ویران شده معمور نمایند مرهروی سپهسالار طلب آن وجه مینمود که درین وقت سامان لشکر نموده بمحاربه امرای مغل قیام نماید

و شاه ابو الحسن حاجب نیز از روی دولتخواهی التماس امداد و اعانت مینمود
اما مرهری را چون تا کید بلیغ از جانب عادلشاه شد بود که بزودی کارسازی
نموده باستعداد لشکر پردازد تقاضا و ابرام سپار (۱) مینمود و قلعه کولاس را
محاصره کرده مدت يك ماه در حوالی حصار قلعه منیع مکرر جنگ واقع شد
و جمعی از طرفین مقتول و مجروح گشتند و مستحفظان قلعه کولاس بروج و باروی
حصار را بتوپ و تفنگ و بان و انواع آتشبازی استحکام تمام داده هر روز آن
لشکر را هدف تیربلا می ساختند و جمعی را بخاک خواری می انداختند و مرهری
چون در محاصره بغیر از خسران حاصلی ندید دست از محاصره بازداشته باجمعی
عظیمی که قریب بسیت هزار سوار و پیاده و هرزه کار بسیار بودند چند منزل
پیش آمده شروع در نهب و تاراج رعیت نموده جمعی از مینوار که در آن سمت
بودند حقیقت حالات را بملازمان بارگاه عالم پناه عرض می نمودند -

(ذکره نامزد نمودن سرداران رفیع الشان بجهت دفع سپهسالار
عادلشاه و مرهری از روی ملایمت برادر خود را پایه سریر
سلطنت فرستادن و منازعه بمصالحه مبداء شدن)

چون خبری اعتدالی مرهری سپهسالار عادلشاه بمسامع ملازمان سده بارگاه
گیتی پناه رسید در محلی که بارگاه از جمیع امرا و وزرا و اعیان و مقربان پایه
سریر و معتمدان اورنگ سلطنت مصیر مشحون بود از جرات مرهری آتش
غضب پادشاهی که متابه نیران عالم سوز قهر الهی است بنوعی اشتعال یافت که
نزدیک بود که خس و خاشاک و جود مرهری و لشکرش و کار فرمایان او را
بشرارهای مانند یوارق خاطفه در لمحۃ البصر سوخته و خاکستر گردانند مقربان
اورنگ خسروی خصوصاً نواب علامی فهایم پیشوا الزمانی در آن حالت
جرات و خصلت عرض مطالب نموده بعد از شرف حصول رضا زبان بدعا و ثنای
خسرو کشور کشا کشوده فرمودند که -

نظم

پادشاه اظل چترت بر جهان گسترده باد از سموم قهر تو گلزار خصم افسرده باد
اگر بحر غضب پادشاهی در تلاطم آید امواج افواج لشکر و حشر جهان را

زیر و زبر خواهند گردانید و از نهیب مهیب رعد آوای خسروی اگر دشمنان
چو کوه پابر جای باشند زان لعرشه دراز جای جمعیت ایشان افتاده بودند و پیوند
اعضای ایشان بنوعی متلاشی گردد که در نفخ صور مجتمع نگردند -

قطعه

شعله قهرت از علم بکشد بشود همچون برق عالم سوز
دست خشم اگر زندسبلی بشود همچو شام چهره روز
بغضب گرنگه کی بفضول همچو دیماه میشود نو روز
طبیعت بحر خاصیت پادشاهی مقتضی آنست که ازین عارضه جزئی کدورت
پذیر نگردد و از تصادم حوادث کلی ذره از وقار کوه آثار خسرو جهاندار تحرك
نماید اگر مرهری سالک طریق اعتذار نشود و زبان استغفار نکشاید - یکی از
ملازمان پایه سریر سلطنت را امر فرمایند که با نجار فته گوش او را بنوعی بمالد
که سرش از پیکر بدن جدا شود و عبرت سرکشان دیگر گردد پس بزلال سخنان
حکمت مآب نواب علامی یشوا^۱ الرمانی شعله نیران غضب خاقان یوسف جمال
سکندر اقبال بقدرے منطقی گردیده قرار دادند که جمعی از امرای عالیشان را
بافوجی از جنود ظفر و رود بر سر مرهری نامزد نمایند و متوجه امرای که در
دار السلطنته حاضر بودند شدند و دنیای که بحواله شریف الملك بود و جاگیر
خوب و مقاصد مرغوب داشت بشجاعت آثار خدا و یردی سلطان که بتازگی
از جانب ملائکت بنگاله منصب عالی حضرت شاه جهان را گذاشته التیجا باین آستان
ملك پاسبان آورده بود مرحمت نموده در سلك وزرای ذی اعتبار منتظم فرمودند
و یاقوت خان حبشی را که در ولایت کسیمکوت در معرکه بنزد باقر خان صاحب
صوبه بنگاله باقدام جلالت پیش نرفته بر دطلب نموده بودند دنیای او را بمظفر
خان پتان مرحمت فرمودند پس اعظم الوزرا و اشجع الامرا یولجی ییگ و خدا
و یردی سلطان و قزلباش خان و مظفر خان و عالم خان و چند سردار دیگر از
مسلمان و چند نفر از حواله داران لشکر خاصه خیل مثل اژدها خان و استقلال
خان و از سرداران هندو جگدیر اوو بها لیرا و آنی را و بعض سرداران منیوار

را که هر يك دوهزار پياده داشتند بمقابله لشكر عادلشاه نامزد نمودند و حكم اشرف صادر شد كه مرهري كافر اگر اراده پيش آمدن نمايد نگذارند و چون جاسوسان خبر رسانيدند كه مرهري سرداران نظامشاهي را با خود متفق ساخته قريب سي هزار سوار و پياده و جمعي كثير از غارت كنان او باش هرزه كار مجتمع ساخته قصد پيش آمدن دارد خاقان سكندر شان بجهت دفع ايشان امر فرمودند كه خيمه و بارگاه نه گزي را چون سپهر اخضر بر سمت لشكر عادلشاه و نظامشاه برافرازند و جمعي از سرداران عاليشان را كه بجانب باقر خان نامزد فرموده بودند مثل شجاعت و وزارت دستگاه اعظم الامرا خواجه افضل تركه بالشكر خودش و شير محمد خان و حواله داران لشكر خاصه خيل را طلب فرمودند كه باستعداد حرب و ضرب متوجه دار السلطنه گردند و امر شد كه شجاع الملک در ولايت كيسيكوت با امرای آنجا اقامت نمايد و چند نفر از غريب و دكني را درين وقت سردار كردند اول عليخان بيگ افشار را كه در سلك بندگان كيوان پاسبان منتظم بوده ده هزار هون تنخواه مرحمت فرمودند كه صد جوان بهادر ترك نگاه دارد و ميرم بيگ ذوالقدر را كه او نيز از جمله بندگان اين دولتيخانه عاليه بود ده هزار هون جاگير دادند كه صد سوار تفنگچي قدر ا ندار نگاه دارد و محمد سعيد بيگ بدخشي را كه جوان شجاع بود در سلك ملازمان آستان رفيع الشان منتظم ساخته بنسبت دو نفر مذکور تنخواه دادند و سيد بانو و مخدوم ملك دكني و چند كس ديگر از اهل دكن را كه بشجاعت و دلاوري موصوف بودند نوازش فرموده بمرتبۀ سرداري سرافراز ساخته مقاصد و تنخواه دادند و امرای جديد بالشكر مكمل و مسلح و اسبان تيزي و تركي فوج فوج در ميدان دلوكشاي داد محل از نظر ملازمان پايۀ سرير سلطنت مصير گذشته بتشريف و تحسين سرافراز شدند و قبل از اين مذکور شده بود كه سرداران نظامشاهي بقصد ملازمت و بزرگي اين دولتيخانه گيتي نشانه مي آمدند مرهري محيل ايشان را فريب داده نگاه داشته بود راي عالم آراي شاهنشاه جهان پناه اقتضاي آن نمود كه سنك تفرقه در جمعيت مرهري اذاخته قولنامه با تشریفات فاخر بجهت آن سرداران ار سال دارند

از اجله و يتھوجی کا تیا مرهته که دوسه هزار سوار جرار داشت چون قول و تشریف با و رسید سر مفاخرت بر آسمان سوده جمیع لشکر و چند سردار تابع خود از اردوی مرهری جدا شده بربک کنار نشست و قوت غرور و استکبار مرهری بضعف و انکسار تبدیل یافت و خاقان سکندر شان جمعی از پیادهای منیوار طرار عیار را نامزد فرمودند که در شبهای تار باردوی مرهری غدار در آمده بداس الماس آثار گوش و بینی کفار را بریده بیاورند و مقرر شد که جایزه بینی آوردن یک هون و گوشها آوردن یک هون داده شود و سرداران عالیشان که نامزد شده بودند مقدار سه کا دراه بسمت لشکر عادلشاهی رفته بشان و شوکت سنجری قرار گرفتند مرهری بعد از ملاحظه این احوال ترک فضولی نموده بشیوه تملق و اعتذار پیش آمد و خواهر زاده خود مرهری نام را پیایه اورنگ خاقان سکندر احتشام فرستاده بوساطت شاء ابو الحسن حاجب عرض نمود که غرض از آمدن این خدمتگار دولخواه محض استعانت و استمداد است چون دشمن قوی بکمال بی مروتی روی به مملکت دکن آورده اگر اتفاق واقع نشود ممکن که اهل نفاق را تصرف درین ممالک بهر سدی مدافعه دشمن بر ذمت همت سلاطین دکن که همیشه آبا و اجداد ایشان متفق و متحد بود دانداز لوازم است چون سخنان مرهری مشتمل بر خیر خواهی بود اعیان دولت خواهان پایه سریر سلطنت مصیر تجویز نمودند که باطنا با عادلشاه موافقت نمودن اولی و اناسب است و امداد و اعانت ایشان فرمودن تا نالتکری که نامزد ولایت دکن شده اند رفته در مقام زد و خورد با ایشان در آیند احسن است و در تاریخ پانزدهم شهر صفر سنه مذکوره به تدبیر مصلحان خیر اندیش فیما بین صلح واقع شد و تفرقه عوام الناس به جمعیت تبدیل یافت و خلایق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر منزلت بوسف طلعت در مها دامن و امان آرام و قرار گرفتند -

(بیان آمدن سیلاب دریا مثال در اول فصل برشکالین سال خرمی مآل)
 بقلم و قایع نگار مشکبار در قضایا و سوانح سال گذشته ترقیم و تحریر یافته بود که چون باران مطلق نه باریده بود قحط عظیم واقع شد در فصل برشکال

این سال حضرت کریم رحیم از غایت رحمت و کرم عظیم روزی خواران بسین
زمین را حیات مجدد کرامت فرمود و از و فرو کثرت اقطار امطار و ترالی و
تواتر رحمت بی شمار ساحت دشت و صحرا مثابه دریا شد و مدت چهار ماه
علی الاتصال از عالم بالا و فضایی هوایاران چون سیلاب بر زمین می آمد و سوزش
های بزرگ بحر آساور و د خانها از آب مملو گردیده رود خانه که از جانب
شمال متصل بدار السلطنه حیدرآباد است در صبح چهارشنبه سوری یست
و هفتم ماء صفر بشدت تمام آمده از بالای پل گذشته بدرون شهر ریخت و تادر
خانه علی آقای کوتوال ماضی آب آمده اکثر عمارات را فرو گرفت و پاره
اشجار باغ محمد شاهی را که در دولت خانه عالی و کنار رود خانه واقع است
سیلاب برد و جانب دروازه بشیر پور را اکثر عمارات عالی و منازل فقرا ویران
ساخت چنانچه جماعت معمر میگفتند که در هیچ قری سیلاب باین بسیاری و شدت
نیامده بود و جوش آن از وقت صبح تا دوپهرو سه گهری روز بود و بدانزان
حوش و زیاده شدن آب روی در تخفیف داشت -

(ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیلی بمهرز اروز)

بهان صفاهائی بامداد نواب علامی پیشوا الزمانی)

قبل ازین در صفای سوانح سنه سابقه بخواه عنبرین شامه مرقوم شده بود
که منصب عالی سرخیلی را بسیادت پناه میر حمزه تفویض فرموده بودند و مشار
البه در تمشیت مهمام پادشاهی بقدری راجل بود و امور رعیت و سپاهی چنانکه
بایست سر انجام نمی یافت و بهامنه بحیل را دست تصرف در از شده بود بنابراین
خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فکر این شدند که بمردامین کار دانی رجوع
فرمایند درین وقت نواب علامی فهای پیشوا الزمانی میرزا اروز بهان صفاهائی
را که در او اخر سلطنت پادشاه سکندر دستگاه علین بارگاه نور الله مرقده
سرخیل بود و منصور بخان حبشی که در اول سلطنت خاقان یوسف جمال میر
حمله شد او را معزول کرده در سلك مجلسیان حضور منسلک ساخت بجهت این
منصب جلیل تجویز نموده کار دانی اوز ابسماع جاه و جلال خسرو سکندر

اقبال رسانیده در مقام ترقی میرزا مستار الیه شدند چون اکثر مهمات بی سرانجام و معطل بود حضرت اعلیٰ نیز بضرورت تصدیق این امر فرمودند و بتاریخ سیوم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف منصب مکرم سرخیلی (۱) بمیرزا روزبهان مرحمت فرمودند و میرزا حمزه معزول شده مدت حکومتش سه ماه و ده روز بود پادشاه گیتی پناه بجهت تدارک این امر دنیای فیروز خان غلام ترک را که در این ایام تصدیق فرق اشرف اعلیٰ متده بود به میرزا حمزه مرحمت کردند و جاگیر دنیای اول و ثانی یک لك دون تندو در سلك مجلسیان حضور منسلک گردید و میرزا روزبهان به مرتبه اعلیٰ صعود نموده بضبط و ربط امور سلطنت پرداخت و به تنظیم و تسبیح معاملات پادشاهی مشغول شد اما آفتاب طبع اشرف اعلیٰ بروج و جنات احوال او پر توننی انداخت و خدمات موفور او منظور خسرو جهان پناه نمی شد و در مرات غیب بمای ضمیر مهر تنویر شاهنشاهی صورت دیانت و امانت وی مرئی و مشهود میگردید و همیشه در تصور پادشاه عالم پناه این بود که کس امین بجهت این منصب عالی از ملازمان پایه سرب اختیار فرماید اما میرزا در اباحت مرام سپاه و رعیت و تنظیم مهمات سلطنت اشتغال داشت و معاملات سلطنت را بنوعی که می دانست تمشیت می نمود و مهمات مملکت را آن چنانکه می توانست سامان میداد و پادشاه گیتی پناه تفرج او ضاع و اطوار و خدمات او می نمود و اقوال و اعمال او را ملاحظه می فرمود و حزم پادشاهی اقتضای آن می کرد که چند روزی بدین نوع بگذرانند تا بمقتضای الامر (۲) مرهونه باوقاتها آنچه باید کرد بفعل آورند اکنون عنان کفایت قلم را بجانب بیان بعض قضایای سنه مذکوره منعطف میدارد و من الله الاعانه -

(ذکر آمدن و تهو جی کا تیا مرهه بدرگاه گیتی پناه و پسرو

برادر زاده اش باعلی مرتبه و زارت سرافراز شدن)

عدلیب ناطقه سخن گذار بترجمان قلم مشکبار در سواتح سنه سابقه اظهار نموده بود که اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقتدار بجهت امرای نظامشاهی که التجا بآستان کیوان پاسبان می آوردند و مرهبری پندیت محیل فریب داده بلشکر عادلشاهی

ملحق ساخته بود قول و تشریف از سال داشته ازان مکار جدا ساخته بودند چون مره‌ری برگشت سرداران مذکور که بزرگ ایشان و یتھوجی کانتیا بود و به شجاعت و دلاوری از شجاعان و سرداران ملک دکن کمال تفوق داشت باد و سه هزار مره‌ته مادیان سوار جرار سر قدم ساخته بحوالی دار السلطانه رسیدند خاقان سکندر اقبال بجددا تشریف خاصه واسپان بادپای برای او فرستادند و او را مشمول عنایات فرمودند چون هفته د حوالی دار السلطانه توقف کرد و یتھوجی کانتیا را بیماری صعبی عرض شده از بستر ناتوانی عزم خدمت مالک جحیم و توجه بمقر عذاب الیم نمود و دردم نزع و سوچی هر کاره نظامشاهی را که در دار السلطانه می بود وصی محمود ساخته پسر و برادر زاده و سرداران و لشکر خود را با و سپرده بماوای حقیقی خود شنافت اعلی حضرت سکندر شان بعد ازین قضیه دفعه دیگر تشریفهای فاخر و چند راس اسپ و سه زنجیر فیل و هت کره مرصع مصحوب ناراین را و بجه و عد ارشاهی فرستادند تا پرسش بازماندگان و یتھوجی نماید ناراین را و بجه و عدار باردوی ایشان رفته زن و یتھوجی و پسر و قرابتان او را تشریفات پادشاهی داده اجتماع را از مراحم و عواطف خسروانه امید وار ساخت و مراجعت نموده حقیقت آن لشکر و عبودیت و فدویت ایشان را بملازمان پایه سریر خسروی عرض نمود و بعد ازان امر معلی شرفصدور یافت که شجاعت دستگاه نصیر الملک حواله دار خاصه خیل باد و هزار سوار از شجاعان خاصه خیل رفته ایشان را از دروازه کوه طور بمیدان وسیع الفضای داد محل آورده سلام بدهاند پس نصیر الملک بموجب امر اعلی بالشکر خاصه خیل رفته اجتماع را که قریب شش هزار سوار و پیاده بودند از دروازه کوه طور داخل دار السلطانه ساخته بفضای عالم پهنای میدان اد محل در آورد و ایشان فوج فوج با سرداران پیش آمده شرف کورنش و زمین بوس دریا فتند و پسر و برادر زاده و یتھوجی و سی کس از اقربای او را که هر یک سردار فوجی از افواج مره‌ته بودند بحضور وافر النور طلب شد و اعلی حضرت خاقان سکندر شان برادرزنگ مرصع قرار گرفته پسر و برادر زاده او را بیالا طلیده تشریف فاخر شاهانه و کمر خنجر

مرضع و هت کړه مرضع و یست و هفت راس اسپ و پنج زنجیر فیل مرحمت فرمودند و آن س کس را تشریفات لایق دادند و مبلغ سه لک هون جاگیر و مقاصد با آنجماعت مرحمت نمودند و در سلك امرای این درلخانه گیتی نشانه منتظم کردند و ولای دنیای ایشان بعد از دنیای عین الملك مقرر شد و پهره و گیتی ایشان نیز در میدان دلکشای داد محل بعد از دنیای عین الملكی واقع می شد -
(ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حواله داری خاصه خیل بقاسم بیگ که بحواله نصیر الملك بود و دنیای عین الملكی از آدم خان گرفته بنصیر الملك مرحمت نمودن و وقوع فوت خواجه افضل

ترکه و دنیای او را به جناب یولچی بیگ حواله فرمودن)

چون قاسم بیگ ولد ارشد قلی بیگ ترکان که آبای عظام ایشان از منسوبان این خاندان و بندگان خاص این دودمان عظیم الشان بوده اند منصب رفیع کو توالی را گذاشته بسلام صبح و شام اشتغال داشت و خاقان سکندر شان متوجه حال او شده منصب لایق باو تفویض می خواستند بکنند و آدم خان حبشی را که در قلعه کولاس بود و در وقت آمدن مره ری آنچنانکه باید در حفظ و حراست آن سرحد نگوشیده در تدبیر محاربه و قانون مقاتله از عدم و قوف قاصر آمده بود او را ازان قلعه طلب داشتند و وزارت اعظم عین الملكی که بی سامان و رونق گردیده بود ازو گرفته به نصیر الملك مرحمت فرمودند و منصب حواله داری خاصه خیل را که از مناصب بزرگ است و به نصیر الملك مرجوع بود بقاسم بیگ عنایت نمودند و او از جمله منصب داران گردید و قبل ازین مرقوم شده بود که شجاعت و وزارت دستگاه خواجه افضل ترکه را از قلعه راجندری طلب نموده بودند مشار الیه در آن ولایت بیماری صعبه بهم رسانیده بود و در حالت بیماری بدار السلطنت آمده سعادت بساطبوس خسرو سکندر منزلت یوسف طلعت دریافت و کوفتش امتداد و اشتداد بهم رسانیده روز بروز از دیاد پذیرفت و در هجدهم ماه جمادی الاخر سنه مذکوره متوجه دار الملك عقی شد مشار الیه مدت نه سال در خدمت خاقان علین مکان نور الله مرقد سرخیل باستقلال بود و در

بندگی اعلیٰ حضرت سلطان سکندر شان خلد الله عمره و ملکه مدت شش سال و کسری بامارت و وزارت اشتغال داشت و به تجمّل و ثروت از امثال و اقران بغایت ممتاز بود بعد از او دنیای معمور حواله او را که قریب یک هزار سوار ترک و عرب و عجم و غیره داشت بشیجاعت و سخاوت دستگاه یولچی ییگ مرحمت فرمودند و دنیای حواله مشار الیه را بجناب قزلباش خان که از ملازمان قدیم الخدمه این دولت خانه عالیّه است عنایت نمودند و ولایت مرتضی نگر را که بحواله خواجه مغفور بود بمیر فصیح الدین محمد تفرشی رجوع فرمودند (ایضا) در بعضی از شهور سنه مذکوره از جانب فتح خان پسر ملک عنبر نظام شاه ابوالحسن نام حاجی پیاپه سریر سلطنت مصر آمده تحفه و هدیه گذرانید و میر جعفر جهرمی و وسوجی برهن من هر کاره را که از قبل مغفرت پناه نظام شاد بودند معزول گردانید اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان حاجب مذکور را مشمول عنایت فرموده منزلی بجهت اقامت و علوفه جهت او و مردم او مرحمت کردند و وسوجی هر کاره چون قبل از این وصی و تیوجی کاتباً مرهفته شده در سلك آنجماعت مندرج گشت چاکری او بر نسبت سرداران و حواله سنجی لشکر مرهفته مقرر شد و بعد از چند گاه خاقان یوسف جمال متوجه حال میر جعفر جهرمی گشته در سلك مجلسیان حضور و زمره بندگان بارگاه موفور السرور منتظم فرمودند و مشار الیهما از جمله ملازمان درگاه گیتی پناه گردیده سرمفاخرت بر آسمان سودند -

(ذکر نامزد نمودن عالیٰ حضرت شاه جهان آصف خان را با امرای پنجهازاری بر سر عادلشاه و تسخیر مملکت ییجاپور و بیان فرستادن شاه علی ییگ را پیاپه سریر خاقان سکندر شان بر فاق و فاقان مذکور و رفتن حضرت شاهجهان بکوچ متواتر از برهانپور بجانب آگره و لاهور)

در قضایای سنه سابقه و سوانح ماضیه چنین مرقوم گردیده بود که شیخ محی الدین پیرزاده را عالیٰ حضرت شاه جهان بدار السلطنه حیدرآباد بمیجاپت فرستادند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب ییجاپور روانه گردانیدند و عادلشاه

قرار داده بود که نه لك هون و صدز بخیر فیل و تحف دیگر پیشکش بفرستد چون امرای مغل ولایت نظامشاه در آمده متفرق شدند بسرحد ولایت عادلشاه رسیده دستبردها نمودند و مرهروی برهنه ؛ سرذاران دکنی بماعت لشکر مغل ر حفظ ولایت خود میکردند و عادلشاه بنا براین و بجهت امور دیگر که روی داده بود فسخ عزیمت از سال پیشکش نمود و شیخ معین الدین از ییجاپور برآمده می خواست به لشکر مغل ملحق شود چون بشهر بیدر رسید مرجان حبشی که از جانب عادلشاه کوتوال و حارس آن قلعه بود شیخ مذکور را هما نجا بازداشت و نگذاشت که برود و اکثر اوقات بوساطت شیخ محی الدین ازین دولت خانه عالی به شیخ معین الدین مدد خرج مرحمت میشد چون از جانب عادلشاه پیشکش بخدمت عالیحضرت شاه جهان رسید در اول سنه مذکوره هجری آصفجان را با اکثر امرای پنجهزاری و پنجاه شصت هزار سوار مغل به ییجاپور نامزد فرمودند و آصف خان باحشمت و عظمت تمام به بالای گهات روان شد و سابقا مذکور شده بود که و فاخان به رفاقت شیخ محی الدین بخدمت عالیحضرت شاه جهان رفته تحف و هدایا گذرینده مورد التفات گردیده بود درین وقت حضرت شاهجهان و فاخان را تشریف رخصت مرحمت نموده شاه علی بیگ را که از امرای هزاری بود برفاقت خان مشار الیه پیاپی سریر خاقان سکندر اقبال روانه گردانیدند اما آصفخان از بالای کوتل فرود آمده در ولایت نظامشاه خیام حشمت بر افراخت و فتح خان که در دولت آباد بود اظهار اطاعت و انقیاد نموده در سلك امرای پنجهزاری منسلک گردید و اکثر قلاع ولایت نظامشاه در تصرف مغل درآمد و آصفخان از راه گلبرگه باعظمت تمام به ییجاپور روان گردید و در شهر و ده و ولایتی که برسمت مرور لشکر مغول بود بغارت و تاراج رفت و مردم بسیار از هر صنف مقتول و اسیر شدند و بسی خاندانها بی نام و نشان گردیدند تا لشکر مغل به ییجاپور رسیده قلعه ییجاپور را محاصره نمودند و عادل شاه بروج و باروی قلعه را بتوپ و تفنگ و بان و آتشباری سیار (۱) استحکام تمام داده نگذاشتند که کسی از بیرون بحوالی حصار گذار نماید و سرداران عادل

قلعہ گر لکندہ



شاهی در بیرون دروازهای قلعه خیمه و بارگاه برافراخته گاه گاهی دستبردی به لشکر مغول می نمودند و چند نوبت قیامین محاربه واقع شد و بعضی از شجاعان لشکر مغول بر اطراف حصا و تا کنار خندق آمده از ضربات توپ و تفنگ و بان و آتشبازی ضایع و تلف می شدند و مصطفی خان پیشوائی عادل شاه بخدمت آصف خان رفته سخن صلح در میان آورده پیشکش سابق را قبول نموده بود هر روز فرامین تاکید اعلیحضرت شاه جهان به آصف خان به جهت تسخیر بیجاپور میرسید و ملا محمد مقیم که در بیجاپور بحجابت رفته بود اخبار آنجا را بخدمت ملازمان بارگاه گیتی پناه اعلام می نمود و جاسوسان متعاقب یکدیگر قضایای آنجا را بموقف عرض میرسانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بجهت احتیاط قرار دادند که سرداران نامدار بمحافظت سرحداتی آن طرف نامزد نمایند چه در قلعه که اندهار (۱) نظام شاهی که متصل بسرحد ولایت ر مگیر است نصیرخان که از امرای سه هزاری بود یا فوجی از مغول نشسته بود و مرور لشکر مغل اکثر از آن قلعه واقع میشد پس نصیر الملک سردار عین الملک را به تشریف واسپ و شمشیر سپهسالاری نوازش فرموده شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ و خندا و یردی سلطان و قزلباش خان و پسر و پنهانچی گانتیا که بخطاب پدر سرافراز شده بود و عالم خان و شیر محمد خان و مظفر خان و جمعی از سراران مینوار مثل دهر مارا و نایکوار و هزاره و جگدی را و و بهالیر او را بجانب سرحد روانه فرمودند و امرای مذکور بطریق که امر شده بود در محال و مقام معهود جایجا خیمهها و سرپردها مثابه فلک مهر و ماه بر افراخته بمراسم سرحد و محافظت طرق قیام نمودند و امرای علی صادر شد که در قلعه محمد انگر عرف گلکونده باستعداد آتشبازی و مرحمت (۲) توپها و آلات حرب و ادوات ضرب پردازند و معتمد السیریر السلطانی ملک عنبر که سردار يك لكهون جاگیر و مقاصا است بقلعه مذکور رفته بانتهام امور قلعه و تهیه یراق و اسلحه و ساختن آتشبازی اشتغال نماید ملک مذکور بقلعه گلکونده رفته شصت برج آن قلعه را که در هر يك پنج توپ نشن توپ بزرگ که هر يك پنج من و ده من گلوله سنگ می اندازد

وسی صد منجیق که هر يك سنگ پاره را تا بفلک اثیر برده بر زمین پراکنده
میسازد و دوازده هزار کنگره که بیست و چهار هزار تفنگچی قدر انداز دارد
به تعمیر و اتمام روج و بارود ساختن آتش بازی مشغول شد و امر معلی شرف نژاد
یافت که از زراد خانه خاصه جو شن و جبه و دزه و خود و چهار آینه بجمع
حملة سلاح و عساكر نصرت مآثر قسمت مینایند و ایشان نیز با استعداد یراق
جدال و قتال اشتغال نمودند اما از انجانب و فاخان باجناب شاه علی یگ چون
از ولایت نظام شاه گذشته داخل سرحد ممالك محروسه شدند بقلعہ رفیعہ
رام گیر رسیدند و فاخان پهلوی توانای بر بستر ناتوانی نهاده روح حزینش که
مدت دشتاد سال در حصن تن و قلعہ بدن اقامت داشت بجناب فضای بی انتهای
عالم عقبی روان شد -

مصرع

جسد چون زخاک مست شد سوی خاک

و شاه علی یگ با پسر و فاخان متوجه بایه سریر خسرو سکندر اقبال
گردیدند چون به حسین ساغر رسیدند میر فصیح الدین محمد را امر عالی یافت
شد که باستقبال شاه علی یگ روان شود میر دشار الیه با آداب شایسته بمنزل
مذکور رفته بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنانکه قانون این دولتیخانه شایه
است پرداخت و شاه علی یگ و رفقا اور ابر سرخوآن نعمت آورد و کندوری
صرف نمودند و پان و خورشیدی قسمت شد و در عاشر شوال جمادی الاول سنه
مذکوره اعلی حضرت خاقان سکندر منزلی با ثین خسروی و شان و شوکت
سکندری بجناب حسین ساغر توجه فرموده در آن مقام دلکش ملاقات شاه علی
یگ گرفتند و مکتوب مرغوب عالی حضرت شاه جهان بنظر اشرف رسید و منشی
عطار دلفظت مضمون آنرا بمسمع جاه و جلال رسانید و حاجب را به تشریف
خاص و یک سلسله فیل بزرگ و در راس اسب نوازش فرموده با حشمت سلطنت
بدار السلطنته مراجعت فرمودند و در دوازدهم ماه مذکور حاجب را بدار
السلطنته در آورده در باغ میر جمله ماضی فرود آوردند و در هفدهم ماه مذکور
خاقان یوسف جمال مجلس شاهانه آراسته در هر محل و قصر مجلسیان عظام و سلحداران
اننگ و نام و اصناف پیا کران از طبقات امام بجاها آرام گرفتند و اسبان با زین

ولجام زرین و فیلان کود پیکر باجلای زرین و ابریشمین در دروازهای هر محل و قصر ایستاده کردند و بارگاه خاص از امرای عظیم الشان و وزرای رفیع مکان و مجلسیان ذوی الاحترام و مقربان عالی مقام مشحون گردید و جناب میر فصیح را با کریم خان سرنوبت بطلب حاجب فرستادند و مشار الیه را با کرام تمام بحضور وافر النور آوردند و دفعه دیگر حاجب بشرف ملاقات مشرف گردید خاقان سکندر شان زبان مبارک به پرسش احوال پادشاه تیموری نژاد گشوده بهمزبانی حاجب را سرافراز ساختند و بخلعت ملوکانه و دو راس اسپ و یک زنجیر فیل نوازش نمودند و پسرش را با دو سه کس که همراه بودند خلعتهای شاهانه مرحمت کردند و تا آخر ماه رمضان المبارک شاه علی یک در دار السلطنة بود و هر چند روز احدی از جانب عالی حضرت شاه جهان می آمد و پیغام چندی که بمسامع مقربان اورنگ سلطنت و گوش هوش ملازمان بساط عالم انبساط خلافت را استماع آن گران بود می آوردند و چند لك هون و چند زنجیر فیل منتخب و جواهر نفیسه که از معادن این ملک بهم میرسید میخواستند نواب علامی و فهایمی پیشوا الزمانی با انواع ملاطفات حاجب و احدیان را تسلی می نمودند تا به بینند که از نهانخانه غیب و خلوت سرای لاریب چه بحین ظهور میرسد و چون در مرات رای مهر انجلائی غیب نمای اعلی حضرت خاقان سکندر شان این معنی مرتی و عیان بود که حضرت شاه جهان بی نیل مرام و بی حصول کام از مملکت دکن مراجعت خواهند فرمود و آصف خان با پنجهزاریان که بجانب بیجاپور رفته بودند از آن ولایت نا کام با تفرقه تمام بر خواهند گشت با حاجب مذکور و احدیان که متواتر می آمدند بقدری مدارائی میفرمودند تا در اواخر ماه رمضان جاسوسان از برهان پور خبر آوردند که حضرت شاه جهان بسرعت تمام از برهانپور کوچ نموده بجانب آگره و لاهور روان شدند و احدی نیز متعاقب بطلب حاجب آمده خبر رفتن پادشاه را آورد جمعی از جاسوسان که در بیجاپور بودند خبر آوردند که در اردوی آصف خان قحط پیدا شد و آذوقه از هیچ جانی رسید و هرگاه با سرداران عادل شاه محاربه واقع میشد شکست بر

لشکر مغول می افتاد و از ضربات توپ و باد پیچ نیز جمعی کثیر دلاک شدند و کسی نزدیک حصار نتوانست برود و درین حالات احدی شاهجهان بقدر عن تمام بطلب آصفخان آمد و مشار الیه بغایت سرعت از آن مملکت متوجه حضور شد و لشکر مغل باتفرقه فاحش از آن ولایت مراجعت نمودند پس شاه علی بیگ نیز ارین جانب ناکام و بی نیل مرام بسرعت تمام در غره ماه ذی القعدة الحرام روانه گردید و هر چند سعی نمود که دست خالی نرود فایده اربتملاقات و ابرام او بظهور رسید و این چنین قضیه صعبی و حادثه عظیمی که در مملکت دکن در هیچ قرن حادث نگرددیده بود به یمن اقبال پادشاه گیتی پناه سکندر بارگاه خا، الله عمره و مملکه ابدان بخیر گذشت و بیبرکت حمایت و امداد ارواح مقدسه و انفس مطهره ائمه معصومین و برگزیدگان حضرت رب العالمین که همیشه اهل این بلاد دم از ولا و محبت ایشان زده اند مملکت تلنگانه از آفات و حادثات محفوظ و مصئون و از بلیات مامون ماند قطعه

محرمان حرم و صل که جان باز اند کی گذارند که در بزم در آیند اغیار
در حرم فوج کبوتر چو به پرواز آیند کرگس و بوم نگردند در اینجا طیار
باغ جنت که در و سدره و طوبی رسته باغبان چون بکند غرس در آن بوته خار
مدت اقامت حضرت شاه جهان در برهانپور سه سال و کسری بود و این بقلت اذوقه و قحط گذشت گویند خزانهای که در قرنهای و اعصار از حاصل هندوستان جمع شده بود درین روزگار غلا و قحط خرج شد و خلقی نامعبود که از جمیع ممالک هند و هر دیار در بلده برهانپور در پایه سریر عالیحضرت شاه جهان جمع آمده بودند از عدم قوت و شدت جوع بصحرای بی انتهای عقی شتافتند -

(ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال بجانب حیات آباد و در آن خطه دلکش و بقعه بهشت آسا بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سباط بجهت خاص و عام عالمیان گستران و ختنه محاسن اشرف نمودن)
چون فصل برشکال که ابتدای خرمی هر سال است در زیر فلک نیلگون

و روزگار بر قلبون هویدا شد بر پشت کوه و روی صحرا سبزه و گل ریختان
و منبتل ندیدن گرفت و از تاب آفتاب که اشجار باغات خشک و بی آب بود از
ترشح ابر گوهر بار و در طوبت هوای مسرت آثار سرسبزی آغاز نهاد و کنار انهار
و اطراف چشمه سار چون خط تازه نوش لبان شکر ثار سبزه نوخیز نمودار
و بدیدار شد - نظم

گشت عالم تازه خرم ز فصل نو بهار سبزه و منبتل پدید آمد بطرف جویبار
سبزه نورسته بر اطراف جودر گلستان میدهندیا داز خط نوشین بسان گلزار
بزنبال تازه گر طره پیچیده است هست همچون قامت رعنا بته زار دار
در چنین فصل فرج انگیز طرب آمیز که مزاج پیران را هوس نشاط جوانان
بهم میرسد و شعله آتش شوق طبع جوانان از عشق حسین محبوبان دل ربای علم
علم میکشید اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال که ذات اشرف قدسی
صفاتش تمامتهای گردش فلک دوار و سیر کواکب سبعة سیار و امتداد سواد
زلیل و نیاز نهار بر تخت سلطنت و اورنگ خلافت پاینده و لمعات آفتاب جمال
جهان آرایش بر ذرات کاینات تابنده باد اراده فرمودند و عزیمت آن نمودند
که خسته محاسن اشرف بنمایند و از گلدسته عذار آفتاب آثار غبار غایب نمودار
بر داندید - شعر

بر دینی بهاله آفتاب ضیا است آئینه بی غبار روی نما است
و نور بی ابر را بود بر تو شمع بی دود پیش (۱) دارد ضو
و در عالم محرومه دگر و سم است که از ابتداء چون موی محاسن بسترند
بیش و سور باین اسر قیام نمایند و بعشرت و سرور این مرام بانجام رسانند بنا
برین عالی حضرت مریم عصمت بلفیس هنزلت خدیجه مرتبت نقر النساء الزمان
رحیات بخش خاصگیان سر اداق حرم خاقان زمان و والده ماجده اعلی حضرت یوسف
طلعت سکندر شان متکفل اخراجات این جشن طرب افزای خسروانه و متحمل
این میزبانی شانمانه گردیده قرار دادند که این بزم عالم آرا و این سور عشرت
افزا در خطه حیات آباد که قطعه ایست از بهشت برین و بقعه ایست جنت آئین

و در در فرسخی جانب شرقی دارالسلطنته حیدرآباد صانها الله فی ظل دولته و الیها
 عن الفتن و الفساد در ابتدای سال جلوس شرافت مانوس خاقان یوسف جمال
 بطرح دلشین و طرز فردوس قرین احداث فرموده اند و از وفور اهل صنعت
 و حرفت و جمعیت اصناف طبقات انام و کثرت ابنیه و عمارات رفیعہ و بسیاری
 باغات و باستانین مثابہ شهری شده واقع شود پس اسر جها نمطاع صادر شد کہ
 مثل آئین بندی ایام مولود برگزیده حضرت معبود و باعث و جود کل موجود
 علیه الصلوٰۃ من الملك الودود چاروبها و دکا کین میدان و بازار برابر داد محل
 حیات آباد را آئین بندند و وکلاء عالیحضرت مهد علیا باستعداد اسباب عیش
 و سرور و لوازم جشن و سور قیام نمایند و در یست و چهارم ماه رجب المرجب
 سنہ مذکورہ شهریار یوسف عذار سکندر اقتدار باحشمت و شوکت جم برخیل
 آسمان توام سوار شده از دارالسلطنته بجانب سید آباد روان شدند و آن قصبہ
 بهشت مثال را محل نزول اجلال و مضرب خیام جاء و جلال ساختند و روز
 دیگر شقہای لوای نصرت و اقبال جبال مثال چون خورشید بی زوال برفقہ آسمان
 رسانیدند و بہ قصبہ منصور آباد تشریف حضور و افران نور برده آن منزل
 جنت قرین را از فرقدوم بجهت لزوم بصد مرتبه خوشتر از گلزار ارم حضرت
 و نصرت بخشیدند و صبح روز سیوم بجانب خطہ فرح بخش حیات آباد کہ دیدہ
 را از سوادش نور و سینه را از دوایش سرور حاصل است مانند خورشید
 گیتی افروز کہ روز نور و زبہ بیت الشرف آید تشریف ورود ارزانی داشتند
 و آن مقام را از کمش را از لمعات انوار حضور و افران سرور منور ساختند و قبہای
 خیمہ و خرگاہ و سراپردہ و بارگاہ در فضایی عشرت فزای میدان برابر داد محل
 و ساحت میدان دربار و در بندہای دولتخانہ گیتی نشانه باوج فلک مهر و ماه
 رسانیدند و کلادندان رقاص مملکت تلنگانہ و دارالسلطنته حیدرآباد کہ رشک
 لولیان شیرین حرکات لاهور و احمدآباد اند بانواع حلی و زیور و رخسارهای
 چون شمس زقر ہیزم سور و محفل عشرت و سرور بآئین دلبران جان بخش و باعثوہ
 و کرشمہای دلکش در آمدہ ہنگاہ عیش و طرب گرم ساختند و جہانیان بہ

نشاط و کارائی پرداختند - نظم

کشادند بر خلقی درهای سور هر جاز جوش طرب خاست شور
زهر دل گل خرمی برده‌ید هر جانمایی ز عشرت وزید
بطبع جوانان شادی طالب در آمد خیال وصال و طرب
شده قطره دل چو در بای شوق زبانا ز گفته عشق است ذوق
چو گلشن شد از گلر خان انجمن سرایند گان بلبلان چمن

و ارباب نغمه و ساز که در یک بارید و تکیسای عصراند به لحن روح افزا
و نغمه غمزدا غنچه دلای مستمعان را شگفته و جان عاشقان را آشفته می ساختند
نغمه تارویی و طنبور خون فسرده در شریان بجوش می آورد و نوای نغمه
و موسیقار به مستان بزم عشرت خاصیت انقباس مسیحا میداد - قطعه
نالۀ نای و نغمۀ طنبور از دل جان ربود هوش و شعور
در دل آمد بجای هوش هوس گشت در جان شعور عین سرور
خس و خاشاک زهد را آتش برق لامع بخرم من مستور
در محافل قدس و مجالس انس اعلیٰ حضرت خاقان بوسف جمال سکندر
اقبال باحور زادن خاص و پری طلعتان رفاص - شعر

فوجی ز پری نژاد و از حور کز طلعت شان قمر برد نور
هریک صنی بد لر بای از نوش لبان بچان فزای
با قامت سروروی چون گل گل گل بشگفته هر یک از مل
بر بساط نشاط با کمال انبساط بادراك لذات روحانی اشتغال میدا اشتند

مثنوی

از نشاء راح از غوانی رخ چون گل باغ نوجوانی
از بوی عبیر و مشک و عنبر گر دیده دماغها معطر
از رایحه بخور گشته جان را مدد حیات گشته
و خاقان سکندر شاز بر اورنگ شهر یاری و سریر کا مکاری مانند جم
و کسری آرام گرفته در اطراف و جوانب لعبتین پری زاد و پری پیکر ان حور

نژاد هریک ناهید مثال به را مشگری و نغمه سرای می پرداختند - نظم
 شاهنشاه مهر چهر بر تخت اقبال غلام و بنده اش بخت
 تابنده ز نور ذوالجلالی ایشان چون نجوم بر حوالی
 طلعتش (۱) هست شمس بی ظلمت مجلسش هست گلشن جنت
 گل عیش شهنشاهی بشگفت تهیت بلبل بهشت بگفت
 بالجملة درین ایام فرح انجام جمیع خلایق از صغیر و کبیر و برنا و پیر
 بعیش و طرب مشغول گردیدند در طبع پیران لذت عهد شباب و شادی عنفوان
 جوانی و مزاج جوانان را ذوق ادراک وصال و کامرانی پیدا آمد -

نظم

چو نوروز است این عهد طرب خیز شده در بزم عشرت جام ابریز
 شگفته غنچه شادی زهر دل نوای نغمه چو لحن عنا دل
 گلستان ارم گر دیده عالم گل بی خار گشته عیش بی غم
 مدت دوازده روز داد عیش و عشرت داده در شب دوازدهم مبارکی
 و فرخی و کامرانی خفته محاسن اشرف اقدس واقع شد - مثنوی
 به تراشید خط زر روی و چوماه ملک خوبی به تیغ داشت نگاه
 باغبان سبزه چون ز گلشن رفت جای آن لاله و گل بشگفت
 سبزه تازه را زباغ بچید گل نسرین زهر طرف بد مید
 بود گردی بری آب حیات صاف شد همچو صفحه مرآت
 حاله بود دور بدر پدید حاله شد نحو و بدر شد خورشید
 داشت مرآت رونمای غبار شد مصفا و گشت مهر آثار
 سنبل و گل بهم اگر چه نکوست لک گلپای سرخ آتش خواست
 اگر چه ریحان دمیده از آتش موی از شعله کی شود سرکش
 و بعد از فراغ عیش و عشرت آتش روز دوازدهم اعلیحضرت بخاقان

مجلسش به گلشن جنت

تهیت بلبل بهشت بگفت

(۱) طلعتش شمس بی ظلمت

گل عیش شهنشاهی بشگفت

یوسف طاعت برادرش سلطنت قرار گرفته، قریبان خاص و محرمان با اختصاص
 را نجله‌های ملوکانه نواخته است راس اسپ عراقی بازین و جام زرین و سیمین
 و عبا یوای زربفت و ابریشمین مرحمت فرمودند و بجمیع ارکان دولت قاهره و امرا
 و سرداران و مجلسیان حضور و افران نور و ملک آن رفیع‌مکان تشریف‌های خاصه
 بعضی را اسپ و جیغ و بعضی را پندک مرصع عنایت شد و خوانندها و سازندها
 و ارباب طرب علی قدر مراتبهم بخلعت پادشاهی مفتخر و مباهی گردیدند و چون
 شاه علی بیگ حاجب عالی حضرت شاه جهان درین حین در دار السلطنه بود امر
 اعلیٰ عز صد و ریافت که خیمه و شامیانه های منحل و اطلس در خطه حیات آباد
 بر افرایخته فروش نفیس گسترده حاجب مذکور را ظیلده در آن خیمه فرود آوردند
 و روزی که عظمای سریر سلطنت را بخلاص شاهانه نوازش میفرمودند مشارالیه
 را در آن بزم فردوس قرین طلب فرموده خلعت سراسر طلا با دوراس اسپ
 و یک سلسله قیل و به پسرش خلعت اعلا و یک راس اسپ مرحمت فرمودند
 و حاجب حضرت عادلشاه ابوالحسن را نیز طلب نمودند (۱) خلعت شاهانه و یک
 راس اسپ عنایت نمودند و هم چنین حجاب سلاطین دیگر که در دار السلطنه
 بودند علی قدر مراتبهم به تشریفها نوازش فرمودند به بعض حجاب این دولتمداران
 عالیه که در خدمت شاه جهان و پادشاه ایران و سایر سلاطین عظیم الشان رفته
 بودند علی قدر مراتبهم تشریفات فاخر فرستادند و بجهت سرداران و امرای
 بزرگ که در سرحدات و خارج دار السلطنه بودند نیز تشریف و اسپ ارسال
 داشتند و و کلامه عالی حضرت مهد علیا که مباشر این اخراجات بودند خرج این
 جشن شاهانه را که همه از سرکار فیض آثار ایشان سامان یافته بود دواک هون
 بقلم تحمید در آوردند و بعد از فرخ از این عشرت و سوره عالی حضرت خاقانی
 ملاحظه زیب و زینت و رنگینی و وفور اسباب جشن و تزک ملوکانه و داد و دهش
 پادشاهانه نموده گلشن گلشن شگفتگی و عالم عالم کشاده رؤی بر روی علیا حضرت
 و والده والا درجه ظاهر ساخته قامت قابلیت ایشان را به تشریفات خاص الخاص
 و زاین و حلی پر جواهر قیمتی اختصاص دادند و فیلان کوه پیکر و اسپان تازی

بایراق مرصع و پالکی تمام طلا مکمل به بعض احجاز بلند بها و چند پرگنه و دیبه به سیل انعام داده نوازش یش از یش فرودند و باتفاق ایشان با سایر صدر نشینان سرادقات عزت و خاصگیان محفل عشرت متوجه دار السلطنه شده از پرتو چتر مهر آثار شهر را پر نور ساختند -

(بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار و آسایش

خلاق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر اقتدار و ذکر

شمه از سخنان گوهر تار سلطان یوسف عذار)

چون اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از سواری و سیر فرح بخش حیات آباد کامیاب و کامران بدار السلطنه حیدر آباد مراجعت فرموده بر اورنگ سلطنت صعود نموده بر چهار بالش شوکت و قدرت و عظمت تکیه نمودند اخبار بهجت آثار برگشتن عالی حضرت شاد جهان از برهانپور و مراجعت آصف خان و امرای عالیشان از بیجاپور و رفتن باقر خان از سرحد ولایت کسیمکوت باعث انشراح و انبساط خاطر همایون گردید گلشن طبع خاقان سکندر نشان را طراوت و نضارت تازه و شکفتگی بی اندازد حاصل آمد عظمای مقربان سریر سلطنت و کبرای نزدیکان اورنگ خلافت زبان فصاحت بیان بلاغت تبیان بدعای و تنای خسرو دوران کشوده فقرات مسرت آمیز دلپذیر و عبارات فرح انگیز بلاغت مسیر که مشراست بر زدیاد و ارتفاع و اعتلای اعلام نصرت اعلام سلطنت ابد انتظام و مخبر است از خلود و دوام استحكام قوایم سریر خلافت ارتسام چون لالی ثمن و جواهر رنگین در رشته تقریر و سلك بیان کشیده نهیت دفع اعدا و مبارك باد رفیع خصای پر غدر و جفا فرمودند اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از استماع لطایف آن کلام بلاغت فرجام فصاحت انتظام گلشن گلشن شکفتگی فرموده بر زبان گوهر تار آوردند که چون جد امجد ما خاقان کشورستان صاحب قرآن ممالک هندوستان نور الله مرقدہ باعانت روح مطهر حضرت پیغمبر حضرت امیر المؤمنین حیدر و بامداد انقاس مقدس ائمه اثنی عشر علیهم صلوات الله المالك

الاکبر در این مملکت تشبیر ذوالفقار آثار را بقوت و قدرت تهور و شجاعت
بر فرق و اعتاق روسای کفار نابکار و هندو خاکسار زده حشر و لشکر ایشان
را به آتش صاعقه تیغ برق شعار و شعله جوهر خنجر خونخوار ما تند خس
و خاشاک سوخته این مملکت را بقبضه تسخیر در آورده رواج ملت مصطفوی
و رونق مذهب مرتضوی داده اندازان تاریخ قریب یکصد و چهل سال است
که این بلاد از حوادث روزگار و تغلب و تعدی اغیار محفوظ و مصون است
و الیوم که بمحض عنایت حضرت سبحان و کرامت بی نهایت خالق انس و جان
اکلیل شهر یاری بفرق فرقد سای و اورنگ کامگاری مقرر جلوس میمنت اتمای
ما است چون بهمان نسبت خزینة سینة بی کینه را از جواهر محبت خاندان
مصطفی و مرتضی و ائمه هدی ملو داریم و شقهای لوای فلك سای مهر انجملای
سلطنت و خلافت ابد پیوند ما که بطراز زراندای ولای ائمه اثنی عشر و تشیع
حضرت امیر المؤمنین حیدر مطرز است در آفاق و اقطار عالم مشهور پادشاهان
معظم او منظور فرق اسم گردیده است یقین که اعتقادات صادقه و نیات صافیة
ما نیز همان نتایج خواهد داد و دیگر آنکه فضلالی روزگار و علمای عالیقدر هر
دیار و نجبای اولاد سید مختار و نقباء ذریة حیدر کرار و محبان و شیعیان ائمه
اطهار در پایة سریر سلطنت شعار و درگاه گیتی مدار ما چندان مجتمع شده اند
که بجمعیت و وفور خلق حیدر آباد مثابة دار السلطنة صفاهان گردیده ودعای
بی ربای ایشان یقین که در درگاه حضرت بیچون بشرف اجابت مقرون است
و از آثار آن کافه عباد و کل ممالك و بلاد از حوادث مصون و از آفات مامون
پس قربان اورنگ خلافت جواهر دعا و لالی ثنائیات کلام معجز نظام اعلی حضرت
سلطان سکندر احتشام کرده این دویست ضمیمه آن نمودند - قطعه

لطایف سخن پادشاه صورت و معنی کند چو وحی بدلهای مستمع تاثیر
سزد زهر کتابت مداد از خورشید که دیده خرد از دیدنش شده است منیر
و از حضرت خالق انس و جان و دارنده زمین و آسمان مسألت فرمودند که تائیف
صور و قیام یوم نشور مملکت دکن از حوادث و شرور و تعدی خصماء مفرور

موتمن باشد و خلائق در ظلال رافت و عاطفت خاقان یوسف جهر سکندر
 حشم با کمال امنیت آرام گیرند و بعد از این خاقان سکندر مرتبت فرمان جهان
 مطاع بجانب امرای عالیشان که به حراست سرحدات ممالک و حفظ طرق
 و مسالک ما مور بودند ارسال فرموده ایشان را طلب کردند امرای ذی جاه
 بآرزوی تقبیل سده سنیه بارگاه گیتی پناه روی بدار السلطنته آوردند در شهر
 ذی القعدة الحرام سنه مذکوره نصیر المملک سپهسالار و شجاعت دستگاه یولچی
 بیگ و ویتھوجی کاتبی مرسته و خدا و یردی سلطان و قزلباش خان و امرای
 دیگر و نایکواریان عظام هزاره داخل دار السلطنته شده در میدان وسیع
 الفضای داد محل از نظر ملازمان بارگاه خسروی گذشتند و حضرت خاقان
 اعلی امرای عالیشان را به تشریفات پادشاهی نوازش فرموده رخصت بمنازل
 عنایت نمودند و شهر از وجود ایشان معمور گردید (و ایضا) ذرا و آخر سال
 آخری تابنده از مشرق جاه و جلال خاقان بی همال طالع گردید یعنی روز دوشنبه
 یازدهم ذی القعدة الحرام این سنه حضرت خلاق بی منت و وهاب بی ظن
 خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت را فرزندی کرامت فرمود - مصراع

که دیده از رخ او شد منیر و دل مسرور

و به نکرانه این موهبت خاقان سکندر منزلت مبلغی کلی بعباد و فضلا
 و صلحا اکرام و احسان فرمودند و بنقرا و مساکن نقود و اجناس بسیار تصدق
 نمودند و جمعی از شعرا تاریخهای که یافته بودند بمسامع جاد و جلال خسرو یوسف
 جمال رسانیدند از انجمله این سه تاریخ مرقوم گردید اول تاریخی که ملا وجهی
 شاعر دکنی یافته است - مصراع

آفتاب از آفتاب آمد پدید (۱۰۳۱)

و ملا غواصی که در شعر دکنی از امثال خود ممتاز است این کلمه را ماده
 تاریخ ساخته است - محفوظ باد (۱۰۳۱) و راقم این رموز به جهت آندوز سه
 تاریخ یافته و سه قطعه گفته از انجمله این قطعه و تاریخ مرقوم نمود -



ملا غوامی

قتله

شاه خورشید ثقا عداقه که مسلم بودش پادشهی
 گشته ذرات جهان چون مدومور از رخس تافته تافر شوی
 عهد پر عشرت شاخت مدام طرب افزا چو دم صبحگهی
 در گلستان طرب وقت خرام پای در گل ز قدش سروسهی
 حق عطا کرد بشه فرزندی خوشتر از قرص مه چار دهی
 کیتی از مقدم او شد آباد محو گردید ز عالم تبوی
 باد پانیده شه و شوزاده تا که خور حک کند از شب سیوی
 گفت تاریخ تولد ها تف (۱۰۳۱) آفتاب فلك قطب شهی
 و ماده تاریخ دیگر این است که گهر تاج پادشاه زمان
 (ذکر قضایای میمنت و بهجت اقتضای سال هشتم جلوس همایون اعلی که
 مطابق اثنی و اربعین و الف هجریست و تفویض نمودن منصب

رفیع سرخیلی بجناب میر فصیح الدین محمد تفرش)

قبل ازین بخامه مشکین در صفایح ذکر سوانح تحریر نموده بود که میرزا
 روز بهان چون سرخیل شد مشغول سر انجام معاملات سلطنت و انجراح مرام
 سپاهی و رعیت گردید اما بجهت عدم توجه و التفات خاقان سکندر شان کوکب
 ارتفاع حالش روز بروز روی در تراجع داشت و ترقی و اعتباری که لازم این
 منصب عالیست مشار الیه را بهم نرسید و شهریار سکندر اقتدار بعد از شریف
 الملک متوجه حال میر فصیح الدین محمد بودند و چون مشار الیه را بولایت
 مرتضی نگر فرستاده بودند یگچندی انتظار آمدنش داشتند و بسبب بعضی از امور
 چون نسبت بمیرزا روز بهان بی توجه شده بودند فرمان معلی بجهت میر مشار الیه
 فرستاده بسرعت تمام اور اطلب داشتند و جناب میر هیات ولایت مرتضی نگر
 را بمعال کاردان باز گذاشته خود متوجه پایة سریر سلطنت مصیر گردید و داخل
 دار السلطنه شده شرف کورنش و سعادت بساطبوس دریافت و بگوش هوشش
 نوید منصب جلیل القدر سرخیلی رسانیدند اما میرزا روز بهان بکار گذاری

و خیرخواهی بنوعی که میدانست اشتغال داشت و از بیم عزل سعی در نثرائی (۱) و خدمات می نمود چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان متوجه تربیت میر فصیح الدین محمد بودند خدمات موفور او منظور نظر کیمیا اثر نیتاد بلکه بعدم دیانت و امانت متهم گردید تا در شب هجدهم شهر صفر سنه مذکور که هیچ يك از ارکان دولت پایه سریر سلطنت نیامده بود جناب میر را بحضور موفور السرور طلبیده تشریف منصب عالی سرخیی مرحمت فرمودند و قامت قابلیتش را بخلعت این منصب والا آراستند و مشار الیه را در امر حکومت مطلق العنان ساختند و میرزا روزبهان معزول شد مدت حکومتش دو ماه و نیم بود پس میر فصیح الدین محمد باین مرتبه ارجمند سرافراز شده بعیایات پادشاهی مستظهر گردید بدقت خانه شاهی آمده برمسند حکومت قرار گرفت و به عهده داران دفتر خانه عامره پان قسمت نموده تیمنا برچند رقه و مثال احکام نوشته بمنزل خود رفت و صبح گاه یارگاہ خلعت پناه آمده مشغول مهیات گردید بعد از يك چندی که صبح و شام بموقف سلام حاضر میگردد و تمام روز به معاملات مملکت می پرداخت مراجع خسروی اقتضای آن نمود که قلدان مرصع بمشار الیه مرحمت نمایند پس برنسبت شریف الملک قلدانی که جواهر ترصیع نموده بودند بآصفجاهی عنایت فرمودند و جناب آصف مرئیس از الخاف خسروی بهره مند گردیده بدرجات قرب و منزلت بقدر صعود نمود و فضیلت پناه ملا خلقی شوستری این دو ماده تاریخ را بجهت سرخیی میر آصف جاد یافته است - بیت

جملة الملک شاه عبد الله (۱۰۳۲) میر دانش فصیح کار آگاه (۱۰۳۳) ر چون ولایت مرتضی نگر بحواله جناب آصفجاهی بود و در آن مملکت جمعی کثیر از رعایای سرکش هستند که بجهت تحصیل زرو تا دیب ایشان سردار ضابطی همیشه مقرر بوده و جناب میر چون بخدمت ارجمند حضور سرافراز گردیده بودند احوال آنجا را بمسامع جاد و جلال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال رسانیده استدعای سردار صاحب شوکتی نمودند که در آن محل بفرستند از جمله وزرای ذیشان خدا و یردی سلطان را بجهت این مهم اختیار فرمودند

و در هشتم ماه ربیع الثانی سنه مذکورہ تشریف بوی مرحمت فرمودند و سلطان مذکور باین خدمت مسرور گردیده بولایت مرتضی نگر روانہ شد۔

(ذکر خواستگاری نمودن عالیحضرت عادلشاه صبیہ محترمه خاقان جنت بارگاہ سلطان محمد قطب شاء را نور مرقدہ و بیان ارسال پالکی زرنگار جواہر ثار ماه آسمان عصمت و اختر شب تاب برج عفت بجانب سیجاپور و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور)

ای قلم همچون علم بردار سربر اوج ماه داستانی کن بیان از جشن و سور قطب شاه قطب شاهان شاه عبد الله شاهنشاه عهد شاه یوسف طلعت و جم حشمت و گیتی پناه طرح جشی در جهان افگندکان در قرنہا دیدہ انجم ندیدہ در زمان هیچ شاه گشت از آئین جهان مانند خلد آراستہ حورو غلمان فوج فوج از هر طرف در بزمگاہ بزمگاہ خسروی از چشم زخم فتنہ دور تارین چرخ فلک گردانہ باشد مهر و ماه خامہ مشک افشان عنبر بیز در تحریر این داستان دلاویز و ترقیم این حکایت عشرت انگیز چنین رطب اللسان و عذب البیان میگردد کہ از قدیم الایام ما بین سلسلہ علیہ رفیعہ قطبشاهی و دودمان عالیشان عادلشاهی نسبت قرابتی و مواصات بود، و مراسم یگانگی و اتحاد و قراوین دوستی و داد از جانبین سراعات میفرمودہ اند چنانچہ خاقان علین مکان سلطان محمد قلی قطبشاه طاب ثراہ ہمیشہ معظہ خود ملکہ جهان را در سلك از دواج حضرت ابراہیم عادلشاه در آورده بودند و عادلشاه صبیہ جلیلہ خود را با پادشاه جنت بارگاہ سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقدہ عقد مناکحت بستہ بودند و نسیم محبت و نکہت الفت از گلشن سلطنت این دو خاندان سلطنت نشان بجانب یکدیگر می وزیدہ و رواج مصادقت و مودت ایشان بمشام جان سلاطین با تمکین نزدیک و دور رسیده۔

یت

اگر گلچین ز گلشن گل سوی عطار آوردی نسیم از طبلہ عطار بردی بوی گلشن ہم بنا برین مقدمات درین وقت حضرت سلطان محمد عادلشاه کہ بر تخت سلطنت و کامکاری صعود فرمودہ اورنگ و دیہم خسروی را بعد از والد ماجد بہ

فرو شکوه پادشاهی و شان و شوکت شاهنشاهی زیب و زینت بخشیده بودند
 اراده نمودند که نسبت قدیمی که مابین سلاطین عالیمقدار و خواقین نامدار بوده
 تجدید نمایند به حجابی که در پایه سریر سلطنت مصیر مقیم بودند اعلام نمودند که
 آن گوهر یکتای درج سلطنت و شهر یاری و آن دری برج خلافت و جهانداری
 اعنی صبیحه محترمه خسرو علین مکان که در سرافات عز و علا و خلوتخانه حرم
 محترم معلى مختفی و مستور است خواستگاری نمایند و شاه ابوالحسن حاجب مقیمی
 و شیخ رحیم حاجب مصلحتی حسب فرمان اتهاز فرصت نموده ارادۀ ذکر
 مفدمات این مطلب عظمی و توطیۀ اظهار این مقصد کبری نموده بواسطت محرمان
 بارگاه و مقربان درگاه خسرو گیتی پناه بر موز خفیه اظهار این معنی کردند و نسبت
 اتحاد و رابطه یگانگی و و داد حضرت عادلشاه (۱) بوجوه دلپذیر تقریر فرمودند
 اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بعد از استماع این کلام میمنت انجام
 و استشام این روائج طرب فرجام رجوع حصول این مرام و وصول این مطلب
 سعادت انتظام را بمشیت بی علت سرمدی و بتقدیر حضرت ایزدی حواله نمودند
 و نظر بموافقت سلاطین ماضیه و مواصلت خواقین سابقه فرموده بمصلاحدید
 بعضی از مقربان خاص و معتمدان با اختصاص اجابت آن استدعا و قبول آن
 مدعا را بکسوت سکوت و لباس مطرز بطراز خموشی برآراستند و حجاب دانش
 مآب از خورای ادای آن دارای سکندر ای یوسف لقا آثار رضا استباط نموده
 کیفیت احوال بطریق اجمال بمحضرت عادلشاه عرض نمودند و حقیقت افتتاح
 ابواب مواصلت را به لسان شکر و منت معروض داشتند چون این خبر فرح اثر
 و مژده ثمر بمسامع جاه و جلال عادلشاه رسید گلشن گلشن شگفتگی بهمرسانیده
 ازین نوید فرح افزای و حصول امید غمزدای بازوی سلطنتش که از زور سر پنبه
 اعدا ضعیف گشته بود قوتی بی اندازه و پشت دولت و حشمتش را استظهار
 و اعتضادی تازه پیدا شد و در گلشن شهر یاری و کامگاریش که از خزان حوادث
 روز گاه بی برگ و بار شده بود بوزیدن نسیم بهجت و خرمی آثار سرسبزی و شگفتگی
 دوید انگر دید -

قطعه

شجر درلش ازین پیوند درگلستان دهر قد بکشید
 رنگ و بویافت گلشن طبش تانیمی ازین چمن برزید
 تیرگی رفت از جهان دلش زین افق صبح عیش چون بدید
 و در روز و صول خبر فرح اترطیل و دمانه شادمانی بنوازش برآورده
 جشن ملوکانه و عیش و عشرت خسروانه نمودند و از برای حجاب مذکور
 تشریفات فاخر و انعامات متکثر ارسال داشتند و بعد ازین بانوی سرای سلطنت
 و صدر نشین سرادق عفت و عصمت خواهر بزرگ خود را با چندی از عظمای
 حوم محترم عادلشاه مرحوم و مرهروی پندیت سپهسالار و حسینی ابرخان حبشی
 و چند سردار نامدار دیگر را بجهت تمثیت عقد مصادرت و سرانجام مهم
 مواصلت پیاپی سریر خسرو سکندر اقبال یوسف جمال ارسال داشتند چون
 اردوی اعظم زیجپور ارتحال نموده بعد از طی منازل داخل منازل مالک
 محروسه گردیدند امر جهان مطاع شرف صدور یافت که چاشنیگران و خوان
 سالاران باستقبال شتافته در هر منزلی بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنان که
 داب این دولتخانه عالیه است قیام نمایند و کریم خان سرنویت را با چهار
 خواله دار خاصه خیل متعاقب باستقبال فرستادند و بعد از آن سیادت پناه میرزا
 حمزه را بالشکرش روانه نمودند و روز دیگر نصیرالملک را بالشکر ظفر اثر دنیای
 عین المملکی بآئین رنگین فرستادند و هم چنین در هر منزل سردار معتبری را
 بانواع تکلفات و تشریفات باستقبال میفرستادند و تعظیم و تکریم ایشان کما ینبغی
 بجای می آوردند تا بحوالی دار السلطنه اردوی ایشان نزول نمود درین مقام بعضی
 از ملکان عالیشان را مثل ملک الماس و ملک عنبر و ملک آدم باستقبال فرستادند
 و تهیست و رود سرا پرده نشینان بارگاه عفت و عصمت واقع شد و روز دیگر
 جناب آصف مرتبت میر فصیح الدین محمد را با چند سردار نامدار و لشکر
 سپار (۱) باستقبال فرستادند و در دامنه کوه طور که نزدیک بدر وازه جنوب
 دار السلطنه است اردوی ایشان را فرود آوردند و خاقان یوسف جمال سکندر
 اقبال امر فرمودند که میدان دلکشای قصر داد محل و عمارات چاوری تهانه

و کو تو الخانه و د کاکین اطراف میدان و دربار عالیه شیر علی را با چهل ایوان
میدان که هر يك يك وزیر منسوب است و چند محل قصرهای اندرون
دولتخانه را آئین بستند و ابواب عیش و عشرت را بر عالمیان مفتوح ساختند
و کلانندان ماه رخسار و پری پیکر آن حور آثار بجلوه گری در آمده مدت يك
ماه از صبح تا رواح و از رواح تا صبح هنگامه طرب و مجلس ذو و لعب
گرم میداشتند - نظم

بزم که پر زحور گشت و پری جمله در دلبری بجلوه گری
بزمگاه شهنشه دوران طرب انگیز طبع پیرو جوان
هر طرف مجمعی ز محبوبان هر کجا مجلسی پر از خوبان
قصر ها چون نگار خانه چین زینت و زیب یافته ز آئین
عشرت پادشاه پاینده تابود مهر و ماه تابنده

و در عین گرمی هنگامه عیش و عشرت خاقان سکندر منزلت اراده میر
و سواری فرمودند و فرمان معلی شرف تئاذ یافت که خیمه و سرابرده بارگاه
سپهر اشتباه خسروی را در دامنه کوه طور بر سرپای کنند و فراشان و مهتران
بهرام قدرت خیام فلك رفعت را راج مهر و ماه بر افراختند و آن دشت و صحرا
را مانند شهری ساختند و روز دیگر اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر
اقبال بر بالای فیل آسمان مثال که بزنجیرها و جرمهای طلا و جل مکال بجواهر
مانند فلك ثوابت و طلسم و چتهای مرصع و به تقطیعات دیگر آراسته بودند
سوار شده جمیع امرای و وزرا و ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان خاص
و معتمدان با اختصاص و بناداران شیر افکن و پهلوانان لشکر شکن در رکاب
ظفر انتساب از دولت خانه عالیه بیرون آمدند غلغله طبل و دبدبه دمامه و صفیر
نفیر و صدای رعد آوایی گریه در فضای آسمان و ساحت زمین و زمان به پیچید
و پیاده و سوار زیاده از حصر و شمار از دروازه عالیه شیر علی تا دروازه شهر
که قریب يك فرسخ راسته بازار است دورویه ایستاده شده بودند و اخیال حبال
مثال و اسپان شمال شمال باحلی و زیور بسیار زیاده از هزار و د و هزار برسم

جنب پیش روان نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر احتشام باشان و شکوه پادشاهی و عظمت و شوکت ظل الهی و حشمت و تجمل افزون از تصور و تجل متوجه کوه طور شده بسر پرده و بارگاه گیتی دستگاه در آمده بر اورنگ سلطنت صعود فرموده قرار گرفتند و مقربان سریر سلطنت و معتمدان اورنگ خلافت و امرای عالمکمان و وزرای عظیم الشان و نامداران بارگاه و سرداران باحشمت و جاه و غریبان دولتمخواه خیر اندیش و عیثم فزوی سرشت و فاکیش و ترکان باسیاست تندخوی و جشیان پر جهات جنگ جوی و سلاحداران شجاعت شعار و دکنیان یکنک باز جلادت دثار و دلاوران بانگ و نام و پیادان بهرام انتقام و اصناف طبقات انام هر کدام در مقام خود آرام گرفتند و سرنویشان مرغ صولت و عهده داران مشتری قدرت عصاهای مرصع بکف از هر جانب و هر طرف باهتمام و انتظام آن مجلس بهشت تزیین پر داخند بارگاه خسرو گیتی پناه از انواع تجملات پادشاهی و اقسام تکلفات شاهنشاهی آراسته و مانند فردوس معلی از کدورات پیراسته شد -

نظم

مجلسی چون خلد شد آراسته دهر از کلفت بشد پیراسته
شاه مانند سلیمان بر سریر از فروغ طلعتش عالم منیر
صف زده لشکر زهر جانب هزار هر یکی چون رستم و اسفندیار
جمله پوشیده لباس رنگ رنگ با سلاح و بایراق روز جنگ

و از بالای تختگاه عرش اشتباه و فرار اورنگ خورشید رنگ اشاره لازم البشاره بملازمان بساط عالم انبساط واقع شد که مرهری پندیت سپهسالار عادلشاه را طلب نمایند جمعی از معتمدان باردوی حضرت عادلشاه رفته مرهری را با امرای عظام باعزاز و اکرام بردرگاه جهان پناه آوردند و مرهری بجهت تعظیم و تکریم بارگاه خسروی از یک تیر پرتاب راه پیاده شد بحمیمه فلك رفت در بند اول رسید و عهده داران برجیس صولت حسب الامر جهان مطاع مرهری را باچند نفر از امرای و سرداران عظام باردادند و بهر بارگاه سپهر مانند که میر سیدند فرجی از نامداران و جمعی از سرداران عالیشان را میدیدند

باشکوه. سنجرى و شوکت اسکندرى جا بجا قرار گرفته اند و فيلان مست کوه پیکر را در بندهای معظم ايستاده کرده اند تا از هفت خيمه و سايلان سپهر نشان مشار اليه را گزرايندند و بيارگاه عرش اشتباه رسانيدند مرهرى بآن مقام کبريا و جبروت رسیده و آن آفتاب فروزنده ملک و ملکوت را مشاهد نموده کمال دهشت بهم رسانيده برابر اورنگ خسروى چند جاتسلیم و کورنش کرده بعبوديت قيام نموده لوازم دعا و ثنا بجاى آورد از مقام عز و علا تو جهات خسروى شامل حالش شده بعواطف و الطاف پادشاهانه سرافراز گرديد و به تشریف و بخلعت ملوکانه مفتخر و مباهى شد و شش راس اسب مع یراق سيمين و دو فيل با و مرحمت فرمودند و امرای رفيق اورا نیز به تشریفهای شاهانه و اسپهای ترکى سرافراز ساختند و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر و انواع خوشبوى و عطريات تمام خاص و عام مجلس بهشت آئين جنت قرين را معطر و رنگين گردايندند و در آن مجلس چهل راس اسب پنج زنجير فيل و صد عدد تشریف اعلی و اوسط بامرای عادل شاهی و توابع ایشان عنايت شد و مرهرى را با سردان رخصت انصراف ارزانی داشته تا وقت عصر در بارگاه فلك اشتباه به عيش و عشرت مشغول بودند و بعد از آن به آئين سابق متوجه دولتخانه گيتى نشانه گرديدند و در شب نوزدهم ماه شعبان المعظم همشيره حضرت عادلشاه را باخواتين خاص و اهل حرم ایشان را طلب فرمودند و مرهرى سه سالار اسباب و اشيانی که همراه آورده بود و تحف و هدایا و نفایس امته و اقشه لوازم عروسى بر فيلان و شتران بار کرده دوهزار خوان ترتيب داده پالکيهای محذرات مکرمات حرم را برداشته داخل شهر شد و امر معلى صد و رياقت که از دروازه دوازده امام بدولتخانه عاليه درآيند و در قصر ندى محل که بانواع تجملات پادشاهى چون نگارخانه چين آراسته بودند آن شب مرهرى دفعه ديگر بشرف بساطبوس و عز کورنش خاقان يوسف جمال سکندر اقبال مشرف شد و پالکيهارا با اسباب و تحف و هدایای مذکور بحرم معلى بردند و در آن شب قصصات رفيع الدرجات و فضلاى شريف الذات ستوده

صفات مجلس انس و محفل قدس آراسته آن زهره برج عشقت را با مشتری
سپهر سلطنت و آن بقیس عصر را با سلیمان دهر بمبلغ سی لك هون عقد بستند -
یت

بستند جو عقد مهر فخر با ماه گفتند زغیب بارك الله
و مدت يك هفته در اندرون حرم بساط نشاط انبساط نموده بعیش
و عشرت پرداختند و خدیجه الدوران اعنی والده ماجدة خاقان سکندر شان
انواع تکلفات و تواضعات بهمشیره مکرم حضرت عادلشاه و خواتین محترم
فرمودند و بهر يك تشریفات شاهانه و زرین و مرصع آلات قیمتی عنایت نمودند
و آنچه در تصور ایشان نبود به حین ظهور پیوست و خاقان یوسف عذار سکندر
اقتدار بجخت بردن پالکی حضرت ملکه عالمیان از میان اکابر و اعیان و مقربان
پایه سریر خلافت نشان سیادت پناه آصف جاه میر فصیح الدین محمد را اختیار
فرموده به تشریف این خدمت و الاقامت قابلیتش رایا راستند و دوراس اسپ
ترکی بازین و یراق سیمین مرحمت کردند و بر توجّهات و عنایات ازدیا و فرموده
دنای قزلباش خان که هشتاد هزار هون تنخواه و مقاصدا داشت به مشار الیه
عنایت نمودند و جناب معالی نصاب عمدة المشایخ و الافاضل شیخ محمد طاهر را
نیز تشریف خاص با دوراس اسپ مرحمت فرمودند که باتفاق آصفجاهی همراه
پالکی زرنگار ملکه عالمیان باشند و جناب عمدة الفضلا و زبدة العلماء قاضی
احسن مشهور بقاضی مکه معظمه که از اعظام فضلائی عصر و در سلك مجلسیان
حضور و افران نور منسلک اند و جمعی از مجلسیان عظام را تشریف رفاقت آصفجاهی
و عمدة المشایخ دادند و دولت خان عهده دار دولت خانه عالیّه را با چند خواجه
سرای معتبر تشریف های خاصه مرحمت نمودند و بهمراهی و خدمت پالکی
ملکه عالمیان تعین نمودند و کریم خان سرنوبت حضور و افران نور را با دو
سردار یکی سید بابو و دیگری مخدوم ملک را با چهار حواله دار خاصه خیل که
چهار صد سوار لشکر تابین (۱) ایشان بودند تشریف همراهی پالکی ملکه
جهانیان مرحمت کردند و در یست و ششم ماه شعبان پالکی زرنگار مکمل بجواهر

آبادار ملکه عالمیان بایست پالکی خاصه و صد و پنجاه پالکی دیگر از خدمه با اثاثه سلطنت و تجمعات پادشاهی و فیلان بزرگ کوه آثار و اسپان ترکی و تازی بادرقتار و شتران قوی هیکل پر بار و عرابهای گردون کردار و سرباری زیاده از حصر و تمار با اسرا و وزرا و لشکر سپار بآئین خسروانه بیرون دار سلطنته روان فرمودند و در دامنه کوه طور سرا پرده و بارگاه براوج مهر و ماه برافراختند و آن صحرا و کوهسار را مانند شهری ساختند - نظم

شهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سرپا
خیمه و سایبان چو چرخ برین سایه گسترده بر تمام زمین
دهر بهر طرب کشود بساط گشت آماده بزم عیش و نشاط

و در سلخ شهر شعبان خاقان سگندر شان بجهت و داع ملکه عالمیان با عظمت و حشمت خسروی بطریقی که سابقا مرقوم گردید بجانب کوه طور تشریف حضور موفور السرور ارزانی داشتند و چون با کمال حشمت از دار السلطنته متوجه بیرون شدند مرهري سپهسالار عادلشاه خبر دار شده از اردوی خود بجانب دروازه شهر بسر راه آمده سرعبدیت بر زمین خدمت سود و در سلك ملازمان رکاب ظفر و نصرت اتساب پیاده روان شده استدعا از بندگان خاص و مقربان با اختصاص نمود که چون همشیره مکرمه حضرت عادلشاه در این ار دوی معظم است توقع آنست که از فر قدوم عشرت لزوم شاهنشاهی بارگاه عادلشاهی را پر نور سازند و ببنارسم سمند فلك مانند آن اردو را مشك افشان و عنبر بیز گردانند اعلیحضرت خاقان سگندر شان رعایت جانب عادلشاه و خواهر بزرگ ایشان نموده پرتو التفات بر آن جانب افکندند و همائی لوائی سلطانی جناح عطوفت و بهر بانی کشوده ظلال مرحمت و رافت بر آن حدود گسترده اولاً در سرا پرده و بارگاه عادلشاه نزول اجلال فرمودند و از لمعات شان و شوکت شاهنشاهی آن مقام مسرت ارتسام را چون فلك خضرا منور ساختند مرهري بعد از لوازم خدمت و بوسیدن زمین عبودیت سه طبق زرسرخ و سفید نثار نمود و از در بند بارگاه تا محل جلوس پای انداز زربفت

و نخل گستراند و یک نورس اسپ عربی و عراقی بایراق و زین زرین و سه زنجیر
 فیل کوه عدیل و نه تقوز خوانهای آتشه نفیسه و تحف دیگر پیشکش ملازمان
 بخسرو یوسف طلعت سکندر حشمت نمود خاقان سکندر شان مرهری رابه
 تشریفات فاخر نوازش نموده شش راس اسپ و دوزنجیر فیل مرحمت فرمودند
 و به کلاوندان رقاص بیجاپور که مثابه پری و حور و پیش بارگاه بهرقاصی مشغول
 بودند پنج هزار هون و ده هزار روپیه و اسپ و فیل بخشیدند و از آن بارگاه
 وارد و بر آمده متوجه بارگاه فلك اشتباه ملکه عالمیان گردیدند و همشیره گرامی
 را دیده جواهر نامعدود و انواع تحف و هدایای نامحصور مره بعد اخیری به
 ملکه عالمیان و خاصان حرم عنایت فرمودند و ایشان را وداع نموده بعد از
 يك پهر شب بصد هزار مشعل و چراغان شب تیره را چون روز روشن و ساحت
 آن مسافت را مانند گلزار و گلشن ساخته متوجه دار السلطنته گردیدند و محاسبان
 دفتر خانه پادشاهی قیمت اسباب جهیز را که همراه پالکی علیا حضرت بلقیس
 الزمانی نموده اند مبلغ پنج لك هون نوشته اند و آنچه در ایام جشن و سوار از
 تشریفات و غیره در دار السلطنته صرف گردیده پنجاه هزار هون تخمین شده
 و بعد از انقضای ایام جشن و میزبانی که مدت یکماه و نیم لیلا و نههارا در مقامات
 و محلات مذکور هنگامه عیش و عشرت گرم بود در اواسط شهر رمضان المبارک
 اردوی معالی ملکه جهانیان را روانه بیجاپور گردانیدند و تا منازل سرحد
 عالمک محروسه چند سردار نامدار و امرای عالیقدر را که هر يك با هزار سوار
 و ده هزار پیاده بود بمشایعت فرستادند و امرای عالیشان با پالکی زرنگار جواهر نثار
 تا سرحد روان شدند و از سرحد مرخص گردیده مراجعت نمودند چون
 اردوی اعظم ملکه عالمیان بولایت بیجاپور در آمده طی منازل نموده به گبرگه
 رسیدند حضرت عادلشاه پسر اخلاص خان میر جمله رابا چهار هزار سوار
 باستقبال فرستادند و مشار الیه بشرف آستان موسی بارگاه فلك اشتباه ملکه
 عالمیان مشرف گردیده به تشریف خاص سرافراز شد و فرمان عادلشاهی به
 مرهری پندیت رسید که بسرعت بحضور آمده از آنجا بمعاونت فتح خان نظامشاهی

که در قلعه دولت آباد محصور است و مهابت خان با امرای مغل آن قلعه را محاصره نموده کابل بر و تنک و دشوار گردانیده اند برود پس مره ری بشف کورش و رخصت ملکه عالمیان سر افراز شده تشریف و بان رضا گرفته روان گردید و اردوی حضرت مهد علیا در هر منزلی که نزول اجلال میفرمود آن سرزمین رشک فردوس برین میشد و عمال محال بخدمتگاری قیام مینمودند و آصفجاهی ایشان را به تشریف و انعام سر افراز می ساخت چون به یک منزلی بیجاپور رسیدند و آن محل دلکش با عجم جاه و جلال و مضرب سرادقات اقبال گردید مصطفی خان و خواصخان که میر جمله و کار ملک آن دولتیخانه عالیله و دورکن اعظم سلطنت عادلشاهی اند به استقبال آمده شرف تسلیم و کورش آستان بارگاه معلی دریافتند و آصفجاهی و عمده المشایخ انواع کرمی (۱) بهشار الیهها فرود دند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه و سایر تکلفات ما کولات کشیده شده خاص و عام طبقات انام از آن مایده تناول نمودند و بعد از فراغ از مراسم ضیافت و لوازم مهمانی تشریفهای ملوکانه پیشوا و میر جمله را پوشانیده بویک چهار راس اسب و یک فیل عنایت نمودند و جمعی از اعیان و اکابر که برفاقت مشار الیهها آمده بودند همه را خلعت و تشریف علی قدر مراتبهم پوشانیدند چنانچه صد دست تشریف آن روز بهمه امرای عادلشاهی مرحمت شد و روز دیگر عالیحضرت عادلشاه با عظمت و اجلال باستقبال تشریف آورده خیمه و بارگاه برابر دوی ملکه عالمیان برافراختند و بساط نشاط انبساط نموده بعیش و عشرت پرداختند و شب روز دیگر به بارگاه ذلک الشبیه ملکه عالمیان در آمده جواهر و افروز و متکاثر تار نموده رسوم و قاعده جاود که در دکن متعارف است مراعات فرمودند - نظم

حجله آراستند چون جنت	شمع افروختند در خاوت
شوق انگیزت طرز ناز و نیاز	تا شدند آن دو بادشه دمساز
چون قران کرد ماه با خورشید	شد قرین بخت و دولت جاوید
و در آن شب از خرمی چون صبح طرب افزای نوروز بود بعیش و عشرت	

اشتغال داشتند و از شادی لذت وصال آن شب را چون لیلۃ القدر پنداشتند
در عید شباب عشق را شاهد وصال در آغوش و هیجان شوق با حصول آرزو
دوش بردوش - قطعه

لیلۃ القدر بود آن شب وصل که نمودند مهر و ماه قران
بود در خرمی به از نو روز آن شب فیض بخش نورافشان
گل عشرت صباح عید آن شب چید از بزمگاه صدد امان
و در آن مقام دل افروز بهجت اندوز گذر اینده آخر همان شب پالگی
ز رنگار جواهر تار ملکه عالمیان را برداشته بجانب بیجاپور روان شدند و راسته
بازارهای شهر را آئین بسته چراغان بسیار نموده آتش بازی و افرسوخته بآئین
رنگین و ترتیب دلنشین داخل شهر و دولتخانه عالیہ گردیدند - قطعه
از روشنی شمع شبستان سلطنت مه در حجاب بود نهان تابه صبحگاه
با صد هزار شمع کواکب سپهر ایک همراه پالکی زراندود شد براه
و درون دولتخانه را که چون کارگاه ارژنگ و نگارخانه چین آراسته بودند
با کمال شادمانی و غایت بهجت و مسرت آرام و مقام گرفتند و داد عیش و عشرت
دادند و روز دیگر حضرت عادل شاه بر اورنگ سلطنت تراز گرفته جناب
آصفجاهی و عمده المشایخ و قاضی احسن و مجاسیان نظام و امراء عالی شان را طلب
نمود و ایشان بشرف ملاقات مشرف گردیدند و آصفجاهی و جناب شیخ راه نعل
بمسند سلطنت جای نشستن تعیین نمودند و عزت و حرمت ایشان بوجه آتم بوقوع
پیوست و مورد الطاف و اشفاق بی غایت گردیدند پس هر یک از ایشان را
بخلت خاص سرا فراز ساختند و مجلسیان و سرداران رفیق را علی قدر مراتبهم
مخلع ساخته نوازش فراخور حال هر یک نمودند و مدت یک ماه در بیجاپور
اقامت واقع شد و جمیع امراء و وزراء و منشیان و ارکان دولت عادل شاهی
بملاقات و دیدن آصفجاهی و عمده المشایخ می آمدند و مشاورانیمه براسم
تواضعات و ضیافتها می پرداختند و به بعضی تشریف و اسب عنایت میدادند
و هر روزه اسباب ضیافت و مهمانی آماده و مهیا می بود بعد ازین مراتب

عاليحضرت ملكه عالميان جناب آصفجاهی شيخ الاسلامی را تشریف شاهانه
وچند راس اسب مرحمت فرموده رخصت مراجعت دادند و عاليحضرت عادل
شاه نیز تشریفات فاخر با اسبان یراق سیمین عنایت نموده رضای انصراف
ارزانی داشتند و ایشان با امرا و مجلسیان و لشکر از بیجاپور مراجعت نموده
در غره محرم سنه ثلاث و اربعین و الف (۱۰۴۳ هـ) بدار السلطنة رسیدند
و بعد از عاشر محرم بعز بساط یوس اعليحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف
جمال معزز و سرافراز شدند و به تشریف خاص ارجمند و در میان امثال سر
بلند گردیدند و عمدة المشایخ بواسطه حسن خدمات مشمول عواطف شده
بنوید مناصب عالیہ مفتخر و مباهی گردید و اوضاع و اطوار بیجاپور را بنوعی
که مشاهده نموده بود بمسامع جاء و جلال خسرو سکندر اقبال رسانید -

(ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سنه مذکوره و بیان تغییر

و تبدیل بعضی از مناصب که درین سال وقوع پذیرفته)

در بعضی از مشهور این سنه شیر محمد خان را که به شجاعت و کاردانی
موصوف است و به یمن تربیت ملازمان پایه سر بر سلطنت از مرتبه سلحداری
دنیا عین المملکی با علی مرتبه وزارت و سرداری ترقی نموده تشریف و شمشیر
سر لشکری و سپهسالاری مملکت کسیمکوت و کلنک مرحمت فرمودند که باتفاق
شجاع الملك و اید شجاع الملك میرزاده مازندران که بعد از پدر بمخطاب مستطاب
سرافراز شده و دران مملکت بر پنجه تهور و دلاوری دست و بازوی قوت
و قدرت دیوان و راجهای آنجا ابر تافته بود بمر است مملکت و اهتمام احوال
سپاهی و رعیت پرداخته بدفع شرو فساد که از دشمن بومی و ییگانه حادث
شود قیام نماید و بجهت دیو اعظم کشنا دیو که سر و سردار دیوان و منیالان
واجدادش فرمان روی آن ممالك بود اند تشریف و اسب و پالکی ارسال
داشتند که بموافقت و متابعت مشارالیهما سالك طریق خدمت باشند و سید عبدالله
خانی را از ان مملکت طلب فرمودند و مشارالیه در ششم ماه جمادی الاول این سنه
بدار السلطنة رسیده شرف بساط یوس محل جنت آسادر یافته در سلك مجلسیان

دنیا و وزارت مشار الیه را با قوت خان حبشی مرحمت فرمودند (ایضا) در شب سیزدهم جمادی الاخر سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را تشریف منصب پیشوائی مرحمت فرمودند و نواب علامی نهامی شیخ محمد را بنا بر سعایتی که از بعضی نسبت بایشان بظهور رسید چند روز به نشستن در منزل خود و ترك آمدن بپا کرمی مامور ساختند و درین وقت چون همیشیره بزرگ عادل شاه و مره‌ری پندیت سپه سالار بجهت مهم مواصلت بدار السلطنت آمده بودند بعد از فراغ از مهمات ارسال پالکی زرنگار بلیقیس الزمانی ملکهء ملیان و سر انجام امور ایشان متوجه حال نواب علامی شدند و چنین ظاهر گردید که سعایت و همت از روی عناد بوده و دامان اخلاص ایشان در دولتخواهی صاحب ولی نعمت از آلائش باین قسم امور که بایشان نسبت یافته پاك است اعلی حضرت خاقان سکندر شان در مقام توجه و التفات در آمده یکی از مقربان سریر سلطنت با پاندهان ملا بخدمت نواب علامی فرستادند و تنبول دان مذکور را بملازمان علامی بخشیدند و کمال التفات بظهور رسانیدند و بعد از چند روز دیگر نواب علامی را بحضور وافر النور طالب فرموده به تشریف خاص نوازش یش از پیش نمودند و جای صدر الشریعة صدر جهان بجهت جلوس ایشان معین گردید و امور مشورت و مراجعت که باعث قوام و نظام سلطنت است بر نسبت سابق بر همه رتبه مقدم بهم رسانیدند و سوانح احوال ایشان بعد ازین عنقریب مرقوم خواهد شد (و ایضا) در هفدهم ماه جمادی الاخر معتمد السلطان ملک آدم را تشریف حواله داری خاصه خیل مرحمت فرمودند و قاسم بیگ ازین مهم معزول شد و ملک مذکور در زمان خاقان مغفور جنت مکان نور الله مرقده دفعه يك سال و دفعه یازده سال باین منصب جلیل استعغال داشت چون خاقان سکندر اقبال ملک مذکور را باین منصب ارجمند سر بلند فرمودند مشار الیه باهتام عسا کر ظفر مآثر پرداخته باقیات مشاھرہ لشکر را از اعمال محال تحصیل نموده بجنود نصرت ورود رسانید و ولایت ایلور و چند محل دیگر بجهت تنخواه خاصه خیل از مملکت محروسه جدا نموده حواله خود گرفت (و ایضا) در شب بیست و نهم ماه جمادی الثانی فرزند

دلبد نور سیده اعلیٰ حضرت خاقان سکندر منزلت خلد الله عمره و ملکه که دفت ماه و بیست روز از ولادتش گذشته بود به بهشت جاودان شتافت و ازین قضیه داغ بر سینهای عالیمان ماند و دل جهانیان از آتش این مصیبت سوخت امرای اعلیٰ صادر شد که غنچه نشگفته باغ بهشت را در لنگر فیض اثر برده در روضه جد بزرگوارش دفن نمایند و پیشوا و سرخیل و جمیع مجلسیان و کل امرا و وزرا و تمام چاکران تشییع نعش آن معصوم نموده حسب الامر جهات مطاع عمل نمودند و روز زیارت مبلغ کلی از نقود و اجناس بسادات و علما و مستحقین خیر (۱) نمودند امید چنانست که حضرت پادشاه بی نیاز منزله از شریک و انباز بعوض آن گوهر شب چراغ آفتاب عالمتابی از مطلع سپهر سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال تابان گرداند و روزگار سلطنتش تا عمر طبیعی تمتد سازد بحرمه محمد و آلہ الامجاد (و ایضا) در او آخر ماه جمادی الاخر دنیای مظفر خان پتان را بآدم خان حبشی مرحمت فرمودند و در غره شوال ملاحسن شوقی نام حاجی از جانب عادلشاه پایتخت سریر سلطنت مصیر آمد و یادگار گذرایند و به تشریف و اسب سرافراز شد (و ایضا) در او آخر سنه سیادت پناه شجاع الملک را که در ولایت کسیمکوت بود طلب فرمودند و سنجی که بحواله مشار الیه بود بنا بر سفارش شیر محمد خان سپهسالار به میرستم مازند رانی که جوان دلاوریست و داماد خان مذکور شده بود عنایت فرمودند و چون زمینداران و دیوان ولایت مذکور در جنگلها و کودهای آنجا بعض اوقات سرکشی می نمودند به شیر محمد خان و میرستم فرمان معلی شرف نفاذ یافت که باتفاق یکدیگر بضبط آن ولایت پردازند و سرگشان را گوتمالی میداده باشند و شجاع الملک در او اسط ذی الحجه بدار السلطنت رسیده سعادت بساطبوس دریافت و در زمرة ملازمان حضور منسلک شد و مؤدۀ وزارت دیگر بگوش هوش او رسانیدند -

(ذکر قضایای عشرت و خرمی افزای سال میمنت مآل نهم جلوس

همایون اعلیٰ که مطابق سنه ثلث و اربعین و الف هجریست)

بقلم مشکبار که نگارنده سوانح روزگار است در قضایای سال گذشته

چنین مرقوم گردیده بود که چون شیجاع الملک را از ولایت کسینکوت طاب فرموده مؤده وزارت مجدد بگوش هوشش رسانیده بودند در اول این سال خرمی و میمنت مآل متوجه حال مشار الیه شدند و شیوة فدویت پدرش و خدمات موفور خودش را منظور ساخته در هجدهم ماه صفر دنیای که يك لك دون تنخواه داشت بمشار الیه مرحمت فرمودند و مشار الیه از جمله وزرای عظام و سرداران با احتشام گردیده و قریب یک هزار جوان یوادر غریب و پتان چابك سوار و چند هزار پیاده جلد (۱) جرار نگاه داشته لشکر رنگین بایراق و سلاح در میدان وسیع الفضای مقابل ندی محل کتے و سان داد (و ایضا) قبل ازین مذکور شده بود که دنیای مظفر خان را بآدم خان حبشی عنایت فرموده بودند نسبت باوطن خیاتی و گان خطائی بهمرسانیدند و دنیای حواله او را امانت نموده به حجار خان دکنو که قبل ازین درسنجی عین المملکی سلحدار بود به یمن تربیت ملازمان شاهنشاهی قابلیت وزارت و سرداری بهمرسانیده مرحمت نمودند و آدم خان را چندگاه در قلعه گولکنده محبوس گردانیدند و به شفاعت بعضی از ملازمان سریر سلطنت نجات یافت و چون درین وقت آوازه آمدن مهابت خان بجانب مملکت دکن و تسخیر نمودن قلعه دولت آباد بلند شده بود حجار خان را با یاقوت خان بجانب سرحد کولاس نامزد نمودند که بحراست قلعه و حفظ طرق اشتغال نمایند و درین وقت رای عالم آرای خسروی اقتضای آن نمود که قلاعی که در سرحدها واقع است و بمئات و استحکام اشتهاز دارد باستعداد آذوقه و آتشبازی و تعمیر حصار و بروج و بارو (۲) پرداخته شود بنا براین حسن بیگ شیرازی را که درین وقت منصب کوتولی را ازو گرفته بمیرزا ابراهیم صفاهانی داده بودند بجانب قلعه رفیعہ رامگیر که ولایتش سرحد ولایت نظام شامیه است فرستادند و پانزده هزار هون برای خرج ما بحتاج تحویل نمودند و مشار الیه بآقلعه رفته در اندک زمانی به استعداد آذوقه و تعمیر بروج و بارو و سامان ضروریات آنجا پرداخته مراجعت نمود و درازای این نیکوخدمتی باز منصب کوتولی که از اعظم مناصب این دولتخانه عالیه است

(۱) یعنی تیز و چست - (۲) یعنی دیوار قلعه -

بمشار الیه تفویض فرمودند و بر نسبت سابق باین منصب و الا سرافراز شده بضبط و حراست شهر و محلات مشغول شد و هم چنین میان حسینی عهده دار دروازه عالیہ علی شیر را بجانب قلعه منیعہ پانگل کہ از قلاع حصین متین این مملکت است فرستادند و او نیز بسر انجام مایحتاج از اذوقه و مرمت بروج و بارو و استعداد آتشبازی پرداخت و هو جی رای را و بر همین حواله داردیده بانان و مملک نور محمد را بقلعه عالیہ مصطفی نگر کہ از اعظم قلاع این ولایت است فرستادند کہ با استعداد ما محتاج و اہتمام ضروریات آجا اشتغال نمایند و چند نفر معتبر دیگر را بچند قلعه دیگر فرستادند کہ ضروریات آن محال را سامان دهند ۔

(بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجانب شیخ محمد طاهر و روز شرف آفتاب)
 قبل ازین در قضایای سنہ سابقہ مرقوم قلم عنبرین رقم گردیدہ بود کہ اہل عناد در باب نواب علامی فہامی سعایت نمودند و بعد از آن بوضوح پیوست کہ طبع مشار الیہ از تصور اموری کہ نسبت بایشان مینمودند منزہ و مبرا است و رد دولت خواہی صاحب و ولی نعمت حقیقی منفرد و یکتا اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال در مقام تدارک شدند و نواب مشار الیہ را نوازش بسیار فرمودند و ارادہ داشتند کہ در همین وقت باز منصب پیشوائی بایشان رجوع فرمایند ملاحظہ از عدم رسوخ در امور و خلاف حزم نموده بہ تکلیف منصب جلیل القدر میر جملگی تسلی بخش خاطر نواب علامی گردیدند و نواب علامی تامل در قبول آن داشتند و در این اوقات جمیع مهام سلطنت و امور تدبیر و راجوت بہ رای مہر انجملای صواب اقتضای نواب مشار الیہ تفویض می یافت و در خلا و ملا اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان جمیع عقود امور را با تامل تدبیر صائبہ مشار الیہ میکشودند و بعد از فراغ از مجلس خاص کہ حضرات مرخص میگرددند تا وقت عصر بلکہ تا شام و پارہ از شب بصحبت نواب علامی اوقات اشرف میگذرانیدند و ہمیشہ تکلیف قبول منصب رفیع القدر میر جملگی بہ شروط متعدده میفرمودند و دولتخواہی و فدویت مقتضی آن نبود کہ تکلیفی کہ

عن صمیم القلب از جانب اشرف اعلی واقع میشود قبول نفرمایند بنابراین لازم شد که متابعت امر اشرف نموده مرتکب این مهم بزرگ شده رسوم محدثه را محو فرموده در انتظام مهام سلطنت و آسایش سپاهی و رعیت بقانون معدلت و نصفت پردازند تا آنکه در نهم شهر شوال سنه مذکوره که آفتاب عالم تاب در برج حمل بدرجه شرف رسید اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بر اورنگ کامرانی قرار گرفته مجلس جنت مثال را به تجمعات سلطنت آراسته جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و مجلسیان محفل قدس منزلت و امرا و وزرا و حجاب سلاطین ذوی الاقدار جا بجا در محل و مقام خود از روی ادب ایستاده و قرار گرفته بودند نسبت بنواب علامی توجهات شاهانه فرموده بخلعت خاص جمله الملکی قامت قابلیتش را آراستند و زمام جمیع مهام سلطنت و عنان کل امور مملکت بقبضه اقتدار و اختیارش سپردند و پالکی از طلا و نقره که زرگران ماهر تلنگانه بصنایع بدیع و نقوش و طرح عجیبه آنرا ساخته و براق آن بزرگوار و ابریشم الوان پرداخته بودند و تاغایت این چنین پالکی در سرکار این سلسله علیه با تمام نرسیده بود از جامدار خانه عامره آورده بجهت سواری نواب علامی مرحمت فرمودند و جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر خواهر زاده نواب علامی را که بقابلیت ذاتی و استعداد کسبی متصف است از کمال شفقت و مرحمت تشریف سرخیلی و نیابت نواب علامی عنایت فرمودند و مشار الیهما از آن مجلس بهشت آئین بخلاص مناصب عالیه مکرم و محترم گردیده باعمال و مناصب داران بدو قریب خانه پادشاهی آمده برمسند حکومت تکیه زده تیمنا بر چند عرضه و رفته احکام مطاعه نوشته بر پالکی خاص مذکور سوار شده متوجه دولتخانه شدند و روز دیگر یارگاه فلک اشتباه پادشاهی آمده بر تق و وفق مهام سلطنت و اهتمام احوال سپاهی و رعیت پرداخته در هر امری قواعد جدید از روی عدل و دولتخواهی قرار دادند و بد تصرف بعض عمال و اهل دخل را از امور دیوانی قطع فرمودند و میر فصیح سرخیل ماضی چون بولایت مرتضی نگر بجهت تحصیل رز و سرانجام مهام آنجا رفته بود در این وقت که از منصب سرخیل معزول

شده نواب علامی تشریف پادشاهی بجهت او فرستادند که مستمال بوده کارسازی خود نموده به حضور موفور السرور آید و چون مقرر است که جمعی از سلجداران بحواله میر جمله می باشند اعلیحضرت خاقان سکندرشان برای توقیر و احترام نواب علامی دوسر داریکی مخدوم ملک و دیگری سید بابونام را که هر کدام صد سوار و هزار پیاده دارند با چهارده سلحدار کار آمدنی حواله فرمودند و مقرر نمودند که روز های پنجشنبه زیارت روضات کرام سلاطین مغفور مبروز نور الله مرا قدم بروند و جمیع مجلسیان و کل سرداران غریب و دکنی و خاصه خیل در سواری لشکر فیض اثر همراه نواب علامی باشند و هر روز بعد از فراغ از مجلس حضور موفور السرور به لعل محل تشریف آورده جمیع عمال و عهده داران بملازمت آمده با کمال عظمت و اعتبار بسر انجام مهام دیوانی اشتغال مینمایند و در ایام میر جملگی از دولت پادشاه جهان پناه جمعی کثیر از مجلسیان و عملداران و سلحداران و سرپرده داران و طوایف چاکران را مشاهره افزودند و جمعی از اهل استعداد را در سلك بندگان دولخانه خسرو سکندر اقبال منتظم فرمودند و باقی مشاهره سنوات ملازمان و چاکران بارگاه خلافت پناه را که در زمان عهده داران سابق نرسیده بود با التیام تنخواه دادند و خلایق اکثر در این زمان از قرض و پریشانی بجات یافتند و به علما و فنلا و تاجران یلکه بکافه امام در این ایام احسان و اکرام پادشاه سکندر احتشام اشتمال یافت چون باعث از دیاد دعای دوام عمر و افزونی دولت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت و سبب بقیت ذکر جمیل خسرو یوسف طلعت و بقای نام نیک که حیات جاوید عبارت از آنست (۱)؛ این امور خیر و اعمال حسنه بود نواب علامی فهای مورد تحسین گردیدند و خاقان سکندر اقبال در ایام میر جملگی نواب علامی دوبار با والده مکرمه معظمه و سایر اهل حرم محترم بمنزل نواب علامی آمده هر بار یک هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند و نواب جمله المملکی کل ما محتاج و سایر اخراجات را روز بروز از سرکار خود ترتیب میدادند و در آن مدت آستان آن منزل محل تسلیم سایر اکابر و اعیان و مقرر تعظیم بزرگان (۱) از آنست -

بود و مرتبه اول نواب علای جواهر و مرصع آلات و اسب و قیل و افشه و تحف و هدایای بسیار پیشکش نمودند و اعلیحضرت خاقانی از کمال عنایت که بایشان داشتند بواسطه رعایت خاطر ایشان دور اسب عربی از انجمله که قابل سواری اشرف اعلا بود قبول نموده باقی اسباب و تحف و پیشکش بایشان مرحمت فرمودند و خلعت و کسوت خاصه باد و سر اسب مع یراق زرین که معتاد تشریف ایشان بود عنایت کرده مورد توجهات شامانه و مشمول مراحم خسروانه ساختند و در روز هفتم بمقر سلطنت و قیتول دولت معاودت فرمودند و نواب مشار الیه باوجود کثرت مشاغل مهم سلطنت و رفور ادور ملائکت و ملازمت دو وقت خاقان یوسف طلعت سکندر منزلت هر صبح مدرس فیض مهبط ایشان از وجود ارباب دانش چه از قضات و علما و فضلا و صاحبان شعرا و اهل استعداد و کمالات و از اکابر واعیان و امرا و وزرا و غیرهم که مشحون میگردد بافاده و افاضه علوم منقول از کتب تفاسیر و احادیث و فقه و معقول از حکمت و ریاضی و منطق و غیره مشغول می باشند و بعد از فراغ از آن متوجه امور دینوی میگردد و بدولتخانه دیوان اعلی میروند و از ملازمت پادشاه گیتی پناه که مراجعت مینمایند در دیوانخانه از عاملان و عهد داران و کارکنان جمعیت عظیم میشود و بانتظام و اهتمام مهمام خسرو سکندر احتشام و بانجام مرام انام تا وقت شام اشتغال می نمایند و شب نیز بعد از صرف سفره عام مجلس افاده و استفاده انعقاد می یابد و اصحاب فضل و کمال و مستعدان صاحب حال از وجود فایض الجودش مستفید و مستفیض میگردند و روزهای سه شنبه که روز تعطیل است باشرای فصاحت شعار و موزونان بلاغت دثار از عرب و عجم دیوان متنبی و دیوان خاقانی و انوری و مشنوی مولوی با کتب شروح و دواوین دیگر از شعرای نامدار در میان آورده صحبت مستوفی میدادند تا این طبقه نیز از افادات و صحبت فیض بخش بهره مند گردند و در ماهی دوسه نوبت مجلس ایام تعطیل در باغات خاصه حوالی شهر انتقادی یابد و حجاب سلاطین عظیم الشان ایران و هند را طلب مینمایند و جشن زرگانه زیاده بر معتاد کرده

میشود بالجمله ذات حمیده صفات کثیر الحسانتش جامع کالات صوری و معنوی و طبع شریفش عارج معارج اعلیٰ مراتب دنیوی و اخروی است -
(ذکر قضایای سال میمنت و خرمی مآل دهم جلوس سعادت مانوس همایون
اعلیٰ که مطابق سنه اربع و اربعین و الف هجریست)

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقتدار و شنوندگان حکایت و قایع و سوانح روزگار مستور نماند که چون عالیحضرت شاه جهان از برهان پور بجانب آگره مراجعت نمودند مهابت خان المخاطب بخانخانان را به برهان پور فرستادند و او باستقلال تمام برهان پور آمده اقامت نموده بعد از چند روز کمر به تسخیر ولایت نظام شاه بسته با جمعی از امرا و افواج لشکر مغل بیالای گهات آمده قلعه دولت آباد را محاصره نمود درین وقت حضرت عادل شاه شیخ دیر را که راس و رئیس دیران عادل شاهی بود بحجابت پیانه سریر سلطنت مصیر فرستادند و مشار الیه دریست و هتّم ماه صفر بدار السلطنة رسید و باتفاق شاه ابو الحسن حاجب مقیمی پیایه سریر سلطنت آمده شرف بساط بلوس دریافت و تحفه و هدایا که از جانب حضرت عادل شاه آورده بود از نظر ملازمان پیانه سریر اشرف گذرانید و عرض نمود که چون لشکر مغل بجانب دکن آمده و مهابت خان تسخیر قلعه دولت آباد میناید باید که شیوه موافقت از طرفین مراعات بوده باشد و بوجوه دلپذیر در شرائط اتفاق و مراسم و فاق ترعیب و تحریر نمود و التماس عهد و پیمان کرد که بی اتفاق حضرت عادلشاه با پادشاه مغل را بطله نه نمایند و بلکه در مدافعه این لشکر متفق بوده در جمیع امور یکدل و یکزبان باشند و مدت یکماه در دار السلطنة توقف نموده از ملازمان خسرو سکندر اقبال مرخص شده مراجعت نمود (ایضا) در اریل شهر این سنه میر فصیح الدین محمد کار سازی ولایت مرتضی نگر نموده پیایه سریر خسرو سکندر نظیر آمد و بعد از یکک چندی دنیای که بحواله او بود بواسطه بعضی از امور از مشار الیه گرفته بمقرب سریر السلطنة حسن علیخان که جوانی در اول عمر و شباب و از جمیع ملازمان سرخ دستار بمزید عزت و اعتبار بغایت ممتاز

و از رشحات سحاب الطاف پادشاهی نشو و نمای کامل یافته بود و بر غلامان حضور وافر النور رتبه تقدم داشت مرحمت فرمودند و او از جمله وزرای عالیشان گردید و چون مقرر است که در مرتضی نگر سردار معتبری باشد خدا ویردی سلطان را از آن محل طلب نموده میرزا حمزه را که پیش این نیز در آنجا بود سر لشکر آن ولایت کرده با چند سردار و جمعی از جنود خاصه خیل را بآن جانب فرستادند (و ایضا) درین سال دنیای که بحواله ملك معتبر ملك عنبر بود و يك لك خون ولایت و تنخواه داشت مقرب اورنگ خلافت علی رضا که او نیز از جمله غلامان سرخ دستار حضور وافر النور است و از جو یار ترین شاهنشاهی شاداب گردید نشو و نمای کامل یافته و بمنصب خزانه داری سرافراز بود مرحمت نمودند و او نیز از جمله وزرای رفیع مقام شد و بعد از اندك زمانی باز با ملك عنبر بر سر عنایت آمده دنیای یاقوت خان را که به بعض تقصیرات منسوب شده بود مبلغی ولایت و تنخواه اضافه نموده به ملك عنبر مرحمت فرمودند و ملك مذکور آن سنجی بی سامان را اهتمام نموده ولایت تنخواه را معمور کرده لشکر رنگینی از همه طایفه نگاهداشت -

(ذکر گرفتن مهابت خان قلعه دولت آباد را و فتح خان و پسر نظام شاه را بقول از قلعه بیرون آوردن و مهابت خان سفر عالم آخرت نمودن)

قبل ازین گذارش یافت که عالیحضرت شاه جهان از دار السلطانه آگره مهابت خان را با چند سرا مرای معتبر به برهان پور فرستاد و مشار الیه در اول این سنه مذکوره پنجهزای و چهار هزاری و چند فوج از لشکر مغل از جانب برهان پور بیالای گهات آمده متوجه قلعه دولت آباد شده مشغول محاصره آن قلعه فذلك شکوه گردید و متعاقب این خبر رسید که حضرت عادلشاه مرهروی را با چند وزیر بکرمک و مدد فتح خان فرستاده و ایشان اطراف و جوانب لشکر مغل را دادند و امرای مغل متوجه لشکر عادلشاه افتاده یا قوتخان نظامشاهی که از غلامان معتبر نظامشاه بود و خود را ثانی ملك عنبر میدانست و قبل از این روی اخلاص از آن سلسله گردانیده بجانب مغل رفته بود و عالیحضرت شاه

جهان بنابر مصلحت ملك گيرى اورا معتبر داشته درسلك امرا منتظم ساخته بهمرام مهابتخان بجانب دكن فرستاده بودند و او از سلوك مهابتخان دلاگير گشته باز به لشكر نظامشاهيه ملحق شده مهيج فتنه و جدال گشته بود گشته گرديد و لشكر عادلشاهى ضعيف و بى قوت شده ديگر جرات جنگ ننمودند و مهابت خان بعد از قتل يا قوت خان و شكست دادن لشكر عادلشاه مشغول محاصره قلعه المذكور گرديد و مدت پنجاه درپاى قلعه نشسته كاربراهل قلعه تنگ و دشوار ساخت و بالاخره بجهت فتح خان و پسر نظامشاه قول فرستاده مؤكد بايمان مغاظ ساخت كه ولايت خارج دولت آباد را بايشان واگذاشته تصرف درآن نمايد و ايشانرا در ولايت المذكور بگذارد فتح خان اعتماد بر قول مهابت خان نموده ناچار از غايت اضطراب باپسر نظامشاه از قلعه برآمد و مهابتخان قلعه رفيعة دولت آباد را كه به متانت و استحكام در ملك دكن مشهور است و چندين سال پاى تخت و متمر سلطنت نظامشاه بود بتصرف درآورده ضميمه ممالك پادشاهى نمود و نصير بخان را بمحافظت قلعه و ولايت تعيين نمود خود بانظامشاه (۱) و فتح خان روانه برهانپور شد و در آنجا خلف عهد و شرط و پيمانى كه بايمان موكد ساخته نموده نظامشاه (۲) و فتح خان و اهل حرم و ساير متعلقه ايشانرا مقيد ساخته با اسباب و با اجناس كه از قلعه برآورده بود بخدمت پادشاه دهلى روانه نمود و خود درين سال در برهانپور توقف كرد و بعد از يكچندى از خدمت عاليحضرت شاه جهان استعفا نمود كه يكي از شاهزادهائى عظام را صاحب صوبه برهانپور نموده بفرستند تا در تسخير ملك دكن مدد معاون او باشد و التماس او در معرض قبول آمده شاهزاده عاليقدار شاهزاده شجاع را باستعداد تمام وسيد مظفر مخاطب بخانجهان را اتاليق او ساخته برهانپور فرستادند و چون شاهزاده مذكور بنواحى برهانپور رسيد مهابت خان باجمع وزرا و لشكرى كه در برهانپور بودند باستقبال شاهزاده برآمده در نواحى رود خانه برينده سعادت باطبوس و گورنش دريافتند و از هما نجامهبابت خان

و جمیع اسرا و لشکر در خدمت شاهزاده مذکور بعزم تسخیر و لایت یبجاپور
بر بالای گهات آمده اولاً کمر به تسخیر قلعہ بریندہ کہ از قلاع متین نظامشاہی بود
و درین وقت بہ تصرف امرای عادلشاہی در آمدہ چست بستہ بمحاصرہ آن
مشغول شد و مدت چہار ماہ بامور قلعہ گیری پرداخت و چند انچہ سعی نمود اثری
بظہور نرسید و بی نیل مقصود باز بہ برہانپور معاودت نمود و چون برہانپور
رسید شاہزادہ ارجمند را اعلیٰ حضرت شاہ جہان بحضور طلب نمودہ بود بابعض
امرا بجانب دار السلطنتہ روانہ نمودہ خود در برہانپور توقف کردد راین اثنا
بیماری صعب ناگہانی عارض او گردید و علاج اطبا سود مند نیامدہ بشرورت
ترک حیات مستعار و دوائی دنیوی نمودہ بعالم عقی روان گردید و در اواسط
جمادی الاول سنہ مذکورہ کہ اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال بعزم سیروسکار
از دولتخانہ عالیہ برآمدہ در باغات ارم مثال و بساتین بہشت تمثال بعیش و عشرت
اشتغال داشتند کہ جاسوسان قہر مسیر خبر قضیہ ناگزیر اورا رسانیدند و عریضہ
شیخ احمد جبل عالمی نیز کہ از پایہ سریر سلطنت نزد او بمحجابت رفتہ بود آمدہ
مصدق این خبر گردید و راقم این مسودات تاریخ رقتن اورا بطریق تعمیہ
چنین یافتہ -
قطعہ

خان عالیہ مکان مہابت خان آنکہ بودش زمانہ در فرمان
داشت امید تادکن گیرد رفت امید از مہابت خان (۱۰۴۴)
چون عدد لفظ امید از عدد لفظ مہابتخان ساقط شود تاریخ مطلب است
(و ایضا) این تاریخ را نیز بطریق تعمیہ راقم این مسودات گفتہ -

قطعہ

چرخ گردان انچہ داد از عزوجاہ جملہ یکدم از مہابت خان گرفت
تاچہ قصدی داشت جانش زان سبب ہادم اللذات ازوی آن گرفت
بین کہ چون تاریخ فوت او شدہ از مہابت خان زمانہ جان گرفت
عدد جان از عدد مہابت خان چون گرفته شود تمعہ تاریخ مدعا است -

(ذکر آمدن ایلچی پادشاه ممالک ایران شاه صفی بهادر خان
باتفاق خیرات خان حاجب ابن دولت خانه گیتی نشانه
و بشرف ملاقات مشرف شدن)

قبل از این در سال دوم جلوس همایون اعلی مرقوم قلم سوانح رقم
گردیده بود که خیرات خان را برفاقت محمد قلی بیگ پسر قاسم بیگ پرن
برسالت بخدمت پادشاه ممالک ایران فرستاده بودند او بنوعی که در قضایای
سابقه مرقوم گردیده بمالک ایران رفته بخدمت خسرو ممالک عجم فرمان روای
ترک و دیلم مشرف شده و چند سال در خدمت پادشاه صفوی نژاد بود و بعد
از آن خان مذکور از آن پادشاه دین پناه رخصت مراجعت حاصل نموده امام
قلی بیگ شاملوی صحبت یساول را که یکی از ملازمان حضور وافر انور آن
پادشاه گیتی پناه است بهمرامی خان مشارالیه بحاجت بخدمت قطب فلك جاه
و جلال اعنی خاقان سکندر اقبال یوسف جمال فرستادند مشارالیهما از راه
قندهار بجناب هندوستان آمده بخدمت خسرو ممالک هند رسیدند و از انجا بجناب
ملك دکن آمدند و در غره ذی قعدة سنه مذکور دخیل وصول حاجبین به سرحد
ممالک محروسه رسید اعلحضرت خاقان سکندر اقبال از این خبر فرح اربغایت
خوشحال شده از جمله ملازمان سریر سلطنت سیادت پناه میرمعزالدین محمد مشرف
الممالک را بجهت استقبال تعیین نموده مبلغی به مشارالیه دادند که بلوازم ضیافت
و مهمانی قیام نماید میر مذکور بامان آن مهم پرداخته باستقبال شتافت و باداب
شایسته رنگین و طرز دلنشین خوان سباط و بساط ضیافت و نشاط بگسترانید
و بوجه احسن آن خدمت را به تقدیم رسانید چنانچه از جانب اشرف مورد
تحسین گردید و چون نزدیکتر رسیدند جناب مملکت مداری شیخ محمد طاهر
سرخیل شاهی را باستقبال فرستادند که در بعضی از منازل از جانب اشرف
بلوازم ضیافت و مراسم مهمانی پردازد مشارالیه نیز بنوعی که شاید و باید بآن
امر قیام و اقدام نمود خوان سالاران و چاشنیگران خامه شریفه از الوان اطعمه
و انواع اشربه و اقسام میوه سفره ضیافت را آراستند و حاجب را با جمیع رفقبا

مرخوان نعمت آوردند و تواضعات بسیار با حاجب از جانب اشرف واقع شد
 و بعد از آن شجاعت و وزارت دستگاه یواچی بیگ را که از وزیرای عظیم الشان
 بود با استقبال فرستادند مشار الیه با فرج رنگین و خدم و حشم آراسته بلوازم
 استقبال کا ینبغی پرداخته با کمال تعظیم و تکریم حاجب را بخیرات آباد جنت نهاد
 که دو فرسخی جانب شمال دار السلطانه است رسانید و در هفدهم ماه ذی قعده سنه
 مذکور ده خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال سوار شدند و از دار السلطانه
 تا محل مذکور دو رویه سواران لشکر و فیلان گوه پیکر ایستاده شدند و در محل
 میعاد قصریست برفتم و وسعت چون فلك خضرا و در صفا و خرمی مانند
 جنت الماری به تجمعات سلطنت آراسته و بانواع تکلفات پرداخته خاقان اعظم
 بانها رسیده فرود آمدند و بر سریر سلطنت و اورنگ خلافت قرار گرفتند
 و بارگاه فلك اشتباه از اکابر و عطاء و مقربان و اسرا مشحون گردید و بآئین
 لایق ملاقات حاجب واقع شد و حاجب بعد از تقدیم خدمت پنجاه راس اسب
 عدد عراقی منتخب و تاج و کمر خنجر و تمشیر مرصع و مکمل بجواهر الوان و پانصد
 عدد زربفت و ابریشمین از میلک و طباق و کهربندهای قیمتی و ده جفت قالی کرمانی
 و جو شقایق و زرعی که يك جفت از آن زربفت بود بآئینهای فراخور
 آن و تحف دیگر با مکتوب محبت اسلوب کده ضمنوش مشتمل بر تهنیت جلوس
 خسرو بادین و داد و اظهار کمال محبت و نهایت داد بود از جانب پادشاه قلم
 ایران گذرانید و خاقان سکندر اقبال یوسف جمال دهان جواهر نثار غنچه آثار
 را بتکلم شگفته ساخت با گلشن گلشن شگفتگی پرش احوال فرمان روای الملک
 بحجم فرمودند و التفات بسیار بحاجب کرده خلعت خاص بایک زنجیر فیل و دو
 راس اسب عراقی بایراق زرین مرحمت نمودند و از آن مقام دلکش سوار شده
 به بعضی از امرا و وزیر معزالدین محمد مشرف الی الملک را امر فرمودند که حاجب
 را بشهر در آورند و باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی را که بهترین مقامات
 و منازل دار السلطانه است بجهت نزول و اقامت او تعیین نمودند و بعد از آن
 امام قلی بیگ حاجب را بدولتخانه عالیله طلب فرمودند و مشار الیه مرتبه دیگر

سعادت ملازمت دریافته از جانب خود چهارده سراسپ عراقی و دوازده عدد شتر و پنج جفت قالی بامد یکتای نفیس و چهارده طبق زربفت و نقایس دیگر برسم تحفه گذرایندند بخلعت خاص و جیفه مرصع که بدو هزار و پانصد عدد دهن در زر گر خانه عامره مستعد شده بود و یک زنجیر فیل و دسراسپ مشرف شده مخلع و مفتخر بآئین رنگین از دولتخانه عالیہ برآمده بمزل خود رفت و بجهت اقامت و خرج مشارالیه صد کندی اجناس غله و پنج هزار دهن نقد و پرگنه مجاهد پور که دوسه هزار دهن حاصل آن قریه است مقرر داشتند و در ماهی مقرر شد که هزار دهن نقد از خزانه عامره بجهت خرج مشارالیه ارسال مینموده باشند و روز دیگر خیرات خان دوازده سراسپ عراقی و عربی و چهارده طبق زربفت و دو نفر غلام و کنیز گرجی جمیل و یک قطار شتر و پنج جفت قالی بامد یک تپا و چند عدد بالاش پر قو با تحف دیگر گزراینده بخلعت خاص و اسب تازی سرافراز گردید و در سلك مجلسیان حضور که اعلی مرتبه خدام بارگاه خسرو است منتظم شد و بعد از آن دنیای حواله مقرب سریر السلطان حسن قلیخان که هشتاد هزار دهن تنخواه داشت و از وزارت استعفا نموده بود بخیرات خان عنایت فرمودند و باعث از دیاد عزت مشارالیه گردید و در اواخر این سال حسن قلیخان مذکور که بعد از گذاشتن وزارت بمنصب خزانه داری سرافراز شده بود و تقرب ابواب علی مرتبه کمال رسیده در آوان شباب و عنفوان جوانی بجوار رحمت یزدانی شتافت و عمر خود را فدای ملازمان خاقانی نمود پادشاه سکندریه دستگاه متوجه احوال پسران او که یکی در سن ده و دیگری در سن شش بود شده همان الشفات خسروانه که در باره خان مغفور داشتند از ایشان دریغ نمیدارند و از جمله غلامان سرخ دستار حضورند.

(دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدهم جلوس همایون

اعلی موافق سنه هزار و چهل و پنج هجریست)

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقدار عظیم الشان که دوشمندان اولو الابصار بنی نوع انسانند معروض میدارد که در شهر ربیع الاول سنه مذکور

غضنفر خان نام داماد رندوله خان که اعظم امرای حضرت عادلشاه است التماس
پایه سریر خاقان سکندر اقبال آورده بواسطت ثواب غلامی فهای جمله المملکی
در سلك امرای این دولت خانه گیتی نشانه منتظم گردید و پنول هزار دون
تنخواه و مقاصد با مرحت فرموده در سلك سلحدار محلدار رضای چاکری
او دادند و در تاریخ بیست و هشتم ربیع الثانی حضرت سلطان محمد عادلشاه
بتقویت و امداد ملکه عالیان خلعت دولتها سرپر شور و شر خواص خان را که
کمال تسلط بر پادشاه داشت بریده بر دروازه قلعه بیجاپور آویختند و این قضیه
عجیبه که در نظر عقلا وقوع آن بغایت بعید مینمود بمنصه ظهور رسیده باعث
خوشحالی شاه و سپاه آن ملک گردید و عادلشاه از قید او نجات یافته به یم
اعانت و امداد اعلی حضرت خاقان سکندر شان زمام حل و عقد امور سلطنت
را بقبضه اختیار خود در آورد و تفصیل این اجمال بدین نوع تحریر می یابد
که چون پادشاه مغفرت دستگاه ابراهیم عادلشاه مدت پنجاه و چهار سال بر سریر
سلطنت تمکن را استقرار داشت در سته ست و نلشین و الف عجری متوجه مملکت
عقی گردید -

مصرع

رفت تا عالم دگر گیرد

و از جمله اولاد آن پادشاه مغفور سلطان محمد به سعی خواصخان و ملا
محمد امین داماد ملا محمد لاری بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس نمود و خواص
خان دکنی که از تربیت یافتهای ابراهیم عادلشاه بود و در وقت رحلت او گو توالی
قلعه بیجاپور بآن خان تعلق داشت باتفاق محمد امین مذکور که درین وقت
بنظاب مصطفی خانی سرافراز شد امور سلطنت را به ید تصرف خود در آورده
جمیع مهام سلطنت را برای و تدبیر خود منوط و مربوط ساختند و شاهنواز
خان و امین الملک را که کارکنان و صاحب اختیار مهیات سلطنت زمان پادشاه
مرحوم بودند گرفته در قلعه مرچ محبوس نمودند و بجهت صغرسن سلطان محمد
عادلشاه را دخی در امور پادشاهی و معاملات سلطنت نمیدادند و قریب نه سال
بدین منوال میگذرانیدند تا آنکه بحسب تقدیر حضرت پادشاه علی الاطلاق

و خالق انفس و آفاق مواصلت ميانۀ خاقان سكندر دستگاه و حضرت عادلشاه چنانچه در ازمنۀ سابقه ميان اين دو سلسلۀ رفيعه ارتباط مواصلت بوده واقع شد و آن صدر نشين سرادقات عصمت اعني همشيرۀ خاقان سكندر منزلت بتزويج عادلشاه در آمد چون آن خدر معلى و آن زهرۀ زهرا بدولتخانه عادلشاه در آمده متوجه اوضاع و احوال آن بارگاه شد و طرز آنجا را موافق طبع عالى خود ندیده در مقام آن شد كه اختيار امور سلطنت در قبضۀ قدرت عادلشاه باشد و اهل تسلط و طفيان را دفع نمايد بنا برين آن بلكيس زمان احوال بي ساماني آن دولتحانه را برادر اعز 'كرم اعني خاقان سكندر' شميم معروض ميداشت تا بامداد اعليحضرت سكندر منازات دفع تسلط اركان دولت نمايد درين اثنا اتفاق كه ميانۀ خواصخان و مصطفى خان مدت چند سال بود به تفق تبديل يافت و خواصخان اراده نمود كه مصطفى خان را دفع بكنند و بي شركت او امور سلطنت را متكمل گردیده در معاملات پادشاهي وحيد و در مہيات فروعات ذات خود را اصلي سازد بهائۀ به از معرفت و متابعت بامثالان نيافته او را برابطة پادشاه مغل متهم ساخت و بدین جهت او را گرفته بامر زندان و مستلقان در قلعه بنكاپور محبوس نمود و خود من حيث الاستقلال به تمشيت امور سلطنت پرداخت و باوجود آن كه پادشاه بسن رشد و تہاب رسیده بود و صاحب داعية گردیده از او ملاحظه نكرده ترك خود سري و خود را بي نمي نمود و در اين وقت بعد از نه سال شاه نواز خان و اين الملك را از قلعه مریچ بر آورده يكي نوازشان را بجای مصطفى خان دست نشان خود ميخواست بكنند و بدش اوقات نظر بوجود و شعور پادشاه كرده در مقام خدر نين مي بود و ميخواست كه پسر شاهزاده درویش را كه از اولاد عادل شاه مرحوم بود و اور امكحول گرد نیده بعد از يك چندی معدوم ساخته بود بر تخت سلطنت به نشاند مجموع اين مراتب كه در خلا و ملا از او بظهور ميرسيد برخاطر حضرت عادل شاه بغايت گران آمده در ذكر و اندیشه مآل حال خود افتاده به امرای خود كه در

ولایت بیجاپور بودند پیغام مخفی فرستاد که مرا از دست این غدار ستمگار خلاص کنید که با وجود عدم تصرف در امور سلطنت بیم آن هست که از از او غدیری بظهور رسد سرداران و وزرا از این پیغام ملالت انجام کمال اضطراب بهم رسانیدند و چاره بجز آن ندیدند که توسل بملایمان پایه سریر خسرو سکندر اقبال جسته از مراحم پادشاهی استعانت نمایند بنابراین رندوله خان و اکثر امرای عظام بذیل الطاف پادشاه سکندر مقام دست توسل و اعتصام استوار نموده عرضه داشت نمودند که ما بندگان را در این حادثه بغیر از امداد و دستگیری آن خسرو سکندر شان پناهی نیست اگر بزر و لشکر آمده اد فرماید به یمن تقویت و اعانت آن خسرو سکندر منزلت در مقام استخلاص ولی نعمت خود میتوانیم شد چون خاقان سکندر شان تسلط خواص خان را باین غایت نمی پسندیدند در مقام استمالت و استعانت رندوله خان و امرای بیجاپور در آمده فرمان معی در جواب عرایض ایشان صادر فرمودند که این اراده بسیار بموقع است در کار خود سعی و مردانه باشند و متوجه قلعه بیجاپور شوند که آنچه درین مصلحت شمارا در کار باشد از سرکار اشرف بشما خواهد رسید و موازی بیست و چهار هزار هون نقد و تشریفات فاخر بجهت رندوله خان و امرای عادلشاهی فرستادند و سرداران چون از جانب خاقان سکندر منزلت بر این وجه تقویت یافتند آن مبلغ را بر لشکر قسمت نموده با قریب پانزده هزار سوار بعزم استخلاص ولی نعمت خود از محل و مقامی که بودند متوجه بیجاپور شدند و از جانب اشرف اعلی روز بروز استمالت و تقویت ایشان وقع میشد و ترغیب و تحریص در امر معهود میفرمودند و بدفعات خرجی میفرستادند اما خواص خان بر آمدن امر او ارادت و دواعی ایشان اطلاع یافته مهری پندیت را که کلید عقل و مدار علیه خودش بود بالشکری که تابعش بودند بجانب رندوله خان و امرای نامزد نمود و آن کافر محیل باستقبال آن لشکر روانه شد چون تقارب فریقین وقوع یافت جمعی از لشکر امرای مذکور از رودخانه که فیما بین بود بجانب مهری عبور نمودند و مهری پیش آمده به تسویه صفوف و بترتیب لشکر پرداخته مشغول جنگ گردید چون ادبار با

او و خواصخان ولی نعمتش روی آورده بود با وجود آنکه در اکثر معارک قرین فتح و ظفر بود در این معرکه با کمال قدرت و جلالت شکست فاحش از وزیري که از آب گذشته بود خورده روی از میدان قتال بر تافت و جمعی کثیر از مردم او مقتول و مجروح گردیدند و مرهري از رزمگاه بدر رفت و رندوله خان با امرا بعد از این فتح دلیرانه بجانب بیجاپور روان شدند چون بحوالی قلعه و شهر رسیدند بر عادلشاه ظاهر شد که بدین تقویت و مدد خاقان سکندر شان امرا و سرداران جرات آمدن نموده اند تا تسلط خواص خان را بر طرف سازند بغایت مسرور گردید اما کمال ملاحظه داشت که خواص خان مباد ابرایم یعنی مطلع شود که ایشان باشاه او آمده اند و در این وقت در مقام غدیری که همیشه در خاطر داشت در آید در این باب با ملکه عالمیان صلاح دید آن مخدومه عظمی بحسن تدبیر که موافق تقدیر ملک قدیر بود قرارداد که پیش دستی نموده بدفع آن غدار قیام نمایند گرچه جمیع خدمتکاران حضور و اندرون دولت خانه از منسوبان خواص خان و محکوم و مطیع او بود و بلکه بطریق حراست خدمت مینمودند باز و فرار غلامان که کمال اعتقاد بر ایشان بود این مشوره در میان آورده و ایشان را از خود کرده در کین نگاه داشتند و خواص خان چون بوقت معتاد بدربارخانه آمده به خدمت پادشاه رسید غلامان مذکور دلیری نموده از کین برآمده و در میان گرفتند و کار او به یک لحظه با تمام رسانیدند و عالی را از شر و فساد اوفارغ ساختند و اینچنین امر مشکلی که جرات دفع آن هیچ احدی را میسر نبود باین آسانی وقوع یافت و ده نفر از مردم معتمدان غدار که در بیرون بودند و نسبت خویشی با او داشتند امر شد که سرهای ایشان را نیز بریده با سر پر شر خواصخان در باز اهرای شهر گردانیده برد و روزه قلعه آویختند و روز دیگر رندوله خان را با امرای که باراده دفع او آمده بودند بحضور طلب نموده تشریفات فاخر بایشان داده نوازشات بسیار نمودند و چون بر حضرت عادلشاه ظاهر شد که این نوع امر عظیمی بامداد و توجهات عالی حضرت خاقان سکندر شان و بواسطه اعانت ایشان صورت یافته و مقارن این حال

تشریفات و اسبان تازی و ترکی که خاقان سکندر شان بهت شادباشی امرای مذکور همراه جناب فضایل مآب قاضی عطاء الله مجلسی حضور که بحاجت مقیمی آنجا مقرر شده بود و مکروب مشتمل بر تهنیت تدفیع دشمن خانگی مع تحف و یادگار ارسال داشته بودند رسید حضرت عادلشاه افشار رضامندی بسیار از خاقان سکندر اقتدار نموده شکر مساعی جریله ایشان بجای آورد و ملک خشنود که از ملکان این دولت خانه گیتی نشانه بود و در وقت ارسال پالکی زرنگار مبارکه باقیس الزمانی اورا داخل ملکان و خواجه سرایان جهاز کرده بودند و در راه ییجاپور از وفور خدمات شایسته از خواجهای دیگر امتیاز بهرسانیده بود و در خدمت ملکه عالمیان قرب و منزلت زیاده یافته بواسطه شکر گذاری امداد و اعانتی که واقع شده بود با تحف و هدا یاوسه و زنجیر فیل و شش راس اسب باینجناب فرستادند چون ملک خشنود بتوانی شور رسید زیاده بر حجاب سابق نسبت باو تعظیم و تکریم نموده بعضی از خواجهها و ملکان پایه سریر سلطنت را باستقبال فرستاده اورا با عزاز و احترام بحضور و وفور السرور آوردند و او و سپه و قیایا را با تحفها بوضع لایق و مناسب از نظر ملازمان پایه سریر اشرف گذارینده زبان سپاس و شکر خسرو سکندر منزلت کشود خاقان سکندر شان او را به تشریف خاصه سرافراز فرموده خانه در این راه مجموع دار که در این وقت فدای ملازمان بارگاه خسروی شده بود و منصب اورا بسرور او داده بودند و خانه اودیوانی شده بود بواسطه نزول اوتعین نمودند و هر وقت اورا بحضور اشرف طلب فرموده نوازش میکردند و بعد از یکچندی ملاغواصی شاعر دکن را رفیق اوساخته با تحفه و یادگار روانه ییجاپور ساختند و بعد از قتل خواص خان خبر رسید که مرمری مفتن حرام خور که ماده کل فساد بود گرفتار شده او را به ییجاپور آوردند و بنا بر امر حضرت عادل شاه زبان و گوش و بینی آن کافر را بریده بردواز کوش سوار کرده در محلات شهر گردانیده در دروازه قلعه بردار عبرت آویختند و جزای بی ادبی چندی که در زمان سابق در وقت برون پالکی ملکه عالمیان از او در اینجا واقع شده بود

يك يك شامل حال او شد بیت
کسی که در حرم کعبه میکند عصیان

جزای آن به یقین میرسد به بد کردار - و راقم این مسودات تاریخ قتل
خواصخان را بطریق تعمیه در فقره ثریافته و اینست (سرخواصخان گنه
گار بریدند چون حرف خا از خواص خان گناه گار محو شود هزار و چهل
و پنج باقی ماند) (ایضا) - مصرع

ده عدد از حرا مخور کم شد

چون ده کس دیگر را بقتل آورده بودند ده عدد از لفظ حرا مخور کم
شود تاریخ مطالب است و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بعد ازین متوجه
سیر و گشت شده مدت يك ماه در باغات حوالی و نواحی دار السلطنه بعیش
و عشرت اشتغال نمودند و در منزهات بکامرانی پرداختند و بعد از آن بشهر
تشریف حضور ارزانی داشتند و حضرت عادل شاه میر زین العابدین پسر شاه
ابو الحسن حاجب مقیمی را همراه ملا غواصی شاعر نموده دوزنجیر فیل
بزرگ و شش سراپ عراقی و دو صندوق مفضل از تحف و هدایا ارسال
داشتند و مشار الیهما بشرف بساطبوس پیشرف و سرافراز گردیدند -

(ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفته

دیگر بنواب علامی فهای شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن

منصب سرخیلی به سید عبد الله خان مازندرانی)

قبل ازین مرقوم كلك بدایع نگار که ثبت نماینده قضایا و سوانح روزگار
است شده بود که چون بنواب علامی فهای شیخ محمد منصب رفیع القدر جملة
الملایکی منوض شد با آنکه سرانجام کل مهام سلطنت و انجراح مرام سپاهی
و رعیت برای تنفذه کشایش منوط و مربوط (۱) حل عقود امور پیشوائی
نیز بسر انگشت تدبیر و انادل افکار صایبه نواب مشار الی القاب و قوع می یافت
و امور غریبه و حوادث عظیمه که از نهانخانه غیبی بفضای شهود و مساحت تبیان
میر سید و در نظر بصیرت خاص و عام بلامکه جمهور انام رفع آن قضیه و دفع

آن بلیه از قبیل محالات و امور مستعانت می نمود از زنی مؤثر انجملای و تدبیر
 دلپذیر نواب مشار الیه رفع اشکال و دفع اختلال میگردید و شب تار حول
 و دهشت بروز روشن اطمینان و امنیت تبدیل می یافت و معاملات حجاب که
 در این وقت اعظم امور سلطنت و اتم مهات پادشاهیست از وجود فایض
 الجودش بنوعی متمشی میگردید که عقلا و ارباب دانش را کمال حیرت در آن
 بهم میرسید و حصول این معانی بی تائید ایزدی و عنایت بی غایت صمدی ممکن
 و متصور نیست بنابر این در این وقت اعلی حضرت خاقان سگندر منزلت و مخاطرات
 دریا مقاطر رسید که چون جمیع مهات پیشوائی از نواب علای فهای تمشیت
 می یابد که قامت قابلیش را بخلعت پیشوائی یارایند و متکفل امور منصب
 میر جملگی نیز باشند یا بمرد قابل که نواب مشار الی القابہ تجویز فرموده شایسته این
 امر جلیل داند رجوع فرموده شود پس تصمیم این عزیمت فرموده در هفتم
 شهر رجب المرجب سنه مد کوزه بخلعت خاص پیشوائی و دوسر اسپ عراقی
 نواب علای فهای را نوازش نمودند و چون جناب میر محمد رضا ز ملازمان
 قدیم الحدمه این دولت خانه عالیّه است بعد از عزل امر معلی شد که بر جانب
 چپ اورنگ خسروی قریب بجای شاه خوند کار پسر شاه محمد قرار بگیرد
 و رضای اعلی شد که نواب علای فهای بر نسبت مغفرت پناه میر محمد مومن
 سوار پالکی شده بدوات خانه گیتی نشانه آمد و رفت نمایند و کافه ازام از
 خواص و عوام بکمال فرح و خوشحالی تردد بدولتخانه نواب مشار الیه می کنند
 و در جمیع مهام و امور رجوع بذات شریفش می نمایند و راقم این مسودات
 این قطعه تهیت و مبارکباد گفته مذیل بمصراع تاریخ ساخت قطعه
 چو نوروز است و این عهد طرب خیز که گیتی شد بعیش و عشق دمساز
 مراد باغ دل بشگفت زین عهد بهر باغم دری از خلد شد باز
 محمد پیشوائی شاه چون شد جهان را خرمی گردید آغاز
 بگلزار مدیخش گشته هر دم ز بانم عند لب نغمه پرداز
 اگر با صد زبان مدحش بگویم یقین در وصف ذاتش نیست ایجاز

بی تاریخ این پاینده دولت زغیب آمد بگوش هوشم آوار
 که هم از جانب یزدان و سلطان محمد پیشوائی شه شده باز
 و جمعی از فضلا و شعرا قصیدها و تاریخها گفته اند و ایراد آن موجب تطویل
 است چون نواب مشارا لی القابہ بر مسند پیشوائی متمکن شدند پیشتر از زمان
 میر جلگی بترقیه حال عباد و استقامت امور مملکت و امنیت و معموری بلاد
 بواجب نظام مهام سلطنت و معاملات تدبیر و راجوت سعی موفور بظهور رسانیدند
 و وساطت نواب علی القاب جمعی از مردم مستعد قابل که بکالات و دانش متصف
 بودند در سلك مجلسیان و چاکران بارگاه فلك اشتباه منتظم گردیدند از انجمله
 میرزا قاسم خراسانی است که از منصب داران عالی حضرت شاه جهان و پدرا ایشان
 و در روی ارادت باین دولت خانه آورد و در سلك مجلسیان حضور منسلک
 گردیدند و چند دفعه هزار هون و چند دفعه پانصد هون خاقان سکندر احتشام
 باو انعام دادند و سه هزار هون مواجب سالیانه او مقرر نموده دیوات تنخواه
 دادند و چون همیشه میل رفتن بملک ایران داشت بعد از چند گاه مرخص شده
 به بندر مموره مچلی پتن و در انجا پانصد هون دیگر مرحمت نمودند و به بندر
 عباسی روانه کردند و جناب حکمت پناذ فضائل و کالات دستگاه حکیم نظام الدین
 احمد گیلانی که از خدمت مهابت خان مرخص شده از بندر مموره مچلی پتن
 بحانب مملکت ایران میخواست برود به کشتی نرسیده در بندر مانده بود احوال
 او را بعرض اشرف رسانیده پانصد هون با پالکی عاج بجهت مشار الیه به بندر
 مذکور فرستاده او را طلب نمودند و بشرف ملاقات خسرو سکندر صفات
 مشرف ساختند و خاقان سکندر اقبال متوجه حال او شده هزار هون دیگر انعام
 دادند و بجای مرحومی حکیم جبرئیل نزدیک پایة اورنگ خورشید رنگ جای او
 تعیین فرمودند و شش هزار هون خارج انعامات موفرد مواجب ایشان تعیین
 نموده دیهای معمور تنخواه دهانیدند و خانه اخلاصخان میر جمله ماضی که
 عمارت رفیع و فضائی وسیع دارد باو مرحمت کردند و چون مشار الیه اموال
 و اسباب خود را پیشتر به بندر عباسی فرستاده بودند نواب علامی فهایم از

سرکار اشرف فروش وظروف واثاث البیت او را مرتب و مهیا نموده مگر مینهای دیگر بتقدیم رسانیدند و مشار الیه از مقربان عظام گردید و میر میران ولد خلف سیادت پناه اقصی القضاة قاضی ظهیر الدین محمد نجفی را که یکی از تلامذہ مدرک فہیم مدرس فیض مہبط نواب علامی فہامی است و کسب علوم معقول و منقول و کمالات دیگر از نواب مشار الی القابہ نموده و در آوان شباب جماع فنون فضائل شدہ و مجلسی دولت محل بود در این وقت بمنصب دبیری حضور سر افراز ساختہ مجلسی حضور نمودند و جناب حکیم عبد الجبار گیلانی کہ مجلسی دولت محل بود در این وقت مجلسی حضور و از مقربان پایہ سریر شد و چون بہ حسن صورت (۱) موصوف است منصب روضۂ خزانی حضور در روز عاشورا باز مرجوع است و خدا ویردی سلطان کہ قبل از این در سلك وزرای عظام منسلک بود و بواسطۂ تہارن و غفلتی کہ در بعض امور مرجوع از او بظہور رسیدہ بود سنجی او را امانت نموده بودند در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بواسطت نواب علامی با اور سر لطف آمدہ عفوزلات و تقصیرات او نموده باز بوزارت فوجی از لشکر ظفر اثر سر افراز فرود کردند و بہ بعضی از محلات ولایت مرتضی نگر و معدن الماس فرستادند و محمد صالح یگ استرآبادی را اولاد سلك مجلسیان دولت محل منتظم فرمودہ بعد از ان بمنصب سر نوبتی حضور سر افراز گردانیدند و جناب مقرب سریر السلطانی علی اکبر جنیدی دکنی را بمنصب سر نوبتی سر افراز ساختند و ملک آدم معزول شد و سید طاہر دکنی و کریم خان لاری ہر کدام بحوالہ داری پانصد لشکری خاصہ خیل سر افراز شدند و بعضی از سلاحداران بجهت حسن خدمت و قابلیت در سلك مجلسیان دولت محل منتظم شدند و در محلات و ولایات عمال و حکام جدید منصوب گردیدند از انجملہ محل بندر مچلی پتن و نظام پتن و مصطفی نگر بسادات پناه میر محمد سعید سردفتر حوالہ نمودند و در مدت سہ ماہ کہ منصب سرخیلی بکسی تفویض نیافتہ بود جناب مقرب سریر السلطانی ملا اویس منشی

المالك را بنوشتن احكام و انجام مرام فرق انام امر فرمودند و او چون ترك منصب دیری نمی نمود و راضی بمنصب سرخیلی نمی شد و مهمات سلطنت بی وجود سرخیل صاحب کفایتی تمشیت نمی یافت سیادت پناه سید عبدالله خان مازندران را که قبل از این سر لشکر ولایت کسیمکوت و کلنک بود بجهت منصب سرخیلی اختیار فرمودند و در شب نوزدهم ماه شوال سنه مذکور که اعلیحضرت خاقانی براورنگ گیتی افروز بعشرت و کامرانی اشتغال داشتند بخلعت منصب رفیع سرافراز شده به تنظیم و تنسیق امور مملکت و ولایت پرداخته از صبح تا شام بخدمات خسرو بهرام غلام و انجام مرام اشتغال نمود. (ذکر آمدن عالیحضرت شاه جهان بجانب دولت آباد و فرستادن حاجب بخدمت قطب فلک جاه و جلال و بیان سوانح دیگر که در این ایام وقوع یافته)

کمیت خوشخرام قلم مشکین رقم را در ساحت صفایح بند کرسوانح چنین جرلان میباید که در سنه مذکور جوگ راج که یکی از امراء و زمینداران عالی حضرت شاه جهان بود و از شاه جهان فرار نموده بولایت خود رفته کوس یاغی گری را بلند آوازه ساخت حضرت شاه جهان شاهزاده اورنگ زیب را باجمعی از امراء و افواج لشکر بر سر امر نامزد فرمودند و او بعد از قتال و جدال تاب خدمات آن عساکر نیاورده جا و مقام خود را گذاشته روی بوادی فرار نهاد و جنگل بجنگل میگریخت و امراء پادشاهی تعاقب او داشتند و او سرگردان کوه و دشت ادبار بود تا بسرحد ممالك محروسه آمده بدست پیادهای مینوار که سردار ایشان حارس آن سرحد بود بقتل رسید و دو پسر او که یکی قریب بسن بیست و دیگری در سن هفت و هشت بود با چند نفر از قرابتان نزدیک او دستگیر شدند و آنها را بپایه سریر خسرو سکندر نظیر آوردند و عبدالله خان زخمی و خاندوران داماد او که پیش از این بخطاب نصیربخان سرافراز بود و جمعی دیگر از امرای پادشاهی که تعاقب جوگ راج داشتند و خارج سرحد ممالك محروسه اقامت نموده طلب باز ماندنهای او مینمودند که جاسوسان سریع

السیر اخبار توجہ حضرت شاہ جهان بجانب دولت آباد رسانیدند اعلیٰ حضرت خاقان سکندر منزلت جماعت جوگ راج و پسران اور ابایراق واسپان کہ بدست آمده بود مصحوب عالم خان نموده بخدمت اعلیٰ حضرت شاہ جهان ارسال داشتند و مشار الیہ روان شدہ در حوالی برہانپور بخدمت پادشاہ رسیدہ انجماعت را بملازمان پادشاہی سپرد عالی حضرت شاہ جهان از یک جہتی و وفاق خاقان سکندر شان بغایت شادمان گردیدہ خان مذکور را با اسپ و تشریف نوازش فرمودہ باز فرستاد و آن یگانگی باعث ازدیاد محبت و وداد گردید اما چون اخبار آمدن شاہ جهان بہ جانب ملک دکن و جشن نوروزی در دولت آباد کردن متواتر شد در اواسط شعبان سنہ مذکورہ فضایل مآب ملا تقیای شیرازی را تشریف حجاب شاہ جهان مرحمت نمودہ دو ہزار ہون انعام دادند کہ بکار سازی قیام نمودہ روانہ شدہ در هیچ جا توقف نہ نمایند تا بخدمت پادشاہ برسد و سہ زنجیر فیل و تحف و ہدایا از ہر جنس مصحوب مشار الیہ فرستادند و مولوی طی منازل نمودہ در دولت آباد سعادت بساط طوس در یافتہ اقبال جبال مثال و تحف و ہدایای مرسول را گذراند مشغول عنایات پادشاہی شد و قبل از رسیدن ملا تقیای وقتی کہ عالی حضرت شاہ جهان بنواحی برہانپور رسیدند شیخ عبد اللطیف را کہ از منصب داران عمدہ و خدمت دیوانی تن با و مرجوع بود بحجابت بیجاپور تعین نمودہ روانہ ساختند و شیخ عبد اللطیف در ہشتم ماہ مبارک رمضان بسر حد مالک محروسہ رسید خاقان سکندر شان کریم خان را با فوج حوالہ او باستقبال فرستادند کہ در سرحد با مریضیافت قیام نماید و از سرحد تار رسیدن بدار السلطنۃ منزل بمنزل علوفہ و ما محتاج او و رفقای اور از جانب اشرف سامان مینمودہ باشد و کریم خان بسرحد رفتہ خدمات مرجوعہ را بتقدیم رسانید و بعد از آن میر معز الدین محمد مشرف الممالک را باستقبال فرستادند و مشار الیہ در پنت اللہ قلی کہ دو کا و راہ بدار السلطنۃ است کمندوری دیوان ترتیب دادہ ضیافت نمایان کردہ حاجب را با جمیع ہر امان او بر سر سفرہ آورد و آن خدمت را با آداب شایستہ بتقدیم رسانید و بعد از آن معالی نصاب شیخ محمد طاہر

سرخیل سابق را با استقبال فرستادند مشار الیه با استعداد تمام بمنزل مذکور رفته
 مراسم ضیافت ملوکانه بجای آورده حاجب را از آن منزل کوچانیده به محلی که نیم
 فرسخی بالای حوض حسین ساغر ست فرود آورد و در چهار دهم ماه رمضان
 المبارک عالیحضرت خاقان سکندر شان با استقبال تشریف حضور ارزانی داشتند
 و از دروازه شهر تا آنجا که قریب به دو فرسخ است دیرویه لشکر وحشر و فیلان
 کوه پیکر ایستاده بودند و افیال جبال مثال واسپان شمال تمثال برسم چنبت (۱)
 از پیش و جمیع امر او وزرا و مجلسیان و ارکان دولت در رکاب ظفر انتساب
 روانه شدند و در محل میعاد که سر پرده و خیم فلک ارتفاع و بارگاه جهان اتباع
 پادشاهی برافراخته بودند فرود آمده در آن مقام بهشت ارتسام ملاقات حاجب
 مذکور گرفتند و مشار الیه تحف و هدایا که از جانب پادشاه آورده بود با کمر
 شمشیر و خنجر مرصع و مکتوب عالیحضرت شاه جهان گذرایند و خاقان
 سکندر اقتدار زبان گوهر بار پرش احوال حضرت شاه جهان کشوده التفات
 و توجهات بحال حاجب فرمودند و حاجب از جانب خود یک سلسله فیل و دو
 راس اسپ و سی چهل طبق از اجناس قماش و درقطار شتر و یک جفت گاو و بیل
 و بعض تحف دیگر پیش کش نمود خاقان سکندر منزلت قریب سه چهار گهری با
 حاجب صحبت داشته نجلعت فاخر ملوکانه اور انوازش فرموده دو زنجیر فیل
 و دوسر اسپ عراقی ضمیمه تشریف او نمودند و از آنجا با کمال شوکت و اجلال
 بر بالای فیل کوه مثال سوار شده متوجه دولت خانه گردیدند و شیخ حاجب
 روزی دیگر بابعضی از مقربان داخل دار السلطنته شده بخانه منصور خان میر
 جمله ماضی که بجهت نزول او تعیین نموده بودند فرود آمد و در هفدهم ماه جناب
 شیخ محمد طاهر را بطلب حاجب فرستاده دفعه دیگر در ندی محل ملاقات او
 گرفتند و در این دفعه نیز تشریف و فیل و اسپ مرحمت فرمودند و چون
 عالی حضرت شاه جهان بدولت آباد رسیدند انتظار جواب حجاب نکشیده فوجی
 را بسر کردگی خاندور ان باین جانب و فوجی بسر کردگی سید خان جهان بجناب

(۱) جنیبت یعنی اسپ کوتل آراسته شده -

یجانبور و جمعی را بسر کردگی خانزمان پسر مهابت خان به بعضی ولایت غیر قابض نظام شاه تعین کردند و خاندوران با افواج خود به تعجیل یکایک به ناندیر که چهار کاری سرحد مملکت محروسه است آمده اقامت نمود تا معلوم شود که بعضی تکالیف حضرت ساه جهان را که از انجمله قبول پیشکش سکنیست تلقی قبول میکنند یا نه بنا بر این در آن سرحد بقدری شورش پیمرسید و عوام الناس شهر نیز مضطرب گردیدند و اعلیحضرت خاقان سکندر منازات بجهت اطمینان خاطر خلایق و رعایت حزم و پیش بینی جمعی از امرارا مثل نصیر المملک بالشکر عین المملک و شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ و سیادت پناه شجاع المملک و چند سراز امرای معتبر دکنی و چند نفر از سرداران هند و را تشریف ادا داده بجانب سرحد طرف قصبه ناندیر روانه فرمودند که در اینجا بکمال عظمت قرار گیرند و ایشان با بجانب رفته خیام فلک رفعت بر افراخته باشند و شوکت تمام آرام گرفتند و خاقان سکندر شان بعد از آن متوجه تعمیر و اهتمام قلعه گولکونده و قلاع نزدیک شده امر فرمودند که به ذخایر و استعداد و آلات و ادوات حرب پردازند و خود بدوات و اقبال سوار شده بدیدن قلعه گولکونده تشریف ارزانی (۱) و بروج و باروی آن را بنظر احتیاط در آورده امر فرمودند که شصت برج آنرا با آتشبازی و توپها استحکام دهند و در هر یک چهار توپ و ضربه زن و بان منجیقها مرتب دارند و در کنگرها چندین هزار تفنگ و بان و آتشبازی بسیار نگاه دارند و توپچیان ما هر را به تعمیر و مرمت توپخانه و اهتمام آتشبازی مشغول ساختند و انبارها را از ذخایر اجناس مملو فرمودند و در اندک وقتی ما محتاج قلعه بنوعی موجود و مهیا گردید که مافوق آن متصور بنود بعد از فراغ این امور با کمال تهور و پردلی متوجه دارالسلطنته و دولت خانه عالیہ شدند و بنوعی طرق سرحدشا و راههای بر (۲) یشه و جنگل را از عیار پیشهای تلنگانه و پیادهای تفنگچی مضبوط فرمودند که بطور غیر آتمقام را امکان طیران بنود چون شیخ عبداللطیف حاجب در شور بر اوضاع و اطوار و حزم و پیش بینی اینجا اطلاع یافت دانست که از بعضی ارادت (۳)

بجز خسران حاصلی نخواهد بود مکرراً بخدمت حضرت شاهجهان نوشت که
 اولی آنست که پیشکشی که از سال خواهند داشت مغتنم دانند که مبادا این نیز
 در معرض خلل و توقف آید و قضا یا بنوع دیگر بمنصه ظهور رسد بنا بر این
 بمصلحت وقت قرار بار سال پیشکش یافت و شیخ عبداللطیف دفعه دیگر بدولتخانه
 جنت نشانه آمده مقدمات صلح رامدکور ساخت و مقرر شد که پیشکش فرستاده
 شود و نواب علامی مرجع الانامی از جانب اشرف مکلف گردیدند که حاجب
 رانخانه خود طلبیده ضیافت نمایند نواب علامی توطیه ضیافت ملوکانه فرموده
 حاجب را بارقعا بمنزل خود طلبیدند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه
 و اقسام میوه بدفعات گسترده بعد از فراغ آن به صحبت کتب و نقل حکایات
 و مجلس داری پرداختند و آن روز تکلفات بسیار و تواضعات بی شمار بحاجب
 فرمودند و در غره ذی قعدہ حاجب از شهر بیرون رفته در باغ بنی اقامت نمودند
 و از جانب عالیحضرت شاه جهان این تکلیف نیز واقع شده بود که چنانچه قبل
 از این در اعیاد و جمعات بر رؤس منارفاتحه سلاطین صفوی نژاد را مقدم بر فاتحه
 ایشان میخواندند بعد از این بجای آن فاتحه حضرت شاه جهان بخوانند و مبالغه
 در این باب از حد تجاوز دادند اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت مدتی در
 این باب تأمل داشتند و بعد از آن رجوع به فتوای علما و ارباب دانش که زبده
 و خلاصه کارخانه آفرینش اند نموده پس علما و فضلاء پای تخت خسروی
 و اکابر و اعیان ملت مصطفوی و ارباب رای ثاقب و اصحاب فکر صایب را در
 دولتخانه گیتی نشانه طلب فرمودند و مجمعی چون اهل خلد برین از علما و فضلاء
 دین سید المرسلین و مجلسی از اکابر عظامی صاحب رای مصلحت بین ترتیب
 یافت و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت از فراز اورنگ سلطنت خطاب
 بار باب صلاح و صواب فرمودند که علمای دین و متنبیان ملت سید المرسلین
 در باب تکلیف مذکور چه می فرمایند و صلاح دین و دولت ابد قرین و رفاهیت
 کافه مسلمین را در چه می بینند علمای اعلام و فضلاء اسلام باتفاق نواب
 مستطاب مرجع الانام زبان را به ثنا و ستایش خسرو سکندر مقام کشوده
 بمرض ملازمان اورنگ خورشید رنگ رسانیدند که چون دقایق حقایق غیبی

و سرایر خفیات خلوتخانه لاریبی از انوار دانش ازلی در ساحت خیر مهر
 تنویر اقدس اشرف منکشف و منجلی است باید که خلائق در حال اشکال امور
 و حین اضطراب و فتور از انعکاس اشعه رای خورشید ضیای خاقان گیتی آرای
 از ظلمات حیرت و تیرگی هول و دهشت برآمده در ساحت بیضای امنیت آرام
 بگیرند اما چون التفات خاقان سکندر اقبال شامل احوال این طبقه خیر خواه
 و فدویان بلا اکراه واقع شده آنچه در مصلحت این دولت ابدقرین و رفاهیت
 طبقات مومنین و مسلمین معلوم این دعاگویان جان نثار و بندگان فدویت شعار
 باشد فرض عین و عین فرض است که بسمع مقربان بارگاه ملک اشتباه برسانند
 اولی آنست که تکلیفی که واقع شده بوجوه متعدده و دلایل متکثره بقبول
 و اجابت تلقی گردد چه در عدم موافقت و انقیاد بیم هدم بنیان وجود چندین
 هزار عباد و اسرا از واج و اولاد و ویرانی امصار و بلاد و حدوث انواع فساد
 از تاراج اسباب و اموال و تفرق اهل و عیال هست و در حال قتال و جدال
 بتائید حضرت ایزد متعال بر تقدیری که فتح و نصرت از جانب خاقان سکندر
 اقبال باشد حوادث و آفات مذکور لازم حال جمهور خواهد بود و شق ثانی
 که مالا عین رات و لا اذن سمعت در شان آنست و عالمان از تصور رویت آن
 دور و آد میان از تخیل شنیدن آن مهجور ما دامت (۱) النشور و یوم ینفخ فی
 الصور و بعد از ادای این کلام اخلاص انتظام بجهت تاکید این مرام همگی ارباب
 دین و اصحاب دول جبهه عبودیت بر بساط نیاز سوده معروض داشتند که قبول
 این تکلیف که صلاح حال و ضیع و شریف است باید نمود و ابواب امنیت بر
 و جنات احوال کافه متوطنین این مملکت باید کثود پس خاقان سکندر شان
 بعد از استفتا گوش بسنخان مردم بی خرد و بی تجربه نکرده موافقت شرع شریف
 نبوی را بر شقوق دیگر که خلاف حزم و پیش بینی است ترجیح داده رضا بامر
 مذکور دادند تاشیخ عبد اللطیف در این جا بود هر جمعه در مسجد حاضر میشد
 و این سنت بعمل می آمد چون این خبر بسمع عالی حضرت شاه جهان رسید از

(۱) ما دامت الدنيا الى النشور والى يوم ینفخ فی الصور .

این شیوه یگانگی و اتحاد بغایت مسرور و شاد گردیده حکم نمود که خاندوران با افواج خود پیرامون ملک قطب فلک جاه و جلال نه گشته روانه ولایت بیجاپور بشود و اونیز با تفاق سید خاننجهان بملک بیجاپور در آمده بهر پرگشته و قصبه شهر که میر سیدند قتل و غارت نمودند و نساء و صبیان را اسیر کردند و انواع بی اعتدالی در ولایت بیجاپور نمودند چنانچه مذکور شد و در السنه و افواه مشهور گردید که اسارای ذکور و اناث آن مملکت زیاده از پنجاه هزار نفر بود و مبلغهای کلی از اموال بتاراج رفت و کشت و قتل عظیم شد و ولایت ویران گردید تا آنکه ایشان نیز دانستند که صلاح ملک و دولت در صلح و قبول تکلیف است و ایشان نیز ازین راه پیش آمده پیشکش و بعضی تکلیفها قبول نمودند و آن بلیه را از خود دفع کردند بالجمله بعد از این قضایا جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر را تشریف حجابت عالیحضرت شاهجهان مرحمت فرمودند و مقرر شد که برفاقت شیخ عبد اللطیف بخدمت پادشاه رفته تحف و هدایا از جواهر و مرصع آلات و چند هزار روپیه و اشرافی که بامسم شاه جهان مسکوک شده بود و صد سلسله فیل و پنجاه راس اسب بازین و لجام زرین و سیمین که موازی شش لك دون بقیمت در آمده بود از نظر پادشاه بگذرانند و در هنگام وداع در معموره حیات آباد جنت نهاد که منسوب بملازمان علیا جناب والده مکرمه اعلیحضرت سکندر منزلت است طرح ضیافت انداخته نواب علامی و فهای را تکلیف فرمودند که حاجب را بآن محل بیست مانند برده بمهیا نی قیام نمایند حسب الامر مهد علیا حاجب را بسیر حیات آباد برده در آن روزانواع تکلنات در مطعومات و ماکولات نموده هزار لنگری طعام الوان بالوازش و هزار طبق حلویات و اقسام میوه از انگور و خربزه و هندوانه و پنس و کیله و انناس و انار و نارنگی و غیرهم که در یک فصل موجود کشیده شد و بعد از فراغ از مجلس اکل و شرب از جانب مهد علیا یک زنجیر فیل بزرگ و چند راس اسب و قطعات مرصع بحاجب تکلیف واقع شد و در دوم شهر ذی الحجه نوشته حضرت شاه جهان مشتمل بر عهد

و شروط و دست پنجه زعفران رسید خاقان سکندر و شان بطریق که مطابق
مقرر شد با کمال عظمت و شوکت باستقبال تشریف بردند و حاجب صلحنامه
را گزرا نید مضمون آنکه بمنزله فرزند اکبرید بادوست و بادوست و بادشمن
مادشمن باشید که ما نیز با شما چنین خواهیم بود و ما دام که نسل طرفین باقی باشد
همین عهد مستمر خواهد بود و در غره محرم الحرام سنه ۱۰۳۶ هـ جناب شیخ
محمد طاهر خیمه بیرون زده باستعداد تمام و اردوی آراسته از سلاحداران
و لشکر و حشم روانه گردیده چون چنین امر عظیمی در مدت سلطنت این
سلسله علیه روی ننموده بود و بحسن تدبیر و مساعی جمیله نواب علّامی بخیر
گذشت و سرهوی آزار بهیچ احدی از اساح اهل این ملک نرسید خاقان
سکندر شان از غایت لطف و کمال عنایت و شفقت رضا دادند که پالکی نواب
علّامی فهای را تا داد محل و نزدیک مند و بیت الخلافة که بحیدر محل موسوم
است می آورده باشند و این رتبه و منزلت درین دولتخانه کیتی نشانه هیچ
بزرگی را میسر نشده و اکنون جمیع بزرگان و اعیان همراه پالکی دولت
قرین نواب مشار الی القابله در دولتخانه تردد میکنند و الحق جمعیت خاطر
خسروی باین و داد و امنیت حال عباد ازین تدبیرات و پیش اندیشی آن
ذات کامل الصفات است -

(ذکر قضایای دولت و اقبال سال میمنت مآل دوازدهم جلوس سعادت

ما نوس همایون که مطابق سنه ست و اربعین و الف هجریست)

برابر باب تاریخ و اخبار که طالبان سیر سلاطین ذوی الاقدارند مستور
نماند که چون جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر برفاقت شیخ عبد اللطیف
در غره محرم این سنه از دار السلطنه بخدمت عالیحضرت شاه جهان متوجه
شده طی منازل و قطع مراحل نمودند در آن حین اعلیحضرت شاه جهان در
دولت آباد انتظار آمدن حاجب قطب فلك جا ه و جلال داشتند که بعد از
وصول از دولت آباد بجانب آگره مراجعت نمایند و شیخین حاجبین چون
بقصبة کهرکی که سه فرسخی دولت آباد است رسیدند عالیحضرت شاه جهان

از غایت محبت که بقطب فلک جاه و جلال داشتند شاه علی بیگ کو تو ال معسکر ظفر اثر را که قبل ازین بحجابت باین دو لخنه عالیّه بود با میرزا جم قلی بیگ منصبدار هفتصدی که متصدی معاملات خزانه است و بخشی افضل خان با کل لشکر وزارت افضلخان باستقبال فرستادند و ایشان با کمال حشمت به کهرکی آمده با اعزاز و احترام تمام جناب شیخ محمد طاهر و شیخ عبداللطیف را برداشته به دولت آباد که محل نزول اجلال پادشاه بود روان شدند و در ساعت سعد ملاقات نمودند عالیحضرت شاه جهان با کمال لطف و محبت از چگونگی احوال خاقان سکندر اقبال استفسار فرمودند و در آن پرسش انواع عنایت بظهور رسانیدند و تحف و پیشکشی که مذکور شد جمیعاً منفصلاً از نظر آن پادشاه گذرانیده شد و بنظر امعان در جمیع آن تحف ملاحظه فرمودند و در آن روز تشریف فاخر بجناب شیخ محمد طاهر مرحمت کرده در سلك امرای پنجوزاری مقرر شد که نزدیک جهر و که قیام نماید و شیخ مذکور از جانب خود از اجناس اقشه و تحف این ملک پنجاه خوان ترتیب داده چند قطعه مرصع مرغوب پیشکش نموده مورد التفات گردید چون فصل برسات رسیده بود و وصول حاجب واقع شد عالیحضرت شاه جهان از دولت آباد کوچ فرموده متوجه ماندو شدند و به رودخانه تبتی که رسیدند سیلاب عظیم آمده بود و آلات عبور از آب نایاب بود پادشاه اکثر لشکر و احوال و اطفال را گذاشته با معدودی از خواص امرای اتفاق شاهزادها از آب گذشته به ماندو تشریف بردند و لشکر بمرو از آب عبور نمودند و جناب شیخ محمد طاهر از عقب پادشاه از آب گذشت و بجانب ماندو روان شد چون به آب نبرده که مابین برهانپور و ماندو واقع است رسید از جانب عالیحضرت شاه جهان کشمیر خان که از منصبداران عظام است باستقبال و به سزاوی آمده شیخ محمد طاهر را با کمال عزت و تکریم از آب نبرده گذرانیده بداغچوکی بجانب ماندو بردودر ماندو ملاقات پادشاه واقع شد و جشن وزن مبارک انعقاد یافت و چون پادشاه کمال لطف و شفقت بقطب فلک سلطنت داشتند شیخ صاحب را فرمودند که

روز وزن مبارك در جشن حاضر باشند و از اجناس جواهر و لآلی و نفود که در ترازوی وزن میگذارند و بادشاه را بآن وزن میکنند حکم کردند که در طبق بر کرده بشیخ حاجب مرحمت نمایند و چون نسبت به هیچکدام از امرا و ارکان این معنی بظهور نرسیده بود در نظر خاص و عام بسیار نمود و اکثر اوقات شیخ مشارالیه را در غسل خانه که مجلس خاص الخاص پادشاهی است طلب مینمودند و روزی بعد از رخصت دادن امرای عظام شیخ را نگاه داشتند و بغیر از شاهزاده دار اشکوه ولی عهد و شاهزاده اورنگ زیب و شاه شجاع کسی آنجا حاضر نبود شیخ را نزدیک حللیده بملازمان خاص امر فرمودند که جواهر جواهر خانه را بیاورند و انواع جواهر الوان از سوار و پیاده که در این مدت در جواهر خانه جمع شده بود همه را در طبقچه ها گذاشته آوردند و آنچه در سر بند و بازو بند و گردن مبارك از جواهر و لولو داشتند که هر دانه خراج ملکی تواند بود يك يك را به شیخ نمودند و این مراتب الطاف و اشفافی نسبت بحاجب از کمال محبت و وادی بود که با قطب فلك جاء و جلال داشتند برضا شد که به محل شاهزاده اعظم دار اشکوه که ولی عهد است رفته ملاقات نمایند و بعد از ملاقات و بساط طوس از جانب شاهزاده اکرام انواع نسبت به شیخ بوقوع آمد بالجمله جناب شیخ درماند و مرخص گردید فیل ظفر نشان نام که فیل پای تخت پادشاه مرحوم بود و اکنون فیل پای تخت پادشاهی شده با یراق و زنجیر و زنگهای نقره و جل زربفت و بعضی تقطیعات ملوکانه و پنجاه نفوز قماش نفیس از هر جنس باشیبه مبارك و تسبیحی از لآلی غلطان و دانه های زمرد کهنه ترتیب یافته بود و مدتی باشیبه پادشاه مرحوم حمایل گردن ایشان بوده است و لوح زرین عهد که پادشاهی و شروطی که فی مابین مقرر شده بود که من بعد بعمل آید در آن منقور بود بجهت قطب فلك جاء و جلال رسال داشتند و انعام و افراز زرو اسپ و تشریف فاخر به شیخ محمد طاهر مرحمت نمودند و خواجه طاهر را که از خواجه زاده های ما و راء النهر و از مقربان پادشاه بود برفاقت جناب شیخ روانه نمودند چون از معسکر پادشاه کوچ نمودند به برهانپور رسیدند

خواجه طاهر را بیماری عارض شده بجانب عالم عقبی شتافت لاعلاج جناب
 شیخ در آنجا توقف نموده عرض حال به پایه سریر بادشاهی کرد چون این خبر
 بعرض رسید خواجه زاهد نامی را که از نبار میر سید علی همدانی است از
 حضور روانه فرمودند که باتفاق شیخ باینجناب آید و مشار الیهما از برهانپور
 متوجه دارالسلطنه حیدرآباد شدند و در اوایل شعبان سنه مذکوره بسرحد ممالک
 محروسه رسیدند و برسیل اتفاق در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت
 بسواری و شکار محل و یلیسرم مشغول بودند چون خبر وصول ایشان رسید
 از همانجا صالح بیگ سرنوبت حضور را باستقبال تعیین نمودند که تاسرحد رفته
 بلوازم استقبال و شرایط مهمانی برداشته حاجبین را بنواحی شهر حیدرآباد
 برساند و بعد ازان میر معزالدین محمد مشرف الممالک را فرستاده که او نیز
 بلوازم استقبال و ضیافت قیام نمایند و ایشان را بر بالای حوض حسین ساغر که تا
 شهر دوفر سیخ است فرود آورد و خاقان سکندر شان از سواری محل و یلیسرم
 فارغ شده بجانب دارالسلطنه مراجعت فرمودند و دوازدهم ماه شعبان داخل
 دولتهخانه عالیہ گردید و در هجدهم ماه مذکور خاقان سکندر منزلت بنوعی که
 در استقبالیهای سابق مذکور شد بآئین رنگین باستقبال روان شدند و در محل
 ملاقات که خیمه اطلس الوان مانند فلک اطلس برافراخته بودند و به تجمعات
 پادشاهی آراسته فرود آمده ملاقات خواجه زاهد حاجب گرفتند و شیخ
 محمد طاهر بشرف بساطبوس مشرف شده فیل کوه پیکر ظفر نشان را که بزعفران
 و صندل مرآپای آورا اندوده و بازنجیر و زنگه‌ها نقره و جل زربفت و تحف
 هدایای مذکور از نظر اشرف گذرانید و مورد الطاف بسیار و مشمول عنایات
 بی شمار گردید و خواجه زاهد را نوازش بسیار فرموده تشریف فاخرود و
 راس اسپ مرحمت کردند خواجه زاهد از جانب خود تپه راس اسپ پیشکش
 نموده و بجهت نواب علامی فهای شیخ محمد بجلدوی حسن تدبیرات ایشان که
 مانع قتال وجدال شده معاملات را بصلح مقرون ساخته بودند شامجهان خلعت
 فاخر از قبای زربفت خاصه و دستار و کربند خاصه و دو راس اسپ تازی

بازین و یراق سیمین ارسال نمود بودند خواجه زاهد از نظر اشرف گذرانیده به نواب علامی مرحمت کردند و از انجا بدولت خانه عالیہ مراجعت واقع شد و روز دیگر سرنوبتان حضور خواجه زاهد را بشهر در آورده در خانه منصور خان میر جمله ماضی که بجهت او تعیین یافته بود فرود آوردند و مقرر شد که اخراجات ایشان را از سرکار اشرف می داده باشند و خاقان سکندر اقبال کمال توجه بحال شیخ محمد طاهر فرموده بدفعات متعدده چادر خاصه که بردوش مبارک داشتند بر آورده بمشار الیه اده سرافراز فرمودند زیرا که از این جانب حجاب که پیش پادشاه دہلی رفت و آمد میکردند نسبت بهیچکدام این قدر تعظیم و تکریم و انعام و اکرام واقع نشده بود و هیچ حاجتی از انجانب این قسم فیلی و این نوع تحف و هدایا و تبرکات تیا ورده بود فی الجمله در این وقت از ین اقبال پادشاه سکندر مثال و مساعی جمیلہ نواب معی القاب صلح بر این وجه واقع شد و کمال امنیت بلاد و رفاهیت عباد بهمرسید و چون در وقتی که شیخ محمد طاهر در حضور پادشاه دہلی بود مقرر شد که از جانب شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب که تعیین شده بود که بعد از رفتن پادشاه در دولت آباد بماتند حاجی پیایہ سزیر فرستاده بر نسبت حجاب نظام شاهی مقیم دارالسلطنت نمایند بصلاح شیخ مشار الیه و افضل خان میرزا بنده رضائی ولد ملا کلب علی تبریزی را که از منصب دارالام عہدہ پادشاهی و بحوالہ شاهزاده مذکور شده بود مقرر شد که از جانب شاهزاده اعظم باین جانب بیاید و مخلص حسین برادرش به بیجاپور برود و در همین وقت که خواجه زاهد رسید میرزا بنده رضای مذکور نیز از جانب شاه زاده اعظم نزدیک دارالسلطنت رسید استقبال مشار الیه نیز بروجه لایق و رتبہ شاهزاده وقوع یافت و نشان شاهزاده را با کتار مرصعی که از جانب شاهزاده آورده بود گذرانید و از جانب خود نه راس اسپ و نقایس اقشہ آن ملک پیش کش نمود و تشریف و دو راس اسپ با و مرحمت نمودند و منزلی کہ میرک معین حاجب نظام شاهی بود بجهت او معین شد و بعضی از سرنوبتان مشار الیه

را داخل دار السلطنت نموده در منزل مذکور فرود آوردند و خواجه زاهد ایام رمضان را در دار السلطنت گذراند بعد از عید رخصت انصراف یافت و مبلغ سیه هزار هون نقد باو انعام داده مبلغی دیگر بدفعات از نقد و جنس باو تکلیف فرمودند و بخدمت عالیحضرت شاه جهان روانه نمودند -

(ذکر سواری اعلیحضرت خاقان یوسف جمال و چراغان

نمودن دورحوض در یای مثال)

برضایر فطنت مآثر بزم آرایان انجمن سخن گستری که صدر نشینان محافل دانشوری اند پوشیده نماند که در سنوات سلطنت ابدپیوند هر سال خاقان سکندر اقبال مقرر بود که سیر (۱) و درای باغات و منزهات (۲) تشریف حضور وافر النور ارزانی داشته مدتی در محلات اطراف دار السلطنت بعیش و عشرت اشتغال می نمودند و در مواضع و مقامات دلکش سیر و سواری میفرمودند و بنا برآن که طبایع از افراط عیش و و نور طرب ملال کللال بهم میرسید که گفته اند

یت

هیکر گرچه سحر آدیز باشد طبیعت را ملال انگیز باشد

پدولت خانه و مقرر سلطنت مراجعت می نمودند و در این سال نیز اراده سیر و سواری داشتند که جناب وزارت مآب اعظم الوزراء (۳) الزمان ناسخ آثار الرستم و الحاتم (۴) بالشجاعه و الاحسان یولچی یک از ملازمان پایه سریر خاقان سکندر شان استدعا نمود که چون اراده ختمه نمودن بنده زاده دارم از شراره سم سمند برق مانند کلبه محقر را منور فرمائید خاقان سکندر اقبال از غایت شفقت مرحمت که بحال مشار الیه داشتند التماس اور اشرف اجابت از رانی داشتند و مشار الیه از این مؤده حیات افزا هر ذره وجود خود را خورشید جهان آرایافت و بلوازم استعداد جشن و توبه اسباب ضیافت پرداخت و خانه و کاشانه خود را زیب و زینت داده چون صرح مجرد (۵) و قصر خورنق ساخت و باغ و سخن گلشن را چون فردوس عدن یار است و در پیش

(۱) به سیر (۲) منزهات (۳) وزراء (۴) رستم و حاتم (۵) یعنی قصر ساده

و هموار -

هر در بند دهر مربع و مشمن خیا بانها خیمهای اطلس و زربنت بر افراخت.
(مثنوی)

خانه را آر است چون خلد برین اتفاق حور و رضوان شد بر این
آنکه چنت از نظرها بدنهان شد کنون در دیده مردم عیان
و اعلی حضرت سکندر منزلت در غره رجب المرجب سنه مذکوره بر
سنگاسن ملولاز جواهر و اولو سوار شده و خوانندها و سازندها بر حواشی
و اطراف به خوانندگی و سازندگی مشغول و جمیع امرا و زرا و مجلسیان و مقربان
و ارکان دولت و اعیان حضرت از پیش و پس روان با کمال فرح و سرور از
دولتخانه گیتی نشانه تشریف حضور بیرون آوردند و جناب و زارت پناه از
دربار فیض آثار تادر خانه خود که قریب سه هزار قدم باشد از دو جانب پای
انداز زربفت و مخمل گسترانیده که تابووتها که حامل سنگاسن خورشید مسکن
انداز جانب چپ و راست بهر جانب که عبور نمایند بر بالای آن بگذرند
و پای انداز دو طرف زاده طبع و زارت پناه مشار الیه است که پیش از این از
کسی واقع نشده بالجمله بآئین خسرو پرورین طی مسافت نموده به بیت السرور در
آمدند و بعد از اندک فاصله علیا حضرت مریم سیرت والده مکرمه اعلی حضرت
سکندر منزلت یوسف طلعت با مهد علیا و ستر معلی صییه صغیر السن اشرف
اقدس در پالکیهای زرنگار که بر قعهای آن مکمل بلالی و جواهر آبدار بود و قریب
صد عدد پالکی دیگر از اهل حرم محترم با حشم و خدم از دولت خانه عالیه
بیرون آمدند درین دفعه بطریق متعارف از دربار دولت خانه پای انداز مخمل
و اطلس و ابریشمینه بگستر کردند و چون داخل خانه و زارت پناه شدند والده
و زوجه و فرزندان مشار الیه که از ملک ایران آمده بودند مراسم استقبال
و لوازم خدمات بتقدیم رسانیده بعد از سجده اشرف بخدمت اهل حرم
ایستادگی نمودند و چون خاقان سکندر منزلت از سنگاسن زرنگار فرود آمده
در محلی که بواسطه جلوس همایون معین شده بود بر کرسی صندل قرار گرفتند
و زارت پناه پیشکشی که ترتیب داده بود مشتمل بر دو زنجیر فیل و دوازده سر

اسپ عربی و عراقی و پنج قطار شتر و یکدانه لعل بزرگ گزیده که بیفت هزار
دون در آن وقت خریده شده بود و خوانهای متعدد از زر بخت و منحل و اقشه
نقیسه از نظر ملازمان اشرف اعلی گذرانید و سه روز آن کاشانه عزت
آشیانه دولتخانه شاهانه بود و جمیع امرا و وزراء و ارکان دولت و اعیان حضرت
صبح و شام بسلام می آمدند و دو هفته بساط نشاط و خوان سماط گسترده الوان
اطعمه و انواع اشربه و اقسام میوه صرف میشد و کندوری خاص با انواع
تکلفات و تنوعات ترتیب می یافت و کل مایحتاج خاص و عام بوجه اکمل مرتب
و مهیا بود روز چهارم که اراده بر آمدن از آن منزل نمودند خاقان مکندر شان
بوزارت پناه تشریف فاخر و کمر شمشیر و خنجر مرصع بایک سلسله نعل و دو
راس اسپ بایراق زرین مرحمت نمودند و به پسر کوچک و والد و اهل حرم
مشار الیه را نیز تشریفات فاخر که مناسب ایشان بود عنایت کردند و عالی حضرت
بلقیس مکانی بوالده و اهل حرم و وزارت پناه خلایع فاخره و مرصع آلات
ورزاین گرانها شفقت نمودند و از انجا بدولت و قبال با کمال عظمت و اجلال بیاغ
میرزا احمد امین میر جمله که محل نزول امام قلی بیگ حاجب شاه عالم پناه شاه صفی بهادر
خان است توجه فرمودند بیگ مشار الیه از دربند باغ پای انداز از زر بخت گسترده
بلوازم استقبال پرداخت و منزل عالی آن باغ رازیب و زینت نموده بفرش
و تکلفات آراست و بمراسم ضیافت ملوکانه و مہمانی پادشاهانه اشتغال نمود
و خدمات شایسته به تقدیم رسانید و خوانهای تحف و هدایای نقیسه از نقشه
و زر بخت و ابریشمین ترتیب داده با چند سراپ عربی پیشکش نمود و خدمات
موفرا و بعض قبول در آمده مررد تو جهات بادشاهی گردید و قبل از سواری
چون مرکوز خاطر همایون اعلی بود که باغ مذکور رفته بتقریب تمامای
حوض قلم آسا که بیاغ مذکور در ضلع جنوب آن واقع است و عرض
حوض هزار قدم و طول سدش چهار هزار گز تخمین شده و درین سال بواسطه
کثرت بارندگی ملو از آب ذلال گردیده چند روزی در آن مکان فرح افزا
بعیش و نشاط بگذرانند حکم معلی شرف صدور یافته بود که امرای عظام

و وزیرای ظفر فرجام اطراف و جوانب حوض مذکور را بآئین پادشاهانه
چراغها نمایند و سرکاری آن بوزارت دستگاه مشارالیه رجوع شده بود باهتمام
و سعی مشارالیه از سه جانب حوض چوب بند رفیع بمقدار چهارده ذرع
مشکل باشکال مختلفه و مصور بصور اشجار سرو و صنوبر و صور حیوانات از
فیل و شیر و غیره بطراحی دلپذیر ترتیب یافته بود و چند هزار ظرف سفال که
بر هر يك چند چراغ روشن شود مستعد شده بود تا چراغهای مرتب و مهیا
بود شب دوم که عمارت آن باغ دلکشا بدشرت و کامرانی مشغول بودند
امرا علی نقاذ یافت که اطراف حوض بحرمانند را چراغان بکنند کار فرمایان
ماهر با فروختن چراغان اطراف پرداختند و چندین هزار چراغ بر ظرفهای
مذکور بر سطح آب جلوه گر ساختند و کشتی ها را که بجهت سیر در آب
ساخته بودند بطرح خوشنما چراغان کرده ملاحان در میان آن دریا بگردش
در آورده و الحق چراغانی شد که دیدهای روشنان فلك هرگز آنچنان تماشای
ندیده و چراغان فضای افلاك از خجالت پرده ازد و د آن بر روی خود کشیده
و از نظر خلائق پنهان گردیده - (نظم)

کواکب بر فلك تاریك گردید چو روشن شد چراغان شه نشاه
چراغان داده را نور چندان ز نور مهر مستغنی بشد ماه
زعکس این چراغان آتش و آب به یکجا جمع شدی جبر و اکراه
هزاران نور از بالا و پائین عیان شد هر طرف در این طربگاه
خسر و سکندر اقبال از تماشای آن چراغان انجم مثال گلچین و خلائق
از اطراف آن حوض تماشا بین گردیدند و بعد از فراغ از آن عشرت و عیش
حاجب را به تشریفات فاخر نوازش فرموده يك زنجیر فیل و دو راس اسب
عراقی و پنج هزار هون تقدیر سبیل انعام مرحمت نموده و علیا حضرت ناموس
العالمین والدہ اشرف اعلا از جانب خود هزار هون نقد تکلیف فرمودند و از
آن مقام مسرت ار تسام بعزم سواری و دیدن حوض ابراهیم پتن بر آمده
متوجه آنجانب شدند -

(ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابه محل و یلیرم و سیر

سواحل رود خانه کشنا و گشت آن مقامات خرم شیده به ارم)

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از تماشائے چراغان و سیر حوض
 فارغ گردیدند اراده دیدن ابراهیم پتن و سیر مرغزار جنت آثار آنجا فرمودند
 و در خزینه سینه قدسی قرینه سلاطین شوکت و عظمت آئین بعضی از اسرار
 استار و کنوز رموز مانند نهانخانه غیبی و مخفیات خلوتخانه لاریبی مخزون
 و مکنوز است که هیچ احدی از احاد خاص و هیچ فردی از افراد سایر انام
 را اطلاعی بر آن نیست و بعضی از آن و شمه از آن امر پنهان بر عقلای دور بین
 و تیز بینان عین الیقین بتدریج زمان مکشوف و ملحوظ میگردد و مصداق این
 مقال آنکه چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از باغ میر جمله بعظمت
 و حشمت تمام بجانب ابراهیم پتن روان شدند در آن مقام بشاشت انتظام حوضیست
 که خاقان علین بارگاه ابراهیم قطبشاه طاب ثراه در عهد سلطنت خود حفر
 فرموده طول سدد آن يك فرسخ و دورش سه فرسخ است در یائی است بر از
 آب باران و در هیچ وقت قعر آنرا بعد از حفر کسی ندیده زمین چند پرگنه
 و قصبه و دبه در تحت آن مزروع و از آب آن چندین هزار کندی از اجناس
 غله محصول و مرفوع خیمهای فلک رفعت مخمل و اطلس در آن محل فرح افزا
 بر افراختند و سه روز در کنار آن حوض و آن مقام مسرت انتظام بعیش و عشرت
 پرداختند و مفهوم کسی نبود که مکنون ضمیر خورشید تو بر خاقان سکندر سریر
 چیست بلکه همه کس را گمان این بود که از آن مکان فرح بخش بدولت خانه اقبال
 آشیانه معاودت واقع خواهد شد که یکایک تصمیم عزم خاقان سکندر شان بدیدن
 قلعه دیور کونده که از قلاع متین مشهور این ممالک است و از ابراهیم پتن تا آنجا
 چهار کا و مسافت است که هشت فرسخ باشد ظاهر شد و طبل و دمامه کوچ
 بآن طرف بنوازش در آوردند و توجه بآن جانب فرمودند و آن قلعه شهر نظیر
 و آن صخرای فرح افزا بعد از سه روز متضرب سرادقات جاد و جلال گردید
 در آنجا نیز بساط عیش و عشرت انبساط فرمودند و مدت پنج روز بطرب

و کامرانی اشتغال نمودند و دو مرتبه بر بالای آن کوه فلك شکوه برآمده سیر آن قلعه رفیع کرده امر بکوچ اردوی گیوان پوی بجانب رود خانه کشته (۱) نمودند و منزل بمنزل میرفتند و در هر منزل یک روز و دو روز اقامت نموده بسیر و گشت و عیش و عشرت می پرداختند تا به محل و یلیرم که از دار السلطنه تا آنجا دو ازده کا و مسافت است رسیدند و آن مقامیست که رود خانه کشته (۲) از میان کوههای آن گذشته و دور آن سر زمین همه کوه است و در میان آن نیز کوهی واقعست پس رفیع و در قدیم الایام در عهد حکومت کفار بنخانه عظیمه به تکلفات گوناگون از سنگهای تراشیده ساخته اند و در اطراف و جوانب آن محل آثار بتخانه های رفیع ظاهر است که در زمان ظهور و خروچ صاحبقران ممالک هندوستان فرازنده اعلام اسلام و ایمان خاقان رضوان مکان سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از اصرام و اوژان آن معابد خالی گردیده و آن عمارات و آثار تا غایت چون کوه استوار بجا مانده الحقی سیر گاهیست که در ساحل ربع مسکون بآن غریب جای و بآن نزاحت ما وای کمتر دیده شده رود خانه کشته در حوالی آن در قسم شده و از آن کوهها گذشته سر بهم آورده آب رود خانه کشته (۳) در غایت لطافت و گوارای و جمیع امراض و اسقام را دافع و هوائ روح افزای آن هر کس را موافق و نافع مدت چند روز در آن مقام بوجهت اندوز بعیش و عشرت دل افروز مشغول شدند و قریب پنجاه هزار آدم که در آن اردوی اعظم بودند در کنار رود خانه کشته (۴) و کوهها به سیر و گشت پرداختند و جمیع از زمین داران و رعایای معتبر در آن طرف آب کشته (۵) که ابتدای ولایت مرتضی نگر است اقامت دارند که بزرگ ایشان را سانپ نیر و ارمی گویند و قبایل ایشان با جمعیت وافر و خیل و حشم متکثر و اکثر شجاع و متهور اند حکم آنها بمطاع شرف نفاذ یافت که سانپ نیر و ارمی مذکور باروسای ایشان مقام (۳) بسجده پایة سریر سلطنته بیایند چون مدتهای مدید بود که مانده و حوش و سباع در آن دشت و کوهها خود سومی چریدند از

غایت بیم و هراس جرات آمدن بآن اردوی گیهان پوی و شرف پیچده اشرف
 دریافتن نه نمودند و از اطاعت حکم ابا نمودند و چون ابن معنی در غیرت سلطنت
 نمی گنجید بجهت تادیب و قید آنجماعه لازم شد که وزیر صاحب شوکتی را
 بآن ولایت نامزد فرمایند از جمله وزرای رفیع الشان و امرای عالیمکان که در
 رکاب ظفر انتساب بودند شجاعت و وزارت دستگاه یولچی یک را که بمزید
 عزت و اعتبار و بکال تمکین و وقار اشتهار داشت نامزد نمودند که بآن ولایت
 رفته جمیع رعایا و روسا آن طایفه مذکور را قید و گردنهای سرکش ایشان را
 بجز رعیتی و متابعت در آورده و ساحت آن مملکت را از بوتهای خار خلاف
 و ترمذ مصفا ساخته چند حواله خاصه خیل را باحواله داران ایشان و چند وزیر
 مثل عالم خان و هیبت خان و خدا ویردی سلطان و اسو راو و جگتا راوو سنجی
 حواله خیرات خان و سنجی ملک معتبر ملک عنبر و النغ بیگ و لحافیک و میرزا
 ابراهیم را پانزده هزار دون تنخواه دادند که لشکر خوب بگیرد و رفیق باشد
 و باجمعتی که قریب پنجهزار سوار و دوازده هزار پیاده میشد همراه عساکر
 ظفر مآثر وزارت پناه مقرر نمودند و امرای لشکری که در ولایت مرتضی نگر
 اند حکم شد که متابعت مشار الیه نمایند و جناب وزارت پناه با چهار پنجهزار
 سوار دوا سپه نامدار و قریب پانزده هزار تشنگچی و رچه دار جلد جرار از رود
 خانه گشنه (۱) عبور نموده روانه آن مملکت شدند و ذکر فتوحات مشار الیه
 و قید و ضبط آن ولایت بتوفیق الله تعالی در بیان قضایای سال آینده مرقوم
 نموده خواهد شد و اعلا حضرت خاقان سکندر شیم در ششم ماه شعبان المعظم
 از محل ویلسرم بجانب دار السلطنت مراجعت فرمودند و در حین مراجعت توجه
 بجانب قلعه نلگونده فرموده به سیر و گشت آن قلعه منیعه که بر بالای کوه
 رفیعی واقع است مشغول شدند و از اینجا قطع منازل مینمودند تا در دوازدهم
 ماه مذکور داخل دار السلطنت گردیدند و مانند آفتاب در بیت الشرف قرار
 گرفتند و اهل شهر را از قدوم خسرو سکندر اقتدار شکفتگی فصل بهار حاصل
 آمد و شروع در عیش و عشرت و آتشبازی عید شب برات نمودند -

(ذکر قضایای متفرقه که تا آخر این سال به حین ظهور رسیده)
 چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از سواری و یلیرم مراجعت فرمودند به بعضی از سرداران لشکر کاتبی التفات شدند چه از ناروجی مکرراً آناز حرا محوزی بظهور رسیده بود يك دفعه فرار نموده بسرحد مالک محروسه رفت و در آنجا اقامت نموده مرتکب فسادى چند شد خاقان سکندر شان وزارت پناه یولچی ییک را نامزد فرمودند که او را گرفته یاورد مشار الیه بالشکری که در آن وقت حاضر بودند به تعجیل بجانب او ایلغار نمود و چون در سرحد قریب با و شد آن کافر جرات نموده در مقابل درآمد و میخواست که بهیأت اجتماعی خود را بر لشکر وزارت پناه بزند که جوانان چابک سوار فریب (۱) صفت (۲) بسته بر پشت اسپان به کانداری مشغول شدند و آن کافر را بالشکر هدف تیر بلا ساختند جمعیت او به تفرقه مبدل شده جمعی از ضرب نوک پیکان جانستان برخاک هلاک افتادند و جمعی مجروح شده دستگیر شدند و نارو بامعدودی از مردمش فرار نموده از معرکه بدر رفت جناب یولچی ییک قرین فتح و ظفر گردیده اسپ بسیار و سرهای کفار و اسیران را برداشته پیایه سریر آمد و از جانب اشرف مور و تحسین گردیده به تشریفات و شمشیر و کمر خنجر مرصع نوازش یافت و آن کافر مدتی در بادیه ادبار سرگردان مانده باز توسل به بعضی از ملازمان پیایه سریر جسته از گناهان سابق استغفار نمود عنایات خسروانه شامل حال او گردید و او با عبد الله کاتبی که یکی از امرای این طبقه بود که به سعادت اسلام استسعاد یافته بود پیایه سریر خسرو سکندر نظیر آمدند و بنابر التماس بعضی از دولتمخواهان پھر کدام ولایت و تنخواه مجدد زیاده بر اول مرحمت فرمودند و در ظلال رافت و عاطفت پادشاهی با و یتھوجی و جمعی دیگر از امرای این طبقه می بودند همانا که صفت ردیه تمرد و تخلف از جبلت این طایفه محو نیستی (۳) نیست بنابر این در ماه رمضان المبارک این سنه امر بگرفتن ناروجی و عبد الله کاتبی فرموده در دولتمخانه عالیہ این دو کس را مقید ساختند و بعد از چند روز بقلعه مبارکه گلگونده فرستادند که در آنجا روزگار

نظم

بگذراند -

هر کس که بر آن کوه و در آن قلعه روان شد
 آرام گه هر که بر آن کوه چو گردد
 و ولایت و تنخواه ایشان را به منشی الملکی ملا او پس مرحمت فرمودند
 که لشکر رنگین نگاه دارد و فوج آراسته از طایفه غریب ترتیب دهد و امید است
 که در قضاای سال آینده و تفویض نمودن و وزارت بجانب منشی الملکی و تنخواه
 دادن چهار لک بمون مرقوم نموده شود انشاء الله تعالی - (و ایضا) در بیست
 و ششم شوال سنه مذکور میر رستم مازندرانی از ولایت کسیمکوت آمده
 بیست و هشت زنجیر فیل و سی هزار هون همراه آورد و کاس راج نام منیال
 مفسودی که بنایت مفتن و در آن ولایت میان راجه پاه شیطنت مشهور بود و گویند
 همیشه تحریک آمدن لشکر مغل بآن ولایت این ملعونی نموده بدست یکی از
 راجه های آنجا که غایت اخلاص بملازمان پایه سریر سلطنت داشت گرفتار شده
 و شیر محمد خان سپهسالار ولایت کسیمکوت بر سر اورفته کاس راج را بازن
 فرزندان و مرد مانش را دستگیر کردند و خان مذکور آن کافر را نیز مصحوب
 میر رستم داماد خود به پایه سریر ارسال داشت میر مشارالیه بشرف بساط بوس
 مشرف شده مورد توجهات گردید و کاس راج را بعد از چند روز با فرزندان
 و متعلقان به قلعه گولکنده فرستادند تا از آنجا بمظلموره عدم انتقال نماید
 و تشریف فاخر باد و اسب بجهت شیر محمد خان ارسال داشته میر رستم را نیز
 تشریف رخصت مرحمت نموده روانه کسیمکوت ساختند (و ایضا) مالک
 پرست خان که یکی از غلامان معتبر قدیم الحزمه این دولتخانه عالیه بود و در
 زمان خاقان جنت بارگاه سلطان محمد قلی قطبشاه نورالله مضجعه مدتی بوزارت
 و سر داری و خدمات بزرگ سرافرازی داشت و عهد سلطان علین مکان
 سلطان محمد قطبشاه نیز امارت و وزارت داشت و در زمان خاقان سکدر شان
 حواله داری قلعه گولکنده و حواله داری پانصد لشکری خاصه خیل و خدمات
 دیگر با و تفویض یافت و مدت چند سال بخدمات مذکور اشتغال داشت در

ماه ذی الحجه این سنه فدای ملازمان پادشاهی شده بعالم عقبی شنافت و بعد از و شصت نفر از اولاد ذکور و اناث ماندند اعلیحضرت خاقان سکندر شان متوجه بازماندهای اوشده پنج پسر بزرگ و هشت داماد اورا در سلك ملازمان دولخانه منتظم فرمودند و بجهت تتمه اولاد چهار هزار دون دینها تنخواه دادند و حواله داری فوج خاصه خیل بمحمد صالح بیک سرنوبت تفویض فرمودند و قبل ازین میرزا حمزه را که از ولایت مرتضی نگر طلب نموده بودند و لشکر او بجهت بدسلوکی آزرده خاطر بودند بنا بر این لشکر حواله اورا به منشی المملکی حواله کرده بودند و مشارالیه مدتی بیکار بچاگری قیام داشت درین وقت برو اعتماد کلی نموده گولیکونده را بمشارالیه سپردند و خدمات جزوی دیگر که به خان مذکور تعلق داشت به بعضی از ملاکان رجوع فرمودند (و ایضا)

میرزا اسد الله تبریزی کرک یراق شاه دین پناه خسرو ممالک ایران در او اخر سنه مذکوره بدار السلطنه وارد شد چون مکتوب محبت اسلوب شاه دین پناه شاه صفی بهادر خان بجهت خاقان سکندر شان آورده بود اعلیحضرت خاقانی اورا بحضور طلب فرموده بشرف ملاقات مشرف ساخته خلع فاخر با و عنایت نموده منزل عالی و وسیع بجهت نزول او تعیین کردند و توجهات نمایان بحال او بطور رسانیدند و اکابر و اعیان پایه سریر سلطنت ضیافتها کرده انواع گری و محبت بجای می آوردند بعد از یکچندی مرض اسهال بهم رسانید و طبیبان ایران و هند معالجه نمودند مفید نیامده بحوار رحمت ایزدی پیوست و برادر او میرزا محمد جوهری که بامر حجابت مهابت خان در دار السلطنه قیام داشت و بعد از گذشتن مهابت خان در سلك ملازمان حضور این دولت خانه عالیه انظام یافته بود بضبط اموال و باز ماند های او پرداخت و اعیان دار السلطنه تشیع جنازه او نموده در قبرستان شهر مدفون ساختند (ایضا) در او اخر سنه مذکوره عمده الوزراء علی رضا را بسرحد ولایت را خدگیر و آخوند نامزد فرمودند که بعض سرکشان و متمردان اطراف را دفع نماید و مشارالیه با فوج و لشکر آراسته و بعضی از حواله داران خاصه خیل با بجانب روان گردید و قضایای اونتر

بتوفیق الله تعالى در سوانح سال آینده مرقوم خواهد شد -

(ذکر سوانح سال ممینت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی ثمر اعلیحضرت
خاقان سکندر حشر که مطابق سنه سبع و اربعین و الف هجریست از انجمله

تفویض نمودن منصب جلیل القدر سرخیلی بمیر محمد سعید اردستانی)
در قضایا و سوانح سابقه مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که جناب
سیادت و نقابت پناه میر محمد سعید سر دفتر شاهی را حواله دار بندر معموره
مچلی پتن کرده فرستاده بودند چون مآثر رشد مشار الیه زیاده بر آن ظاهر شد
و قابل خدمات دیگر نیز بود در سال دیگر حواله داری محل مصطفی نگر را که
از معظم قلاع و ولایات تلنگانه است بمشار الیه رجوع فرمودند و سیادت پناه
مومی الیه در معموری ولایت و انتظام مہام آنجا سعی موفور بظہور رسانیدند
و توجہات شاہانہ ہمیشہ شامل حالش می بود و مرتبہ مرتبہ بر مدارج قرب
صعود مینمود و اقوال و اعمالش پسندیدہ طبع ملازمان پایہ سریر خسروی
می گشت تا در اوایل محرم سنہ مذکورہ بخاطر دریا مفاطر اعلیحضرت خاقانی
خطور نمود کہ جناب میر مشار الیه را بحضور طلب نموده متوجہ احوال او بوجہ
اتم شوند فرمان معلی صادر فرمودند کہ بحضور بیاید و مشار الیه بعد از وصول
فرمان اعلی استعداد و کار سازی آمدن بحضور نموده در ہفتم شہر صفر ختم
بالخیر و الظفر بدار السلطنہ رسیدہ سعادت بساطبوس حضور و افرانور دریافت
و تحف و ہدایا کہ ہمراہ آورده بود گذرانیدند و بنوازش و تشریفات پادشاهی
سرافراز گردید چون آثار رشد و قابلیت کاردانی از وجہات احوال او مشاہدہ
افتاد و سید عبد الله خان سرخیل شاهی بہ نحوی باین خدمت قیام نمی نمود کہ
مرضی خاطر ملازمان اشرف اقدس باشد در شب نهم شہر صفر تشریف
منصب رفیع القدر سرخیلی را بجناب سیادت پناه مشار الیه مرحمت نمودند و از
سید عبد الله خان نیز نظر التفات دریغ نداشته جنابش را در سلك مجلسیان حضور
منتظم فرمودہ سہ ہزار ہون واجب و مشاہرہ او مقرر نمودند و جناب مملکت
مداری آصفجہای میر محمد سعید بر تبتہ عالی سرخیلی سرافراز گردیدہ من حیث

الاستقلال شروع در مہیات نمود و محلات مذکور نیز بر نسبت سابق بوکازی ایشان تعلق گرفت و جمعی از مخدوران دار السلطنۃ قضايد و قطعيا در مبارکبادی آن عالیجاء گفته گذرانیدند از انجمله ملا عرب خوشنویس شیرازی این کلمات را تاریخ یافته است (ختم باد) (۱۰۴۷) و راقم این رموز بهجت اندوز نیز قطعه گفته مذیل بتاریخ منصب مذکور ساخت - (نظم)

خسرو عهد شاء عبدالله	کز رخس دهر یافته است ضیا
ز اقتضای عدالتش باشند	گرگ با گو سفند در يك جا
برگزید است پور سرخیلی	سیدی را که نیستش همتا
گلشن عقل را بپوش شیراست	که زشه یافته است نشوونما
بسعادات انجم است قرین	زان سعید آمده پور دوسرا
تا که شه بر فراز اورنگ است	دولتش را دوام باد و بقا
پور تاریخ عقل دور اندیش	گفت سرخیل کامل دانا (۱۰۴۷)

الحق سرخیلی است کامل و دانا و در معاملات مملکت و در امور دین و دولت مبصر وینا از کمال رشد و غایت کاردانی روز بروز بر معارج قرب صعود نموده کمال محرمیت بهر رسانید و بقوت اقبال و رشد در اندك وقتی غایت استقلال در امر حکومت یافت و راه منافع و تصرف ارباب دخل را مسدود گردانید و مبلغهای کلی از عمال و بهائم گرفته و اصل سرکار فوض آثار ساخت و بنوازش قلبدان مرصع سرافراز شد و پرگنه که موازی سی هزار دون حاصل داشت باصفجاهی مرحمت شد که جوانان سپاهی غریب در خدمت خود نگاه داشت کند و در آمدورفت بدولتخانه دیوان اعلی و سواری همیشه در ملازمتش باشند و قریب صد نفر از جوانان کارآمدی عراقی و خراسانی که بشجاعت و دلاوری موصوف اند در سلاک و سلحداران پادشاهی مجددا چاکر نمود و از جانب مخدیره عظمی مهدعلیا و والدہ ماجده خاقان سکند ر شان بعض خدمات که بمشار الیه رجوع شدد بود بروجه لایق و طریق پسندیده بآن قیام نموده از ایشان نیز بشرفیات فاخر و کرشمشیر مرصع و اسب و فیل سرافراز گردید و بعد ازین در ضمن

ذکر سوانح احوال آصفجاهی مرقوم خواهد شد.

(ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتشی نگر)

قبل ازین در ذکر سوانحی عقل و بیسرم بقلم و قلم مرقوم شده که وزارت دمنگاه یولچی بیگ و اباج قاهره یغایب مرتشی نگر فرستاده بودند تا تنبیه رعایای سرکش آنها نمایند مشارک به نوعی که مذکور گردیده بآن ملک رفت و چند قلعه متین را که در تصرف روساء کفار بود بآلات قهقه گیری و جنگ مسخر نموده اکثر متسربین را اسیر و قتل ساخت و ثانیة سائب نیز وار را که همیشه در جاده رعیتی سلوک نمودند مطیع و منقاد ساخت و یک قطعه الماس که بوزن سه دون بود و بیست و نه کی می ارزید و مبلغ چهل هزار دون برسم پیشکش از ایشان گرفته بیا به سر بر خسروی از سال داشت و کمال اقتدار در آنها بشوهر رسانید و جمعی را به قهر و غلبه و جمعی را با لطف و تشریف رام و مطیع ساخت و بعد از این فرمان معنی بطب مشارک به سادرس که با سایر سرداران نظام روانه شود و یولچی بیگ با سرداران رفیق در بیست و ششم ماه ربیع الاول سنه مذکوره بدو رسانیده رسید خاقان سکندر شان نسیم الماک عین الماک را با استقبال فرستادند و مشارک به را بارقا بشیر در آوردند و آریوز خاقان زمان در شاه نشین قصر سه روز منظره دخل بر تخت سلطنته جلوس فرمودند تا جمیع وزرا و لشکری که همراه یولچی بیگ آمده بودند هر یک با فوج خود از نظر اشرف بگذرند پس یولچی بیگ در میدان لشکری بر ابرقصر ذات رفت رسیده از اسب پیاده شده چند جا زمین خدمت بر سیده به پای قصر رسیده پیاده عبودیت و کورنش بندگی بنقدیم رسانید و نوازش خسروی بوجه اتم شامل حالش شده تشریفات تمام زرخا صه یک زنجیر قیل و دور اسب و کمر شمشیر و خنجر مرصع سرافریدی یافت آسیر او نایب کورنی هزاره را و سیادت پناه میر ابراهیم و خدا و بروی سلطان را که بعد از الماس فرستاده بودند و از نجار رفیق ایشان شده بخدمات قیام نموده بود و خاقان بیگ و بالغ بیگ را علی قدر مراتبهم تشریفات عناایت شد و بعضی از سرداران پتان مثل هییت خان و رقتانی

او و جماعه آورده از لشکر کاتبیا که در این مصلحت کوتاهی نموده مآثر مردانگی ظاهر نساخته بودند از پرتو عنایت با نور و از توجهات شامانه و هجر مانده اند و رقم عزل بر وجنات احوال ایشان کشیده شد و جای هیبت خان و تنخواه ایشان را به علیخان بیگ افشار که شجیمان روزگار و از خویشان خان احمد پادشاه گیلان است عنایت نمودند و جای او را به میرزا ابراهیم مرحمت نمودند و قبل از این مرقوم شده بود که علی رضاخان را بدفع بعض متعبدین فرستاده بودند مشارالیه حسب الامر اعلی دفع آن جماعت نموده بحاجب دار السلطانه آمد چون محل مرتضی نگر از سردار ذی اقتدار خالی بود علی رضاخان را که فوج رنگین داشت و لشکر خاصه خیل نیز همراه بودند نامزد نمودند که بحاجب مرتضی نگر رود و خلعت و اسب بجهت او در بیرون شهر فرستادند که داخل شهر شده بسرعت متوجه محل مذکور گردد و مشارالیه به تشریفات سرافراز شده بحاجب مرتضی نگر روانه (۱) تاحفظ و ضبط مملکت نماید -

(ذکر تفویض نمودن وزارت بحاجب منشی الممالک ملا اولیس)

چون اعلی حضرت خاقان سکندرشان توجه تمامی بحال منشی الممالکی ملا اولیس داشتند و درجات عزت و اعتبار او را می افزودند با وجود قرب و محرمیت خاص که مشارالیه را بود اراده فرمودند که وزارت نیز باورجوع فرمایند و قبل از این پاره از سواک و خدمت نازکاتیا و عبد الله گاتبیا طبع قدسی سرشت خاقان سکندرشان را کلفتی بود بعد از قید و حبس ایشان دنیای هر دو امانت نموده با چند محل دیگر موازی استوار چهلک هون دنیا به مولوی مرحومه فرمودند که افواج لشکر رنگین از طوایف نام و شجاعان بانک و نام نگاه دارد و در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف شریف خاص و بادسر اسب عراقی و درویش دندان دار بزرگ برای منجی و در جفت دما به بردو شتر و در جفت تماره بردو اسب و دو علم زرنگار که لازمه وزارت است عنایت فرمودند و از سایر وزرای عالیشان مشارالیه را امتیاز تمام بخشیدند و این نوع نوازش نسبت بوزرای عالیشان که ترو قوع یافته و مشارالیه از دربار پادشاهی

با کمال عظمت خلعت خاصه و زارت پوشیده با فیله و دمامه و نقاره و علمها زرتنگار و لشکر بسیار از پیاده و سوار با اکثر امرای نامدار سوار شده بمنزل خود روان شد و منصب رفیع دبیری بارتبه وزارت جمع نموده سربزرگی برقه فلک دوار سود و چون صاحب السیف و القلم یعنی عواطف خاقان سکندر شیم گردید این مصرع بتاریخ آن رتبه اعلی شد - (بیت)

زا لطاف و شفقت بملا اویس عطا کرد سیف و قلم قطبشاه (۱۰۴۷)

(ذکر بعضی از وقایع متفرقه)

در اول سال مردم اسجع الوزر اشجاع الملك را باشاه ابر الحسن حاجب مقیمی عا د شاه که منزلش قریب بمنزل ایشان بود جنگ واقع شد و سبب نزاع آنکه از سپاهیان شجاع الملك تفنگی بر جا نور می انداخت گلوله تفنگ بخانه حاجب افتاد نفر مذکور را گرفته مقید ساختند و مردم شجاع الملك شنیده بر سر خانه حاجب آمدند که آن نفر را از خانه بر آورند و فی ما بین جنگ واقع شد و لشکریان شجاع الملك مذکور در وازه خانه حاجب را سوخته باندرون رفته بی اعتدالی نمودند و حاجب از این خفت آزاده شده عریضه به مصطفی خان نوشته به بیجاپور فرستاد چون عالیحضرت خاقان سکندر شان از دلگیری حاجب اطلاع یافتند بعد از چند روز نواب علامی فوامی پیک واه الزمانی را با جمعی از مجلسیان بمنزل حاجب مذکور فرستادند که او را از کلفت بر آرند حاجب چون حقوق انواع احسان و اکرام و الطاف پادشاهی را منظور داشته شکایت به بیجاپور نوشته بود بسخنان معذرت و عذوفت آمیز نواب علامی باصلاح نیامد نواب علامی نیز ملالت او نه شده بر آمدند و جناب افضل الفضلا قاضی احسن را بنابر اشاره عالیحضرت خاقانی به تمجیل به بیجاپور نزد عالیحضرت عادلشاه فرستادند که معلوم نماید که باعثی فتنه و نزاع حاجب مذکور شد و آنچه دیده از اطوار و اعمال خود دیده جناب فضایل مآب در کمال سرعت به بیجاپور رفته به مصطفی خان پیشوای آنجا ملاقات کرده حقیقت احوال را بدیض عالیحضرت عادلشاه رسانید چون حاجب شکایت بسیار از ضربك امرای

عظام این جانب نوشته بود معلوم شد که سخش معلل بعرض است واصلی ندارد
 و سلوکش موافق رضای ملازمان خاقان سکندرشان نیست او را معزول نموده
 سیادت پناه میرحسین صفاهانی را باتفاق جناب افضل العلماء مشارالیه بحجابت
 فرستادند که موافق امر اشرف اعلی سلوک نماید و مشارالیه مادر دوازدهم ماه
 ربیع الثانی سته مذکوره پیاپی سریر سلطنت مصیر رسید و بعضی از سرنویشان
 حضور بیرون شهر رفته ایشان را بدربار آوردند و میرحسین مذکور شرف
 بساطبوس یافته از جناب عادل شاه دو فیل یکی بزرگ و یکی چاره و شش سر
 اسب و دو صندوق مقفل و نمز از تحف گذرانیده مورد توجهات گردید
 و باسب و تشریف سرافراز گشت و شاه ابرالحسن از شایعه اعمال خود معزول
 گردیده به بیجاپور رفت و در آنجا بعد از چند روزی به عالم عقبی روان شد (ایضا)
 در این سال محمد مقیم مجلسی حضور را تشریف حجابت شاهزاده اعظم شاهزاده
 اورنگ زیب دادند که چون شاهزاده از خدمت والد نامدار خود بدوات آباد
 مراجعت نماید حاجب بسعادت ملاقات استسعاد یافته از جناب اشرف بوظایف
 تهنیت قدوم میمنت لزوم قیام نماید و سه سلسله فیل بازنجیرهای نقره و تکلفات
 دیگر باتحف و هدایا ارسال داشتند و حاجب بجانب دولت آباد روانه شده بشرف
 ملاقات مشرف گردیده تحف و اقبال را گذرانید و مورد توجهات شد در این
 اثنا بسعادت او باب غرض یا بواسطه آنکه توقع زیاده داشتند تحف مذکور
 را پیش حاجب فرستادند و خود بسواری بطرف توجه فرمودند چون این
 خبر پیاپی سریر اعلی رسید در مقام تدارک آن شده دو فیل نمایان دیگر و یک
 اک هون از وجه مقرری فرستادند و یک دانه الماس بزرگی که قبل ازین جهت
 پادشاه دهلی میخواست بفرستند باشاره ایشان داخل پیشکش نمودند که از جناب
 ایشان پیشکش پادشاه شده باشد چون دیدند که از این جانب کمال همت
 و تکلفات حاتمیه وقع شد عذر سلوک سابق را در این دفعه از سواری برگشته
 بودند بجای آوردند و تحف اول و ثانی را بحضور طلب داشته بآئین لایق از نظر
 گذرانیده واصل سرکار خود ساختند ملا محمد مقیم حاجب را به تشریفات

و اسب و انعام سرافراز ساختند و حاجب اخبار عذر خواهی و محبت بیش از پیش شاهزاده اعظم را معروض ملازمان پایه سریر خسروی گردانید - (ایضا) میرزا بنده رضای حاجب مقیمی شاهزاده اعظم که در دار السلطنت بود اعلی حضرت خاقان سکندر شان کمال شفقت و عطوفت بحال او مینمودند و نهایت اکرام و احسان نسبت باو بظهور میرسانیدند و اعیان و اکابر شهر او را ضیافت ها میکردند و ابواب داد و ستد در دار السلطنت مفتوح ساخته مبلغهای کلی از خرید و فروخت و معامله کردن بهم میرسانید و ملازمان بارگاه خسروی او را از يك جهتان این دولخانه تصور مینمودند و همیشه مورد عنایات و اشفاق پادشاهی می بود در او آخر آثار نفاق از او بظهور رسید و ظاهر حالش با باطن موافق نبود و بلکه خیانت نیز از او بظهور رسید چنانچه مبلغی که بجهت شاهزاده اعظم تحویل او نموده بودند پاره آرا خود متصرف شده بود و دیگر اعمال نامناسب از واقع میشد. بالله اعلی حضرت خاقانی بعد از صدور بعضی اقوال و افعال که مخالف اراده و شیوه اخلاص بود پرتو اتهامات را از او باز گرفته از نظر اعتبارش انداختند سلوك نامرضی او را شاهزاده و الاجاء نوشتند چون انحراف مزاج اشرف اعلی معلوم شاهزاده و الاجاء گردید فوراً رقم عزل بر وحات احوال او گشیده فرمان بطلب او صادر شد که بسرعت تمام بحضور آید ناجزای خلاف رضا که اسم نامهای اوست داده شود و او نیز مثل عزیز سابق با نهایت حسرت و پشیمانی از دار السلطنت پیرین رفت و هم چنین محاسن حسین برادرش که در بیجاپور بود او نیز از بدسلوکی که در بیجاپور از و واقع شده بود مورد تعرضات شده هر دو برادر با کمال حرمان و خسران از دکن و تانیکانه بیرون رفتند چون بنده رضا خدمت شاهزاده رسید مدتی در اینجا سرگردان بود و بخواری و بی اعتباری میگذرانید تا آنکه از جانب پادشاه ملازمی آمده او را مقید زنجیر نموده بحضور برد و بدل او عرت دستگاه نتیجه الکرامی قاضی عزیز الدهر خلف صدق قاضی عبد العزیز را مقرر داشتند که از جانب شاهزاده اعظم بحجابت مقیمی با بیجاپور بیاید -

(ذکر فرستادن عالیحضرت شاهجهان میرحفظ الله

را بحجابت بخدمت خاقان سکندر شیان)

چون عالیحضرت شاه جهان کمال محبت و مودت با خاقان سکندر شان دازند از آن تاریخی که خواجه زاهد را فرستاده بودند و او مراجعت نموده بود کسی دیگر را نفر ستاده بودند بنا برین باد آوری نموده میرحفظ الله را که از آدمی زاد های نجیب آن ملک است بحجابت این جانب مقرر نموده با تحف و هدایا روانه نمودند و مشار الیه در اوایل ربیع الاول سنه مذکوره بسرحد رسید خاقان سکندر شان بعضی از سرنوبتان را باستقبال فرستادند که بلوازم ضیافت پرداخته بحوالی حوض حسین ساغر که محل ملاقات است برسانند بعد از مراسم ضیافت چون مشار الیه بمحل میعاد رسید در پانزدهم ماه مذکور خاقان سکندر شان عزم سواری فرموده بآن محل جنت مثال که خیمه های سپهر رفت بر سرپای کرده بودند تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات حاجب مذکور گرفتند و تحف و هدایای که همراه آورده بود گذرانید از ابله بعضی چیز های مینا کاری بود و اتفاقاً عالیحضرت خاقانی در این ایام رغبتی بساخت مینا داشتند بموجب ارباب الدول ملهون عالیحضرت شاهجهان بانچه مرضی طبع همایون بود ارسال داشته بودند طبع اشرف را غایت بشاشت از آن بهر رسید پس مشار الیه را سرنوبتان حضور شهر در آورده در منزل علی قلیخان فرود آوردند و مدت دو سه ماه در دار السلطنه بود دوباره شرف ملاقات بادشاهی دریافت و نواب علامی مکرر ضیافتها نموده تا در غره ماه رجب سنه مذکوره رخصت معادرت یافته بیرون نشت خاقان سکندر شان توجهات موفور بحال او فرمودند چون از پادشاه تعیین یافته بود که چهار هزار هون انعام باز بدهند این مبلغ را باو مرحمت کرده بدفعات وقت رخصت و بعد از آن نقود و اجناس آفشنه و مرصع آلات که مبلغهای کلی میشد عنایت فرمودند میرزا محمد جوهری را بر دفعت مشار الیه بحجابت مقرر نمودند چون او بعد از بیرون رفتن از شهر عمری بملازمان خسروی (۱) میرزا ناصر مجلسی را تشریف

حجابت عالیحضرت شاهیان داده مبلغ سه هزار دون بجهت خرج او مرحمت فرمودند و تحف و هدایای مرغوب و چند زنجیر فیل بزرگ دندان دار بایک دانه الماس که شصت رتی وزن داشت مصحوب او بخدمت پادشاه فرستادند و حاجبین در ماه رمضان از بیرون دار السلطنة روانه شده قطع منازل نموده در دار السلطنة آگه بخدمت خسرو ممالك هندوستان رسیدند و میرزا ناصر بوساطت افضل خان ملاقات پادشاه نمود تحف و هدایا مرسوله را گذراینده مشمول عنایت پادشاهی گردید و محل قیام او را در سلك منعیبداران عمده مقرر فرمودند و عرضه داشت میرزا ناصر که گذرایندن تحف و هدایا منظور بادشاه شدن و توجهات بسیار فرمودن در آن مسطور بود بیایه سریر خسروی رسید -

(ذکر شمه از خصایل حمیده و افعال پسندیده خاقان یوسف جمال

سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی که آنشهر یارنسبت

به برادران اعزاز جمند بظهور میرسانید)

بر عقلی ذوی الاعتبار و عرفای اولی الابصار که دانایان حقایق روزگار و بینایان آثار گرد تن فلک دوار و نتائج کواکب سیمه سیارند هویدا و عیان است که مورخین صدق شعار و مخبران صحیح القول راست گفتار که وقایع سلاطین نامدار و سوانح خواقین عالیمقدار دهور و اعصار را در متون کتب و بطون دفاتر ثبت و ضبط کرده اند آن قضایا و وقایع مشهور بلغای عصر و منظور عقلی دهر گردیده است کلام همه مشعر بر این معنی است که در پادشاه ذیجاهی که بعد از انقضای روزگار سلطنت و کاسرانی و انتهای فرمانروایی و جهانبانی و داع تخت و تاج شهر ارتفاع مهر شعاع نموده یکی از خلاف او که بحسب تقدیر حضرت قدیر شایسته اکیل و سریر بوده اورنگ نشین سلطنت و فرمانروایی مملکت گردیده است بجهت امنیت و معموری مملکت و آسایش طبقات سپاهی و رعیت شرکای صاحب داعیه و اخوان مظنون الخبر که در مجلس عدم جای داده اند تا کل خلائق را رفاهیتی و جمیع مملکت را امنیتی حاصل آمده

از آن عهد کین چرخ گردان شده
زمین مسکن نوع انسان شده
زکیوان شده دور چندان هزار
مه و سال گشته فزون از شمار
چنین بود آئین و رسم شهان
که بودند فرمانروای جهان
ز بهر شریکان تخت و کلاه
ته چاه کردند آرام گاه
گهی قلعه و کوه چون آسمان
نمودند ماوای آن مفسدان
گهی ز آب سرچشمه تیغ تیز
نمودند سیراب تارستخیز
که تا ملک از فتنه یا بد امان
شود عالم از عدل چون گلستان
خداوند گیتی چو یکتا بود
ز آفات ملکش مبرا بود
ز خورشید روشن چو گرد جهان
شود محو جرم مه و اختران
و در سنوات عشر چهارم و پنجم بعد الف هجری بادشاهان کامگار
و جهانداران عالیقدر که زینت ده اورنگ سلطنت و حافظ در ایچ ملک
و ملت شده اند همه بالضروره این طریق را مسلوك داشته اند و بآئین سلاطین
پیشین عمل نموده اند از انجمله خسرو الملک هندوستان عالیحضرت شاه جهان که
در سنه ست و ثلثین الف هجری بعد از والد ماجد خود نورالدین جهانگیر پادشاه
بر تخت سلطنت جلوس سنه (۱۰۳۶ هـ) نمودند برادر و برادرزادگان را که هشت
نفر بودند بیک دفعه امر بقتل نمودند و آن هشت شاهزاده را در بلده لاهور
مقتول نمودند و مدفون ساختند و پادشاه اقلیم ایران - (مصراع)
که در حکم آن بود یونان و توران
شاه صفی بهادر خان که جدا مجدش بعد از خود - (مصراع)
شاه جمجاه سکندر بارگاه

شاه عباس انار الله برهانه در سال هزار و سی و هشت هجری تحت و تاج
را به فروشان وجود فایض الجودش آراست ایشان برادر آن و برادرزاده و عمه
زادهای خود را مکحول و مقتول ساختند و ساحت گلستان مملکت را از
بوتهای خار وجود ایشان مصفا گردانیدند و قانون آل عثمان خود چنین است

که اطلاق خواند کار بر یکی از اولاد سلطان اول کردند مابقی را دفع مینماید و از بدو دولت آن سلسله که بعثمان جق مشهور است هر پادشاهی که اورنگ نشین مملکت شده است رعایت این قانون را ملزم (۱) بوده است و آن سلسله کمال رسوخ در این قانون دارند و تخلف نمی نمایند و بر این قیاس اعلیحضرت سلطان محمد عادل شاه که بعد از رحلت والد بزرگوار خود ابراهیم عادل شاه در سنه سبع و ثلثین بعد الف هجری ۱۰۳۷ هـ بر سریر دارانی مملکت موروثی نشست برادران و برادرزدگان را نکحول و بعد از آن مقتول ساخت و پادشاهان ممالک زیر بادجه در شهر پیگو و شهر نادرتهر آجی و بعضی از ولایت دیگر که در عشره ای مدکور بر تخت سلطنت بجای پدران متمکن گردیده اند بصحت پیوسته که هر يك بجهة حفظ مملکت و امنیت طوائف سپاهی و رعیت دفع برادران که ماده فسادند نموده اند مگر اعلیحضرت خاقان سکندر اعتبار یوسف عذار - بیت

که بادسلطنتش نا که مهر بر فاك است زمین ز آدمی و آسمان پر ملك است در سنه هزار و سی و پنج از هجرت سید اولاد آدم صلی الله علیه و آله وسلم قائم مقام پدر مغفور بهر در محرم ماظم خود گردیدند از کمال رفت ذاتی و خالق محمدی نسبت به برادر آن عزیز رجسند که سه نفر بردند یکته شاهزاده ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادل شاه تولد نموده بود و دیگری شاهزاده سلطان قلی میرزا و دیگری شاهزاده میرزا کمال محبت اخوت و لطف ابوت بخلاف سلاطین روی زمین بظهور رسانیدند تا آنکه بر سبیل اتفاق در سال دوم جلوس میمنت مانوس شاهزاده ابراهیم میرزا بواسطه عارضه بیماری که علاج پذیر نشد به بهشت سباودان روان گردید اعلیحضرت خاقانی در لباس سرگواری درآمده مراسم عز و ماتم بتقدم رسانیدند و بنوعی طبع اشرف ازین حادثه کلفت ناک گردید که بسجنان مقربان و عقلای پایه سریر که هر يك افلاطون عصراند رفع آن غایله می شد و تاسف بسیار در آن واقعه داشتند و زود و برادر عالی کوه دیگر که مانند در مقام تربیت ایشان می بودند و چون

از عهد جبابسن بلوغ و شباب رسیدند منزل در غایت و سمت و رفعت و خدمتکاران خاص بجهت ایشان تعیین نمودند و جمعی از مردم معتبر غریب و ترك و دکنی را برای خدمت ایشان مقرر داشتند و جمیع ما بحتاج از انواع تكلفات ملبوس و ما كول و غیره روز بروز بجهت ایشان ترتیب یافته و می یابد و هر چه طبع ایشان مایل شود آماده و مهیای نمایند و فرو گذاشت در هیچ امری از امور کلی و جزوی ایشان واقع نمیشود و شاهزاده بزرگ گاه گاهی طبع سلیم را سقیم ساخته در از ای این همه محبت و شفقت اعلیحضرت سکندر بمنزلت یوسف طلعت بجای شكر و منت سخنان شکایت آمیز شرارت انگیز بظهور میرسانند و این الفاظ نامناسب ایشان بمسامع جاه و جلال خسرو صاحب اقبال میرسد و خاقان فرشته خصال یوسف جمال حمل بر حدائت سن و جهالت و نادانی ایشان فرموده تنقیدات و عنایات درباره ایشان بیشتر مینمایند تا رفع كلفت و نادانی ایشان بشود و آن شاهزاده نادان مدرک این مراحل و عواید نگشته خسرونت و جهالة میفزاید تا در ماه ربیع الثانی سنه مذکوره که محرر این وقایع تحریر دفتر سوانح اقال و شرح احوال خجسته مآل را باینجا رسانیده بود آن شاهزاده مذکور از روی جهالت و نادانی بواسطه امر سوبی توهم بیجای کرده در مقام قصد خود شده نگین الماس قیمتی انگشتری خود را که در انگشت داشتند و اعلیحضرت سکندر منزلت مدتی قبل ازین بواسطه آنکه پیرایه آبرو برایشان بوده باشد و سرمایه شوق و حضور ایشان گردد (۱) برآورده بی آنکه خدمتکاران خاص و محرمان نزدیک ایشان اطلاع یابند کوفته و ریزه ریزه ساخته تناول فرموده اند چون این خبر و جشیت اثر بسمع خاقان سکندر حشر رسید با کمال اضطراب و تفرقه خاطر اشرف فوراً حکمای ایران و طیبیان هندوستان را که در سلك ملازمان بارگاه فلك اشتباه منتظم اند همه را حاضر ساخته بتأکید بلیغ در اندفاع آن سم امر فرموده و حکمای حاذق افلاطون و قبت بقراط منزلت بمعالجات و تدبیرات آنی امر دشوار پرداختند چون توجه اعلیحضرت خاقانی در دفع آن قضیه جان نگاه

بوجه آنم بود از غایت محبت اخوت راضی نبودند که سرموئی آزار و ضرر
 بآن شاهزاده عالیقدر رسد و مبالغه تام در دفع این ضرر جانی داشتند چنانچه
 مدت دو روز و دو شب خواب نکرده با کمال تفرقه خاطر بنفس اقدس متوجه
 دفع آن غایله بودند و تدبیرات حکمای مسیحا انفس دفع آن سم جانگرا موافق
 افتاده بعد از دو روز (۱) و شب بیم هلاک و دغدغه قوت بر طرف گردید
 و خاقان سکندر شان بجهة سلامتی آن شاهزاده نادان کمال خوشحالی بهمرسانیدند
 و بغایت شادمان شدند چون این چنین قضیه مهلاکه و بلای مبری دفع گردید
 شکر حضرت واجب العطا یا بجای آوردند و زبان مبارک به نصیحت آن برادر
 جادل کشوده گوش هوش او را به دُرر نصایح مرغوب آراستند و انواع محبت
 و شفقت درباره او بظهور رسانیدند و بعد از فرج این نوع شدت و راحت
 بعد از چنین محنتی ارکان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت که در یک در
 معاملات روزگار دانا و بینا و در فضایل و کمالات بر علی سیناء عصر اند زبان
 گوهر بیان بسپاس و ستایش خاقان سکندر شان کشودند و بجهت لطف و محبتی
 که اقتضای عرق اخوت است بخلاف طبایع سلاطین روزگار که از خاقان
 سکندر باعتبار بظهور رسیده نثار ثناء و تحسین نمودند الحق خاقان یوسف جمال
 این شیوه پسندیده را بخلاف پادشاهان این عصر و زمان ضمیمه صفات حمیده
 و اخلاق حسنه ساخته هم اخوان را بکمال فراغت و هم مملکت را در غایت امنیت
 نگاهداشته اند و از نهایت معدلت و وفور باس و سطوت احدی رایا را ای آن
 و تصور چنان نیست که خیال باطلی و اندیشه فاسدی در خاطر گذاریند و اجتماع
 این نقیضین و اتفاق این ضدین بی تائید ایزدی و عنایت صمدی ممکن و متصور
 نیست و هیچیک از سلاطین روی زمین را این نوع ترفیق میسر نشده امید از
 پادشاه علی الاطلاق و خلاق انفس و آفاق چنانست که وجود فایض الجود
 اقدس اشرف این خسرو دوران و پرورد کار طبقات انسان را با عمر طبیعی
 و سلطنت سرمدی از جمیع سلاطین عالم ممتاز و دشمنان جاه و جلالت را در آتش
 یاس و ناکامی بسوز و گداز دارد بخرمه محمد و آله الامجاد -

(ذکر شمه از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت بسایر

خواص و عوام طبقات انام و بذل جهد و رعایت صله رحم

و شفقت بحال اقوام و اقرباء نیکو فرجام)

بقلم مشکبار و قایع نگار بر صفایح و اوراق زرنگار شمه از احسان و اکرام
شهر یار سکندر اقتدار یوسف عذار و بندی از رعایت خاطر خویشان و اقرباء
حمیده اطوار بدین آئین نگارش مینماید و بجهت طالبان اخبار و اسماء و مستمعان
آثار سلاطین عالیقدر فصلی از مناقب و محامد شاهنشاه گیتی مدار جهاندار بر
الواح لیل و نهار روزگار برین نمط ثبت می گرداند که ابتدای سلطنت و جهاننداری
و جلوس بر اورنگ بادشاهی و کامکاری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف
جمال دریا مثال به بذل و ریزش کشیده به نحوی بایثار درم و دینار عالمیان را
خوشنود و کامیاب فرمودند که آنچه منجمین صادق القول در روز و لایات
باسعادت شاهنشاه سکندر قدرت یوسف طلعت از گردش فلک دوار و آثار
کواکب سبعة سیار استخراج نموده بعرض خاقان علین مکان نور الله مضیغه
رسانیده بودند همگی مشهود طبقات نوع انسان و منظور افراد عالمیان گردید
و در تمامت ممالك ایران و توران و ولایت هندوستان بلکه در تمام اقالیم جهان
صیت سخاوت و مکرمات و آوازه معدلت و مرحمت شاهنشاه لك بخش بنوعی
انتشار یافت که شهرت جود و کرم حاتم در ضمن آید - (مصراع)

چون حرف مدغم گردید پنهان

چه هر کس از ار باب استعداد از عراق و خراسان پیاپی سریر سلطنت
مصیر رسید فراخور حال و قابلیت مشمول شو سب و مرحمت و سروری گردیدند
کامیاب شد و چنانچه که از این می آمدند بجهت رتبه (۱) یقین و زراعت و یقین
در رفیع بکثرت در زمره لشکر ظفر اثر نگاه داشتند و هیچ فردی از افراد
ریب از این درگاه فلک اشتباه بی نصیب نمی گردد و مبلغان کلی هر سال
بر سیل انعام بخاص و عام طبقات انام مرحمت میشود و رای آنچه از لشکر فیض
اثر و خیرات خانه عامه و وجوه خیرات و تصدقات و فوره بسیار مستحقین

میرسد از آنجمله ملا خلیل قصه خروان الخطاب به ملا نعمه که از جانب بنگاله و لا هور
 بدار السلطنه همایون اعلی وارد شده بواسطت نواب علای پیشوا الزمانی
 بشرف پیچده اشرف مشرف گردید و مدت یک سال در پایتخت سریر خسرو سکندر
 اقبال اقامت داشت قریب ده هزار هون که موازی هزار تومان عراقی باشد
 بدفعات بطریق انعام از خاقان سکندر احتشام باو عاید شد خارج آنچه از امرای
 عظام و وزرای عالیه مقام و ارکان دولت و اصحاب حشمت باو مرحمت شد و کامیاب
 و کامران از ملازمان بارگاه کیوان پاسبان مرخص گردیده از بندر معمور
 مچلی پتن بجانب مملکت ایران روان شد و جمعی کثیر از اهل استعداد و ارباب
 فضل و حکمت و مردم با شجاعت و جلالت در سلک بندگان و ملازمان بارگاه
 فلک اشتباه منتظم گردیدند و از پنجهزار هون تا هزار هون علی قدر مراتبهم
 مواجب و مشاغل هر یک از ایشان مقرر شد و در هیچ عصری از اعصار ماضیه
 در دار السلطنه این سلسله علیه ایقادر مردم از ارباب استعداد و اصحاب علم
 و فضل و مردم قلمزن و سپاهی و غیره از اهل ایران مجتمع نگردیده بودند
 و باین مبلغ مشاغل معین نشده که در این عصر و زمان از بمن عواطف و مراحم
 خاقان سکندر شان جمع آمده سرافرازی یافتند چه جمیع امرای عالیشان و وزرای
 رفیع مکان با اکثر لشکر ظفر اثر و اکثر عمال و عهده داران قلمزن معتبر و اهل
 مناصب و سایر مجلسیان و اکثر ساجد داران از مردم ایران اند و جمعی کثیر از
 تجار مال دار چه در دار السلطنه و چه در بنا در معموره و ولایت محروسه
 اقامت نموده غایت تجمل و ثروت موفور بهم رسانیده اند از اهل ایران اند و
 چندان نوازش و مرحمت از خاقان سکندر شان نسبت بسایر طبقات مذکوره
 به حین ظهور و در سد که ایشان او طان حقیقی و مکان اصلی خود را فراهم و شکر کرده
 با کمال فراغت در ظلال رافت و عاطفت شاهنشاه مهربان تعیش مینمایند -

(منوی)

شہانے کہ بودند اندر جهان ز عدل و کرم مانده زایشان نشان
 گذشته از ایشان بسے روزگار به گیتی ولی نام شان برقرار

بداد و ددش نام ایشان بماند
همین نام شان مانده از جود و داد
شهی را که داد و ددش شد شعار
شه‌نشاه دوران و قطب شهان
جهان کرده آباد از عدل و جود
بدوران او خلق آسوده حال
درین عهد از فرط عدل و کرم
بسی دور گردست (۱) این چرخ تیز
خدایش نگهدار بادا مدام
عدوبش فنا تا بروز قیام

در کتب سیر و آثار و تواریخ سلاطین عالمقدار مورخین راست گفتار
و سخن گزاران فصاحت شعار در تعریف عهد سلطنت و کامرانی خاقان چنگیزی
نژاد سلطان حسین میرزا بایقرا آثار الله برهانه داستانها نوشته اند و از جمعیت ادل
استعداد و ارباب کالات و بسط و بساط عیش و نشاط و آسایش طبقات سپاهی
و رعیت و معموری و امنیت مملکت و وفور اسباب طرب و عشرت و امثال ذلك
فصول و حکایات پرداخته اگر ارباب عقل و دانش و اصحاب بصیرت و بنیش
سخاوت و شجاعت و عدالت و حکمت و صفات حمیده و اخلاق پسندیده خاقان
سکندر اقبال را ملاحظه نمایند و خصوصیات این عهد و زمان را از جزویات
و کلیات مشاهده فرمایند بحکم خرد خرده دان این زمان را بر آن زمان ترجیح خواهند
داد چه این جمعیت و کثرت مردم ایران و وفور ارباب دانش و عرفان در منتهای
ممالك هندوستان که بولایت تلنگانه استوار دارد از مراحم و عواطف خاقان
سکندر شان واقع شده اگر در شهر هری و ولایت خراسان وقوع یافته باشد
جای تعریف و تحسین است چه جای این مملکت که بطریق اولی سزاوار کمال
تعریف و تحسین خواهد بود چون اعلی حضرت خاقان سکندر شانی باطبقات
انسان و کافئه المیان در مقام عطوفت و شفقت اند و از مراحم عام خاقان سکندر
مقام مردم دور و نزدیک و ترك و تاجیک بهره منده میگردند جمعی که بسمت

قربانی و نسبت خورشیدی موسوم اند بطریق اولی از الطاف بی غایت شاهانه و توجهات خسروانه کامیاب اند شاهد این حال و مصداق این مقال آنکه از جمله منسوبان این دودمان رفیع الشان و والده سیده و همشیره عتیقه صالحه خاقان جنت مکان که جد و عمه خاقان سکندر شانتند از ابتداء سلطنت خاقان مغفور مبرور بکمال عزت و فراغت تئیش مینمودند و از ارل سال جلوس سعادت مانوس بادشاه سکندر اقبال بر نسبت سابق دقیقه از دقایق تعظیم و تکریم ایشان فرو گذاشت نمی فرمودند خصوصاً به جد و سیده معظمه کمال اکرام و احترام مینمودند و بالتامس ایشان منصب جلیل القدر پیشوائی به دادند ایشان شاه محمد تقویض فرمودند چنانچه در طی تحریر و قایم سال اول جلوس خسروی سمت گذارش یافته و با وجود عدم قابلیت و استعداد این خدمت شریف المرتبت قریب بند سال بنابر اجماع ملتس جد و مکرمه منصب رفیع مذکور با او بود و شاه خوندکار پسر شاه محمد را بر نسبت سابق کمال عزت و احترام مینمودند و همشیره جد و معظمه مکرمه که زوجه میر قطب الدین نعمت الله دشتکی شیرازی بود با صیبه او که بقند نکاح میرزا شریف شهرستانی صفاهانی در آمده بود معزز و مکرم داشته مشاھر و مواجب لایق مقرر داشتند و احوال ایشان چنان شد که این دو سیده عفت و عصمت پندار با صیبهای ایشان دستگاہ زیاده از خواهر ایشان بهم رسیده بود زیرا که شاه محمد را مشاھر پیشوائی دوازده هزار هون و مشاھر شاه خوندکار هفت هزار هون و خرج خانه ایشان تا در این عهد شش هزار هون و بجهت خرج اهل البیت میر قطب الدین نعمه الله قریب هزار هون مقرر نمودند و دیهای معمور تنخواه دادند چنانچه قریب پنجاه هزار هون در سال بایشان میر سید و با عزت و احترام تمام روزگار میگذرا نیندند و عالیحضرت مهند علیا اغی والده مکرمه خاقان سکندر اعتبار بعد از آنکه جلوس فرزند ارجمند شهریار بر تخت سلطنت خورشید آثار واقع شد یکساعت از خدمت نور دیده عالمیان جدائی نمیکردند و دل و جان را بهر دم تثار مینمود (۱) جد و سیده مکرمه در

مفارقت فرزند مغفور مبرور خود سوخته و گداخته بودند تا آنکه بعد از یک
چندی اراده نمودند که از دولتخانه مکی نشانه برآمد بخانه شاه خوند کار
و صیبه معظمه خود تشریف برند و خاقان سکندر اقتدار در مقام اعتذار
ایشان در آمده با انواع ملاطفت تسلی بخش خاطر حزن ایشان میگردد و بدند
و در حرمت و عزت ایشان می افزودند و آن سیده عظمی را خور سندی
حاصل نمیشد تا آخر از دولتخانه عالیّه برآمده بمنزل صیبه خود تشریف
بردند و جمیع اموال و اسباب و تجملات خود را که مبلغهای کل میشد با آنجا
نقل فرمودند خاقان سکندر شان رضای خاطر ایشان را مرعی داشته کمال
محبت و مرحمت نسبت بایشان مینمودند و بجهت اخراجات جدّه دکره جمیع
دیهای ایشان را برقرار داشته کل ما محتاج ایشان را سرانجام نموده از دولتخانه
عالیه صبح و شام طلبهای (۱) اطعمه و اشربه ارسال میداشتند و در هیچ امری
نسبت بحال ایشان مضایقه نمی نمودند و در چند روز بدین جدّه و عمه
تشریف حضور از زانی داشته کمال محبت و مرحمت و عطوفت بظهور می
رسانیدند تا آنکه شاه خوند کار بزرگ شده بسرحد بلوغ رسید جدّه و والد
اش صیبه مغفرت شعار ملک التجار را بجهت او خواستگاری کردند و خاقان
سکندر شان مبلغ کلی از نقد و جنس بجهت جشن و میزبانی کد خدائی او مرحمت
کرده تشریفات همه آنجماعت عنایت نموده مشار الیه بعد از این در کمال عزت
و حرمت زیاده بر نسبت سابق بدیوان اعلی آمد و رفت میکرد و محل چلوس
او نزدیک اورنگ خورشید رنگ مقرر گردید و خاقان سکندر فرهنگ
محبت و لطف و اخوت بحال مشار الیه بتقدیم می رسانیدند تا از گردش فلک
دوار در سال دهم جلوس سعادت مانوس در آوان شباب و اول جوانی جهان
فانی را وداع نموده عمر عزیز را بملازمان خاقان سکندر شان بخشید عالی حضرت
خاقانی بعد از این قضیه تفقّدات و دلجوئی نسبت بجدّه و عمه فرموده دیهای
تنخواه مرحوم مذکور را بایشان گذاشتند و بر اخراجات ایشان افزودند و بعد
از اندک روزی که شاء محمد که مدتی بود که بنا بر ظهور یوقوقی و نادانی معزول

شده بود و از اهل بیت نیز جدائی اختیار نموده از گوشه خانه بر نمی آمد و بطور خود در منزل میگذرانید متوجه عالم عقبی شد در این وقت نیز اعلی حضرت خاقان سکندر شان شفقت های گوناگون بحال جده و عمه نموده رفع ملال از خاطر ایشان نموده و همیشه متوجه حال ایشان بودند چون جده سیده از رفتن داماد و نبیره که غایت خور سندی و تعلق بایشان داشت حزین و غمین بوده لوح سینه را از تعلقات مصفا گردانیده در منزل مسجدی ساخته صبح و شام بلکه علی الدوام بعبادت خالق جسم و جان و موجد زمین و آسمان اشتغال مینمود در آن اثنا فکر اعظم عبادات در خاطرش خطور نموده اراده حج بیت الله الحرام و طواف روضه حضرت سید الانام و زیارت مرقد مطهر ابن عم و وصی برگزیده ملک علام و تقییل عتبات طاهره سایر ائمه علیهم الصلوات و السلام تصمیم نموده از خاقان سکندر احتشام رخصت خود و همشیره و صبیهارا خواست و در این باب مبالغه را از حد گذرانید اگرچه سلاطین عظیم الشان این سلسله علیه رفیعہ این قسم پردگیان سرادق عزت را رخصت سفر نداده خصوصاً سفر ولایتی که در تصرف پادشاه دیگر باشد اما خاقان سکندر شان بواسطه رعایت دو امر شگرف التماس ایشان را بمعرض قبول در آوردند اول رعایت شرع شریف دیر محمدی که حج بر ایشان واجب بود و وجوب امر معروف تنافض آن مینمود که اگر ایشان از رفتن سفر خیر البلاد ابا و امتناع نمایند ایشان را با اختیار خود نگذاشته جبراً قهراً روانه مکه منظمه نمایند و درگاه ایشان خود ارادۀ این امر شریف واجب نموده باشند و در اب رخصت خود نهایت الحاح نمایند اگر تمویز رفتن ایشان نه کرده مضایقه فرمایند در مسئله ترك واجب با ایشان شریک بوده در روز باز خواست اعمال یوم الحساب افعال در معرض خطاب بادشاه بی زوال و محل عتاب حضرت ایزد تعالی (۱) در آیند دوم آنکه (۲) رعایت صله رحم و رضای خاطر ایشان مرعی ندارند چه درگاه ایشان خیر و خوبی آخرت خود را در این دانسته اراده امری کنند خالق نجسم و جان و پروردگار عالمیان بر ایشان واجب فرموده اگر

در مقام ممانعت درآیند و ایشان را ازان اراده متصرف (۱) سازند عبد الخالق و الخلاق مصیب و نیکو کار نباشند بنا بر رعایت این دوا امر از حمیم قلب ایشان را مرخص ساخته انواع توجهات نسبت بایشان فرمودند و با آنکه معلوم طالبان بود که سامان و جمعیت ایشان به مبلغهای کثی میرسد و هر يك از ایشان را تجمعات موفور هست جمیعاً بایشان جمع نمایند و ارزانی داشتند و مبلغ بیست هزار هون نقد از خزانه عامره برآورده بجهت راه خرج سفر خیر اثر مرحمت کردند و بر این مکرمت افزوده حکم معلى نافذ نمودند که جمیع دریوای ایشان را چنان که پیشتر مذکور شد برقرار دارند و حاصل آن ولایت بجهت ایشان جمع نمایند تا معاودت ایشان و چون لازم بود که بکبر سن و فضل علم و صلاح و تقوی محل باشد رفیق ایشان بکنند سیادت پناه فضیلت دستگاه افضی القضاى میرند ظهیر الدین محمد نجفی قاضی معسکر ظفر اثر را تعیین نمودند و مشارالیه را بارک خلفش میرمیران که قبل از این بمنصب دبیری سرافراز سنده در سلك مجلسیان تشریفات حضور موفور السرور منتظم گردیده بود بحضور اشرف طلب نموده به فاخر نوازش کردند و بر مشاھره سابق ایشان سوائی که عبارت از ربع آنچه مقررست افزودند و بجهت خرج راه شریعت پناه مبلغ هفت هزار هون مرحمت کردند و چند نفر از مجلسیان دولت محل و ساجداران را مشاھره دوساله تقدیمه (۲) عنایت فرمودند به بعضی از طالب علمان غیر از چاکر را بجهت همراهی هزار هون مرحمت انعام کرده رفیق مشارالیه کردند که در مدت رفتن و مراجعت نمودن بخدماٹ مرجوعه قیام نمایند و سفر مبارک ایشان در غره رجب المرجب سنه مذکوره اتفاق افتاد که از راه بندر معموره میچهل پتن روانه شدند و وزارت پناه خیرات خان را تشریف مرحمت نمودند که همراه ایشان بوده یا بندر معموره برساند و در همین موسم در کشتی مفخر التجاری شیخ ملک محمد شیرازی که از زمره تجار معتبره و از متوطنین آنجا است روانه سازد و بجهت سفر ایشان سامان و استعداد کشتی نموده روانه بندر عباسی

گرداند و از آنجا به نجف اشرف و کربلائی علی رفته و زیارت آن دو مرقد مطهر و زیارت عتبات ائمه دیگر که در عراق عرب ند نموده ان شاء الله بمکه معظمه و مدینه مکرّمه روانه شوند تا مشروبات این مبرات و اجر این حسنات که خسرو (۱) سکندر صفات نسبت بطبقات آدمیان و کافه عالمیان عموما صدور می یابد بروردگار علیان عمر طبیعی و سلطنت ابدی شامل ذات ملک صفات خسرو سکندر اقتدار بگرداند و آثار این اطوار در جراید روزگار ثبت گردیده در ازمنه و اعصار آتیه در السنه و افواه عالمیان ساری و جاری باشد امید واری از خالق انفس و آفاق و بادشاه علی الاطلاق چنانست که احسان و اکرام خسرو سکندر مقام نسبت به طبقات انام الی یوم التیام در مراتب از دیاد بوده دشمنان و اعدای مجاد و جلالش شکسته حال و تباه گرداند - (ذکر تتمه قضایای این سنه) در غره ذی القعدة این سنه دنیای عین الملکی از نصیر الملک دکنی که بجهت بیماری و ضعف بسیار از ملازمت و خدمت متقاعد شده بود گرفته بمقرب الحضرت (۲) السلطانی میان علی اکبر جنیدی دکنی (۳) از مردم نجیب دکن است و پدران او بخدمات حضور سرفراز بوده اند امثال تفویض شد و مشارالیهما که از اهل دکن اند باین دو خدمت سرافراز و از و اقربان ممتاز شدند -

(ذکر بعضی از فضلاء و اعیان دار السلطنة که در سنه

مذکورہ بعالم بقاروان گردیده اند)

از انجمله ملا خلقی شو ستریت که از فضلاء و شعراء دار السلطنة بود و قریب بیست و پنجسال بود که دفعه دوم بدار السلطنة آمده اقامت داشت یگچندی در عهد سلطنت خاقان مغفور میرور نور الله مضیعه بمنصب تدریس مدرسه دار الشفاء سرافراز بود و در این زمان خاقان سکندر شان در مقام ترقی او در آمده او را در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند در این وقت نیز درس علوم معقول و منقول و فنون ریاضی میگفت و جمعی از اکابر زادهها

(۱) که از خسرو (۲) السلطانیه - (۳) دکنی که از -

و طالبه علم از او مستفید میکردند و از علم جفر و احکام نیز بهره تمام داشت و بعضی اوقات اعلیحضرت خاقان سکندر شان بخدمات متقابل و تصحیح کتب علمی و خواندن ادعیه و اعمال جفر او را مشغول میداشتند و اشعار مرثوب از قصیده و غزل و قطعه و رباعی و مثنوی در صنایع روزگار از او یادگار مانده و نواب علامی پیشوا الزمان تذکره اعیان و اکابری که باستعداد و طبع نظم موصوف بوده اند و مدح خاقان مبرور مغفور نور الله مرقدهش (۱) نمیکرده اند ترتیب داده اند در آن تذکره فضایل و کمالات مولوی را که دفعه اول بدار السلطنة آمده بوده مرقوم نموده اند و قصاید غرا و مقطعات و ترکیب بند خوش ادارا که در مدح خاقان مبرور بنظم در آورده ثبت کرده اند در اوایل سده مذکوره بهالم عقی توجیه نمود و علما و فضلا دار السلطنة همراه جنازه آورفته در دار السلطنة دفن ساختند (و دیگر) سیادت پناه مغفوری میر سید محمد اسفراینی که دفعه دوم در سال چهارم جلوس اعلیحضرت خاقان از جانب آگره آمدند چنانچه در وقایع آن سال مرقوم قلم سوايح رقم گردید و اعلیحضرت خاقانی غایت انتفات بمشارایه فرموده بر نسبت زمان خاقان مغفور مشاخره و محل جلوس او را نزدیک اورنگ خلافت مقرر فرموده بودند و مدت چند سال بعزت و فراغت میگذرانید و بحسن سلوک و وسعت خلق از اقران و اکابر و اعیان امتیاز داشت بنابر آن مقبول طبایع خاص و عام بود و بخدمت پادشاهان نافذ فرمان ایران و هندوستان و بلاد دیگر که رسیده عزت و احترام او نموده بودند و دفعه اخیر که بدار السلطنة آمد می گفت که خوش ترین اقالیم جهان و بهترین ممالک سلاطین عظیم الشان دار السلطنة حیدرآباد جنت نها داست و ملازمت پادشاه سکندر حشم دل نشین تراز صحبت پادشاهان عالم است و هر سال مبلغها بطریق انعام غیر مشاخره یا و میر سید و دو پادشاه ایران خلعتهای فاخر و چند سر اسب قیمتی برای دشارایه فرستاده در فرمان معلی توجهات بسیار بموی الیه فرموده بودند و هر چه میدید تصرف میر مذکور در می آمد خرج مینمود مع هذا مبلغ دیگر قرض میکرد تا در هجدهم ماه ربیع الاول

سنه مذکور کوفت اعضا و پاشدست تمام پیدا کرده و مداوای اطبا مفید نیامده
 بعالم عقی توجّه نمود و جمیع اکابر و اعیان با اتفاق نواب علّامی فهایم تشییع
 جنازه او نموده مدفون ساختند و ارباب طبع در قضیه رحلت آن سید بزرگوار
 مرثیه ها گفته اند و بعضی مزیل بتاریخ نمودند و راقم این مسودات نیز قطعه
 گفته این بیت را که تاریخ در آن است مرقوم نموده - (بیت)
 چو تاریخ فوتش به جسمم خرد گفت بملك بقارفته سید محمد (۱۰۴۷)
 و اعلی حضرت متوجه فرزند آن مرحومی شد سه هزار دون تنخواه
 مرحمت فرمودند و پسر بزرگ میر ابو القاسم نام که داماد افاضی القضاة قاضی
 ظهیر الدین محمد است در ملك مجلسیان حضور منتظم ساختند و چاکری در پسر
 دیگر در دولت محل تعیین فرمودند (و دیگری) میرزا محمد جوهری بترین است
 و احوال او بتقریبات مذکور شده چون میر حفظ الله حاجب عالی حضرت
 شاه جهان را روانه مینمودند اور تشریف حجابت پادشاه دلی و رفاقت میر
 مشار الیه مرحمت کردند و او بیرون دار السلطنته رفته بکار سازی مشغول بود
 که بیماری اول اشتداد یافته در حالت نزع اور بشهر آوردند در همان شب سفر
 عالم بقا نمود و در پهلوی برادرش میرزا اسد الله كرك براق مدفون ساختند
 و ترکه و اموال او بموجب وصیت بمیرزا عبد الغنی برادر دیگرش منتقل شد
 (دیگری) میرزا حمزه استر آبادیست برادر زاده میرزا بیگ فندرسکی که
 در زمان خاقان مغفور از جانب ایران آمده در ملك مجلسیان دولت محل
 النظام یافت و در همان ایام بتقریب دامادی غفران پناه میر مجد الدین محمد ولد میر
 محمد مومن بمرتبه امارت رسید و مدت چند سال در خدمت خاقان مغفور و چند
 سال در عهد دولت ابد پیوند گذراند و اکثر اوقات بمنصب سرداری و امارت
 سرافراز بود و چند ماهی منصب رفیع سرخیلی با و مرجوع بود و بعد از آن
 در ملك مجلسیان حضور منتظم شده در این وقت حواله دار قلعه مبارکه محمد انگر
 شیده بود مرض اسهال بهمرسانیده در ماه شوال بر حمت ایزدی پیوست
 و در دایره میر محمد مومن مدفون شد اعلی حضرت خاقان پسر برادر او را که

از استرآباد آمده بود در سلك مجلسیان مقرر داشتند و حواله داری قلعه را به بعضی از ملازمان و غلامان رجوع فرمودند (و دیگری) عمدة السادات و الفضلا میرزا فضل الله شیرازیست که از سادات دست غیب شیرازی و از نجبا و اعیان دار الملک فارس بوده در اوایل سلطنت خاقان سکندر شان بدار السلطنة آمده در سلك مجلسیان حضور انتظام یاءت و بنایت مموز و بکمال علم و فضل و صلاح موصوف بود و در اثبات مذهب شیعه دزار حدیث از کتب احادیث شیعه و سنی انتخاب نموده بزبان فارسی شرح و بیان آن کرده تالیفی مینمود که کوفت سابق او شدت نموده بدار البقارفت و جمیع علما و فضلا بانواب علامی تشیع جنازه او بموده در قبرستان دار السلطنة دفن کردند چون وارث در این ملک نداشت امر معلی نفاذ یافت که متروکات او را بامینی بسپارند تا وارث از شیرازی بیاید یا بشیرازی بفرستد (و دیگری) شیخ هارون جزایریست که مدرس اهل لنگر فیض اثر و مسلمین این شهر و فقیه ببعیدیل عادل و بصلاح و تقوی موصوف بود و قریب سی سال به نشر علم فقه و دعای از دیاد جاه و جلال ایندولت اشتغال داشت در ماه ذیقعد سنه مذکوره رحمت ایزدی و اصل شد و نواب علامی متوجه فرزندان او شده بر نسبت سابق از لنگر فیض اثر و وظیفه مقرر کردند (دیگری) ملا تقیای شیرازیست که در زمان خاقان فردوس آشیان در سلك مجلسیان حضور منتظم یافته بحجابت مقیمی خانه نظام شاه تعیین شد و مدتی بوجه مرضی بآن خدمت قیام نمود و بعد از انتقال آن دولت بدار السلطنة آمده یکچندی در سلك مجلسیان بود در آن ایام که اعلیحضرت شاه جهان بدولت آباد آمدند مشارالیه را باستعداد تمام باچند زنجیر فیل نامی و تحف گرامی بخدمت شاه جهان فرستادند و او در دولت آباد بخدمت پادشاه رسیده تحف و هدایا را گذراینده مورد توجهات خسروانه گردید و بعد از آن بحجابت مقیمی آن درگاه مقرر شده در ملازمت ارددی گیهان پوی به آگره رفت و در آنجا بعرض ضیق النفس بر حمت حق پیوست و ترکه او از گتیب و اموال در سرکار پادشاه آنجا ضبط شد (دیگری) از غلامان و ملکان عالیشان ملک عنبر سر

جامدار است که احوال او بتقریبات مذکور شده در ذیقعه سده مذکور عمر را بملازمان پایه سریر بخشید و دنیای يك لك هون او را امانت نموده جامدار خانه عامره را بحواله ملك آدم کردند و فیلخانه و طویله و خدمات دیگر که باو رجوع بود بغلامان دیگر تفویض نمودند (و دیگری) حسن ییگ شیرازیست که از اول زمان سلطنت خاقان سکندر اقبال کوتوال دار السلطنة بود و کمال استقلال در این منصب رفیع یافته و گوی تفوق از امثال خود ربوده بود و مورد توجهات میگردد به تحريك بعضی از ارکان دولت و به سببی از اسباب منصب کوتوالی را به صنی قلی ییگ (۱) حواله دار لشکر رکاب خانه بود تفویض یافت و حسن ییگ را بعد از عزل به سرکار ے ساختن یکطرف قصر حیات محل مقرر نمودند و مشار الیه صبح تا شام در کار عمارت اهتمام تمام میکرد و امیدوار بود که بعد از این بمنصب عالیه سرافراز گردد که در مرض اسهال عمر خود را فدای ملازمان پادشاهی نمود و در مسجدی که نزدیک بخانه او ست مدفون گردید اعلیحضرت خاقانی فرزندان او را بحضور طلبیده به تشریف نوازش فرمودند و دو پسر او را در سلك مجلسیان دولت محل سرافراز نموده هزار هون مشاهده نموده دیوی تنخواه دادند و مشهور بود که نامان او يك لك هون میرسید همه را بفزندان او وا گذاشتند و سلسله علیه رفیع قلب شاهی باین شیوه مرضیه بین السلاطین (۲) العالم اشتها و اختصاص دارند که مطلقاً نظر کیمیا اثر ایشان بر اموال و متروکات ملازمان بنوده اگر چه گنجها اندوخته باشند بورثه ایشان باز گذاشته اند و اگر ورثه بنوده کل مایه عرف و تمام نقود و اجناس را ضبط نموده اند تا وارث یا وکیل وارث آمده تصرف نمایند چنانچه در عهد خسرو زمان چند بزرگ متمول صاحب ثروت که بمنصب عالیه سرافراز بودند و عمر را فدای ملازمان در گاه نموده بعالم بقارفتند تمام تحملات و اموال و موقوفه ایشان بورثه ایشان انتقال یافت امیدواری از حضرت باری تعالی چنان است که در ازای این اکرام و احسان که از خسرو زمان نسبت بکافه آدمیان صدور می یابد عمر طبیعی و صحت ذات خجسته صفات کرامت نماید و بارگاه

(۱) که حواله دار - (۲) بین سلاطین العالم -

حشمت و سلطنتش را از حوادث و آفات در حفظ و حمایت خود دیداراد بمرمت
نبی الاکرم و آله الایجد (۱) -

(ذکر قضایای میمنت مآل سال چهاردهم جلوس سعادت مانوس
خاقان سکندر شان که موافق سنه ثمان و اربعین و الف خیر است)
بر عقلای بنی نوع انسان که مستمعان اخبار سلاطین عظیم الشانند مکشوف
و عیان می سازد که در این سال سعادت مآل و الهه ایجد اکرم پسندیده خصال
اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال اراده نمودند که قریب به محل حرم
محترم عمارت رفیع و سیعی که شایستگی جلوس سرا پرده نشینان بارگاه عزت
و خاصگیان سرادق عزت خاقان سکندر منزلت داشته باشد بنا فرمایند اگر چه در
حرم معلى عمارات عالی و منازل متعالی است اما چنان بود که مرضی طبع شریف
آن محذره عظمی باشد پس جایی که قابلیت عمارت دلخواه باشد بنظر احتیاط
در آوردند نزدیک بقصر سپهر منظر امان محل اراده بنای قصری نموده مقرب
سر بر رفعت اساس ملک الماس حواله دار عماران را امر نمودند که دارستان (۲)
بنا و معماران را حاضر نموده طرح بکشند پس آجماعت مادر طرحی عمارت که
مشتمل بر چهار طبقه باشد کشیده بنظر ملازمان بارگاه خاقان سکندر دستگاه
در آوردند اعلی حضرت خاقانی ملاحظه آن طرح نموده امر فرمودند که بر بالای
طبقه چهارم که ترتیب خواهد یافت طرح چهار عمارت عالی که روبه چهار
جانب مشرق و مغرب و جنوب و شمال باشد با ایوانهای وسیع و منندهای رفیع
و نشیمنهای خاص و غرفها ساخته طنبی طویل و عریض در میان آن بنا نمایند
و آصفجاهی میر محمد سید سرخیل شاهی را تشریف سرکاری ساختن آن قصرهای
فلك نما مرحمت شد و مشار الیه حسب الامر جهان مطاع مهتد سان کار دان
و معماران نادر الزمان سرکار اشرف رابکار مشغول ساخته صبح و شام بلکه
علی الدوام باهتمام این خدمت اشتغال نمود و چهار قصر عالی با ایوانها و مندها
و نشیمنها بر بالای چهار طبقه ترتیب یافت و در میان چهار عمارت طنبی و سبغ
طویل پرداخته شد و در تحت آن حمای بطرح دلنشین و تکلفات موفور اتمام یافت

و کاری که بسالها بایست بانجام رسد در مدت یکسال مانند کوه رفیعی آن عمارت را برافراختند و بعد از این امر معلی (۱) شد که طنبتی مذکور را استادان نقاش عراقی و هندی که هر يك مانی زمان توانند بود بطرح دلفریب نقاشی نمایند و استادان ارژنگ رقم بطلا و لاجورد و رنگهای غیر مکرر در آن طنبتی شاد نشین به جلسهای بزم و معرکهای رزم و شکارگاهها و غیره نقاشی نمودند و آن طنبتی را چون گلشن ارم و روضه خورنق بنقش و نگار آراستند و در ماه ربیع الاول سنه مذکوره این نیز به یمن ثوجهاست خسروی تمام شد و نام نامی آن قصر را حیات محل قرار دادند و شعرای فصاحت و بلاغت شعار و سخن سنجان نادره گفتار دار السلطنة قطعه های غرا در تعریف و توصیف قصر حیات محل گفته اکثر را مذیل بتاریخ که لفظ حیات محل در آن بود ساختند و بعضی از آنها با حسن الکتاب مولانا عرب خوشنویس شیرازی که از زمره خوش نویسان کتابخانه عاصره است و روزی هزار و هزار و ششصد بیت کتابت نستعلیق می کند و مع هذا قطعه نویس خوب و کتابه نویس با اسلوب است مرحمت فرمودند که کتابه نویسد تادر تحفه و سنگ نقر نموده در طنبتی و پیشگاه عمارات نصب نمایند و چند مصراع تاریخ که از قطعها راقم این مسودات شنید بود مرقوم نمود اول ملا حکمی شیرازی قطعه گفته که این مصرع تاریخ گردیده است (ع) -

محل پادشاه ملک و دین حیات محل

و محمد قاسم نویدی این مصرع تاریخ را بطریق تعمیه گفته - (مصرع)

گلشن آسمان حیات محل

و دیگری گفته که -

(ع) نامش از آسمان حیات محل میرزا روزیهان صفاها نی گفته

(ع) که شد حیات محل از محال سلطانی

و راقم این مسودات نیز قطعه گفته تاریخ در آن درج نموده بود مرقوم ساخت اگرچه در جنب این تاریخها نوشتن آن از این قبیل است که .

(ع) بردسته محل نیز به بندند مگیارا
بنا بر این تجویز نمود
(قطعه)

خسرو عهد شاه عبدالله
ساخت قصری که زیر پایه او
از فرازش توان جهان دیدن
از قدوم خدیو مهر غدار
تا بود عرش بر فراز فلک
بهر تاریخ گفت شاق غیب
بالجمله بعد از اتمام تکلفات آنقصر عالی علیا حضرت ناموس العالمین
اراده نمودند که اعلیحضرت خاقانی را بآن محل دلکشا آورده ضیافت نمایند
پس سطح آن قصرها را قریب بدویست جفت قالی زربفت و ابریشمین و پشین
جو سقا ه و کرمانی بیست گزی و سی گزی فرش نموده نمدیکتهای نفیس
بر صدر آنها گسترده و سقف آنرا به مخمل و اطلس پوشیده طاقچههای آنرا
بظروف و آوانی چینی و قففوری و انواع تکلفات آراسته ساعت سندی
اختیار کرده التماس نمودند که خاقان سکندرشان با جمیع امرا و وزرا و مجلسیان
و سایر چاکران بآداب و قانون سواری از در دولتخانه عالیہ شیر علی برآمده
از در بندی که بجهت قصر حیات محل در میدان وسیع الفضاء دربار ترتیب
داده اند درآیند و اعلیحضرت خاقانی التماس ایشانرا با جایت مقرر ساخته
در سلخ ماه ربیع الاول براسپ جهان نورد سپهر نمود مانند آفتاب تابان سوار
شده طلعت مهر اضواء از انوار یزدانی فروزان و پرتوش بر عالمیان تابان از
دروازه عالیہ شیر علی برآمده جمیع اعیان و سایر مقربان و مجلسیان و امرای وزرا
در رکاب دولت ظفر قرین و جناب آصف جاهی مملکت مداری پیش پیش
با هتمام پرداخته و تمام میدان وسیع را در صفا چون سطح آئینه ساخته و سر
نوبتان مریخ صرلت بآداب و توزک لشکر مشغول شده بدر بند محل رسیدند
و مملکت مداری با بعضی از معتمدان خاص از جانب علیا حضرت پا انداز

محمل و زر بفت گسترانند و از در بند اول تا قصر فلک منظر که قریب هزار گز مسافت باشد مشتمل بر هشت در بند پای انداز کشیدند و در هر در بند يك زنجیر فیل و چند سر اسب و چند شتر و اجناس ما کوله خرمن خرمن کرده تصدق کردند و اعلی حضرت خاقانی با کمال عظمت و شان و شوکت سلطنت از هر در بند فلک مانند گذشته در هر محل در بند جمعی از چاکران بنوعی که در دولتخانه عالیله خدمت ایشان مقرر است قیام نمودند و مملکان رفیع مکان و عهده داران دروازه حرم محترم هر يك با خوانچه های زر و جواهر و نئیس اقیهه رسیده نثار و پا انداز مجدد نمودند اعلی حضرت خاقانی از ابرش صبار نثار فرود آمده از قدوم بهجت لزوم پایهای نزد بان آن قصر را چون خشت دور و ماه نور ضیاء بخشیدند و قریب صد زینه پایه را تا بالا همه زر بفت قیمتی گسترده بودند اعلی حضرت خاقانی بر آن قصر بر آمده پیشوا الرمانی و بعضی از مقربان را رخصت دادند که بالا آیند قصر فلک رفت از انوار شمشعه طلعت آن زیب دهنده اورنگ و اکیلی پر نور گشت در بالای طبقه اتلا بر اورنگ سلطنت قرار گرفتند و مقربان عظام و مخصوصان لازم الاحترام در محل و مقام خود قیام نمودند و زبان فصاحت بیان بمبارکباد و تمهیت کشوند و توصیف طرح دلپذیر و تعریف این قصر سهر نظایر بعبارات منجیده نمودند و پیشکشهای لایق کشیدند و از جانب علیا حضرت واللہ امجد اکرم يك زنجیر نیل بزرگ با زنجیر و براق طلا و دوسر اسب عربی فرد اول بایراق مرصع و کمر پته (۱) مرصع بجواهر قیمتی و چند طبق و خوان از اقیهه زر بفت عراقی و مخمل فرنگی و غیره و چهارده دست رخت فاخر که به زرتار بطراحی دوخته شده و چادرهای حاشیه منتش که بزر تار و ابریشم بکمال تکلف کشیده کرده شده و دیتبای قیمتی و تحف : یگر گذرانیده شد و آصفجاهی مملکت مداری یکمده تخته پلنگ تمام طلا با متعلقات و لوازم آن که همه از طلا مرتب شده و تخمیناً دوازده من طلا خالص احمر بکار رفته بود و طلا آلات دیگر با تحف مرغوبه و اقیهه نفیسه گذرانید و چون جناب آصفجاه اهتمام تمام در اتمام عمارت و سرانجام مایحتاج

و لوازم آن نموده بود از جانب علیا حضرت ناموس العالمین تشریف خاص
 الخاص و اسبپ بازین زرین و یک سلسله قیل و کمر شمشیر مرصع عنایت شده و ملک
 الماس حواله دار معماران را خلعت فاخر مرحمت شد و بعضی از اهل این خدمت
 را تشریف های علی قدر مراتبهم داده شد و بعد ازین مجلسیان عظام و سلحدار
 محلداران بترتیب خدمت فوج فوج بر بالای طبقات آن قصر برآمده یکورنش
 قیام نمودند و آروز حکم جهات مطاع شرف بنفاز یافته بود که جمیع ملازمان بارگاه
 فلك اشتباه از اعلی و اواسط و ادنی ملبس بلباس الوان نشده رخصت سفید
 پیوشند چون جوق جوق بلوازم خدمت میپرداختند ملکان و عهده داران بادیه
 های طلا و نقره را از زعفران طرب افزا و مشک اذفر بر ساخته و خوانچهای
 عبیر و انواع خوشبوی بر سردست داشته سینه و بر هر یک را بزعفران رنگین
 میساختند و مشک و خوشبوئیها بر سینه و بر ایشان می مالیدند بعد از ادای
 مراسم عبودیت بمحل خدمت مراجعت مینمودند و بعد از این مراتب سفره
 عامی که بانواع تکلفات مطعمه و ماکوله و حلویات و تنقلات متنوعه چاشنی
 گیران و خوانسالاران ترتیب داده بودند یکیزار لنگری طعام بطول چهار
 صد گز سفره کشیده شده بود امر معلی نافذ شد که بانواب علامی فهای جمیع
 مقربان عظام و سایر ملازمان خاص و عام بر آن مایده رفته صرف نمایند بعد
 از صرف نمودن طعام شرابدار خواص خوانهای تبول که اوراق آنرا باوراق
 طلا دسته بسته و فوق و کات را با مشک و طلا مزوج نموده بهر کس دادند
 و آروز تا شام طبقات اقام فصل فصل بر آن سفره می آوردند و چاشنی گیران
 بر سر پای ایستاده بآن نعمتهای غیر متناهی اشتغال داشتند و روز دیگر علیا
 حضرت ناموس العالمین امر نمودند که چند هزار طبله از تنقلات متنوعه ملونه
 که ترتیب یافته بود بمنازل حجاب عظیم الشان و وزراء رفیع مکان و مجلسیان
 عظام و مقربان کرام علی قدر مراتبهم از صد طبله تاده که هر یک از پنج من
 تا یک بوذن بود ببرند حب الامر ملازمان خاص بمنازل ایشان بردند و ازان
 جشن و میزبانی جمیع افراد انسان از خاص و عام بهره مند گردیدند و بداء

و ثنای پادشاه سکندر بارگاه مشغول شدند -

(ذکر آمدن حاجب شاهزاده اعظم او رنگزب بدار السلطنة)

قبل ازین مرقوم گردیده بنده رضا ازین دولخانه عالیہ نادم و خاین روان شد و از جانب پادشاه خط عزل بر رخسار حال او کشیده شده سیاده پناه قاضی عزیز الدھر ولد قاضی عبدالعزیز را تعین نموده بودند که از جانب شاهزاده اعظم بدار السلطنة بحاجات مقیمی بیاید و مشارالیه باین خدمت منصوب شده روانه این جانب گردید چون بحوالی دار السلطنة رسید بعضی از سرنو بتان را باستقبال فرستادند که بلوازم مہمانی قیام نمایند و او را در عمارت باغ خیرات آباد فروه آورده بدرگاه گینی پناه معلوم نماید و بعد از فراغ امر حیانت و رسیدن او بمحل مذکور اعلیحضرت خاقان بتاریخ دوازدهم صفر سنه مذکورہ متوجه سواری شده بآداب و قانون سلطنت بنوعی که در سوار یہای سابق مذکور شده روانه گردیدند و در آن مقام بہشت ارتسام فرود آمده ملاقات حاجب مذکور گرفتند و او تحفه شاهزاده اعظم را گذرانیده از خود نیز چند سر اسب و تحف دیگر پیتکش نمود و بہ تشریف و دوسر اسب نوازش یافت و خاقان سکندر شان بدولت و اقبال بدولتخانه کیتی نشانه مراجعت نمودند و مشارالیه را داخل شہر ساخته در منزل ملا محمد علی دبیر فرود آوردند و ہمیشہ بتوجہات خسروی سرافراز است و چون بندہ رضا بواسطہ اعراف (۱) از بجادہ ادب مستوجب سیاست شدہ بود مشارالیه در مراسم حسن سلوک رفیعہ (۲) فرو گذاشت نمی نماید و او تا غایت موافق مزاج ملازمان بارگاہ خسروی بودہ است -

(ذکر نامرد نمودن یولچی بیگ بقلعہ کولاس)

چون عمدہ الوزرا یو اچی بیگ در مصالحت مرتضی نگر بروچوی کہ مرضی خاطر اشرف کاری نکرده بود و بعد از کورنش و عرض خدمات آنجا پرتو التفات بر احوال او تنافت و بجهت تنبیه او بقدر تخفیفی در تنخواہ وزارت او واقع شد و مبلغ چهل ہزار ہون و لایت از سنجی او امانت کردہ جمعی کہ از آن تنخواہ چاکر سنجی بودند مثل ابدال بیگ و وتمد زمان بیگ و لاپچین

یگ یک قریب صد جوان عراقی رترك را در سلاطین ملازمان بارگاه منتظم فرمودند و در محلات سلحداران جابجا تعین نمودند و عمده الوزرا را بقلعه کولاس نامزد نمودند چون ولایت مقاصای او در آن سرحد بود امر معی ناند شد که حال مقاصای خود را بجنط و حر است سرحد و قلعه اشتغال نماید و مشار الیه در اواخر صفر سنه مذکوره بجانب قلعه کولاس روانه شد -

(ذکر مغضوب شدن ملا اویس منشی)

بر مستمعان اخبار مستور نمازد که در ماه ربیع الاول سنه مذکوره ملا اویس منشی مغضوب گردید با کمال قرب و منزلت از نظر کیمیا اثر پادشاهی افتاد و مشار الیه را در خانه خودش محبوس نموده و سنجینی وزارت او را امانت نموده بجانب آصفجاهی فرمودند که بحال لشکر او وارسد و از جا گیرات تنخواه زر تحصیل نموده بلشکر ددو وجه مغضوب شدن مولوی طاهر آنکه چون سرخیل رشید مستقلی در میان بنود و او خود را در نهایت تقرب می یافت از مرتبه منصب خود تجاوز نموده در مهمات سرخیلی بلکه در پیشوائی و غیره مداخل مینمود بواسطه توجهات پادشاهی جمیع منصبداران را زیر دست خود می پنداشت و با آنکه دخل و تصرف او در مهمات مناصب مذکور چندانی مرضی طبع اشرف علی بنود اما اکثر اوقات میگذرانیدند و نهی صریحی نمیفرمودند و این بعضی مشتمل بر بسی مصلحتها بود تا آنکه در این وقت جناب آصفجاء مآثر رشد بنود را در اعلی مرتبه ظاهر ساخت و در هر امری غایت خیر خواهی از ایشان بظهور میر سید و کمال قرب و محرمیت بهمرسانیدند و راضی بنودند که مشار الیه بطریق سابق دخل در سرخیلی کند بلکه اسناد بعضی چیزها که خلاف فدویت و اخلاصی بود نسبت با و واقع شد بنا بر آن قرب او بقدری کم شده است شام رواج بی عنایتی و کم التفاتی از ملازمان پایه سریر نمود و حوصله اش تاب مشاهده این نیاورده بی تامل در مقام رضا در آمد و صریحا در مواجهه اسد عام رخصت نمود این ادا بر خاطر ملکوت ناظر اشرف گران آمد که چه معنی دارد که نقرانی که از ادنی مرتبه با اعلی

مرتبه قرب سریر ما سرافرازی یافته باشند و بوسیله مراحم ما از سایر اعظم و اکابر بارگاه کمال امتیاز بهمرسانیده باشند بمجرد آنکه برشد دیگری از خود زیاده یا بند بی آنکه تغییری در منصب و مهم ایشان واقع شود از کمال بینگری حقوق تربیت را منظور نداشته بر روی ما اظهار طلب رضا کنند بنا بر این طبع اشرف را از و شفری (۱) بهمرسیده امر اعلی نافذ شد که دیگر بچاگری نیاید و در منزل خود اقامت نماید و در مقام تغیر منصب او در آمده فرمان معلی بطلب نجابت دستگاه میرزا تقی ولد ارشد قاضی غلام علی نیشاپوری که مدتی اقصی القضاة دارالسلطنة اصفهان بود در بندر مچلی پتن اقامت داشتند فرستادند و مشار الیه بعد از وصول فرمان معلی منتشر گردیده و کار سازی خود نموده در ماه شوال پایة سریر شرف بساط بوسی رسید و در بیست و ششم همین ماه خلعت منصب رفیع القدر دبیری بمیرزای مذکور مرحمت شده باعلی مرتبه قرب حضور پر نور سرافرازی یافت -

(ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت

نمودن حجاب ایندولت خانه از خدمت شاهزاده

اورنگزیب شاهزاده هندوستان شاه جهان)

چون اعلیحضرت سکندر اقبال در سال بعد از فصل برشکال که وقت خرمی باغات و بساتین است سیر و سواری تشریف حضور ارزانی میداشتند در ماه رجب المرجب سنه مذکوره بسواری باغ لنگم پلی و باغات حوالی دارالسلطنة توجه فرمودند و تاقریب به عید تب برات در منزهات (۲) و صحرا و باغات گذرانیدند ملا محمد مقیم مجلشی را که بخدمت شاهزاده اعظم بحجابت فرستاده بودند مراجعت نموده در باغات مذکور بشرف بساطیوس و ملاقات مشرف شد و سیادت پناه میرزا ناصر را که بحجابت عالیحضرت شاه جهان فرستاده بود و مشار الیه در دارالسلطنة آگره بخدمت پادشاه رسیده امور بحجابت (۳) را باحسن و جهی بتقدیم رسانیده بود چنانچه شمه قبل از این مذکور شده مراجعت نمود و در حین رجعت در دولت آباد بخدمت شاهزاده

اعظم رسیده از جانب ایشان نیز بنوازشات سرافرازی یافته بود چون بنواشی دار السلطانه رسید بجهت مکدوب اسلوب پادشاهی و تحف و تبرکات مصحوب او که باین جانب مرسل بود در ششم ماه شعبان عالیحضرت سکندر شان بآن محل ملاقات حجاب پادشاهی تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات میرزای مذکور گرفتند و تحف و هدایا که از جانب پادشاه و شاهزاده عالیقدر دارا شکوه و لیهود که بجهت خاقان و از جانب مهد علیا بیگم صاحبه صیبه محترمه پادشاه بجهت والدہ مکرمه خاقان سکندر شان آورده بود از نظر اشرف گذرانید و چون تحف مذکور که مرسل بود يك يك بنظر اشرف رسید میرزای مذکور مشمول توجهات شده به تشریف قبای خاصه که در بر مبارک بود سرافرازی یافت و اسب عراقی با یراق مرصع عنایت فرمودند و چون بمقر سلطنت مراجعت نمودند در ازای نیکو خدمتی های که از جانب میرزا ناصر در این امر حجاب بظهور رسیده بود منصب رفیع کو توالی را که قبل ازین بصفی قلی بیگ تفویض یافته بود و از در ششم همین ماه بعد از آنکه مدتی بیمار بود بعالم عقبی شتافت بمیرزای مشارالیه تفویض نموده و خانه مالک پرست خان که منزلیست وسیع و رفیع آن را نیز مرحمت نموده او را از جمله نمسبداران عظام گردانیدند۔

(از سوانح این سال است)

که در او اسط ماه جمادی الاول خبر وصول سیادت پناه میرزا نظام که از سادات دست غیب شیراز است از جانب شاهزاده اعظم از دوات آباد بحجاب بنواشی دار السلطانه رسید چون ملا محمد مقیم استرآبادی چنانچه گذشت تحف و هدایای مرغوبه از این جانب گذرانیده بود شاهزاده اعظم درازی بآن يك زنجیر فیل بزرگ خوب دند انداز و يك چاوه فیل باتیمف و هدایا دیگر مصحوب سیارت پناه مذکور ارسال نموده بودند بنابر قاعده مقرر مصحوب میر محمد تقی طباطبایه میوه و شیرینی باستقبال او فرستادند و بعد ازان میر محمد معز الدین محمد مشرف را فرستادند که لوازم ضیافت بتقدیم

رسانیده بخیرات آباد که محل ملاقات قرار یافته بود یاورد و بعد از تقدیم رسوم ضیافت میرزا مشار الیه بمحل مذکور رسیده در باغ خیرات آباد شرف ملاقات دریافت و اقبال و تحف دیگر گذرانیده به تشریفات و توجهات سرافراز گردید و منزل خواجه مظفر علی دبیر سابق بجهت نزول او مقرر شد و دوهزار دون نقد و پنجاه کندی غله از اجناس بجهت علوفه او فرستادند و مکررا بنوازشات شاهی سرافرازی یافت تا در ماه ذیقعد سنه مذکوره رخصت مرحمت نموده مبلغ پنجهزار دون نقد بطریق انعام و عنبر چه مرصع که به پانصد دون خرید شده بود با دوسر اسب باو مرحمت فرمودند و عزت دستمگاه خواجه علی رضا مجلسی حضور را تشریف رذات مشار الیه دادند که با تحف که مشتمل بر دو زنجیر فیل بزرگ و یک زنجیر فیل چاره بود مع یراق نقره و طلا و دو زنجیر ماده فیل که مجموع پنج زنجیر فیل باشد و تسبیح مروارید که بده هزار دون خرید شده بود و کمر شال مرصع و طره مرصع جواهر که در دو بده هزار دون به قیمت در آمده برد بخدمت شاهزاده اعظم برو دو مبالغ سه هزار دون بخواجه مذکور مرحمت شد کار سازی خود نماید و در اولی ذی حجه مشار الیهما از بیرون دار السلطه بجانب درات آباد روانه گردیدند -

(از جمله وقایع این سال است)

در سلخ ذو الحجه این سال سیادت پناه میر قاسم اردستانی که مدت بیست سال بود که منصب نظارت ملک بهاد از میر ابوطالب با و مفوض بود و قریب پنجاه سال در این دولتخانه بخدمات گذرانید و در ایام عاشورا خدمات الایه حضور بعد از میرزا جلال الدین محمد قزوینی باور جوع شده بود و از اعیان پایه سریر بود بچوار رحمت ایزدی پیوست اعلی حضرت خاقان بخدمت الایه حضور بمیر عبد الرحیم امیر آبادی تفویض فرمودند و بعد از محرم و توجه حال فرزندان او شده بتشریفات نوازش فرمودند (ایضا) در سلخ همین ماه خبر رسید که قاضی عطاء الله گیلانی حاجب هتیمی بیجاپور برحمت ایزدی پیوست مشار الیه بکمالات صوری و معنوی اتصاف داشت و بحسن سلوک از اقران ممتاز بود خاقان

سکندر شان بعد از استماع این خبر گفت اثر فرمان جهان مطلع برای فرزندان او مغز الدین محمد نام فرستادند که با والدۀ محترمه و متعلقان خود روانه درگاه گردد چون مرحومی جناب لقمان الزمانی حکیم نظام الدین احمد الخطاطب بحکیم الماک را وصی خود ساخت و ایشان غایت سعی و اهتمام در بارۀ فرزندان مرحومی بتقدیم می رسانند و مربی ایشان گردیدند.

(ذکر قضایای سال میمنت مآل پانزدهم جلوس که

مطابق سنه تسع و اربعین و الف هجریست)

بر دانایان روزگار و عقلای ذوی الاعتبار ظاهر و هویدا میگردد که سلسله علیۀ رفیعۀ قطب شاهیه که امتدادش با گردش دایرۀ ذلک دوار و سلسله سواد لیل و ییاض نهار متصل و معین (۱) باد از آن تاریخ که نیز خورشید شعاع سلطنت ایشان از مطلع مملکت تلنگانه و هندوستان بر عالمیان پرتو افکن شده و لوای جهان کشای شهر یازی برقبۀ فلک زنگاری برا فرشته شد لمعات فیوضات و انوار مکرمات ایشان بر ساکنان اقطار و آفاق عالم نور گستر گردیده همیشه ابواب خیرات و انعامات و اکرامات ایشان بر روی ساراث و علما و ارباب ککالات مفتوح بوده است به تخصیص در عهد و زمان خاقان سکندر شان که جهان از عدل و رافت و مکرمات آبادان و از یمن عطوفت و مراحش هندوستان رشک اقلیم ایران گردیده چنانچه در صفایح ذکر سوانح زمان دولت ابد پیوند شمه از وفور احسان و اکرام اعطاء خاقان سکندر شان که بخواص و عام طبقات انام واقع شده مرقوم گردیده است در اولین سال میمنت مآل بخاطر قدسی مناظر خاقان سکندر مآثر خطور نمود که خیراتی که قبل از این از دولتخانه گیتی نشان به بنا در بر عرب میرفت و در مکه معظمه و مدینه مشرفه بشراف و نقباء حرمین و سکنۀ عتبات عالیات ائمه طاهرات (۲) میرسید و تا غایت بجهت عوارض موانع و سوانح و قایع سیل عبور و مرور آن سمت متروک و میسبود گردیده و فرمان روای ایران شاء عباس صفوی بندر هر موز را درین عهد از فرنگان گرفته سواحل دریارا از وجود آن طایفه پاک ساخته هر موز را

ویران نموده بدل آن بندر عباسی را معمور نموده اند و از بنا در هندوستان کشتی نهاله بندر عباسی می رود از بندر معموره منجلی پتن نیز تاجران مسلمان و فرنگان انگریز و ولندیز که در آنجا متوطن اند کشتی های بزرگ ساخته من بعد به بندر عباسی میرفته باشند تا تاجران مالدار و مسافران طی مسافت دور و دراز راه خشکی نکشیده قدیمی از اقصای بلاد هندوستان برداشته قدم دیگر بر زمین ایران بگذارند و از راه بندر عباسی معتمدان امین اموال نذر و خیرات را با ماکن مشرفه و مراقد مقدسه به برند و بموجب امر اشرف در آنجا صرف نمایند پس رسوخ درین عهد امر بهمرسانیده چند کس معتمدان را بصلاح نواب علامی تعیین فرمودند و وجود نذر و خیرات روضات ائمه طاهرات (۱) بایشان سپردند از انجمله میر تاج الدین قهی را مبلغ چهار هزار هون دادند که اتباع (۲) متاع باب انجا نماید و مبلغ هزار هون بطریق انعام با و مرحمت نمودند و ایضا مبلغ چهار هزار هون بشیخ حسن غیاث دادند که او نیز متاع اتباع (۳) نماید و یک هزار هون با و نیز مرحمت شد که در مصارف خود صرف نماید و ایشان این وجه را بکر بلای معلی و نجف اشرف برده بسادات و علما و ارباب عظام و استحقاق رسانیده قبض و وصول بدرگاه معلی آوردند و بعد از این هر سال و جوه خیرات را با این طریق با ماکن و مشاهد مشرفه می برده باشند و چون پردگیان سرداق عصمت و عفت علیا حضرت جد و معظمه و عمه مکرمه با توابع خود چنانچه رقمزده کلک بیان گردیده بعزم حج بیت الله الحرام و زیارت ائمه عالیستقام علیهم الصلوٰة و السلام هم از بندر دچلی پتن به بندر عباسی روانه شده بودند و در این سال بواسطه انقلابی که از مرآمدن خواند کار روم بنس خود با عساکر غیر محصور بعزم تسخیر بغداد و جدال و قتال عظیمی که میان فرمانروای ایران و خواند کار شد سیل آن سمت مسدود گردیده بود در دار السلطنه اصفهان مانده بودند یاد آوری ایشان نموده قریب د و هزار تومان بمیرزا محمد مشهدی و پاره بخواجه عبد العلی اردستانی بدو دفته دادند که متاع عراق خرید نموده

بجهت ایشان بپردازند و مقرر شد که هر سال همین مبلغ برای ایشان بفرستند -
 (و ایضا) در اول این سال خاقان مکندر اقبال نسبت بسایر ارباب استحقاق
 ترحم فرموده زر عا شوریرا که بنابر عوارض موانع متروک شده بود مرحمت
 نمودند و بنواب علامی فزای رجوع نمودند که تقسیم نماید ثواب مشارالیه اسامی
 فضلا و علما و سادات و صلحاء دار السلطنة را رقم نموده فراخور استحقاق
 هر کدامی مبلغی مقرر نموده که مبلغ دوازده هزارهون در پنج شب جمعه بجمع
 ارباب عظام که وجه معیشت یکساله هر کدامی باشد در این پنج شب جمعه
 بدولتخانه عالیه رفته بگیرند و بدعای از دیاد عمر و افزونی حشمت و نگونساری
 اعداء این دولت مشغول باشند و الحاق اینقسم خیرات و احسان مصدر خوشنودی
 رب جلیل و حصول ثواب جزیل است - (بیت)

زنده است نام فرخ نوشیروان بخیر گرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند
 (ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال)

در اول این سال سیادت پناه میررستم را باعمدة الوزرا که باشیر محمدخان
 سرلشکر ولایت کسیمکوت و کلنگ می بود بحضور طلب داشتند و پاره سنجی
 وزارت ملا اویس منشی که قبل از این امانت شده بود بر وزارت او افزوده
 او را از جمله امرای ذیجاه حضور و افزانور گردانیدند (و ایضا) وزارت
 پناهیولیچی بیگ را از ولایت قلعه کولاس طلب نموده به تشریف ممتاز گردانیده
 در زمره امرای حضور انتظام دادند (و ایضا) دنیای حواله ملا اویس مغضوب
 که تا غایت امانت بود با سنجی ملاک عزیر بجانب آصف دوران ار مطوی
 زمان تفویض نمودند آنجناب لشکر رنگین از مردم عراقی نگه داشته با وصال
 واسپان و ساز و یراق خوب در میدان داند محل از نظر ملازمان شرف
 گذرانیده مورد توجهات و عنایات موفور گردیده به تشریف فاخر سرافراز
 شد و رتبه عالی سرخیلی باحشمت و وزارت جمع نموده علی (۱) مراتب دولت
 و منزلت صعود نمود و مقرر گردید که جمیع و زرای عالیشان که در دار السلطنة
 حاضر اند هر کدام یکروز از روزهای هفته در دو بار شب نوبت کرده صباح

بفضای دلکشای میدان ندی محل که آنطرف رود خانه است رفته باقیال و افراس
کتل و لشکر یاراق و ساز بمیدان داد محل آمده از نظر مبارک اشرف بگذرند
چون دوازده وزیر ذی شوکت که در اینوقت در دار السلطنة اند قرار یافت
که در بعضی از ایام سببه دو وزیر و سه وزیر بام در پهره و نوبت و سیواری
باشند و هر روز فرج (۱) قاهره با عظمت و شوکت بطریق مذکور مراسم چاکری
بتقدیم میرسانند (و ایضا) بعد از مغفرت پناه میرقاسم ناظر منصب عالی ناظر
یرا بجانب جامع الکمالات میرزا روز بهان اصفهانی که دفعه در زمان پادشاه
چنت مکان و دفعه در زمان خاقان سکندر شان به منصب رفیع القدر سرخیلی
سرافراز گردیده بود مرحمت نمودند و از جمله منصب داران عظام گردید
(و ایضا) بعد از مغفوری قاضی عطاء الله گیلانی کسی را بحجاب عالی
حضرت عادل شاه تعین (۲) نفرموده بودند زیرا که حجاب میان دو پادشاه
ذیجاه امریست خطیر و دشمنی بخیر که عارف آداب سلوک امر سعا قاشان
نواب علایمی فهایم تشریف می آورد و حاضران از محاوراس مستفید
میگردند بوجه احسن لوح باشد عمدة الفضلا قاضی احسن مجاسی حضور که
اعلم و افضل و اکمل و اعقل بود او را سرافراز (۳) این امر دیده مشارالیه را
به تشریف رسالت مقیم سرافراز فرموده و بر مشا هره پیشتر او افزوده و مبالغی
انعام داده یک زنجیر فیل بزرگ و یک چارو فیل و چار سر اسب و تحریب مومی
الیه نموده جهت عادل شاه در او اخر جمادی الآخر روانه بیجا پور کردند (و ایضا)
جواب زبدة العالما میرزا ابو القاسم میرزا عباس گیلانی از بزرگ زاد های
گیلان است و با حال مذکور عارج معارج علوم معقول منقول شده و طی
مراتب قضایای (۴) و ککالات نموده بزیر استعداد علی است و مدتی در
خدمت اعلیه حضرت شاه جهان بوده بارادة ادراک سعادت ملازمت حضرت
خاقان سکندر شان که فضلا و دانشمندان ایران و توران آرزو مند این دولت
عظمی اند بدار السلطنة وارد شده بواسطت نواب علایمی شرف ملاقات دریافت
نواب اشرف مشارالیه را با حالت عمی (۵) بانواع فضایل آراسته و بقوت

حافظه جامع معقول و منقول دیده اطوارش را پسندیده و او را در سلك
مقربان پائنه سریر داشته و مبلغ سه هزار دین و وظیفه نموده تنخواه دادند و مکرر
پانصد دین و هزار دین انعام مرحمت فرموده اند و میفرمایند و منزلی بجهت
نزول او مرحمت کردند و جمعی از طالبه علوم بخد متش آمده از فنون حکمت
و ریاضی و منطق و غیره را بکمال دقت تحصیل مینمایند و شعر و کتب علمی از عربی
و فارسی از میانه افاده اش صحت می یابد -

(ذکر سواری عالی حضرت خاقان سکندر شبان بطرف مشرق
زمین تا کنار بحر عمان)

در میان سواری و شیر نواب عالی حضرت سکندر اقتدار بلحن دلکشای
روح افزای بدین نهج مترنم است که چون فصل برشکال سنه مذکور منتقضی
شد دشت و صحرا از سبزه نوخیز و شکوفه و ازهار عنبر بیز صورت فلك اخضر
و نمودار کواکب انور بهمرسانید و چشمه ها از اراضی و کوهسار جوشیدن
آغار نهاد و حوضهای دریا مثال از آب زلال باران مالا مال گردید و سبزه زار
کنار مثابۀ خط تازه نوش لیان شیرین گفتار منظور انظار او لو الابصار شد -
نظم

زمین از سبزه و گل همه چو صحن آسمان گردید

بسان کهکشانش نهری بهر جانب روان گردید

زمین از لاله و نسرين بنوعی زیب و زینت یافت

که گلزار جنان از دیده مردم نهان گردید

برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شافی هزاران غنچه در گلشن عیان گردید

از خاطر قدسی مناظر دریا مقاطر خاقان سکندر مآثر اراده سیر و سواری
دشت و صحرا بلکه تفرج و تماشای کنار دریا جلوه ظهور نمود و طبع اقدس
اشرف رارسوخ در این امر بهمرسیده بجناب آصف الزمانی فرمان آفتاب شعاع
نافذ فرمودند که مایحتاج کارخانه جات و ضروریات سفر فتح نصرت اثر را ترتیب

دهد و با استعداد سواری و سامان اسباب سلطنت و شهر یاری پردازد و جناب آصفچاه بنا بر امرای علی متوجه کارخانجات سلطنت و تجمعات بیروتات حشمت شده در جزئیات و کلیات ضروریات بیوتات و عملات بوجه اتم و طرز اکمل پرداخت و بعد از سامان و سرانجام امور مذکور مقرر شد که تا ساحل بحر عمان بچهارده منزل طی مسافت واقع شود و امر معلى شرف نفاذ یافت که سرخیل شاهی بهمال محال حوالی و حواشی شاه راه بندر معموره مچلی پتن مثال واجب الامثال ارسال دارد که قبل از آنکه خیام فلك ارتفاع پیش خانه سلطنت در هر منزل برافراخته گردد و جماعت آرند های اجناس بقالان آن سمیت غلات و اقسام ماکولات و علیق مواشی و دراب و سایر حاضر سازند و در بسیاری و وفور آن بکوشند و بحجاب سلاطین چه از فرمان روای ممالك ایران شاه صفی بهادر خان و چه از خسرو اقلیم هندوستان شاه جهان و چه از پادشاهان دیگر که در دار السلطنة هستند و بعواطف و اکرام پادشاهی همیشه مفتخر اند اشاره مطاعه واقع شد که قرین رکاب ظفر انتساب باشند و چون جناب امام قلی بیگ حاجب پادشاه اقلیم ایران اراده روانه شدن عراق نموده يك منزل از دار السلطنة بیرون رفته اقامت فرموده بود فرمان معلى بطلب مشار الیه منشیان عطارده فطنت مرقوم نموده مصحوب جناب آصف ثانی بآن منزل فرستاده او را بدنیایات شاهی مشمول ساخته برگردانیدند و تشریف فاخر و کمر خنجر و شمشیر مرصع و دو سر اسب عراقی با یراق زر و يك زنجیر فیل با و مرحمت نموده رفیق سفر نصرت اثر ساختند و چون جمیع لوازم سفر ظفر اثر و مایحتاج طریق فتح و نصرت رفیق به اهتمام ملازمان بارگاه خسرو سکندر مقام بوجه دلخواه سامان و سرانجام یافت به منیجان و اختر شناسان ایرانی که ملازم رکاب ظفر انتساب اند و منیجان هندوستان که در احکام افلاک و اختران دقیقه فرو گذاشت نمی کنند امر معلى نافذ شد که ساعتی سعد اختیار نمایند و ایشان باتفاق سعادت سیاق از روی قیاسات تنجیم و ملاحظه تقویم سپهر روز سه شنبه دوازدهم رجب المرجب را اختیار کرده برض پایة سریر اعلی

رسانیدند و بعد از تعیین روز بهجت افزون و ساعت با سعادت فیروز جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و امرای عالیشان و سایر ملازمان بارگاه خسر و سکندر شان لباس سواری پوشیده و یراق و اسب طله بر خود مرتب ساخته صباح روز مذکور بدرگاه گیتی پناه آمده هر فوجی در محل خود بخدمت قیام نمودند و منتظر وقت مذکور (۱) بودند چون آفتاب عالم تاب بمقام زمین رسید خدیو جهان بر سنگاسن زرنگاز مکمل بجواهر سوار گردیدند و غلامان ترك و حبشی و هندی مقطع بتقطعات فاخره و محلی بحال و افرد با رومالهای لاجوردی رنگ منقش بر طایر بجانب راست و چپ روان شدند و بر حواشی سنگاسن آفتاب مسکن جمعی از خواننده و سازنده لباسهای الوان پوشیده و غرق زعفران و مشک گردیدند، نقشها که بنام نامی اشرف بسته اند بلجن داودی نغمه سرای گردیدند و پیش آن سنگاسن زرنگار نواب علامی فهامی شیخ محمد و جناب افلاطون فطانت حکیم نظام الدین احمد مخاطب بحکیم الملک و جناب آصف و نزلت ارسطو طبیعت میر محمد سعید سرخیل شاهی با سایر امرای عالیشان و مجلسیان عظام حضور وافر النور و سلاحداران و مجلسیان دولت محل و بهادران هر طایفه در ولای خود روان شدند و بآیین جمشیدی و حشمت فریدونی از هشت محل بهشت محل دولت بخانه عالیّه گذشته بدر باز فلک مقدار دروازه شیر علی - شعر

که طاقش ز رفعت کشد سربه کیوان

بر آن در ستاده است کیوان چو در بان

رسیده بمیدان وسیع فضای بدر آمدند از بالای طاق نقاره خانه تنظیمت نشانه که محاذی دربار از بلندی سر بفاک کشیده است غلغله طبل و دمامه و غریو صفیر و نفیر و نوای کرناهی در فضای سپهر اخضر پیچیدن گرفت و خلایق از محلات دار السلطه روی بدر بار معلی نهادند و فوج فرج ازهر راسته بازار بمیدان در آمده گرد و غبار راه خاقان سکندر بارگاه را توتیای دیدهای خود ساختند و دوازده جفت کوس و دمامه بر دوازده زنجیر فیل که به جل های اطلس و منجل فرنگی و پیشانی بند منقش بطلا و لاجورد و زنگارهای

خوش صدا آراسته بودند و نیز دوازده جفت تقاره بر دوازده شتر آراسته با صغیر و صور نا و کرنا در میدان مذکور بنوازش در آورده و بر اقبال جبال پیکر اعلاما می (۱) مراتب و لواهای او دها پیکر از پیش بر افراشتند و اسپان عراقی و ترکی باد رفتار زیاده از هزار و دو هزار بازی و یراق مرصع وزیران از پیش روان ساختند و امرای عالی مقام و وزرای ذی اعتبار هر کدامی با حشمت سکندری و جوانان و بهادران هر کدامی چون رستم و سام نریمان بر اسپان باد پای سواره از پیش روان گردیدند و در بچهرهای زرین عود قناری در کشته (۲) عراقی و خوشبویهای مزوج عطر افزای در پیش سنگاسن آفتاب مسکن بخور مینمودند و عطر آن تمام آن را در معطر ساخته و رایحه روح افزای آن در دماغ ناظران جای گرفته و از دربار عالیله تادروازه دار السلطنة که قریب نیم فرسخ است سواران خاصه خیل شجاعت شعار و لشکر امرای ذی اقتدار در راسته و بازارها دو طرفه صف آراسته بکورش قیام نمودند و خلایق در بازارها و دکانها صفها بسته تفرج مینمودند (بیت)

ز جمشید فریدون نیست جز نام کنون بنگر فریدون را و جم را و از دروازه دار السلطنة برآمده بجانب سیدآباد که نیم فرسخ است روان شدند و در خیام سراپردهای فلک ارتفاع پیش خانه که در آن مکان فردوس نشان بر افراخته شده نزول اجلال فرمودند و متعاقب برآمدن اعلی حضرت سکندر شان علیا حضرت عظمی ناموس العالمین و الهه ماجده و در گرا نمائیه درج سلطنة صییه صغیر السن خسرو همایون اقبال دود و (۳) پالکی برقع مخمل بموا هر مکال صد عدد پالکی برقع سقر لاط سرخ از دولتخانه عالیله برآمدند و عمده الوزرا خیرات خان که از ریش سفیدان قدیم الخدمت و معتد علیه است با جمعیت سنجی حواله قریب یک هزار سوار و دو هزار پیاده تنمگچی و برچه دار به همراه پالکی های حرم محترم مقرر شده بود از عقب بخراست و اهتمام می پرداخت و از سنجی خاصه مهد تلیا قریب پنجاه زنجیر ذیل کوچک

و بزرگ و دود و صد سراپ عراقی و عربی با زین و یراق زرین آراسته از پیش روان شدند و بآئین شایسته به سید آباد رسیده در سرا بردهای حرم معلی که در محوطه بارگاه پادشاهی برافراخته شده بود فرود آمده نزول نمودند و جمیع وزرا و اعیان بر جانب یمن و یسار پس و پیش بمقدار د و تیر پرتاب فاصله از نه گزی شاهی هر کدامی خیمه‌ها زده بجای خود قرار گرفتند و روز سیزدهم و چاردهم ماه مذکور در آن مکان اقامت واقع شد تا بقیه لشکر ظفر اثر گارسازی کرده از دار السلطنت برآیند.

(ذکر تعین (۱) نمودن بعضی از امرا و معتمدان رادر

دار السلطنت و بیان تزکی که در حال نزول و ارتحال

مقرر شده و رفتن بحیات آباد جنت نهاد)

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دار السلطنت تشریف حضور و افراشتور به سید آباد از زانی میداشتند بجهت حراست شهر و دربار عالیه و دولت سرای پادشاهی بعضی از معتمدان را تعین (۳) نمودند از انجمله از وزرای عالیشان سیادت پناه شیخ المملک را بالشکر سنجنی که هزار سوار و دوهزار پیاده انداز غایت اعتماد و اعتبار در دار السلطنت گذاشته حراست شهر را بمشبارالیه تفویض فرمودند و مقرر شد که با سنجنی خرد در بار کشیک میداده باشد و سیاده پناه میرزا ناصر کو تو ال را با سیصد سوار و پنج هزار پیاده مقرر شد که در کو تو الخانه بوده شبها بگشت محلات و حراست قیام فرمایند و ملک آدم حواله دار جامدار خانه عامره را با بعضی از ملکان و معتمدان و سلاحداران بحفظ و حراست دولت خانه مقرر نمودند و به نیابت اقدام (۳) امرا خیرات خان و کریم خان لاری را حواله دار قلعه رفیع محمد انگر فرموده حراست آنرا بمشبارالیه رجوع نمودند و بعض امور دیگر را که در دولتخانه و بیرون بود به بعضی از ریش سفیدان معتمد فرمودند و حکم معلی شرف تشاد یافت که امرا و مجلسیان و خاصه فیل و چاکران دیگر باین آئین و تزکی که در ذیل مذکور میشود در حال در عمل آرند وزیر اعظم

ملك عين الملك كه بر جميع وزرا برتبه تقدم دارد ولای لشكر او در سلام و محل قیام بر همه مقدم است و در اصلاح مملكت دكن یمنی لشكر گویند قریب نیم فرسخ از پیش اردوی معلى خیمه حشمت بر افرازد و لشكر سنجی مذکور از پیاده و سوار بادمه و اعلام ماهی مراتب و با اقبال و افراس در وقت سواری نیز قریب به نیم فرسخ از پیش اردوی گیپان پوی روان گردد و بعد از او بر جانب راست ویتووجی کانتیا که از وزرای هند بوفور لشكر و حشمت امتیاز دارد و نه لك دون استواء سنجی او است در حین نزول دایره داده در وقت سواری با استعداد لشكر و اعلام از درها تمثال بعد از عين الملك بطرف میمنه میرفته باشد و عمده الوزراء یولچی یك در هنگام نزول خیمه بجانب میسر بر افراخته در حین سواری با استعداد لشكر بر جانب چپ سپاه نصرت پناه میرفته باشند و از جانب ویتووجی کانتیا عالم خان پتان که از شجاعان روزگار است در این سته سنجی از دولك استواء مقرر شده خیمه زده در وقت سواری لشكر او بجانب راست روان شوند و از جانب چپ بعد از یولچی یك میرستم خان رستمداری که دنیای انیز دولك استواء شده در وقت سواری بطرف میمنه بروند و غضنفر خان دکنی بالشكر خود در وقت سواری بر طرف میسر روانه گردد و جمعی از لشكر خاصه خیل که چاکری ایشان در سجن محل و صدر صفه مقرر است بعد از سپاه امراء مذکور از پیش صفها آراسته میرفته باشند و بعد از اینها مجلسیان دولت محل و بعد از ایشان فوج سلحدار مخلصدار و بعد از اینها مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج سلحدار مخلصدار و بعد از این مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج غلامان حبشی و ترکی و بعد از این مراتب اسپان و فیلان جنیت (۱) روان شوند قریب سنگاس از آفتاب مسکن نواب علامی نهامی و جناب حکیم الملك و حضرت آصفجاهی با سرداران عظام و امراء کرام مذکور بجانب میمنه و میسر روان گردند و سر سر نوبت لشكر ظفر اثر خاصه خیل است با عظامی مرصع و چهار سر نوبت با عظامهای طالا و دوفر بجانب راست و دوفر بجانب چپ با ختام و ترك پردازند تا متخلف

در میمنه و میسره نگردد و از غلامان خاص و محدوداران با اختصاص یعنی لعل
منداسه جمعی در اطراف سنگاسن پیاده روان شدند و جمعی سوارده از عقب می
آمده باشند چون بواسطه راه برسند غلامان سوارده از عقب پیاده شده همراه
سنگاسن باشند و پیاده سوار گردند و از عقب بمانند و فرجی از شجاعان طایفه ملو
شوند و جماعت خواننده و سازنده بر حواشی سنگاسن خورشید مسکن خوانندگی
و سازندگی نمایند و بفاصله يك تیر پرتاب از عقب دیده بانان و نوبیان صف
بسته براه روند و از عقب ایشان دوازده جفت طبل بردوازده زنجیر فیل
و دوازده جفت کوس بر دوازده اشتر بانقیر و کرنا بنوازش در آورند و بعد از
ایشان حواله داران خاصه خیل با ساجداران محلات دیگر که بعد از صدر
صفه چاکری ایشان مقرر است بترتیب شش محل صفها بسته از عقب یکدیگر
روان شوند و لشکر خواجه داود بنگالی و لشکر خانی بیگ و لشکر الله قلی خان
و لشکر مخدوم ملک و لشکر سید بابو بعد از ایشان بترتیب بروند و چون هراولی
لشکر اردوی اعظم سنچنی جناب آصفیاهی مرجوعست قریب به نیم فرسخ
از عقب می آمده باشند و سواران مانده را همراهی نمایند و مردم کارخانجات
با کارخانها بعضی با پیش خانه پادشاهی و بعضی همراه باشند و بنوبت خود
چاکری نمایند چون بدین آداب نزول و ارتحال مقرر گردید روز پنجشنبه
چهاردهم ماه رجب بآئین مذکور و ترك مسطور بجانب حیات آباد جنت نهاد
روان گردیدند و بعد از طی آن منزل مساحت و زمین پیمایان که ملازم رکاب
دولت اند و به پیسودن مسافت منازل و تحقیق گز و فرسخ و کاوهر منزل
بوساطت مقرب الحضرت اعتماد را و برهن دبیر فرامین هندوی بعرض رسانیدن
ما موردند از دار السلطنة تا حیات آباد شانزده هزار گز عمارت پیسوده شد که
نمی و دو هزار ذرع که گز شرعی است و بعرف اهل دکن يك کاوکه دو
فرسخ باشد بعرض ملازمان بارگاه شاهی رسانیدند پس در تصرهای حیات آباد
نزول اجلال فرمودند و پالکیهای حرم محترم معلی نیز متعاقب ترك و آداب

شایسته رسیده بحرم سرای پادشاهی در آمدند و وکلای علیا حضرت روز دیگر بلوازم مهمانداری کندوری خاص و عام مشغول شدند و روز جمعه و شنبه پانزدهم و شانزدهم رجب المرجب در آنجا اقامت واقع شد و قصد ملازمان بارگاه خسروی این بود که زیاده بر این در این منزل توقف واقع نه شود چون حکمت الهی و مآثر مرحمت و عظمت پادشاهی مقتضی آن بود که طبقات لشکر و افرادش که درین سفر نصرت اثر ملازم رکاب اقدس اندوز نهایت رفاهیت و فراغت بوده از هیچ مر تفرقه خاطر نداشته باشند اسباب توقف بظهور رسید و بعد از آنکه دو روز در حیات آباد اقامت واقع شد و روز دیگر هفدهم که شش صدای طبل کوچ شده بود اهل اردو از راه افتادند و جمیع اکابر و اعیان مستعد کوچ بودند که رطوبت و شبخیم در هوا پدید و بتدریج قطرات امطار از عالم بالا نازل گردید خاقان سکندر شان ترحم بر عاقله خلق سایر لشکر نموده امر اعلی بتوقف صادر شد و جمعی که پیش رفته بودند برگشته بجای خود آمدند و آروز تا شام باران بارید و صباح در شب هجدهم نیز از و فور باران و رطوبت هوا امر بکوچ کردن نفرمودند و رعایت جانب خاقان الله نموده بالجله بیست و سیوم ماه رجب ساحت دوا و فضای آسمان را ابر گرفته باران می بارید و بواسطه زیادتی توقف که از این امر در این محل مذکور واقع شد از بعضی وزرا و جمعی که کاره اقامت بودند آثار ملال ظاهر شده بعضی زیادتی مکث را تحمل برفسخ عزیمت نموده شهرت دادند که عزم رحیل بمراجعت تبدیل یافت و معاودت بدار السلطنه بنی نین مطلوب واقع خواهد شد اما در این چند روز از تاثیر دمای روح افزای و از خاصیت رطوبت فرح بخش دلگشا حضرت خاقان سکندر بارگاه در دولتخانه عالی حیات آباد بیش و عشرت پرداختند و ایام جوانی را که بهترین روزگار زندگانیست بکمرانی میگذراندند و مکرر مجلس عالی انعقاد فرموده ابواب بیعت بر روی خاص و عام گشودند و اهل اردوی اعظم از اکابر و اصغر عشرت پرانی گردیدند و در هر خیمه جمعی از هم مشربان مجتمع شده هم صحبت میبردند و زنگ کلفت مرآت از دلخای

ز دودند و نواب علامی فهمی قدوه دورانی بقانونی که در دار السلطنة روز سه شنبه به صحبت شعرا و دو اوین و مثنویات متقدمین و متاخرین مجلس منعقد میساختند در این محل جنت آسا و هوای فرح افزای دلکشای بعد شگفتگی آن باارباب استعداد و موزونان که در سلك ملازمان ایشان در این سفر فیض اثر انتظام یافته بودند صحبت میداشتند اگرچه محررین نظام الدین احمد ابن عبدالله صاعدی شیرازی که از مره ملازمان بارگاه است در اکثر سوارها در سلك بندگان ظفر انتساب انتظام نمی یافت در این سفر ظفر اثر نواب مستطاب تجویز نمودند که بنده در خدمت باشد و مباحی از نقد جهت سرانجام مرحمت فرمودند بنده حقیر استعداد خود نموده روی بمنزل مقصود در ملازمت آن قدوه دوران نهاد در این ایام مسرت فرجام ادراک ملازمت نواب علامی فهمی نموده از توجهات گوناگون ایشان محسود امثل و اقران گشت با جمله اردوی معلی را بنظر آورده ملاحظه نمود از روی تخمیناً زیاده از دوفورسخ زمین پر از خیمه و سرپرده و خیمه گاه و شامیان و غیره زمین را احاطه کرده اند و در نظر محاسب خرد بطریق تخمین و قیاس زیاده از چهار صد و پانصد هزار آدم از همه قسم معدوم می شد که در اردوی گنجان پوی مجتمع اند و اقبال و اسپان پادشاهی و امرا و سایر مردم اردو بزار و مواشی بار بردار از هر قسم و گاو و بیل و غیره جمعیت قیاس باید نمود با وجود این کثرت و ازدحام عام باهتمام جناب آصفجاهی در اردوی اعظم نهایت ارزانی بود و جمیع ضروریات مردم در اردو بازارها به سہولت و وفور بهم میرسید چنانچه بعضی مردم سامان سفر را در این منزل نمودند و همانا رحمت بیغایت حضرت ایزدی همال بمقتضای نیت خیر مآل پادشاه سکندر اقبال شامل حال اهل اردوی معلی بود که مدت نه روز بارندگی واقع شد زیرا که در بعضی از منازل آب در نهایت کمی بود چنانچه اگر باران رحمت نمی بارید بیم آن بود که جمعی از عالمه خلیای درین سفر در معرض تلف آیند بعد از نزول عام حوضها و چاهها مملو از آب گردیدند و اهل اردو از صغیر و کبیر بشکر حضرت رحیم و رب کریم و ثنا

و دعاء حضرت خاقان اشتغال نمودند و حجاب پادشاهان عالیمقدار نیز در این ایام فرح انجام باردوی معلی آمدند حسب الامرا علی شد که حاسب پادشاه ایران نزدیک خیمه آصف جاهی خیمه زند و حاجب شاه جهان نزدیک خیمه نواب مستطاب پیشوا الزمانی خیمه زند و روز اول که در حیات آباد جنت نهاد اقامت واقع شد خاقان سکندر شان امر بنواب مشار الیه نمودند که علماء صلحا و مادات را جهت احیا داشتن و تلاوت قرآن مجید در دولنسرایی عالی پادشاهی جمع نمایند نواب مستطاب بموجب امر اشرف جمعی از ارباب عمام و صلحا و سیدان را از دار السلطنة طلب فرموده در دولنسرای جمع نموده با حیا داشتن و تلاوت و دعاء از دیاد عمر و دولت پادشاه مدین پناه بدرگاه رب جلیل و ائمه معصومین علیهم الصلوٰة والسلام نمودن می کردند و در جمیع لیالی از ابتداء سفر تا انتهاء سفر بدعا مشغول می بودند و در هر منزل از منازل دولنسرایی عالیه احیای داشتند و هر شب اقسام اطعمه و اشربه بجهت مردم احیا از حضور پر نور می آوردند و صبح چون از این شغل فراغ یافته عزم برآمدن میکردند هر کدامی را یک دون که یک مثقال طلا باشد از خزانه شامره می رسانیدند -

(ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بھر عمان)

و بدر مهلی پتن : از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطنة)

قلم سوانح تذکر بجهت مستمعان خیابار سلاطین رفیع المقدار که متطعشان (۱) و قایم روزگارند بر صفایح بیان چنین نگارش میناید که بعد از آنکه رسوم و آئین سواری و قواعد نزول و ارتحال اردوی معلی بنا بر امر ملازمان خاقان سکندر شان مقرر شد روز یکشنبه بیست و چهارم ماه رجب که آفتاب عالمتاب از نقاب تراب حجاب خواب جلوه گر شده ساحت غیر (۲) از لمعات طلعت خود منور ساخت و شدت رطوبت هوا باعث عدم کرائید صدای طبل کوچ بلند آوازه شده مسرت بخش دلخاکر دید و اعلی حضرت خاقان

(۱) بمعنی تشنگی - (۲) غبار از لمعات -

سکندر شات از دولترای حیات آباد سوار شده بآئین و ترك و ترك مذکور - (ع) که خسروان جوان راست این ترك دستور

روان گردیدند و اردوی اعظم بجمعیت تمام از تحمل نمود و بعد از طی مسافت در منزل ملکپور که خیام پیش خانه فلک ارتفاع جوان اتباع پادشاهی محمل و اطلس فرنگی برافراخته و خرم محل که از چوب ساج ساخته و بطلا ولاجورد و رنگهای دیگر نقاشی نموده بودند در اندرون خیمه استادن بچار ملازم رکاب اشرف ستونها و تختهای آن را وصل نموده قصری در غایت زینت مرتب نموده بودند و فروش نفیس از قالیههای ابریشمی و نمیکتاه خوب گسترده دو تیر پر تاب فنانتهای قرمزی رنگ کشیده و بر اطراف آن خیام و سرا پرده های ملککان عظام و کارخانجات بر سر پای کرده و چشم رکاب خانه و ما یحتاج خانه و دیده بان خانه و غیره بر حال و حواشی کت داده بمراسم مشغول بودند رسیده نزول اجلال فرمودند و بعد از زمانی بالکی برقع محمل بجواهر ماکمل نور حدقه سلطنت صیبه مکرمه اعلی حضرت سکندر منزلت با بالکیهای اهل حرم که پیشتر مذکور شده و ملککان و عهدداران حرم محل با احمد و وزراء خیرات خان بالاسکر یشار رسیده ببارگاه حرم محترم که در محوطه واقع بود فرود آمدند و عقار آن چندین هزار خیمه و سرا پرده بچاسیان و امرا و سایر اهل اردو بقانون مقرر جایجا بر اطراف بارگاه پادشاهی برافراختند و اردو بازار پادشاهی و بزرگواران در محل اقامت ایشان بزینت یافت و صحرا در صحرا خلایق اردو خیمهها زدند - نظم

شهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سر پا

چون ایام بارندگی و فصل برسات با آخر رسید و اول فصل زمستان و آوان خرمی کوه و صحرا بود طی منازل به نحوی وقوع می یافت که کسی را نه از قطع مسافت دشت گزند بود از حرارت (۱) آفتاب کسی نمیستند و نه از کثرت حرکت اینهمه مواشی زمین (۲) غبار خیزد و نه (۳) در سواری هموار

(۱) و از حرارت - (۲) از زمین - (۳) خیزد و -

روی مرا کب راجحت بهمی سطح صحرا و دشت مفروش و مفتوح از سبزه
شگوفهای الوان و در هر طرف از آبهای لطیف انهار در جریان کوهسار چنان
سبز و خرم که باقیهای (۱) انلاک خضر اتوام شگوفه و ازهار در روی چون
کواکب در خشان و نهرهای در آن مشابه کپکشان جهانها (۲) را در طی
آن مسافت مردم (۳) انبساطی و دلها را در هر قدم در آن صحاری انتعاشی -
(قطعه)

سفر قطعه از سفر گفته اند بهشت برین است بی این سفر
چو در این سفر خوشدلی حاصل است کنون شد حضر (۴) قطعه از سفر
و شب در آنزل دلاکشا گذرانیدند و شب دوشنبه بیست و پنجم ماه
مذکور صدای طبل کوچ بلند گردید صبح آن روز از منزل ملکا پور بمنزل
کاپرت که دو کا و راه است زمین طی نموده در منزل مذکور بشادگامی
گذرانیدند و روز سه شنبه بیست و ششم این ماه کاپرت دو کا و راه طی نموده
در کنار حوض قصیه پانکل در سراپرده پیش خانه گیتی نشانه نزول اجلال
نمودند و بقانون حرم معلی نیز رسید در حرم سرای پیش خانه فرود آمدند
و شب چهارشنبه بیست و هفتم طبل کوچ بلند آواز ساخته صباح از پانگل
بقصیه امنکل که دو کا و راه است در آن مکان منزل فرمودند و جمیع از
دوی اعظم حاجا قرا گرفته و روز پنجشنبه بیست و هفتم این ماه که یوم
المبعث حضرت رسالت پناه محمد صلعم بود بجهت احرای رسوم لوازم جشن
و عیش آنرا زنبوعی که دار السلطه واقع میشد اقامت نمودند و تمام روز طبل
شاد یانه میزدند در این دور شخصی از کران شجاعت دستگاه یولچی یک
از غلبه جنون و بدستی هفت جوان از خاصه خیل و امرا یان که غافل در خیمه
های خود صحبت میداشتند بهر خیمه رسیده بخرب خنجر هلاک کرد و هیچکدام
ایشان در آنوقت حربیه در دست نداشتند که دفع او کند که یکی از کران

قتیلان نفر داری با او در آویخت و دو ضرب خنجر بروز (۱) در آن خرن (۲) گرفته بعد از آنک و دو بسیار دو ضرب خنجر بر آن نفر زد و هر دو افتادند و آن خسر الدنیا و الاخره داری این خرنهای ناحق را یوم الحساب اخروی بردو از چنگ جلا د انتقام و سیاست حضرت خاقان کسری مدلت رست و در این منزل مقصود بیگ سلحدار حضور را تشریف دار و اغگی معسکر ظفر اثر مرحمت نمودند و امر مطاعه (۳) شد که بیست و پنج سوار و دو صند پیاده حواله مشار الیه نمایند و شب جمعه بیست و نهم از قصبه امنگل کوچ نموده صبح آن روز بقصبه منکال که دو کا و راه است رسیده نزول اجلال فرمودند این ولایت مقاصای و زارت پناه میر رستم خان رستم داری بود مشار الیه بلوازم خدمت و شرایط ضیافت پرداخته مبلغ هزارهون برای سرکار اشرف و پانصد هون بسرکار مهد علیا پیشکش نموده پنجاه کندی از قسام غله و اجناس ما کوله مع مصالح مطبخ عا سره که خرج یومیه بود بخوان سالاران و چاشنیگران تحویل نموده بجهت سرکار نواب علامی فنیامی و جناب آصفجاهی و حضرت حکیم المالك و دیگر مقربان عظام و ملکان معتبر تلو فیه لایق ار سال دشت و شب شنبه سلخ ماد رجب صبحی از منزل منکال کوچ نموده بقلعه انتگیر که بر بالای کوه مدور هم ا ره (۴) بلند واقع است رسیده در آن مکان بهشت نشان مقام فرمودند و خیمه و سرا پرده نواب سکندر شان در دامنه کوه مذبور (۵) بر افراخته بودند خاقان سکندر شان بخیمه در نیامده بر بالای کوه بسیر قلعه روان شدند نواب علامی و جناب آصف جاهی و حکیم المالك و سایر اسرا و مقربان پیاده شده با سنگا سن بر بالای کوه برآمدند و سیر این قلعه را که خاقان مغفور مبرور ملك موید انار الله برهانه قبل ازین بصد و چهل سال از تصرف رایان کفار بضرب شمشیر خونریز بر آورده بود نمودند و چاههای عمیق پر آب که در قدیم الایام بر آن کوه در سنك خارا حفر نموده بودند و بر کهای (۶) تلو از آب که عمق آن معلوم نبود تفرج فرمودند و ارکان

- (۱) براو زد - (۲) جنون گرفته - (۳) مطاع - (۴) هموار - (۵) مزبور - (۶) برکه های یعنی حوضهای بزرگ مثل تالاب -

سلاطین تعریف این قلعه را نمودند و نواب اشرف بر بالای همین کوه تشریف
خاصه بایک سراسپ بازین و لجام مرصع بمیر رستم خان مرحمت نموده
و توجهات شاهانه به ازای خدمات منزل گذشته با و بظهور رسانیدند و بعد
از ساعتی مقربان و امرای ذیشانرا مرخص نموده پالکیهای حرم محترم معلى
را بالا طلبیدند و چون پیشخانه پادشاهی را در کنار رود خانه که قریب
یک فرسخ و نیم از نیمقام دور دست برده برافراخته بودند و اطراف رودخانه
مذکور محل نزول اردوی معلى قرار یافته بود خاقان سکندر شان از آخر
روز تا یک پیر شب بسیر و گشت قلعه با حرم معلى گذرانیده با هزاران مشعل
و دیوئی ها از بالای کوه فرود آمده در سرا برده و بارگاه که در اردوی
اعظم برپا کرده بودند نزول فرمودند و از مکال تا این مکان یک کاو و نیم طی
مسافت نموده بودند و در این منزل وزارت پناه خدا و پردی سلطان را به
تشریف فاخر سرافراز نموده بپناهب مرتضی نکر فرستادند که سانب نیز را که
از زمینداران معتبر آن بلاد است و قبل از این از جانب اشرف بمنوبه سرداری
سرافرازی یافته است به تسلیم و کورنش حاضر سازد سلطان مشارالیه
بآنجناب روان شد چون این ولایت مقاصای و یتوچی کائینا سردار مرسته
است مشارالیه بر حسب میر رستم خان مراسم خدمت و رسانیدن ما محتاج
و لوازم محل مطبخ نامه قدیم نموده مبلغ هزار ریپانصد دون نقد و دوسراسپ
پیکش نمود بر روز یکشنبه غره ماه شعبان معظم از کنار رود خانه مذکور کوچ
نموده دو کار راه را طی نموده بقتضیه بنکچبول رسیده در خیام فلک رفعت پیش
خانه نزول اجلال فرمودند چون این محل از جمله محال مقاصای خان اعظم
شیر محمد خان سر اشکر کیسه کوت و کلک است منسوبان (۱) از کمر خدمت
و بدگی بر میان بسته رسانیدن اخراجات مطبخ و لوازم عطفه پرداخته مبلغ
هزار دون پیشکش نمودند و شب دوشنبه دوم این ماه کوچ نموده بعد از
قطع مسافت یک کاو و نیم بکمار رود خانه گشته (۲) که مشهور است محل
نزول مرکب همایون گریه چون این محل در تحت تدکام است و از جمله

مقاصی سنجنی عمده الوزرا علی اکبر عین الملک جنیدی بود مشار الیه کمر عبودیت بر میان بسته بخدمات پرداخت و لوازم خرج مطبخ از کل اجناس تحویل چاشنیگران نمود و مبلغ هزار و پانصد دون بجهت سرکار اشرف و مبلغ پانصد دون بسرکار علیا حضرت پیشکش نمود و برای مقربان پایه سریر و بعضی از ملکان معتبر را علوفهای لایق از سال داشت و در منزل مستند الخدمت العلیه تلی رضا خان که از خرد سالهای حضور بر نور است و بهرتبه چارلک استوار افزاز شده در ولایت پای (۱) کهات مرتضی نگر بامر سرلشکری قیام داشت بافوج خود آمده بسعادت پای بوس رسید و مبلغ یست هزار هون نقد و چهارده هزار هون مرصع آلات پیشکش نموده به تشریف خاص و یک اسب بازین و یراق مرصع و یک زنجیر فیل سرافرازی یافت و ویتھوچی کاتیارا در ازای خدمت منزل سابق تشریف و اسب مرحمت فرمودند و روز سه شنبه سیوم ماه مذکور از کنار کیسره کوچ فرموده بجانب قلعه رفیعہ مصطفی نگر عرف کندپلی روان شدند و مسافت این منزل دو کار و کسری پیموده اند و خیام پیش خانہ پادشاهی در اندرون قلعه در محله که منزل عبد الکریم سرسخت در آن است بر فراخته شده بود و آن محله را بقیدکت ورق در آورده بودند رسیده نزول اجلال فرمودند چون تمام اردری اعظم در قلعه نمی گنجید لشکر امراء نامدار و اکثر هل اردو در بیرون فرود آمدند و نواب علامی و آصفجاهی و حکیم الملک و مجلسیان عظام بعضی در منازل و بعض در خیام اقامت نمودند و روز چهار شنبه چهارم ماه جناب آصفجاهی را بر قلعه که بالای کوه است فرستادند که قصرهای رفیع پادشاهی را که در آنجا واقع است ملاحظه نموده اهتمام در صفاء آن بکند و نواب علامی فهای و جناب اتمان الزمانی حکیم الملک را رخصت مرحمت شد که بسیر بالای کوه قلعه بروند و بخاطر آورند که قابل آن هست که عالیحضرت خاقانی بر آن کوه صعود فرمایند و چون این ولایت بحواله آصفجاهی است مشار الیه خدمات موفور در این ملک بتقدیم رسانید و جمیع ضروریات دولتیخانه را

بالا مرتب و مهیا داشت وقت شام از بالا فرود آمده حقایق آنجا را بعرض رسانید و روز پنجشنبه پنجم ماه اعلیحضرت خاقان سوار شده بر بالای آن صعود فرمودند و پالیکهای حرم معلی را نیز بالا بردند و آنروز بسیر قلاع بالا مشغول شدند و این کوهستانی است که قریب چهل فرسخ زمین را محیط کرده و از جمله کوه های بغایت مرتفع که بطول چهار پنج فرسخ کشیده باشد در قدیم الایام این ولایت در تصرف رایان کفار بوده بر قلل آن دوازده قلعه بغایت متین مستحکم ساخته اند و پر کدام را نام علجده کرده اند خاقان معذور مبرور بر املك انار الله برهانه که اصل دوحه سرافراز قطشاهیه وجد چهارم اعلیحضرت خاقان سکندر شان است در تاریخ نه صد و دوازده هجری در این ممالك خروج نموده با جگیتی رای اعظم این مملکت که تمام ولایت تلنگانه را فرمانروا بوده است چند نوبت محاربات عظیم نموده او را شکست داده و بعد از مدتی جگیتی راج در این قلاع متحصن بوده بقوت تأیید یزدی این ممالك را از او انتزاع نموده اعلیحضرت خاقان با جمیع مقربان عظام که همراه سنگاس زرنگار بودند سیر قلاع بالا را نموده عجائبات این مقام را بنظر در آورده و ملاحظه فرمودند که صحرا صحرای بر فتنه مسطح و کمرهای این کوه واقع است که باغات پر اشجار و پر اثمار در آنجا عرس نموده از همه قسم بسیار میشود و حوضهای بزرگ و چاههای عمیق بر آن بالا مملو از آب که زرع و کشت موفور میشود ارگان دولث زمان (۱) بدعا و ثنا کشاده تقریب (۲) این قلاع ربیع نمودند و بعرض ملازمان رسانیدند که این نوع قلاع بتائیدات و عطیات حضرت یزدان به تصرف سلاطین گیتی پناه درمی آید و الا به حرب تسخیر آن دشوار بلکه از محالات است الحمد لله و البته که چندین قلاع بمنزله مثل این و زیاده بر این در تصرف ملازمان بارگاه پادشاه است خاقان سکندر شان از سیر این قلاع فلک از تقاع کمال انبساط بهم رسانیده امر عالی نافذ فرمودند که چند هزار تنگچی قدر انداز و نایکواریان و کوتوالان تازه نگاه دارند و انبار های غله و اقسام ادویه تجدد کنند و توخانه را تعمیر نمایند و آنروز در بالای

آن قلعه و قصر دی پادشاهی مانند شب فرجی از لشکر خاصه خلیل و آب را و نایکواری هزاردستگچیان باین که جنگل است و حائوران سیاح در آن بیشمار است امر بحر است و کشیک نه و جمیع امر او اعیان دولت در رکاب مختار انتساب بودند بحر است مشغول شدند و جناب آصف مرتبت آنروز و آن شب بر سر پای ایستاده جمع (۱) مایحتاج اقامت آنجا را سرانجام نموده خدمات او شرف استیصال یافت و روز جمعه ششم ماه خاقان زمان از بالای کوه فرود آمدند و در سراپرده شاهی نزول اجلال فرمودند و پیرایه شاهانه انعقاد یافت و در باب تعمیر این قلعه و سامان آن سخنان مذکور گردید و در هر باب حکمهای مطاعه نافذ شد و سرسخت آنجا را به خلعت فاخر و پانصد هون انعام سرافراز فرمودند و روز شنبه هفتم ماه از مصطفی نگر طبل کوچ زده بموضع بنواره که در کنار رود خانه کشته (۲) که عرض آن يك فرسخ باشد رسیده در سراپرده فلك رفت نزول فرمودند و مسافت انیمنزل يك كاه و کسری باشد و در انیمنزل کیتان سه طایفه فرنگ که یکی انگریز و دیگری رندیز و دیگری دیغار گویند هر يك با جماعت خود از بندر معموره بچلی پتن که از جمله تجار آنجا آمد آمده سعادت زمین بوس و کورنش یافتند و روز يك شنبه هشتم ماه از کنار رود خانه بجانب قصبه اویر روان شدند و مسافت این منزل دو کا و باشد در انیمنزل نزول اجلال فرموده جناب آصف جاهی را امر فرمودند که با چتور خان عهددار فراشیخانه و کار خایبوت دیگر بجانب بندر انکد رفته خیمای پیشخانه پادشاهی را نصب نمایند و چون بندر بمحاله جناب آصف است مہیات ضروری آنجا را سرانجام نماید و روز دوشنبه نهم ماه بجانب قصبه کور روان شدند و مسافت این منزل دو کا و کسری باشد رسیدند و شب در آن منزل بدولت و اقبال گذرانیدند و روز سده شنبه دهم ماه کوچ نموده باداب پادشاهانه و تزك خسروانه صفوف بهادران آراسته بالباس مستور و مزین و به یراق تمام بسمت و جلالت تمامتر بجانب بندر مبارک روان گردیدند و در راه نزدیک به انکد رفی برای سواری آراسته بودند و از انجمله چو دل تمام

طلا بر فیل کوه پیکر نصب نموده بودند و سرا پای فیل را بر عنبران و مشک
 و صندل اندوده برنجیرهای طلا آرایش داده خلخال ماه طلا در دست و پای
 او انداخته و زنگهای خوش صدا هر طرف آویخته و جل زر بفت بر پشت
 او گسترده و پیشانی بند که اسم مبارک پادشاه در آن منقوش بود و لولو
 و جواهر قیمتی بر کله و روی فیل بسته و طرحهای مرصع بر گوشهای فیل بند کرده
 و دو فیل مطبوع بر زمین و یسار فیل مذکور قرار داده خردسالهای لعل مندا سه
 بر آن سوار کردند و افراس عراقی و عربی را به یراق و زین و لجام مرصع و طلا
 آراسته بجهت جنیت (۱) داشته بودند خاقان سکندر شان بد آنجا رسید
 مانند آفتاب عالمتاب بر فیل آسمان غدیل سوار شدند و بحشمت و تجملی افزون
 از تصور و تخیل بجانب بندر روان گردیدند و زرای نامدار و امرای عالیقدر
 و مجلسیان و سلحدران بنوعی که پیشتر مقرر شده بود در رکاب دولت روان
 شدند و افواج لشکر از محل انکدر تا دروازه بندر دو طرفه سواره ایشاده شدند
 و فیلان کوه شکوه با اعلام مراتب ماهی و لواهای از دها پیکر و اسپان جنیت
 از پیش روان گردیدند و در عود سوزها و مجمرها ازین بخور مینمودند و تمام
 آن فضای وسیع را عطر بخور فرو گرفته بود دروازه جفت طبل بر دوازده فیل
 و نقاره دما به بر دوازده اشتر همچنانکه مقرر شده از عقب بنوازش در آورده
 که غلغله آن در زمین و آسمان پیچید بان آئین از میدان انکدر گذشته بدروازه
 بندر رسیدند حکم معلی نافذ شد که امرای و مجلسیان و سایر بندگان پیاده شده پیش
 پیش فیل روند و تمامی لشکر در بیرون باشد زیرا که بندر گنجابش لشکر پر
 حشر نداشت و نواب علامی فهای را و افلاطون الآوانی را و حاجب شاه ایران
 و خسرو هندوستان را رخصت شد که سواره پیش امرای عظام و مقربان بارگاه
 بروند و جناب آصف منزلت از دروازه بندر تا بنگسار مر نمود (۱) که آئین به
 بندد (۲) و جماعت سوداگران و کاکین و درهای خانهای خود را با نقشه
 و تکلفات آرایش داده بودند و فیل سپهر عدیل که از سر تا پا بطلا و جواهر
 مزین شده و اعلیضرت خاقانی مانند خورشید عالم گیر بر آن قرار گرفته و شعله

طلعت همایونش که از انوارلقای یزدانی مقتبس است بر اطراف و جهات پرتو
اوگن شده شمشیر غلاف و دستیر مرصع گران بهادر دست و کمر مرصع و خنجر
مرصع بر میان و کسوت تمام طلا و جواهر و انگشترهای جواهر قیمتی در انگشت
که از درخشیدن آن چشمها را انوری افزود داخل بندر شده دیده نظار گیان
را نور بخش گردیدند و بر فیلان میمنه و میسره خرد سالهای یوسف جمال به
تقطیعات فاخره و بجلی و زیور و افره از یمین و یسار و مالها (۱) لاجوردی
تمام طلائی افشانند از يك سوتنبول دان مرصع و از یکسوی پیکدان مرصع
در دست گرفته اند نواب اشرف تنبول (۲) خور دن مشغول و سازندها
و خوانندها بر اطراف به نغمات دآوردی مترنم - (قطعه)

بحشمتی که سلیمان بنوده است چنین بشوکتی که سکندر نوده است چنان
کجاست قدرت آنهم از آنچه دیدم بن بنوك خانه تو ارم نمود شرح و بیان
بالجمله بندرون بندر در آمده بپایاب بنکسار رو ن شدند و جناب آصف
مرقت پیاده نزدیک عدیل روان ایچ خاقان اعظام از در باب سخی و پرسیدند
بآداب شایسته جواب بعرض میرسانید بدروزاء بنکسار رسیدند در عمارت
عالی بنکسار فروش تنیس کسترده و تکلفات گوناگون آ مقام دولت ارتسام
را آراسته و تختی مرصع بر صدر گذاشته خاقان سکندر شان از فیل سپهر تمثیل
فرود آمده بر تخت سلطنت قرار گرفتند و نواب علامی فهای و اتمان الزمانی را
رخصت شد که بالا آمده قرار گیرند و حاجین مکرمین بر میمنه و میسره مسند
سلطنت حاجب پاشاده ایران پهلوی نواب علامی و حاجب بادشاه هندوستان
پهلوی جالینوسی الزمانی حکیم الملک قرار گرفتند و صفوف امرا و وزرا و عظام
بر میمنه و میسره بر آن مقام مسرت انتظام قرار یافت مجلسی مآذ بهشت برین
منعقد شد مقربان عظام که بنوز انوی اذب قرار گرفته بودند زبان بدعا و ثنای
خسرو داد گر کشوده مبارکباد و تهنیت این مکان جنت نشان بتقدیم رسانیدند
و تعریف بندر معموره بنوعی که بود و مشهور است بعرض رسانیدند که ازین
بندر کشتی ها بمالک زیر بار و بالاباد و بنا در عرب عجم میروند و در دروازه ماه
(۱) رومالها - (۲) در تنبول -

سال تمام کشتی ها از هر طرف آمد و رفت مینایند و این حالات خاصه این بندر است خاقان سکندر حشمت با کمال بشاشت و مسرت لمحّه در آن محل قرار گرفته و هر طرف آن را بنظر امعان ملاحظه فرموده بعد از صرف کردن خوشبوی و نپان برخاستند و نواب پیشوا از زمانی فاتحه دوام دولت و بقاء سلطنت خوانده و نوازم دعا و ثنا بجا آوردند پس اراجا بدولت و اقبال سواز شده از دروازه دیگر بندر بپنجاب کنار دریا که آن موضع را دربی گهات (۱) نامند روان شدند که کنار دریا را تفرج فرمائید چون بکسار در پای دیدند (۲) مواج که هر چند جانب جنوب شمال دیده میشد آب بود و جانب مشرق گویا با آسمان متصل است روی امواج که پی در پی کنار زمین می آمد گوی که بروارید انباشته اند در پای مشجون از صبح حضرت آدریک و طول و عرض و عمق آن افزون از چیز حساب و شمار - (بیت)

زمین گوئیا منتهی (۳) شده است کنون آب دریاست تا آسمان
از دیدن دریا و موج چشم و دل را ابتهاج و از مشاهده آن دیده ز جانا
غایت حیرت -

حیرت افزاست دیدن غمان موج هایش چو کودهای مکران
عالمی را شده است آب محیط کودیا گشته اندران پنهان
و محرر سوخت عهد پادشاهی ریچوت سدر خضر قرین تربیخی بخاطر فاطر (۴)
رسیده بود آنرا مذیل بقطعه نموده در این مقام مرقوم ساخت - (اقلیه)
شاه جمجاه سکندر مرمت شاه عبدالله شاه دد گور
سایه گستر باد چرخش بر جوان که باشد بر فلك شمس و قمر
چون بعزم سیر در یارخ نمود صنع یزدان قادر آورد در نظر
بهر تاریخش خرد کرد این ندا پادشاه آمد بسیر بحر و بر

(۱) دربی گهات یعنی جائی شست و شوی رخسار - (۲) چون بکنار
دریای مواج رسیدند دیدند که هر چهار جانب - (۳) زمین گوئیا منتهی
می شود - (۴) فاطر -

و جمعی از موزونان که در اردوی اعظم بودند تأثیرگذار گشتند از اینکه
میرزا غیاث خویش سرد و تر جملة خوشنویسان مابقی و ماسیانی اعنی میرخلیل
الله الحسینی این ماده تاریخ را یافته که -

(ع) اشرف اقدس به بندر آمد دیگر گفته ۱۰۳۹

(ع) بمحلی بندر آمد شاه شاهان ۱۰۳۹

باجله بعد از سیر سواحل دریا از دوی گهات بجاناب محل انکدر که خیمه
واظراف پرشاهی را در اینجا زده بودند و جمعیت اردوی اعظم بر حوالی
واظراف بارگاه خسروی فرسخ در فرسخ زمین انکدر و چند معموره دیگر که
در اطراف بود فرو گرفته روان شدند و چون آفتاب در بیت الشرف نزول
اجلال فرمودند و آن شب در انکدر گذرانیدند و صبح چهارشنبه یازدهم
ماه شعبان به نکسار و آن محله را قرق فرموده با حرم معلی به بندر تشریف
ارزانی فرمودند و تمام آنروز بسیر گذرانیدند و روز پنجشنبه دوازدهم امر معلی
نافذ شد که منازل فرنگان را گوشه فرماید و ایشان خانهای خود را آراسته
و نوانواع آتش و امتعه و نقایس زیر باد بالای هم چیده زنان را بجهت خدمات
و عرض اموال گذاشته از بندر بیرون رفتند و خاقان فریدون شان بمazel
ایشان در آمده سیر فرمودند و آنچه از هدایا و تحف مرغوب و نقایس بنظر
خدمه حرم محترم در آمد از زنان ایشان اتیاع (۱) نمودند و احسان و اکرام
موفور نسبت باین طایفه بظهور رسانیدند و روز جمعه سیزدهم محله دیگر که در
آن تمام خانهای سوداگران معتبر و تجاران غریب بود گوشه فرمودند و با
اهل حرم محترم بسیر آن محله تشریف از رانی فرمودند و در چند خانه از مردم
معتبر و خانه سرسبت آجما احسان و اکرام وافر فرمودند و اهل بندر که در خراب
نیز شرف پای بوس بلیقیس مکانی و اعلی حضرت خاقانی بعید بود که دریا بد
اکنون در بیداری باین سعادت فایز شدند الحق اهل بندر را که در تصور
بود که خاقان سلیمانی با اهل حرم معلی به بندر بیایند و بعد از آن بمنزل محقر
ایشان در آیند و اهل خانه آنجماعت پبای بوس نواب اشرف و شرف خدمت

مهد علیا در یابند و بعد از آنکه در چند منزل اکرام و احسان و فور بظهور
 رسانیدند و آنجماعه را سرافراز نمودند بجانب بنکسار که محل اقامت بود روان
 شده شب در آنجا گذرانیدند و روز شنبه چهاردهم ماه در بنکسار و آن محله
 که روز عید شب برات بود به عیش و عشرت مشغول شده امر معلى نافذ شد
 که آتشبازی شب برات را در اطراف خود که محاذی بنکسار است بکنند
 و مجلس شب عید در بنکسار انعقاد یافت و جمیع مقربان بارگاه سعادت بساط بومی
 در یافتند و روز یکشنبه پانزدهم ماه نیز بعض محلات دیگر را گوشه فرموده
 سیر آبیجا را نیز کردند و همه اکرام و احسان نمودند روز دوشنبه شانزدهم نیز
 بنیر بعض جاهای دیگر نموده اند روز سه شنبه هفدهم از بندر عزم سیر کنار
 دریا نموده با حرم معلى بجانب دوبي گهات (۱) روان شدند و بجانب آصف جاء
 امر معلى شد که صیادان ماهی را جمع نموده ماهی از دریا بگیرند تا تفرج آن
 کرده شود صیادان دامهاى بزرگ داشتند سر تا سر سواحل را دام کشیدند
 و ماهی بی شمار از خرد و بزرگ گرفتند و بعد از چهار پنج کهری با صد هزار
 مشعل از دوبي گهات تشریف بانکدر ارزانی فرمودند و روز چهارشنبه هجدهم
 ماه در آنکدر بعیش و عشرت مشغول شدند و چون طبع اشرف اقدس را از سیر
 بندر فواغ حاصل آمد جناب آصف جاهی در مقام گذرانیدن پیشکش گردید
 و در این روز از جواهر و طلا آلات و چینی و قلمکاری و اقیال و اقمشه
 و نفایس دیگر که بموض عرض در آورده بدین تفصیل است که مرقوم میگردد
 یا قوت شش گره که در هر گرهی بیست دانه و ده دانه و پنجاه دانه و چهل دانه
 و پنجاه دانه و ده دانه جمعا صد و هشتاد دانه فیل پنج سله با مستعدی دنداندار
 بزرگ يك زنجیر دندان دار چاود دوزنجیر تکه يك زنجیر و ماده فیل يك زنجیر
 قندیل کچار یک عدد قندیل ید باف چهار عدد طبق نه شمع از طلا دو عدد نقره آلات
 نه من زنجیر و مستعدی دو فیل منقل سر پوش دارد دو عدد سینی بزرگ دو عدد طشت
 و آفتابه دو دست شمعدان دولوله دو عدد رکابی یک عدد اسباب فراشخانه قلم کاری
 آستر زنگاری و چرولی مندپ بزرگ سه منزل خواب گاه پنج منزل راوق دو

منزل سراچه چهار قطعه شامیانه دو جفت قناد چهار ده طاقه طیارت خانه پنج
عدد پیشکش مژد علیا فیل دو زنجیر دندان دار بامستعدی نقره يك زنجیر مکه
بامستعدی يك سلسله جواهر دان مرصع يك عدد مرتبان چینی پراز نبات چهل
عدد ساری قلمکاری نکت (۱) و ساده چهل طاقه پیش بند قلمکاری نکت چهل
طاقه چیت قلمکاری پنجاه طاقه طبق از هر قسم پانزده عدد طبله ید باف بیست عدد
چپر پلنگ لا جوردی يك عدد چوکی كوچك دو عدد فانوس طلا ولا جوردی
يك عدد پیشکش صاحب زاده عالمیان تسبیح مروارید سی صد دانه طبق
كوچك شش عدد چپر پلنگ لا جوردی یکم عدد چوکی كوچك دو عدد بد از
گذرانیدن پیشکش احوال بندر و ساکنان آنجا را معروض پایه سریر داشت
نواب جهانبانی تو جهات موفور بحال تجار و سوداگران بندر معموره که از هر بلاد و
دیار آمده توطن اختیار نموده تاهل و تناسل بهمرسانیده اند فرمودند از جمله
زکات (۲) دروازه بندر معموره که هر سال مبلغهای کلی از همه جنس می گردند
بتصدق فرق مبارک اشرف اعلی معاف نمودند و این احسان باعث از دیاد ذکر
جلیل و افزونی صیت مناقب و محامد خسرو سکندر عدیل در اقصی بلاد عالم
شد و از این انعام عام که شامل سایر تاجر و سوداگران مجاور و مسافران
گردیده بود جمع اهل بندر غلغله دعا و ثناء پادشاه لك بخش کردند و امر
معلی نافذ شد که فرمان جهان مطاع بطریق لغت نامه تحریر نمایند و مضمون
فرمان واجب الاذعان را بر تخته سنگ بزرگ نقش نموده بر پیش طاق مسجد
جامع بندر نصب نمایند تا در مرور و اعصار زمان استقبال حکام
و اعمال باستقبال امتثال امر پادشاه سکندر اقبال کرده تخلف نمایند لغت
آفریدگار جهان و تفرین سید انس و جان را شامل حال و مال خود بگردانند
(و ایضا) زرد لالی جواهر را که پیش از این حکام سابق احداث نموده
بودند که از تجار میگرفتند و این نیز هر سال مبلغی میشود آنرا نیز معاف
فرمودند و مضمون فرمان ستمه (۳) حفر سنگ مسجد نمودند و سوداگران
که از پیکو یا قوت می آوردند از تقاضای دلالت نجات یافتند و این مکرمت

عام نیز که نسبت بطبقات انام واقع شد درمالتك بالا بادوزیر باد انتشار یافت و موجب خوشنودی تجار و جوهریان شد و احکام دیگر که سبب رفاهیت و فراغت سایر رعایا بود نافذ سد و سوداگران و دکانداران اقسام متاعی که داشتند باطل اردو بنوعی اتباع نمودند و مشفع (۱) گردیدند که در سفرهای بییده آن تقع را در تصور نداشتند و جمعی کثیر از سادات و علمای صالح در بندر هستند که وظایف بجهت ایشان چه در عهد خاقان سکندر شان و چه در از منه سلاطین مغفور مبرور سابق مقرر گردید و به بعضی دو چار و سه چار زمین و بعضی را نقد يك ربع و يك یرتاب و بیشتر مرحمت شده که معاش میگذارتند و مزراع (۲) معمور نموده اند و توالد و تکاثر (۳) بهم رسانیده اند و بهد از ایشان باولاد و احفاد انتقال یافته و می یابند باوجود این خیرات و تصدقات موفور در این وقت بعضی از سادات را وظایف معین فرمودند از آن جمله پیر معین الدین محمد شیرازی مشهور به میر مودوزی يك هون نقد مقرر فرمودند و او قبل ازین قیدار معمول و معتبر بود و مدت پنجاه سال بمرت زندقائی گذرانید و در نكدر مسأله رفیع ساخته بوده از گردش چرخ نیلگون بافلاس رسیده باز بر احم شاهانه سرافراز گردید و میر محمد حسین نادرانی را که همیشه در خانه اش برار باب استحقاق باز است و متوکلانه تعیش بنمایند هرگز از او را نیز یکون مقرر شد که پیر میر و بنشارایه از حاصل بکسار بدهند و ایشان با سایر سادات و صاحبان دای دولت و عمرای بد پیوند پادشاه دزد پرور مشغول گردیدند - (بیت)

از قدوم شه سکندر شان فیضها یافتند اهل جهان

و بهد از این مراتب آصفیاهی شکر کرام و احسان و ستایش افزون از حمز بیان خاقان سکندر شان پیراز زبان نموده پیشکشی در معرض قبول در آمد و چون مواضبی که تملك را (۴) می کاریند در حوالی محل نزول خسروی بوده اراده عالیه تعلق بآن گرفت که سیر آن نمایه پس جماعتی که آن کار میکنند آمد و تقارهای که بر زمین بسته و درون آنرا محوار نموده بودند

آب دربار را در آنها روان نمودند و در هر کوزه اندك يك پاشیدند آب (۱)
 در آن شب آن تقارها همه از نيك مسجد مسگردید و بعد از سیر آن بسرا پرده
 اقبال مراجعت نمودند و آنروز بخوشحالی گذرانیدند و روز پنجشنبه نوزدهم
 ماه شعبان از انكدر کوچ نموده بجانب قریه آكل منار كه از جمله قرای ولایت
 علیا حضرت ناموس العالمین است و از بندرتا آنجا يك كاه راه است روان شدند
 و در نواحی آن سرا پردهای پادشاهی برارخته شده بود نزول اجلال فرمودند
 و روز جمعه بیستم در آنجا اقامت شد و و كلاء علیا حضرت خدمات و وفور
 بتقدیم رسانیده علوفه و سایر اخراجات كارخانجات را مرتب داشتند و سیر آن
 دیه معموره نیز فرمودند و صبح شنبه بیست و یکم كه امر بكوچ میفرمودند
 نسبت بجانب آصف مرتبت توجهات مزفور بظهور رسانیدند و تشریف چادر
 کشیده خاصه دوش مبارك خود را مع چهارنگ كه لازمه رتبه سرخیلی است و
 شمشیر غلاف مرصع و دوسر اسب عراقی یکی با زین و جام و یراق مرصع و دیگری
 نقره و يك زنجیر فیل دنداندار با زنجیر و یراق نقره مرصع نمودند و مشاوریه
 را بتوجهات گوناگون مقتضی و مباحی ساختند و بوساطت آن عالیجاه کیتان
 طوائف فرنگ را كه قیام بوظایف خدمتگاری نموده فراخور حال نصف
 گذرانیده بودند تشریفات مرحمت شد و آنها كلاهها از سر برداشته و زانو زده
 لووزم دعا و ثنا بجا آوردند و مملکت مداری مرخص شد كه به بندر رفته مهمات
 ضروریرا سرانجام نماید و در منزل مصطفی نگر باز بخدمت اشرف اقدس رسد
 وقت چاشت از آكل منار با حشمت سكندری روان شد مسافت يك كاو و نیم
 راه طی نموده در پیش خانه نزول اجلال فرمودند و صبح يكشنبه بیست و درم
 از انجا بقصبة دلور كه يك كاو و نیم مسافت بود نقل نمودند و در آن مكان نزول
 اجلال واقع شد و آخر روز آن موضع را قرق کرده کنار رودخانه كشنه (۲)
 سیر فرمودند و روز دوشنبه بیست و سیوم قصبة پیمواره مضرب سرادقات جاه
 و جلال گردید و دامنه كوه و کنار كشنه (۳) گوشه فرمودند و اردوی اعظم

(۱) در آن شب آب آن تقارها - (۱ - ۲ - ۳) كرشنا -

از بجواره نزول فرموده روز سه شنبه بیست و چهارم رحل اقامت انداخته بسیرکنار رود کشته (۱) و تیخانهای که در قدیم الایام در آن موضع و دامنه و بالای کوه ساخته اند بکار نامهای غریب و عجیب در سنگ تراشی و صورت نگاری نموده مشغول شدند و مملکت مداری از بندر در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و روز چهارشنبه بیست و پنجم از سمت مصطفی نگر گذشته در دیه و سیسرم که يك کاوونیم است در آن منزل اقامت فرمودند و روز پنجشنبه بیست و ششم از اینجا کوچ فرموده يك کاوونیم طی مسافت نموده در کنار رود خانه فرود آمدند و روز جمعه بیست و هفتم کوچ نموده يك کاوونیم راه در صحرای دیه چلك پار که مضرب خیام جاد و جلال گردیده بود بدولت و اقبال فرود آمدند چون مذکور میشد که در این زمینها معدن الماس است و در آن طرف رود خانه چند موضع معادن جواهر گران بها پیدا شده بود و آنها را قیمتی در آن سرزمین بهمرسیده امر معالی نافته شد که نقابان که پی برگ معدن میبرند بکاوند تا تفرج آن کرده شود پس دو موضع را کردند سنگ پارهای نرم از زمین بهمرسید و درون آن سنگ پارها جستجو نمودند و غرض چون تماشای آن بود دیده شد و علی رضا خان را تشریف سر لشکری ولایت مرتضی اگر مرحمت فرموده در این منزل او را رخصت دادند که از کشته (۱) گذشته به مرتضی نگر برود و بیهوجی کا تیا مرسته را نیز تشریف رفاقت خان مشارالیه دادند و هم چنین عالم خان پتان و خافی بيگ و الله قلی و مخدوم ملک و سایر اسراء و سرداران و نایکواریان را تشریف دادند و آسیر را و نایکواری دزارد را تشریف رفاقت خان مذکور دادند و اوبا جمعیت تمام از اردوی اعظم جدا شده روان گردید و روز شنبه بیست و هشتم بجانب پنکچپور روان شدند و کار رود خانه مغرب سرادقات عزرا جلال واقع شد و خند و پردی سلطان از مرتضی نگر آمده در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و يك شنبه بیست و نهم دو کاو راه طی نموده بتلعه اینکتر رسیده در خیام قلا رفت پیشخانه نزول اجلال فرمودند و در این شب دلال ماه رمضان مرقی

و اتفاق در همین منزل وقت رفتن ماه شعبان را دیدند و صبح دوشنبه غره رمضان المبارک کوچ نموده دو کاو راه طی کرده بقلعه اندر کمرده رسیدند و در آن مکان نزول فرمودند و این قلعه ایست بغایت متین و حصین که بر بالای کوه رفیع واقع است و قدرت ایزدی این کوه بزرگ را به يك پارچه سنگ خلق نموده بغیر از يك راه باریک راهی ندارد خاقان سلیمان شان از پائین تفرج آن کوه و قلعه نمودند و روز سه شنبه دوم ماه رمضان آنجا اقامت واقع شدند و ارسپیلی را منیر که از زمین داران معتبر آن ولایت بود حکم جهات مطاع بطلب اوفتاد یافته بود مع چشم خود باتفاق خداوردی سلطان آمده بود در این منزل بسعادت سجده عبودیت مشرف شد يك زنجیر فیل دندان دار مع يك سر اسب بایراق نقره و پدك مرصع با تشریف خاصه با و مرحمت فرمودند و خداوردی سلطان را عنایت کرده نوازش بسیار فرمودند چون ساپ نیرجرات آمدن پیاپی سریر نکرد حکم شد که او را علی رضا خان تادیب نماید و روز چهارشنبه سیم ماه کوچ نموده يك کاو و نیم راه طی نموده در منزل موت کور قامت فرمودند و میر حسین حاجب عالیضرت عادلشاه که از عقب آمده سعادت ملازمت در نیافته بود در اینجا بعض ملاقات فایز گردید و مورد توجهات سد دار سپلی را منیر را تشریف رخصت مرحمت نمودند که بر ترضی نگر برود و صباح پنجشنبه چهار کوچ نموده از قصبه پانگل يك فرسخ گذشته نزول اجلال فرمودند و صبح جمعه پنجم روان شده بدیهه رام پلی که يك کاو و نیم بود رسیده نزول فرمودند و صباح شنبه ششم بدیهه سنگوارم که قریب بدو کاو بود نقل فرمودند و يك شنبه هفتم بمنصور آباد رسیدند و لمعات چتر پادشاهی بر اطراف شهر بر توافکن شد و روز دوشنبه هشتم به باغ ایل نقل واقع شد و در قصر و باغ آنجا که محل دلکشات بخرمی گذرانیدند و بچیدن نارنگی و اقسام میوه های دیگر رسیده بود مشغول شدند و روز سه شنبه نهم به باغ ملك عبرت تشریف از رانی فرمودند چون قریب بدار السلطنت رسیده بودند خاقان سکندر شان آنروز روزه گرفتند و روزه داشتن همه کس صادر شد و امر معلى نافذ شد که مردم اردو

سبقت در داخل شدن شهر نکتند و چون روز جمعه دوازدهم ماه ساعت خوش
جهت دخول در شهر اختیار شده بود قرین رکاب ظفر اتساب باشند و صباح
این روز سیادت پناه عمده الوزرا شیخ المملک بالشکر و حشم خود از دار
السلطنته بیارگاه گیتی پناه آمده شرف بساط بوس دریافت و یک زنجیر فیل
و دوسر اسب پیکش نمود و خدمات و حراست دولت سرای پادشاهی و دار
السلطنته قبول در آمد دگر شمشیر مرصع و تشریف خاصه فاخره بدو مرحمت
نمودند و سیاده پناه میرزا ناصر کو تو ال نیز با فوج و حشم خود از شهر آمده
بشرف بساط بوسی مشرف شد و حسن خدمات او نیز پسندیده آمده و به
تشریف و اسب سرفرازی یافت و روز چهارشنبه دهم در باغ عنبر گذرانیدند
و نارنگی بسیار که در این باغ شده بود سیر نموده بسایر ملازمان رخصت
چیدن آن دادند و خواجه علی رضا که از حجاب شاهزاده اعظم مراجعت
نموده بود و مکتوب و تحف آورده بود نواب همایون بقاعده مقرر بیاض
بتسارت تشریف رسانی فرموده نشان و تحف را بخار در آوردند و عمده الحجاب
قاضی عزیز الدهر نیز قرین رکاب دولت بود به تشریف فاضل سرفراز شد و نواب
همایون باز بیاض ملک عنبر مراجعت نمودند و روز پنجشنبه یازدهم در باغ مذکور
سیر و گذشت گزراشتند و صبح جمعه دوازدهم ماه رمضان عزم رفتن دار
السلطنته فرموده بر بالای فیلی که پیشتر مذکور رفته همان ترتیب بر آن فیل
سپهر تتیل سوار شده بآئین و تزک خسروانه متوجه شهر شده از راه دروازه
بشیرپور که کنار رود خانه است داخل شهر فیض بهر شدند و ازین قدوم
بهجت لزوم پادشاه سلیمان مکان مجدد دارالسلطنته رشک و روضه رضوان گردید
از دربند دوازده امام علیهم السلام داخل دولت خانه عالیه شد و اردوی
اعظم تا وقت شام دیعاقب هم داخل شهر شدند و خلائق بخوشدلی بدعای
دولت ابد پیوند پادشاه دین پناه اشتغال نمودند و مدت این سفر نصرت اثر
دوماه برآبر بود -

بیان رسوم پادشاه سکندر بجا در امور دینداری

و ذکر شئیه از حسن اطوار شهر یاری

الحمد لله والمئه که دات قدسی خصال ملک فی فعال خاقان سکندر شان
با کمال امنیت و جمعیت خاطر غیبی سرایر بقدر سلطنت رسید و سفری که خوانین
کامگار سابقه و سلاطین نامدار سالفه این سلسله تلیه نکرده بودند تا کنار دریای
عمان جز لا نگاه رخس همت ایشان نشده بود سمند جهان نورد عزم خاقان سکندر
شان به تگاپو در آمد و چتر مهر آسای خسروی بر ساحت غبرا و سواحل دریا
انوار رافت و عاطفت گسترده و بعضی از قلاع و ولایات سمت مذکور منظور
انظار پادشاه بلند اقبال شد و مراحم شامل بسی از طبقات انام گردید و ازین
قدوم و اهتمام ملازمان نیک اثر بسی و ولایات و قلاع آنطرف معمود گردید
و در هنگام مرور به بعضی از قلاع فکر بخاطر قدسی ساطر خسرو سکندر متأثر
خطور نموده که قلعه محمد انگر را که خالی از جمعیت مردم است چون دولت
و اقبال بی زوال روی به حیدر آباد جنت نهاد دارد و بعد آن بقدر سلطنت پیش
از یک فرسخ نیست معمور نمایند بنابر آن امر معلی نفاد یافت که از امرا و مجلسیان
و سایر نوکران گران در محمد انگر در خور مشاخره خود تقسیم زمین گرفته خانه
سازند و در معموری آن بکوشند و چون از سفر بندر بتاریخ دوازدهم رمضان
المبارک داخل شهر شدند امرا علی نافذ شد که بطریق سالاباد اجرای رسوم
ماه رمضان مثل بستن دکانهای منهایت در بازارها شهر و کندوری خاص
و عام درندی محل کردن و امثال ذلك معمول گردد و در دولت سرای پادشاهی
سادات و علما و صلحا در لیالی متبرکه بعبادت و تلاوت و دعا اشتغال نمایند
و علیا حضرت ناموس العالمین والده معظمه خسرو اسکندر اقتدار دری برج سلطنت
و در درج خلافت اعنی شاهزاده مکره صغیر السن خسرو بلند اقبال را در نوزدهم
تکلیف روزه داشتن نموده در حرم معلی میزبانی پادشاهانه کردند و کندوری عام
در قصر جدید قریب بحرم معلی است از انواع اطعمه و اشربه و حلویات و تنقلات
و فوا که متنوعه کشیدند و سایر ملازمان بارگاه فلك اشتباه از آن تناول

نمودند و ارباب صلاح و تقوی و علما و فضلا و ایام سادات و مسلمین را
 بانعام کیسهای زر و نقود موفرشادمان و دعاگو ساختند و بفقرا و مساکین زر
 بسیار و پارچه و اطعمه تقسیم نمودند و ماه مبارک رمضان را بکامرانی شادمانی
 گذرانیدند و روز عید مجلس پادشاهانه انعقاد یافت و جمیع ملازمان بارگاه
 عرش اشتباه در محل و ولای خود حاضر شده بسلام و کورنش قیام نمودند
 و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر اکابر و اعالی معطر گردیدند و بعد از فراغ
 از مجلس امرای علی نافذ شد که در محلات و اسواق جار بزند که از دوم ماه
 شوال تا داشت روز بقضای آیامی که در سفر بودند اشتغال نمایند و دکان
 تازی و سندی و بنک و منہیات دیگر حتی تنبول چنانکه در ایام رمضان معمول
 بود مفتوح نسازند تا کمار نیز در آن ایام پان نخورند و کندبری درندی محل
 معتاد بکشند و اعیان و مقربان و سایر چاکران بر همان نسبت ماه رمضان
 حاضر کردند بنابر امر عالی دوم ماه شوال شروع بروزه داشتن نمودند و خسرو
 جہاندار دین دار روزه گرفته در بعضی از شبها به قصر ندی محل تشریف ارزانی
 داشته افطار فرمودند و ازین متابعت و سعادت خسروی خلایقی که در اردوی
 گیہان بودند قضای هشت روزه رمضان کردند و از دردت ارشاد پادشاه یاداد
 و دین مسلمان توفیق قضا بلا فصل یافتند و در شب دهم ماه شوال بنقصدی
 محل تشریف از رانی داشته بعد از افطار و صرف کردن کند وری خاص
 و عام مجلس خسروانه فرموده بخوشبوی و زعفران طرب افزا و تنبول مزوج
 با وراق طلا جمیع مقربان بارگاه را معطر و سرفراز ساختند و عطیمای مختل
 جنت بمائل دہان بمبار کباد عید دوم کشودند سایر چاکران بارگاه عرش
 اشتباه از شادمانی عید ثانی از صمیم قلب غلغلہ دعائی افزونی جہا و جلال
 پادشاه اسکندر اقبال بمسامع ساکنان عالم بالا رسانیدند و وصیت این امر جلیل
 و شمرت این عمل جمیل با تظار امصار رسیده در محافل پاشاها و مجلس
 شهریاران هند وستان و دکن و ایران و توازن و وزیر بادباعت تعریف
 و تحسین و افزونی توصیف و آفرین خسرو سکندر قرین گردید الهی تا جہان

هست محروم دولتش بمانا در عدد آرد حدای قهلی بگون ساز (۱) سازد بمرمت
النبي و آله الامجاد - نظم

باد اوصاف شاه باور جنگ در جهان همچو نقش ندر سنگ
گردش آسمان بکا مش باد تاجهاست در جهان نامش باد
ذکر بعضی از سوانح

در ایامی که اعلی حضرت خاقانی متوجه سواحل دریای عمان بودند میرزا تقی
منشی الممالك پیهت عدم صحت مزاج و عارضه ناتوانی از سعادت همراهی رکاب
ظفر انتساب محروم گردید در دار السلطنه مانده بود که اگر قوتی یابد متعاقب
آمده در سلك بندگان سریر انتظام یابد چون پیمانه اش پر شده بود مسافر مملکت
عقبی گردید و اعلی حضرت خاقان بشهر تشریف آورده نظر کیما اثر بحال حکمت
مآب حکیم عبد الجبار گیلانی گماشتند بنظر در با مفاخر خطور نمود که ملا اویس
منشی سابق که مستقری بحر زامت و منزوی گشته حرمان ناکامی است و با استغفار
ذنوب نادانی بانابت اعمال ناشایسته خود در کنخ حیرت اشتغال دارد بگوشه
چشم مرحمت بحال کثیر الاختلال او نگریسته سواد ناعه سیات (۲) و خطیئات
او را بر شحات عفو محو فرموده بپاکری رضا دادند که در سلك مجلسیان
حضور انتظام یافته چاکری کند و مشار الیه از مجلس خوف و بیم که عذابی بود
الیم نجات یافته دهان بشکر مزاجم و سپاس عفو جرایم کشود ناصیه اخلاص
را درازی جان بخشی بر آن درگاه سود و اکنون در بنگستان در سلك مجلسیان
خدمت میناید تا بعد از این در بساط روزگار این یدق (۳) فراش شده
کج رفتار را چه رونماید (ایضا) در اوایل ذوالحجه شفیعاً نام از خدمت خسرو
هندوستان بحجابت بایستجاب آمد سیادت پناه میر فصیح الدین تفرشی را با
ستقبال فرستاره از زان محصور پر نور آوردند و او بسعادت ملاقات فایز گردید
و به تشریف خاص سرفرازی یافت و منزل خواجه مظفر علی دبیر سابق
ببرکت نزول او دادند و مبلغ سه هزار هون و نیز مرحمت نمودند

(۱) سازاد بمرمت (۲) سیات (۳) یعنی پیاده شطرنج -

ذکر سوانح اقبال سال ممینت مآل شانزدهم جلوس فرخنده فال
اعلی حضرت خاقانی سکندر فعال که میرابق سنه خمسین و الف هجریست
قلم مشکین رقم که نگارنده و قانع عالم اشت سوانح این سال ممینت آغاز
خرمی مآل عهد خسرو سکندر اقبال رابدین آئین نگارش مینابد که در ضمن بیان
قضا یای سنه سابقه مرقوم گردیده بود که از میرزا تقی منشی اعلی حضرت
خاقان بلند اقبالی بگوشه چشم مرحمت متوجه حال حکمت مآب حکیم عبد
الجبّار گیلانی شده بودند و مشار الیه چون بشیوه ستوده راستی و دیانت
وصفت حمیده عقیدت و فدویت اتصاف داشته منظور انتظار کیا آثار سادشاه
سکندر شان گروید و آثار اخلاص او از دیاد می پذیرفت تادر این سال
خرمی مآل طبع اقدس همایون اقتضاء آن نمود که منصب رفیع القدر دبیری
بمشار الیه تفویض فرمایند اگرچه جمعی از عتظای بارگاه داعیه استدعای این
منصب داشتند و بواسطه و وسایط در معرض خوارش در آمدند چون اولاً
پرتو نظر خورشید اثر آدشاد بر احوال مشار الیه تافتد بود و بدیده حقیقت بین
عیار اخلاص و عبودیت او را از ارباب استدعای این منصب بیشتر سنجیده
بودند تصمیم این عزیمت نموده در واسطه مادریع الاول بخلعت این منصب
عالی او را سرافراز گردانیدند و در سالك مقربان پایه سریر خلافت مصیر
منسلک ساختند و جناب حکمت ایاب باین منصب رفیع مفتخر و مسرور گردیده
نزدیک اورنگ یادشاد سکندر فرهنگ قیام نموده بر صدر عرایض و معلومات
بارقام احکام عالم مطاع اشتغال نمود آثار فدویت و دولتخواهی از اطوار او
مشهود ملازمان خاقانی میکرد و چرا چنین نباشد زیرا که جمعی که در ظلال
تربیت رافت و عطوقت یادشاد سکندر منزلت ارتقابر معارج اعلا اقبال و دولت
نموده اند شجرو وجود ایشان از رشحات مکرمت شاهی بخیرخواهی و کمال اخلاص
بارور بوده است و سعادت مند اخروی (۱) در دنیا شده اند مگر کور باطنی که حقوق
تربیت و عطاوت یادشاهی را ملاحظه ننموده از انواع مرحمت و مکرمت اغماض
نماید خسر الدیبا و الآخرة خواهد بود (از سوانح) قبل از این مرقوم، قلم

سوانح رقم گرویده بود که از جانب شاهزاده اورنگ زیب شفیعاً نام حاجی آمده بود در این ایام اراده روانه نمودن او فرموده سیادت پناه میر فصیح الدین محمد را تشریف حجاب شاهزاده اعظم مرحمت فرموده مبلغ سه هزار هون نقد عنایت نمودند که سامان سفر نماید و نیز یک چاوه فیل مرحمت کردند که از جانب خود بخدمت شاهزاده اعظم تحف و هدایای مرغوبه از جواهر و مرصع آلات و دولک هون از مقرری مصحوب مشار الیه ارسال نمودند و به شفیعاً در وقت رخصت مبلغ پنجهزار هون انعام مرحمت فرمودند در ماه رجب المرجب مشار الیهما بجانب اورنگ آباد روانه شدند.

ذکر اعمال ملا اویس عاقبت نا محمود و سزا یا دین آن مردود بر عبرت گزینان پیش بین و پیش بیان تجربه گرین ظاهر و هوید است که سلاطین چه انداران سلطنت شعار بعض از افراد طبقات بنی آدم و امار فرق (۱) امور ابجهت تمشیت مهام عالیان و انبیا مرام آدمیان ترتیب (۲) فرموده از مراتب ادنی بر مدارج اعلا ارتقا میفرمائید و چون دسنگاه سلطنت و خلافت مثابه کار آگاه الوهیت و ربوبیت است بی وسایط و اسباب معاملات عالم انتظام نمی یابد پس در هر امری و مهمی باید که شخصی از اشخاص آدمی متصدی گردد و تا براسطه و سبب او آن امر منتظم شود لهذا تربیت و تقویت بعضی از ملازمان و بندگان بر ذمت هدایت پادشاهان گیتی ستان بجهت انتظام امور عالم و انضباط مهام بنوع (۳) بنی آدم لازم شده است و بالضرورة متوجه تربیت و ترقی بعضی از افراد انسانی میشوند و در ضمن تربیت حقایق ذات و کیفیت صفات و مراتب رشد و کاردانی و خصایص طبیعت هر کسی بتدریج زمان بخاطر در آورده فراخوز قابلیت ترقی میفرمائید و آدمی زاد که باطافت جان و دل و کثافت آب و گل سر رشته شده و باخلاق حمیده فرشته و افعال دمیبه شیطان ممزوج و مخلوق شده است در سرشت بعضی که صفات پسندیده بیشتر مرکوز است در هنگام تربیت نشو و نما آن صفات ظهور و بروز نموده در ازای آن مورد عاطفت و مشمول مرحمت میگردد و در بعضی از ایشان که

خصل ذمیه بیشتر است یا آن است که در حال نزول باران رحمت تربیت آن کثافت از مباحث (۱) اوشسته شده مذهب باخلاق حمیده میشود و ذقاپح بکساب شامل روزگار او میگردد تا آنچه در صیلت (۲) اوست محور منسی نمیگردد و در زوایای جان و دل مستور می ماند تا آخر بعد از ارتقای بر اعلا مدارج قرب و محرمیت به شامت آن رد ملب (۳) در مفاك هلاك می افتد و ذریق گردد آب بحر فنا میشود و بید این مقال است احوال خسران مآل فرعون و شداد و امثال ایشان از جباره و اکاسره که در هر عصر و زمان با علی مرتبت سروری عروج نموده بعد از تفوق بر عالمیان و تسلط بر آدمیان چون خبائث ذات و شرارت نفس در صیت (۴) ایشان مکنون و مخفی بود آخر باغواهی شیطان بجلوه گاه بروز و ظهور رسیده دعوی الوهیت و انا لا غیر می نموده بشامت آن دایم باسفل السافین نزول نمودند و هم چنین است حالات پادشاهان معدلت نشان و سلاطین با شوکت و شان که خلیفته الله فی العالمین و ظل الله فی الارضین اند نسبت به بعض (۵) از تربیت کردهای خود بعد از ظهور اطوار تا پسندیده و صدور کفران نعمت ایشان که تا سر (۶) بذات آلهی جلت عظمت نموده ایشان را مستغرق در ربای قهر و مستهلك نیران غنمب میسازند و مصداق این سیاقست آنچه در این ایام نسبت بحال ملامت مآل ملا او یس لئیم رو داده است که اسکندر زمان او را از مرتبه ادنی بر مدارج اعلی متصاعد فرمودند علی الدوام ذیل اغماض بر مقولات اومی پوشیدند و بنایات غیر محصور او را سرافراز میفرمودند چون انزوایل (۷) خبائث و شرارت در ذات او مکنون بود باوجود مشاهده اینهمه عنایات خسروانه از جبلت او زایل نشده بود در مقام ابراز اظهار آن در آمد تا مشامت (۸) زشتی افعال و قبح اعمال رسید با و آنچه رسید هر چند گرد روان بد سگال و اطوار آن زشت فعال پیرای رسیده که ذکر مآل کار او نکت (۹) دعا و خامه سوانح مدایج نگار خاقان است اما بجهت عبرت عالم

(۱) ساحت - (۲) جلمات - (۳) ردیلت - (۴) طینت - (۵) بعضی - (۶) تاسی - (۷) از روز اول - (۸) بشامت - (۹) تنگ و عار حامه -

و افزونی بصیرت کافه بنی آدم قلم و قایع رقم رابه تکلیف زلی نعمت چه نتیجه دارد و مستوجب کدام عقوبت است بالجمله ملامذکور در ازیل - ال جاورس میمنت مانوس خاقان سکندر اقبال در زمرة مستحقان و ارباب احتیاج منسلک بود و از عمر خیرات و تصدقات گاهی چیزی می یافت و از برای مردم باجرت کتابت میکرد و با بعضی از مردم که بعهده و عمل دیوانی مشغول بودند ربطی بهم رسانید و چند رقی در خدمت مغفرت پناه شریف الملك سرخیل چاکری میکرد و مغفرت پناه در عهد سرخیل خود او را در دفتر خانه پادشاهی در سلك جواب نویسان منتظم نمود و در ولای فرمان نویسان می بود تا آنکه فلك اعبت باز که بازنده ممتاز است در باب او چند بازندگی (۱) بکار برده و او را در نظر ملازمان پادشاهی جلوه گر ساخت و چون ادعای نوشتن خطوط بهشت قلم نموده بود قطعه چند مصنوعی ساخت ظهور آورد و ملبس بلباس تلیس چون ابلیس گردیده خود نمای میکرد و رفته رفته از مرتبه جواب نویسی با علی مرتبه دبیری حضور بر نور صعود نمود و سررا بجای قدم بر بساط آن محفل جنت سرشت گذاشت و اعلی حضرت خاقانی نظر تربیت را و انداخته او را دبیر مستقل نمودند و بتدریج بر معارج قرب و محرمیت صعود و عروج نموده ابلیس را رصاعد مقامات عالیه گردید و در اکثر ماصب عمده مثل پیشوای و سرخیل بنضولی دخل میکرد و سرداران عظام و امرای ذوی الاحترام زیر دست و عمال ممالك را محکوم حکم خود میدانست و بگونه گوناگون مراحم و الطاف شاهانه ملون بنوع نوع اشفاق مزین میگردد و حالات او در ترفع و تفوق بغایت رسید تا آنکه شوق اسب ناخستن و چوگان بازی نموده داعیه امارت و وزارت بهم رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان چون او را مقرب و مستقل نموده بودند او در معرض انجام در می آمد و وزارت چهار لك استوا با و تفویض فرمودند و طبل و نقاره و علم زرنگار و اخیال جبال آثار و افراس متعدد باد رفتار که بهیچ يك از معتمدان ذیشان مرحمت نشده بود با و عنایت شد و مرتبه او از همه پیش شده بوجود نا محمود خود بر زمین و زمان منت می

نهاد و در هر امر و کاری هر چه از او صادر میشد باز خواست نبود اگر
 توجّهات پادشاهی که درباره او روز بروز و ماه و سال وقوع یافته تحریر نمایند
 اوراق لیل و نهار پسند (۱) نیست بالجمله با این دبدبه ده دوازده سال گذرانید
 تا آنکه عمده النقباء میر محمد سعید را بمنصب جلیل القدر سرخیلی سرافراز
 فرموده و قرب اورنگ آباد باو ارزانی فرمودند مشارالیه از کمال رشد و کاردانی
 مهمات دیوانی را بوجه احسن سرانجام مینمود و راضی بدخل کردن دیگری
 نمی شد و خیرخواهی و کاردانی آنجناب باعلی مرتبه و ضوح پیوسته اویس
 مذکور را آتش حسرت در سینه پرکنه مشتمل گردیده تعیز در اوضاع او
 بهمرسیده بدلگرانی بخدمات مرجوعه قیام می کرد و آثار نفاق از اطوار
 او ظاهر میشد مع هذا التفات شاهانه درباره او تنقیص نیافته منصب رفیع او بر
 قرار و بعزت بود از کم حوصلگی و دنائت طبع بی ملاحظه بی فکر روزی در
 پایه سر بر قیام گرفته اظهار رضا نمود مقربان اورنگ خسروی ازادای آن
 بیوفای مغرور تدبیر نمودند نواب همایون فرمودند که در این ایام از انواع
 احسان و بر (۲) و امتنان از تو دریغ داشته نشد و ترا فایق بر عالمیان ساخته اگر
 در مهم خود سرخیل مستقل باشد در منصب و عزت تو چه نقصان دارد از این
 بابّه (۳) مهربانانه سخنان بر زبان اقدس جاری نمودند و او بیعتل نفهمیده همچنان
 بر خیالات مبطل بوده دفعه دفعه اظهار طلب رضا نمود و تا دیگر در آن عریضه
 چه بود که امر اعلی نافذ شد که او از منصب دبیر معزول شده در منزل نکبت اثر خود
 باشد و بحضور پر نور نیاید و مشاھره و تنخواه او برقرار باشد (۴) و بعد از مدتی
 منصب دبیر بر ایه میرزا اتقی نیشاپوری مرحمت شد و بعد از چندی بر آن برآمد
 که آن مذموم العاقبه در مقام عذر و استغفار در آمده استدعای عفو و غفران
 خطیئات و تقصیرات خود نمود دریای مرحمت شاهی به تموج در آمده از
 گناه او در گذشت و تقصیرات او را عفو فرموده در مجلسیان حضور منتظم
 کردند و او در نیک منشان چاکری مینمود چنانچه در سابق مذکور شد شرارت

ذاتی و طینتی او بجای بود و مدام در سینه پر کینه سودای خام پخته نهم
تصورات باطل در دل میکاشت تا آنکه خیالات ییکباره (۱) نموده بخاطر
رسانید که با ارکان دولت حضرت عادلشاه متوسل باید شد و ایشانرا معاون
خود ساخته در مقام انتقام از صاحب و ولی نعمت خود در آمد و امری
چند عیرواقع بایشان داده متعلق خود را با بعضی نوشته جات به بیجاپور فرستاد
و سمایت چند نسبت به بندگان خاقان در آن نوشتهجات بکار برد که شاید ایشانرا
خوش آید و در ازای آن خوش آمد ها معاونت او نمایند در این اثنا یکی
از خویشان او که نهایت محرمیت با و داشت و این اسرار از گوشه کنار بقدر
اطلاعی بهم رسانیده بود از او منحرف شده حقیقت مقاصد پر مفاسد او را به
بعض از نزدیکان اشرف معلوم نمود و بواسطه ایشان بعض ملازمان پایه
سریر رسید حکم شد که جمعی رفته متعلق آمدود را از راه بیجاپور گرفته
بیاورند چون به موجب حکم عمل نموده آن شخص را آوردند نوشته چند بخط
شوم او در آمد که هیچ چشم نمیند و هیچ گوش بشنود جمیع مقربان حضرت
راحیرت عظیم روی داد که در ظل حمایت و عطافرت صاحب شوکتی باین مرتبه
تربیت یافته باشد و او را از پایه پست مدرسه نشینی بمرتبه وزارت و حکمرانی
رسانیده باشند و صاحب اختیار و مرجع عالی ساخته چون می تواند بود که
با ولی نعمت خود در افتد و این قسم نوشته جات بجای فرستد بالجملة بعد از ظهور
این نوع حرام خوری بواسطه آنکه اعمال او همه کس ظاهر شود و اگر جزای
افعال زشت او را بدهند عالمیان بدانند که مستحق آن بوده است و زدیگر مقربان
عالیه قدر و وزراء و امراء صاحب اعتبار را حاضر نموده حق ناشناسی و تمکیر ایمی
او را یکان یکان بوجوه و دلایل ظاهر فرمودند و نوشته جات مذکور را بایشان
نمودند و آن بدعافیت را برابر طلبیده در معرض خطاب در آورده این مراتب
را با و مقابله دادند او از غایت بی شرمی در عذر این اعمال شنیع چیزی چند بر
زبان آورد که بصد هزار مرتبه استحقاق سیاست بهم رسانید و از کمال اضطراب
به بعض معاذیر متسک شد که مصدق عذر گناه بدتر از گناه بور بندگان

خاص و معتمدان باختصاص که سالک مسالک عبودیت و فدویت اند و جان نثاری را در خدمت بولی نعمت ادنی مراتب بندگی میدادند استماع اعمال ذمیمه او نموده از قبیح افعال آن بدسگالی انگشت حیرت در دهان و از زشتی های آن نادان حیران گردیدند و لعنت بر او کردند و چنان تصور کردند که قهرمان سیاست پادشاهی که قرین غضب آلهی است اقتضای آن خواهد کرد که جسد نجس او را پارچه پارچه کرده هر پارچه او را به پیش سگان محلات شهر خواهند انداخت یا بردار کشیده تیر باران خواهند کرد همه چون بید لرزان و بی جان ایستاده بودند آن پادشاه مهربان و پرورنده عالمیان به شیوه ستوده حضرت رحیم الرحمن و بخشنده ذنوب انس و جان عمل نموده از داعیه قتل او با آنکه مستحق قتل و رجم بود گذشتند و چون در معاذیر پذیر از گناه خود گفته بودم که اراده کشتن من دارند از بیم جان و حفظ خود مرتکب این حراخوری شده ام بر زبان مبارک گذرانیدند که احمق (۱) حاضران و به بینند که تاجه غایت است که باوجود این اعمال که از او سرزده است و همه کس بجل کرده اند که واجب القتل است تمویز کشتن او نمی کنم او را ظن بوده است که قبل از آنکه این اعمال او که بر ما ظاهر شود در وقتی که از سر تقصیرات سابق او گذشته او را به تشریفات خاص و رضای چاکری حضور داده باز در مقام ترقی او در آمده باشیم چون قصد جان او خواهیم کرد او خوف داشته ارتکاب این اعمال نموده کسی را که این قتل باشد ظاهر است که چه قسم آدمی خواهد بود مقربان بارگاه سر در پیش انداخته تصدیق سخنان پادشاه مینورند و سجده رحیمی و بخشندگی آن منبع رحمت یزدانی بجای آوردند و فرمان جهان مطاع صادر شد که آن واجب القتل را طوق آامن در گردن و زنجیر در دست و پا کرده بقلعه محمد نگر برده نگاهدارند (۲) حسب الامر او را زنجیر و طوق در دست و پا و گردن نموده و در دیولی کهنه نشاندند از میان بازارها و نظر جمیع خلایق بقلعه برده نگاهداشتند و با آنها سیاست که از آن دنی الدات بظهور رسیده بود باز منظور نظر . . .

(۱) احمق تو را حاضران به بینند تاجه غایت است (۲) نگاهدارند .

امر عالی نافذ شده بود که در قلعه بطوق و زنجیر از او بردارند و منزل و مایحتاج و خدمتگاران و کیف و ممتاز او را تعیین (۱) فرمودند چون بقلعه بردند در منزل که خود در غایت رفعت و وسعت ساخته بود جا دادند و سایر مایحتاج و خدمتگاران و غیره مرتب گردید چون دنیا دارمکافات است اسباب جزای اعمال او باز بظهور رسید که دو روز گذشته دفعه دیگر مسود و چند بخط او پیدا شد که بجای نوشته بود زشتی های طینت و حراخورهای خود را ظاهر ساخته زیاده بر آنچه در کاغذهای پیشتر او دیده بودند مشاهده نمودند در یای غضب پادشاهی باز بتلاطم درآمد رحیم خان محملدار خاص حضور را با آن مسودها بقلعه فرستاده فرمودند که او را نموده پانصد چوب بر کف پازده ناختهای او را بپرانند رحیم خان محملدار بنابر امر عالی چنان نمود چون زمانه در مقام انتقام او بود باز نوشته چند از منزل او بهر رسید شعله غضب پادشاهی زبانه کشید شب شب چهاردم ماه رجب المرجب امر فرمودند که او را باز بجزیر و طوق از قلعه بمنزل خودش بیاورند و آن مسودهای اول و ثانی و ثالث را با او نمودند چون فرموده بودند که بقتل او امر نمی کنیم پس فرمودند که چشمهای او از چشم خانه که از بنیش آن این مکاتب نوشته بر آورند و چماری آمده هر دو چشم او را بر آورد تا دیگر خط ننویسد و نتواند و از بد سلوکی او یک گس از و خور سندن بوده و همه خلایق از خاص و عام در این قضیه سادیها میگردند و لعنت بر او میکردند و آنچه او از غایت حسد نسبت به بعضی از خیر خواهان و فدویان حضرت می اندیشید شامل حال خودش (۲) قاعبر و ایا اولی الابصار (یت)

آنکه می کند چاه اندر راه عاقبت خود قتاد در ته چاه و با وجود انواع حرام خوری که از آن بد بخت سرزده بود بخافان همایون بجان بخشی او اکتفا ننموده جمیع اموال و اسباب او هر چه بود مع باغات و منازل و عمارات که کلیها میشد بنجیه را با او بخشید و بر این مکرمت عظمی کنیز (۳) را که سراز گریبان انتقام بر آورده دعوای کلی با او مینمودند و از

(۱) تعیین - (۲) خودش شد - (۳) جمعی کنیز سراز گریبان -

مردم نقود و جنس که گرفته بود منع فرمودند و امر معلی صادر شد که هر که سندی از و دارد و موافق شرح شریف دعوی نماید و آن مذبذوم العاقبه از خوف غارت مال و بیم جان که اشد و اصعب از همه بود نجات یافته حیات و سامان بسیار را غنیمت شمرد و مقرر شد که او را به بندر معذورده میچلی پتن برده بر بالای کشتی سوار کرده به بندر حباسی روانه سازند تا این شهر و مملکت از لوٹ و جودنا محمود او پاک باشد و او جمیع اموال و اجناس خود را نقد نموده به بندر مذکور روان شد و حسب الامر بالای کشتی انداخته روانه نمودند و محرر سوانح عہد خسرو سلیمان جاہ را در شب کندن چشم آن بدبخت این تاریخ بخاطر رسیدہ بود مرقوم نمود - قطب شادان کنده چشمان او پس - شاد عبد الله ما کند چشمان او پس - کردند چشم از سر او پس حرا مخور این تاریخ بطریق تمیہ واقع شدہ ہر گاہ عدد چشم کہ سر صد و چہول و سہ است از عدد سر او پس حرا مخور جدا کنند ہزار و پنجاہ باقی میانند امیدوار بحق سبحانہ تعالی چنانست کہ پادشاہ زمان معدلت گستر مروج مذہب ثناء عشر علیہم السلام را از زمانہ ان و ناد و لتخراہان در حفظ و امان خود بداراد بمحمد و آلہ الامجاد -

ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطۃ و رخصت

دادن حاجب ایران و فرستادن بحجابت لہمان الزمانی

حکیم الملک را بخدمت پادشاہ ایران

چون در این سال از وفور بارندگی باران حوضهای دریا مثال ملو از آب زلال گردیده بہجت افزای ناظران بود خصوصا حوض شہر حیدرآباد جنت نہاد کہ انہار آب از کوه و صخر جاری شدہ داخل آن میشود با وجود آنکہ از پایان حوض نہری عریض اخراج نمودہ اند کہ آب فراوان از آن روان شد برود خانہ کنار شہر کہ جانب شمال واقع است می ریزد مع هذا دریا بست لبالب از آب شیرین کہ تحت آن جانب شمال باغات پراشجار است و زمینہای سبز و خرم فرح افزا و عذیرہای آب لطیف غمر دا جایما واقع و جانب جنوب آن

باغیست و سبع و عمارات عالی در آن ساخته شده و در این زمان محل اقامت حاجب ایران بود طبع اقدس اعلیحضرت خافان سکندر اقبال مایل بسیر و تفرج آن حوض گردیده امرا علی نافذ گردید که امراء عالیقدر و وزرای ذی اعتبار در اطراف حوض استعداد چراغان نمایند پس منسوبان ایشان سه جانب حوض را چوب بندی بارتفاع بیست ذرع نموده بطرحهای غریب و صورتهای درختان و جانوران مثل شیر و فیل و غیره و طاقها آراستند و کشتی‌ها در آن دریا انداختند که در شبهای مقرر بر آن چراغان نمایند اگر چه در سنوات سابق بر اطراف حوض چراغان کرده بودند و بیان آن در محل خود کرده شده اما در این سال تکلفات و رواید بسیار واقع شده و بیان آن لوازم (۱) بود بونا بر این از تکرار مند شده (۲) کمیت قلم سوانح رقم را در ساحت تعریف توصیف آن بچولان درمی آورد بالجمله بعد از اتمام لوازم چراغان اعلیحضرت خاقانی در نهم ماه شعبان بآداب سواری از دولتخانه عالی برآمد متوجه منزل عمده الحجاب امام قلی بیگ حاجب ایران شدند مشار الیه منازل رازیب و زینت داده بفرش نفیس و تکلفات گوناگون آراسته خود بجای دیگر نقل نموده بود از دربندان باغ پیاپی انداز محمل و زربفت تا جای که نواب اشرف اقدس از سنگاسن زرنگار فرود آمدند خوی (۳) گسترایند کرسی (۴) و تحت سلطنت قرار گرفتند طبقهای زر تار کرد و تحف و هدایای مرغوبه گذرانید و بعد از فراغ از مجلس پالکیهای حرم محترم بقانونی که در سواریهای سابق مرقوم شده رسید در منازل حرم محترم قرار گرفتند و شب دیگر امر معلی نافذ شد که چراغان و آتشبازی نمایند پس اطراف حوض را بنوعی که چوب بندی نموده بودند چراغان کردند و کشتی‌های پر چراغ را ملاحان در میان آب بگردش در آوردند و طرفی که مقابلی عمارات عالی بود بالای سده حوض مقدار هفت هشت هزار گز زمین را به ارتفاع بیست گز بطرحهای دلکش چراغان نمودند و آتشبازی بسیار از اقسام گلرین و مهتاب و غیره

(۱) آن از لوازم - (۲) نیدیشیده - (۳) یعنی پارچه سرخ آبریشم -

(۴) چون بر کرسی -

در میان چراغان سوختند - (قطعه)

اگر بزش که بس گلها شکفته عیان اندر شب تیره گلستان
چو در مهتاب افسرده چراغها ز مهتابش نموده ماه تابان

و همچنین جانب شرقی که پایان حوض است و صحرا و سبز زار قریب
به پنجهزار گز مسافت چوب بند کرده بودند چراغها برافروختند و آتش بازیای
بسیار کردند و جانب غربی که متصل به شهر است بر نسبت دو ضلع مذکور
چراغان و آتش بازی نمودند الحاق چراغان شد که دیده ماه و کواکب آنچنان
چراغانی در عهد هیچ سلطانی ندیده - (قطعه)

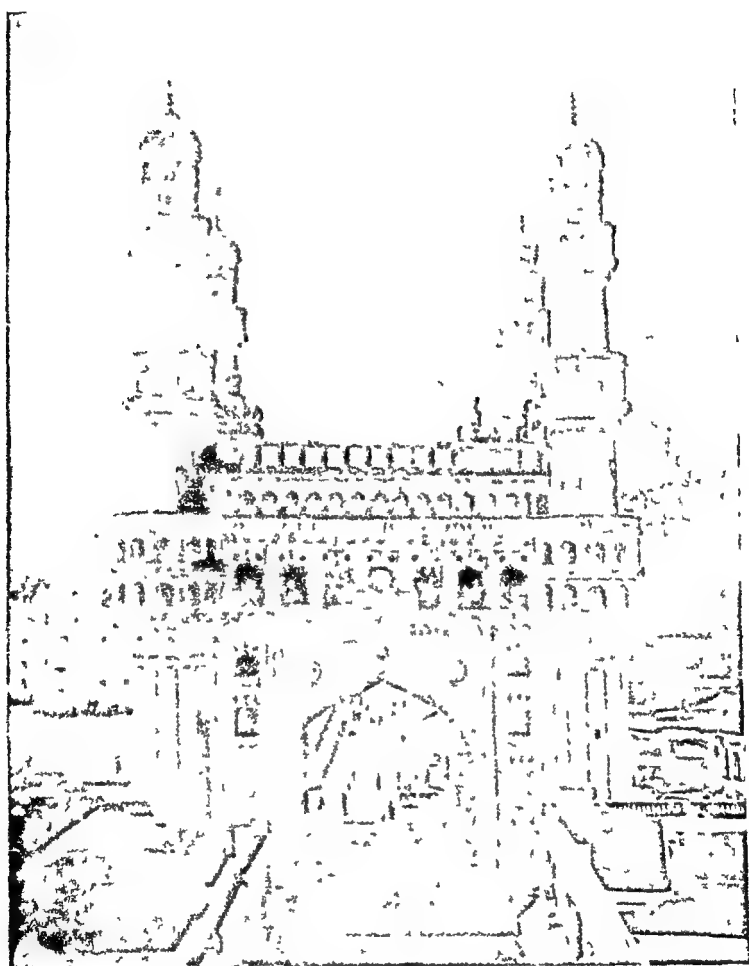
چراغان فلک تاریک گردید چو روشن شد چراغان شه نشاء
سپاه خود فرستاده است خورشید چو وقت شام رفت از خدمت شاه
چراغان سر بسرا جزای مهرند که روشن تر شدند از انجم و ماه
چراغان چون کواکب حمله چشمند که تا بینند بزم شاه دلخواه
همه افروخته رخ همچو انجم همه خورشید و ش در این طربگاه
عکس این چراغان آتش و آب یکجا جمع شدی حسروا (۱) کرا

اعلی حضرت خاقان سکند آئین تماشا بین آنچراغان کواکب قرین گردیدند
و خلایق چون مور و ملخ بر اطراف ایستاده تا سر ساعه تفرج آن چراغان
را در شب تار از یمن عیش و عشرت شاهنشاهی دیدند و روشن ساختند
و بدعای از دیاد عمر و دولت روز افزون اشتغال نمودند و بعضی (۲) از شعرا
قطعه را در تمریف چراغان و مدح پادشاه زمان بنظم در آوردند و مور و عنایات
پادشاهی شده اند و چون روز شد امر معلی شد که فیلان و مردم شناور در آن
دریاچه شنآوری نمایند و در عرض آن حوض که زیاده از سه هزار درعت
قیلان و خرطومها از آب بر آورده مانند کودها روان شدند و شناوران
مکثر (۳) عرض و طول آن آب را شنا کردند از جمله بعضی زنان بودند که
سر تکب این جرات شده بودند و نسبت با ایشان بیشتر احسان واقع شد و این
نیر تفرج فرج انگیز بود و همچنین شب دیگر امر شد که چراغان نمایند در این

(۱) جبر - (۲) بعضی - (۳) مکرر -

شب نسبت بشب گذشته چراغان بیشتر کردند و در صحرا و بلندی جانب مشرق چند جاهیمه بسیار جمع کرد (۱) و روغن در آن ریخته آتش زدند خرمن خرمن آتش مشتعل در آن صحرا و بلندیا نمایان شد و آن نیز تفرجی بغایت دلپذیر بود و به نواب علامی اشاره شد که حجاب پادشاه ایران و شاهزادهای هندوستان را طلب نموده در عمارتی که کناره دریاچه واقع است با ارکان دولت تماشایین کردند و تمامی حجاب به تماشای دلکشا بهره مند و مسرور گردیدند و خلائق از اطراف و جوانب شهر به تماشای آمده بودند و سیر این چراغان تا دوپهر شب کشیده و روز دیگر نیز در آب افیال و همه حیوانات و صیادان و شناوران شنا میکردند و صید ماهیان می نمودند و شب سیوم نیز چراغان فرمودند در این شب بر چوب بندی و بر همه لوازمات افزوده بودند که به بیست گز دیواری از نور پاشیدی (۲) از پائین تا بالا يك شعله آتش مینمود و از میان آن اقسام آتشباری نمایان در روی آب و در زیر آب همه چراغان نمودار بود و اطراف حوض دکان و بازارها آراسته با (۳) صیاح خلائق بسیر و گشت مشغول بودند و بعد از تفرج چراغان و سیر باغ متوجه رخصت دادن حاجب پادشاه ایران شدند و مبلغ سی هزار هون نقد و جنس انعام با و مرحمت نمودند و در مدت شش هفت سال در شهر فیض بحر بود سالی دوازده هزار هون مشاخره مرحمت مینمودند و فربه که هر سال دو هزار هون حاصل آن بود عنایت فرموده بودند و این مبلغ سال بسال و رای مشاخره به او واصل می شد با احسان و اکرام دیگر چنانچه در مدت اقامت قریب یکصد و پنجاه هزار هون که بیست هزار تومان عراق باشد خارج افیال و اسپان و تشاریف که با و مرحمت گردیده و اسمعیل بیگ تحویلدار و منسوبانش هر چه از احسان و اکرام پادشاهی چه از عمر تجارت و معامله مبلغهای کلی به مرسانیده صاحب سامان شده بودند بالجمله عمده الحجاب کامران و کامیاب مرخص شد و قبل از این خدمت پادشاه ایران تا مزد جناب لقمان الزمان حکیم نظام الدین احمد جیلانی مخاطب بحکیم الملک شده بود چون بدو لخواه مراجعت نمودند مشارالیه را به تشریف و آخره این خدمت و الاسر فراز

گردانیدند و تحف و هدایا از اقبسه و امتعه نفیسه متنوعه و قلمکارهای پرتشنگار که با زربفت قیمتی برابری میکرد و مرصع آلات مرغوبه و جواهر قیمتی از الماس و یاقوت و غیره که برای شاه ایران با تمام رسید بود جمیعاً تحویل جناب اتمان الزمانی نمودند و بجهت مایحتاج سفر مشار الیه مبلغ سی هزار هون از نقد و جنس مرحمت نموده چند نفر از سلاحداران کارآمدنی و مردم امین بخد متش تبین فرمودند و الحق توجیهاتی که نسبت بحجاب پادشاهان ایران که آمده بودند و حجابی که از اینجانب رفته بودند واقع نشده بود و این نوع احسان و اکرام شاهانه باعث از دیاد عظمت قدر و افزونی جلالت سلطنت است زیرا که نامی پادشاهان جهاندار و جهانداران گیتی مدار در خور همت باند و سخاوت افزون از چند و چند (۱) ایشان در دفتر روزگار و اوراق لیل و نهار مثبت و برقرار است چه حاتم طای که مرد اعرابی صحرائشین بود دوام بقا و بقای دوام خود را در درازنایابدار دینا ببود و کرم یافته ابواب بذل و احسان بر روی جهانیان کشوده داشت اگر پادشاهان جهم حشم که فرمانروایان عالم اند و هر يك از ملازمان بارگاه ایشان صد چند حاتم اندوخته بمرکبان و حاصل جهانرا برای تحصیل سرمایه عمرابدی و حیات سرمدی صرف نمایند مستبعد نخواهد بود و بی گزاف سخن سرایان و لاف عبارت آرایان اعلی حضرت خاقانی را بهمت عالی نهمت مصروف آنست که مآثر افعال پسندیده و نتایج اطوار حمیده و ذکر صیت سخاوت بی نهایت و شهره جودنا معدود ایشان تا قیام قیامت درالسنه و افواه عالمیان مذکور و در بطول (۲) صحایف احوال سلاطین ضرب المثل مرقوم و مسطور باشد بالجملة حاجین مکرمین با جمعیت تمام بجانب بندر و ابل روانه شدند که از اینجا به بندر عباسی بروند و پسر جناب حکیم الملک را که از صفاهان آمده بود در سالك مجاسیان حضور سرافراز نمودند و او را بآئین پسندیده که خدا کرده در منزل پدرش مقرر فرمودند و چون شب عید برات نزدیک رسید جشن شب برات و آتشبازی و چراغان این شب متبرک در دولتخانه نسبت سنوات سابق مقرر شد که بکنند و محرر سواخ عهد پادشاه فاقانی اراده داشت



چارمینار

که تعریف مجلس آرای و شرح قواعد و رسوم عیش و عشرت و توصیف آتشبازی این شب متبرک به نیجی که هر سال میشود تحریر نماید که مرحومی ملاحمزه صفاهانی که از زمره کاتبخانه عالیّه بود داستانی در تعریف قصر و مجلس آرای این شب و بیان چراغان و آتشبازی نوشته چون داستان مذکور منظور انظار ملازمان بارگاه سلطنت دستگاه شده بود بنا بر امر اقدس بجنسه همان داستانرا درین مقام ثبت نمود -

صفت چراغان آتشبازی که باهتمام بندگان اشرف در شب برات سر انجام یافته و ذکر بعضی از عمارات دولخانه عالیّه مبارکه جفت (۱) بالمیامن و السرور

از آ اب حمیده و رسوم پسندیده شهریار مشتهری آثار جمشید شان خورشید نشان قضا فرمان سپهر امکان برگزیده حضرت رب العزة المقلب بظل الله سلطان عبد الله قطبشاه خلد الله ملکه و دام اقباله جشن لیلۃ الابرار است که ولادت باسعادت امام منتظر قائم آل خیر البشر خاتم ائمه اثنا عشر صاحب الامر و الزمان علیه و علی آباءه التحیه و للسلام در این شب اتفاق افتاده و آنحضرت از غایت خلوص اعتقاد و ولا و نهایت تشیع و ولو (۲) بدو دمان خیر المرسلین و عترت امیر المؤمنین صلوات الله علیهم اجمعین در تعظیم و تکریم این شب مبالغه بسیار دارند و آنرا ثانی شب قدر و تالی (۳) روز عید گردانیده پور از ادای عبادات خاص که در این شب متبرک بطریق اهل البیت علیهم السلام منقول شده از اغسال و صلوات و اذکار و او را د و مزید بر آنها تصدقات و بخیرات که موجب برکات دینوی و درجات اخرویست در احتیای مراسم افریدن حشم و سلاطین عجم که مؤسسان قواعد سلطنت و واضعان قانون شریعت و دولت اند سعی بلیغ میفرمایند چه این معنی مقرر است که بناء دولت با اعلای اعلام شریعت استوار است و قواعد دین بقوانین سلطنت پایدار و رعایت هر دو بر خسروان جهاندار سلاطین کامگار فرض و عین (۱) حفت یعنی احاطه کند - (۲) ولوله - (۳) یعنی قائم مقام -

فرض بنا بر نظم سلسله ظاهر و باطن و انتظام قوانین صوری و معنوی متصل
 باین شب متبرک چند شبایزور بخش های جمشیدی و بزدهای افریدونی
 و چراقهای بدیع و آتشبازی های عجب زینت بخش افلاک و انجم و فرح
 افزای خاطرهای مردم میشوند چه در بیرون دولت خانه همایون و چه در
 اندرون آن بقعه میمون بادور و نزدیک در روز و شب تاریک کامیاب
 حضور و سرور تواند شد شبی که جشن مسرت افروز اندرون منازل اعلی سر
 انجام یافته بود همه دل در آرزو بستم و همه سر پیادهوس سپردم و از بیت
 امیدوار بودم که دیده را از خاک آبنزل کحل الجواهری سازد و دل را از تماشای
 آن بزم مفرح القلوبی پردازد و این سود چون مارت رسید و مردم کثردم گزیده
 پهلوی و ازین سو بدان سو حرکت می کردم چه طریق حضور یدان مقام امن
 و سرور بغایت مسدود بود و وصول بدان مجلس انس متعدذ الحسول و نزدیک
 بود که سپاه یاس و حرمان بردل ناخن آورد نیز ضمیمه آمال و علاوه امانی
 دیگر ساخته حصولش را از قیل محالات و مقوله منتعانت شمرد غافل و بی خیر
 از این معنی که یکی از مقربان بساط قرب قدسی مناظر شیخ محمد طاهر که
 بر این تمنی فی الجملة مطلع بودند بنده نوازی را پیرایه روزگار خود ساخته
 رخصت احضار این داعی را از ملازمان این آستان حاصل کرده و از مخلصان
 حضور دیوان اعلی شخصی خجسته بی مبارک قدم بطلب این کینه نامزد گردانیده
 در آن حالت که هنوز حشاشه (۱) از شخص امید باقی بود رسید و بشارت حضور
 رسانید کار ساز عباد را سجده شکر گذاردم و بخت را مرحبا گفتم و مترجه
 گردیدم چون از بازار میدان دربار گذار افتاد از ابنوه و غنله معشر بشروزنده
 پیلان کوه پیکر شیاطین جثرو باد پایان صر صرتک آتش گهر نسیب و ازد عام
 احترای محشر و فرع اکبر راستی و ناچیز پنداشتم و دول وهر اش را امن
 و سکوت انگاشتم بلطایف الحیل از تصایق (۲) آن عرصه گذاشتم چون
 بدروازه دولت خانه رسیدم فتح الباب فتوحات بر روی خود مفتوح دیدم

(۱) یعنی رمق حیات - (۲) تنایق -

بطلبیم آن عتبه و بجدّه آن کعبه چنین (۱) را رشک قمر مرآت سکندر گردانیدم و چون از سجود بقیام باز آمدم از مواجهه بخت و اقبال تسلیم کرد و ندر از زمین و یسار سعادت و توفیق تمهینم گفتند سروش در گوشتم گفت و خردانگشت بردوشم زد که در شور زیاده ملتفت مشو که کینه مجاوران این آستان و کنبه (۲) ملازمان این خاندان اینانند کمتر از ایشان در این سرانه بینی و بهتر ایشان بسیار بینی در شدم و تابشگاه رسیدن هر ساعت بساحتی در آن میدانی و هر لحظه بایوانی و هر دم بدرواز و هر نفس بمقام تازه عبوری افتاد و در هر محل جمعی از سلاطین ارش هر رستم کمان قارن توان وطن گزیده همه چون بخت شهنشاه بیدار و مانند مغر خرد هشیار مستغرق در لباس همیت و یاس مشغول بحراست و پاس بعد از سیاحت و مساحت آمانازل و مواضع در جانب مغرب از دور نوری دیدم ساطع به هیأت صبح صادق بدامنه افق بسته و رنگ سیاهی از چهره شام شسته آیت و اللیل اذایغشی فراموش کردم و بقلم نور و النهار اذاتجلی بریاض دیده نوشتم سوره و اشمس خواندن گرفتم و هر ساعت آن نور در طول و عرض زیاده میشد و به سمت الراس مایل میگردد حیرت زده گفتم اول شب (۳) طور صادق غریب است و طلوع خورشید از جانب مغرب بعید چه حالتست گفتند این نه ظهور صبح و طلوع خورشید است بلکه شعه (۴) انوار شمع و مشاگل جشن گاه پادشاه عصر است بشتاب (۵) که عنقریب بدان بزمگاه رسی دقایق ادلاک و درجات نجوم بشناسی بشتافتم تاپای حصار قلعمانند رسیدم باره دیدم صد باره از سد سکندر بدتر شرفاتش با کنگره چرخ اخضر برابر پاسباش باز حل هدم چونک زنش باجوزا توام و این حصار بر سر میدانی مربع مستطیل واقع بود و برد و ضلع طول آن باغهای در غایت طراوت و نهایت زهت هر قطعه اش چون نقش جهان و هر چمنش چون گلشن رضوان کرد خزان بردامن اشجارش بنشسته فیض بهار از عذار ریاحیش بگسته (۶) از فروغ نور بزمگاه معاینه نقطه مشرق را بر سمت راس دیدم و روضه ارم را در تحت

(۱) جبین - (۲) کنبه - (۳) اول شب طلوع فجر صادق - (۴) شعشه - (۵) بشتاب - (۶) نه گسته -

قدم و ساحت آن میدان از عکس نور چون صفحه کیهان و پرتو ماه تابان در بر سطح عمان نظری آمد بربك گوشه این حصار کریاسی دیدم و در آن کریاس (۱) دروازه عالی و در اندرون دروازه مری گریوه شکل هویدا باشارت نیامد (۲) توفیق چون فکرت اولوا لالباب و دعائی (۳) مستجاب بردرجات آن گریوه عروج نمودم و آن مدارج بقدم اجتهاد در نور دیدم تا پیام آن بنای رفیع برآمدم فضائی دیدم که صد نبی طور در آنجا موسی صفت برخاک افتاده و هزار کلیم از ید یضاه فراموش کرده از هوش رفته در هر قدمی چندین خلیل بتکراه هذاربی مشغول شده و از لا احب الاقلین غافل ماند و زمیانش چون جبهه خورشید حسیاتش چون دیده مشتری و ناهید سیمرخ زرین بال بدین منقار نورنیر با آن کوکبه از شعله نور چون مرغ در شب دیجور بر زمین افتاده و خفاش وارد رز اوید خول خریده (۴) و ما دشعل و ار که سرخیل مواکب کواکب است و آن شب دم از خرمن نور میزد پروانه سان بر کرد هر تپش گردیده چشم چون خورشید خیره شد عتای خسرو از دست یفتاد از پای در آمدم و رقم حیرت بنشستم و از خود چون ظلمت ز نور بگستم گفتم سبحان الله آسمان را بر زمین گسترده اند یا وجود نابود مرا بر آسمان برده اند باز گفتم هیچ کدام نتواند بود چه آسمان را کوکب معدود است و ثالث نیر پیش (۵) مقصود اینجا ستاره بی قدر و وجود است او خورشید و ماه تا معدود و زمین را خود گنجایش موکب يك کوکب نه چگونه برج چندین ثواب و سیار تواند شد الباقی (۶) مکرم که خضر خرد و مسیح ادب بسروقتم افتادند و دیده را امین و خردی بگزین کرامت فرمودند و بامن گفتند این جشن گاه خدیو عرصه دکن است که زمین بسیط از حریم تعظیمش آسمانه ایست و آسمان محیط از قصر جلالش آسمانه اکنون ملازم خرد باش و حافظ را نیک محافظت کن و به تماشای بز هوش دیده و رشو

(۱) یعنی بالاخانه - (۲) تائید - (۳) چون فکر اولوا لالباب و دعای -
 (۴) خزیده - (۵) ثالث نیرین مفقود - (۶) محاوراتی -

که نظیرش جز در جنات اعلی که شست چمن مرغزار عقبی است نخواهی دید دیده بتالیدم و از جابر جستم از روی بصیرت بزم گاهی در نظر آوردم و چراغانی تماشا کردم که چراغان خسرو انجمن آسمان در جنب آن چون چراغ نیم مرده آسیا (۱) بان پژمرده و بی نور مینمود زبانهای نور ساطعش چون انفاس مسایخ (۲) ثوابت مرصوده را چون خال برص از چهره کردون نحو میفرمود و در مواضع متعدد چراغدانهای سیم اندام زرین فام از فلزات گوناگون منصوب همه در ارتفاع باس و سهی همسر و چون چنار کهن و درخت نارون تنومند و شاخ آوروهر شاخی چندین شعبه در هر شعبه شمعهای کافوری مثنی و مثالث در باغ افروخته عطف و خمیدگی هر دوحه چون حمایل جوزا و چراغهای هر شعبه چون مشعلهای ثریا هیئات مجموعی هر درخت چون نخل ایمن بر نور یا در عین تپلی حیل و طور و دیگر چراغدانها از جنس مذکور و چوب بندیها که برای این مهم ناگزیر باشد از حد حصص و حیز عدد افزون چون از نظاره اینها بهره ور گردیدم در وسط آن فضا بدریا چو وارد شدم که از غایت غرارت و عذویت جیحون و سیحون راسر بصحرا داده و دجله و بغداد را چون نیل مصر انگشت نیل برقفا کشیده و برخاک ادبار نشانده سطحش از صرح بحر (۳) و حکایت میکرد و زلال حیات بخشش از تسنیم و کوثر روایت مینمود در ازش افزون از میدان اسپ تیز گام پهنایش زیاده از پرواز مرغ سهام کشتی هلاک (۴) اسنان درابر که (۵) هاله نمای بگرد (۶) سیما چون قمر در فلك مدویر (۷) در دوران و جمعی از و شاقا سرای چون ثوابت نورانی در آن سفینه ساکن و شادان و بر اطراف این منجره (۸) باغچههای سبز و خرم مشحون بانواع ریا حین و گلهای رنگین که اگر وقتی عقل از استشام یکی در کاخ دماغ مدهوش افتادی هم از بوی و رایحه دیگری بهشیار شده افاقت یافتی و در يك ضلع این بحره (۹) ادوات و آلات آتشبازی مهیا و آماده کرده بودند و چون

- (۱) یعنی غمگین - (۲) مسیحا - (۳) کنایه از آسمان - (۴) هلال آسا - (۵) در برکه - (۶) یعنی کهکشان محره - (۷) تدویر - (۸) بحره - (۹) بحره -

چند گام از این حوض بگذشتم بحوضی دیگر رسیدم مشرف بر حوض اول
چون دیده عاشقان مالا مال و لب ریز و در ضعاو بها روشن تر از ضمیر سالک
شیر (۱) تختهای ساج چون الواح کشتی نوح در میان انداخته شمعهای
خورشید تابش بر صفحات آن الواح تعبیه ساخته و فواره از وسط حوض
در نهایت جهندگی و استوا و اتصال اجزا چون تیر دعا بر سینه آسمان نشسته
و چون خط شعاعی از دیده منجم بمرکز کوکب پیوسته و بر یکطرف این حوض
لولیان لیلی صورت نامید سیرت عذرا صفت شیرین حرکات خنیاگر نغمه سرای
بلبل ادا بالباسهای طون و پیرایهای (۲) مرصع چون سرو و شمشاد در چمن
ارم دور و به صف کشیده نشاط فرمای نظار گیان و شوق افزای همگنان بودند
و سنجرزمرمه و انجاز نغمه مرغ را در هوا و وحش در چرا آرام میدادند
و بزخم مزمرو مضرب سنگ ریزه را از قدر حوض پیر سرآب چون حباب
جلوه گرمی ساختند و در این مقام خفای فسیح در زیر چل ستونی چوب پوش در
آورده رعایت (۳) رفعت مشتمل بر ستوهای ساج در نهایت راستی و بلندی
و سرافرازی گردن کشی تخته بر سر ایوان کسری شکسته و حل منار اصطخر
را چون ارم دات العباد از پای در آورده ابروی سدیر و خورنق برخاک بهرام
گور ریخته خاک قصر بمن برباد دغا (۴) داده آتش غیرت ذرکانون صفت بی
ستون افروخته و روح پرویز را چون آثار فرهاد سوخته و بربك حدش سفته
بر آورده مشرف بر ساحات این ایوان در نهایت رفعت و وسعت و صفا و پاکیزگی
زمینش از فرشهای بوقلمون و قالیهای بفلاطون برار تنگ مانی و تصویر بهزاد
خنده زده در اندرون این صفت صفت دیگر و بر بالای آن غرة خوش هوا
صاحب فضا در پیچه و مخرجه اش مهتاب شمال و ممر صبا ناظر بر صفت و ایوان بزرگ
و محجری از از تاب (۵) بل از گوهر آفتاب بر موضع فصل مشترك آن غرة
قرار داده که بمشاش (۶) فروغ صبح صادق را باشاهدی روز را بشام رساننده
و پادشاه ستاره سپاه در آن غرة چون مهر عالمتاب دریت الشرف و مشتزی

(۱) شب خیر - (۲) پیراهنهای - (۳) در غایت - (۴) برباد فنا - (۵) زر ناب
(۶) بلعائش -

در اوج بر مسند اقبال بر آن محجر تکیه زده و نزدیک مسند عزت دستور مملکت و
 عشر سلطنته که اختر برج سعادت و گوهر درج سیادت است و دانش آصف
 بارای ارسطو فراهم آورده و کار سیف و ستان بقلم دوزبان حواله فرموده و چون
 برجین بمقار نه خورشید و قمر ثبت ناهید با سکندر وقت و سلیمان عهد ناظر و
 مجلسیان خاص که بحقیقت منتخبان هفت اقلیم اند و هر یک در فضل و ادب بزرگی
 مشارالیه و قطبی مدار علیه بقدر مرتبه و حالت بنظری ملحوظ و بنیاتی مخصوص
 ایستاده و نشسته و از همه عجب تر آنکه بنای عمارات رفیع و اساس این دریا چرای
 و سبب صحن چمنها دلکشا و ساحت آن فضای عشرت پیرا چنانکه متعارفست
 نه بر سطح زمین اصلی واقع بود بلکه بفرمان قهرمان خاطر آگاه و پادشاه همت
 کیمیار ثبت دریا بسط گردون رفعت آن پادشاه سکندر منش کسری روش
 سامان رصد بند مند مسرو آن عرصه را که تقریباً بعرف میزان عراق سی صد
 جریب باشد اختیار کرده سراسر آن را بطرز چهل ستون عمارات بیهمت بیوتات
 پرداخته اند و اصل و فرع آنها را بستگ صرف و آهک خالص استوار ساخته
 مجموع را مسقف گردانیده اند و پست و بلند سطوح بیرونی آن سقفها را
 بمصالحی که مانع نفوذات تواند شد هموار و مستوی ساخته و بعد از تسویه و
 تسطیح چندان خاک مشکین (۱) بنام عذیر اندام یا کوزه اجزای انجمن فعل (۲)
 افتاده که طبقات زمین با اطباق بهشت برین برابر آمده (۳) مفزس نهالهای
 طوبی همال و گلها بآتش رنگ خورشید تمثال گردیده و از مسافتی بعید
 و بقوانین هندسی و اعمال اقلیدسی جدول آبی حیات افزا پوشیده از نظرها
 بمشابت جوهر روح در کالبد خاک در آورده و چون فیض سخاوت و رحمت و هاب
 بمواضع متعدده در آن منزل مستولی ساخته جنات تجری من تحتها الانهار با حسن و جمعی
 نقاب خفا از چهره برداشته روی بجهان نیان نموده پس از این تقریر دلپذیر روشن شد
 که سطح اعلائی عمارات تیمانی زمین بر کها و اصل چمنهای منازل فوقانیست
 وزیر آنها بالتمام خالی است چنانکه کوچه‌های عریض طویل که هر یک مضمار

(۱) فام - (۲) نقل - (۳) مغرس یعنی جائے نشاندن اشجار -

مسابقت تواند شد در آنجا نمودار شده و حیوانات قوی هیکل ضخیم حبه بلند قامت چون قبل و شتر باراکب هنگام احتیاج باسانی و آسودگی در آنجا تردد مینمایند الحق بدین اسلوب قصر دبستانی و بدین نمط حوض و ایوانی از آثار صاحب دولتان روشن ضمیر و عالی همتان عالم گیر سیاحان جهانگیر نشان ندارد اندو این اختراع بدیع خاصه فکر بلندوزاده ضمیر نورمند ابن گلدسته چمن اقبال است چه نقشی بدین شگر فی از کلك فکرت و دست قدرت هیچ يك از ملوک سابق بر لوح وجود رقم هستی پذیرفته قبل از مشاهده چون اوصاف آن کار نامه سنین و شهر که کعبه نو بهار و قبله فرخار (۱) است استماع می افتاد و هم غلط اندیش کج رفتار از قبول آن در مضیق تعجب افتاده بوجودش اعتراف نمینمود بعد از امان نظر خجالت زده از آن مضیق بر نیامده بحسب حیرت انتقال فرموده القصه بعد از ساعتی از موقوف جلال ایشان و آتش (۲) دست بابلی نسب جاد و کار رخصت یافته شروع در مهم نمودند اول ابتدا لوورب (۳) ماهتابی چند کردند بسیار شبیه بماء مقنع بلکه پرتو هریک آتش در چاه مقنع و ماء مزود (۴) او میزد حنیاد فروع این مشعلها مهتابی اسم بر چشم شعری شعار سهیلی انوار علاوه انوار سابق شده مضمون نور علی نور بوضوح پیوست بعد از آن نخبه های هوای چون آه عاشق و شهاب تاقب از آن عرصه مشرق اصارت راه گردون پیش گرفت در عین صعود دیده بهرام رامیل آتشین کشید و چون صاعقه از غایت حدت تاج کیون و پاره ناهید بگداخت و قلم عطار دود فتر مشتری پاک در هم سوخت و بر سینه قرقیایای داغ بر افروخت در همین گرمی آتش ذرات دوات دیگر زدند ابتداء دودی ظلمات آسمان مرتفع شده آینه روشن هوا را سیاه و تاریک گردانید و چندان صداها را عجیب و آوازه های غریب و آتشیای نوب غریب و زبانه زدن گرفت که طنطنه کوس رعد و صدای صور اسرافیل ضعیف تراز ناله نای و آواز طنبور

(۱) فرخار یعنی بتخانه و شهره در ترکستان - (۲) ایشان آتشی - (۳) به و قادت یعنی مشتعل و روشن کردن - (۴) مزور یعنی نقلی و مضوعی -

بگوش میرسد و التهاب زبانه آتش زیر صاعقه انگیز برق از شرار قداحه شبان
 در روز برف و باران بی فروغ نریختم (۱) می آمد بلکه چون فروغ کرم شب
 تاب و طغین و باب محسوس میشد آیت صاحب علامت فیه ظلمات و رعد و
 برق بچملون اصبا بهم فی اذانهم من الصواتق حذر الموت از آن واقعه حرف
 کنایتی و واقعه سرگذشت کلیم کریم که فلما تجلی ربه للجبل بفعله دکا و خر
 موسی صاعقا از آن زلزله اسم اشارتی طشت نیلگون فلک چون طاس غرایم
 خوان صاحب طاین و کره زمین چون مرد مصروع خداوند آئین آمد مردم
 رمیده و عقلها شمیله گشت مسرع نظر که بمشابت تیرهای هوای (۲) قدم
 رنجبه ساخته بود هنوز بر زمین قرار نگرفته بود که بر حواشی جوض بزرگ
 معاینه دید که طرفه العین بقامت یک نیزه دیواری از شمع و چراغ هویدا شد
 تو گفتی بر زمین بلور حصار از نور است بپایه عرش برمین اتصال جست
 چنان در آئینه متخیله بر تو افتاد که مگر کوه آفتاب بعد از ارتفاع از افق نیلگون
 فلک تسطیح یافته بهیات ترسیع (۳) در آمد و مریخ لوبهت سیرت آتشی مزاج
 از آن حرکت بر آشفته بکمال ملال و تیر شهاب آنرا بر جاس و هد دلف ساخته
 و بادبان رمایه چون زره خود و عیبه جوشن خویش لحث و چشمه چشمه
 گردانیده حاضر آنرا مسرت بر مسرت بر حیرت افزود چه آن حرکت و صفت
 از آتشبازان دیگر بلاد که ترسموع شده و مشاهده رفته بود هنوز التهاب و امارت
 اصلی آنها باقی بود که از بیرون دولت خانه در موضعی که محاذی این جشن گاه
 و مطرح نظر نگار گیان بزمگاه بود گروهی دیگر از آتشبازان سمندر طبیعت اهرمن
 سیرت بیک نوبت آتش در مصالح خود زده دفعة واحدة بعظم کوه بی ستون آتش
 و دودی چون خیل صبح شام و نور و ظلام بیک دیگر آمیخته و بمثایه نور و ایمان
 و ظلمت و کفر درهم آویخته زمانه کشید و چندان شهب و سازک و نبش و موشک
 بر روی هوا بلند گردید که چو کره زهر بر چون فلک اثر مشحون از آتش
 صرف شد عیاناً که خیل شیاطین باراده ابتر اقی شمع عروج می نمودند که ملایک

باز چندان شهاب ثاقب متعاقب زبانه در ساختند در هنگام صعود آنها از غایت خروش و لمعان امارت اذ الساء انقطرت و ادا النجوم انكدرت معاينه شد و در وقت نزول كه گویا كره اثربه نشست نهاده بود از تجربه و انفصال آن شهب و رشگفته شدن آن گلپای آتش علامت اذالكبرا كب انتشرت دويدا گشت چون حراست ايزدی پاسبان آن مقام و نگهبان آن مكان است. گردی ازين مرودودی اين رهگذر دامن گيرهيح آفریده نشد و همگان در آن دود آور چون ابراهيم آرزو سياوش تا جور ياروح ربحان و لام سلام همدوش و هم اغوش بردند القصه در آن واقعه شان نزول سورة واقعه و سورة نور چون آية الليل و آية النهار معلوم خاص و عام و دور و نزديك گرديد و من انا انزلناه في ليلة القدر تكرر ميكردم تا آخر سلام وهي حتى مطلع الفجر برخواندم و در جشن گاه بعباد نگاه شتاقم و از ادای فرضيده از حضرت آلهی دوام دولت بقای ذات اقدس شاهنشاهی مسألت نمودم اميد كه ذات بي مثالش در كيف حمايت ايزدی سالهای نامتناهی فيض بخش جهانيان و كار ساز زمانيان ياد ببحرمت التی و آية الالمجاد برب العباد .

(ذكر سواری اعلیحضرت خاقان سكندر صفات

به بعضی از قلاع و ولايات)

چون از عيش و عشرت شب برات و ایام عيد فراغ حاصل شد از خاطر قدسی مناظر اراده سواری ظهور نموده از دولت خانه گیتی نشانه برآمده عنان توجه به باغ لشگم پلي منعطف فرمودند و در آنجا دو روز و شب بسربرده و باغ اهل كه قطعه ایست از بهشت آنجا نیز دو روز كامران و كامیاب بودند و از آنجا با جمعیت لشكر ظفر اثر توجه بقلعه بهونگیر فرمودند و از باغ مذکور تا بهونگیر هشت كار راه بود بچهار روز طی مسافت و قوع یافت چون بحوالی قلعه رسیدند كوهی مدور بنظر اقدس در آمده دست قدرت خالق الاشياء از يك لخت سنگ آفریده و مانند كلاه بفرق زمین نهاده و در زمان قدیم كه را جهای كفار حكران این مملكت بوده اند قلعه بر بالای این كوه ساختند اند

مشتمل بر بروج و باروی رفیع متین و صعود از اطراف آن ناممکن الا از يك طرف که راه باربك میر خطر دارد اعلی حضرت خاقان سلیمانی بابعثی از خواص بران حیل (۱) فلک مثل صعود و عروج فرمودند و بالای آن فضای وسیع بود بسر (۲) فرمودند و حقایق آنرا بنظر اعیان ملاحظه کردند قلعه بغایت استوار و حصارى سپهر مقدار بنظر ذرآمد پائین و بالای کوه و حصار مانند سد سکندر و برج مشیده بود تفرج فرمودند و روز دیگر در آنجا اقامت واقع شد و با خاصان حرم محترم سیر و گشت قلعه نموده در مرمت سامان و ما محتاج آن قلعه امر عالی نافذ شد و رعایای آن ولایت از میان معدلت خاقان سکندر منزلات مرفه الحال گردیدند و عزم مراجعت فرموده متوجه مقر سلطنت شدند و در بعض از منازل قریب بشهر امر معلى شرف نفاذ یافت که سوار و پیاده عساكر ظفر مآثر با اقبال جبال مثال و بایراق و سلاح دو طرف سمت مرور صف بسته قیام نمایند و آنروز خاقان سکندر عدیل بالای فیل سپهر تمثیل سوار گردیده مانند آفتاب عالمتاب بر سایر ذرات لشکر که در دو طرف صف بسته در فرسخ فرسخ زمین ایستاده بودند پرتو مرحمت و عطوفت افکند و یگان یگان آنرا بنظر در آوردند چون هر سال مقرر بود که بعد از عید شب برات شان لشکر حاضر در دار السلطنة میگردانند این دیدن را بدل آن قرار داده بسر داری افواج قاهره و امرای عساكر میر سیدند ظلال مرحمت بر مفارق ایشان گسترده نزدیک فیل فلک تمثیل طلب نموده به تشریف حاجی اختصاص میدادند چنانچه باتشریف چهل نفر از عظمای لشکر و سرداران نامور را خلعتهای چارنگ که متعارف بتشریف پادشاهی است علی قدر مراتبهم عنایت فرمودند و بعض را چادرها پررز خاصه عنایت کردند و بعد از آن داخل دار السلطنة دولخانه گیتی نشانه گردیدند و در مدت نه روز این سواری واقع شد چون ماه مبارك رسید ما جرای رسوم ماه رمضان و استعداد روزه داشتن و لوازم آن مشغول گردیدند و در این ماه قاضی عزیز الدهر را که از جانب شاهزاده اورنگ زیب حاجب مقیمی بود طلب نموده جناب میرزا باقرزیدی

را بجای او نصب نموده فرستادند مشار الیه در دوازدهم ماه مذکور بحوالی شهر رسید چون جلیقه مرصعی از جانب شاهزاده برسیل تحفه و تبرک مع مکتوب بحجت اسلوب آورده بود عالیحضرت چنانچه رسم بود بدو اب و اقبال سوار گردیده بجانب باغ نبی که نزدیک شهرست تشریف ارزانی داشتند اورا بحاجت ماضی تحفه و مکتوب شاهزاده اعظم را بنظر اشرف گذرانیدند به تشریف خاصه و دوسر اسب با یراق سمین سرافراز شدند و منزلی که قاضی می بود بحجت نزول پو تعین یافت و خاقان سلیمان نشان باز بدولت خانه عالیله معاودت نمودند سر بنو بتان حضور در پانزدهم این ماه میرزا حاجب داخل شهر نموده در منزل جامعین دادند و در او اخر ماه مذکور وقت افطار حاجب را در قصر یندی محل که درین زمان (۱) تجدید عمارت آن شده بود به تکلفات بسیار طلب نموده توجه و افرنسبت بمشار الیه نمودند و برنسبت حاجب سابق علوفه جهت او ابر سال داشته بهمان نهج اخراجات سالیانه او را مقرر فرمودند و بعد از رمضان نواب علامی حاجب را ضیافت نمایان کرده تواضعات بسیار نمودند و انواع تکلفات چه از مرصع آلات و اقشده و غیره که قیمت آنها مبالغه کلی میشد بمشار الیه نمودند و از همراهان او را که ده نفر بودند تبریقات لایق پوشانیدند و بمراسم حسن سلوک و ادب اختلاط او را ینایت مسرور داشتند (سانشه دیگر آنکه) چون قصر ندی محل که در زمان بادشاه مغفرت دستگاه سلطان محمد قلی قطب شاه طالب ثراه در مبداء احداث شهر حیدرآباد جنب نهاد بنا شده و سقف آن احتیاج به تعمیر داشت بسیادت و نقابت دستگاه میرزا ناصر کوتوال شهر رجوع فرمودند که تعمیر آن نماید و مبلغ چهار هزار هون دفعه اول تحویل مشار الیه نمودند که سقفهای آنرا از چهار طرف برداشته مصالح چوب و گچ جدید اتباع نموده از هر طرف پچهل ستون ساج بیست گزی ضخیم و چوبهای مستحکم سقفهای را برافراخت و نشیمنهای به تکلف ترتیب داده تصرفات موزون در هر طرف بکار برده و تکلفات و تصرفات افزوده ایوانها و نشیمنها و درها و پنجرها را بطلا و لاجورد

ورنگهای دیگر نقاشی نموده قصری در غایت زیب و زینت و کمال استکم با تمام رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان بدیدن آن قصر پر نقش و نگار توجه نموده مجلس شادانه در آن منعقد ساختند و بعد از ملاحظه آن منیر رای (۱) مشار الیه را مورد تحسین و آفرین گردانیده به تشریف خاص او را اختصاص داده اسب عراقی مع یراقی سلیمین مرحمت فرمودند و منزل عالی که قبل از این بجهت نزول او مرحمت فرموده بودند آنرا بسبیل انعام و جایزه این خدمت بخشیدند و موز و نان دار السلطانه چه از ملازمان بارگاه خسروی و چه از اهل مدرسه نواب علایی هر کدامی تاریخی برای اتمام این قصر رفیع یافتند بعض ازان مرقوم گردیده اول تاریخی که ملا قطبای ادایی تخلص که (۲) ملازمان بارگاه است یافته که - (قطعه)

عجب قصری کنار آب نو کرد شه در یادل آن قطب سرافراز
در آن نزهتگاه زیبا تر از خلد ملک باشد کبوتر و ش به پرواز
چو کردم فکر تاریخش خرد گفت (۱۰۵۰) بگوینکو تر از اول شده باز
و ملا امینای گیلانی که از زمره موز و نان دار السلطانه است این ماده
تاریخ رانیکو یافته است - (مصرع)

از لطف (۱۰۵۰) پادشاه بشد نوندی محل

و ملا برهان تبریزی که از اهل مجلس نواب مستطاب مشار الیه (۳) القاب
است در این رباعی مصرع آخر را تاریخ کرده -

چون گشت جهان ز شاه عبدالله نو گردیدندی محل بدور شه نو
معمار خرد بسال تاریخش گفت قصرندی (۱۰۵۰) محل بسان مه نو
و راقم سوانح عهد خسروی نیز قطعه مذیل بتاریخ ساخت -

(قطعه)

شاه سپهر حشمت قطب شهان عالم

کز درگاه سنجایش حاتم بود گدای

تا از فروغ رویش عالم شده است روشن

هر ذره همچو خورشید زویافته ضیای

معمار همت او قصر ندی محل را

تجدید کرد و افراخت چون آسمان بنای

کردند فرش و سقفش از نوبعد تکلف

از فرط زیب زینت شد خلد جان فزای

بادا خجسته این قصر بر پادشاه جم قدر

تا چرخ راست دیری تا عرش را بقای

چون شد مجدد این قصر تاریخ او خرد گفت

قصر ندی محل شد بجام جیان نمای

و تاریخ بسیار شعراء این قصر گفته بودند تحریر آنرا از تشویل اندیشیده
نمود او هم چنین در اندرون دولتخانه قصرها و محار را که بود همه محتاج به تعمیر
بود به بعضی از ملازمان حضور و جرح فرمودند که تازه نمایند بنا بر امر عالی
و اقبال شاهنشاهی صورت تجدید یافت و نیز برکاری جناب آصف جاهی چند
قصر عالی بنا نموده با تمام رسیده شد از انجمله طبن رفیع و وسیع پر نقش رنگار
مزین به تکلفات موفور برای قصر امان محل احداث فرمودند و اساس آن را
روی زمین چهار طبقه مرتفع ساخته طرح دلکشای طبنی مذکور در طبقه چهارم
نمودند و در نهایت زیب و زینت با تمام رسانیدند و هم چنین متصل بآن ایوانی
و طبنی قصر آلهی محل را تجدید فرموده در غایت تکلف با تمام رسانیدند و در
هر يك از این قصرها که برکاری و اهتمام عالیجناب آصف جاه با تمام رسیده
مبلغهای کلی خرج شده و محل عیش و عشرت پادشاهی گردید (ساخته دیگر)
آنکه در چهارم ماه شوال المنور اعلیضرت خاتان سکندر اقبال عزم سواری
فرموده متوجه راجکنده گردیدند و بسه منزل قطع آن مسافت واقع شده چون
بآن قلعه و کوه فلك شکوه رسیدند قلعه بنظر در آمد که بر بالای کوهی بنایت
رفیع واقع است و اطراف آن چند فرسخ زمین کوهستان بود قلعه مذکور در

خایت ممتاز و استحکام و مرور خصم و بیگانه از آن حواک صیب المسالك
 بنایت دشوار چه راها و درهای باریک دارد که دخول در آن بنایت اشکال
 است و ملک مغفرت دستگاه ملک سلطان قلی قطب الملك نور الله مرقده اول
 قلعه که بضرب تیغ آبدار را جهای کفار انتزاع نموده اند این قلعه بوده است
 چنانچه مورخین آن زمان چنان ثبت کرده اند و قریب یک صد و پنجاه سال
 است که در تصرف بندگان این سلسله علیه است بعد از آن سیر و غور آبی
 رعایای آن مواضع شکار کشتن متوجه شیر گردیده و یازدهم داخل دولخانه عالییه
 شدند (ایضا) در مقدم شوال اراده سواری فرمودند از دولت خانه عالییه
 برآمده متوجه جانب انگر فیض اثر شدند زیارت والد ماجد مغفور مبرور
 و اجداد علیهم الرحمة بالمغفوره نمودند بعد از فراغ زیارت و مراسم فاتحه مغفرت
 بآن شاهان بادین رود و جمیع ستوانیان و خدام و حفاظ و مستحقین و ساکنان
 آن توجه را از خیرات و تصدقات بهره مند گردانیدند و علیا حضرت ناموس
 العالمین نیز علیه خیرات و تصدقات بسیار بجماعه مذبوره کردند و مستحقین
 بدعای از دیار عمر و دولت مشغول شدند بعد از آن بسیر قلعه محمدانگر توجه
 فرمودند و در قصرهای عالی که در این وقت و در ازمه سابقه احداث شده
 بساط عیش و نشاط انبساط فرمودند و چند روزی در آن قصرهای دلکش بودند
 و از آن قلعه بقصد شکار بجانب جنگل محل تیلچور پنج شش فرسخ از شهر دور
 است عثمان عزیمت معطوف داشتند و در بعض مواضع و کنار آبها طرح شکار
 انداخته بجاوران شکاری باز و ببری و چرخ جانوران آبی و غیره را شکار
 فرموده نشاط افزایی خاطر انور گردیدند و در بیست و پنجم بدولت و اقبال
 بمنزل عالییه رفیعہ بشهر معاودت نمودند و شروع در میزبانی و عیش و عشرت
 سالگرمه شدند و بیان جشن در سال اول جلوس خسروی مرقوم شده است .

(سابقه دیگر این ست که)

د راوا سط این سال و فی انجام میر عبد السلام نام از خدمت شاهزاده
 جیحان مطایع شاه شجاع از جانب بنگاله پایه سر برآمده مورد توجهات پادشاهی شد

و مبلغ یک هزارهون انعام باو عنایت شد و در ضمن حجاب خدمت فرمودن قلمکاری بندر مجلی پتن و غیره نیز باو فرموده بودند بعد از مدتی چند به بندر روانه گردید و بعمال بندر فرمان مطاعه صادر شد که از قلمکاری آنچه فرموده شود از سرکار عالی اشرف با تمام رسانند و دو پالکی یکی از عاج و یکی از کچکر ماهور شده بود که تمام نماید بایراق و بندوبار طلا و حواله میر عبد السلام نمایند الغرض که يك دينار از شاهزاده عالیجاه خرج نفروود و آنچه مطلوب ایشان است همه از سرکار اینجانب سامان داده حواله او نمودند و آثار یگانگی و محبت تمام نسبت بشاهزاده عالی مقام بظهور رسانیدند و چون مقرر است که در سال از خدمت اعلی حضرت شاه جهان مرد معتد بهمت فرمودن این قلمکاری به بندر می آید در این سال میرزا صادق قزوینی مشهور بخویش رو که از ملازمان معتبران درگاه بود پایه سریر آمده منشور عطاوت پادشاهی بایکده انکشتار نکین لیل که از فرط محبت ز انگشت خود برآورده ۴ نهج تبرک برای خاقان همایون مرسل بود گذرانده مشمول توجهات شد و به تشریف فاخر سرافراز شد و فرمان معلی صادر شد که بر طریق حجاب سابق مشارالیه در بندر پارچه قلمکاری فرمایند و کارگران را بآن امر قیام نماید و او نیز روانه بندر شد (من اسوانخ) سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی که یکی از ملازمان قدیم این درگاه بود و سعادت بندگی بادشاه عالیجاه را در یافته بود و بمناسب رفیع سرافراز بوده بهمت کبریا وضع و ناتوانی مدتی بود که از خدمت متقاعد شده در منزل خود بدعای بی ریا مشغول بود در این سال استدعای رخصت نمود که خود را بشهود مقدس رساند و بقیه عمر را در آن مکان شریف بوظایف دعا بگذراند مسألت او بحصول مقرون شد و با فرزندان و جمیع اقربا از راه خشکی متوجه متبرکه گردید و نیز ملا محمد مقیم استرآبادی مجلسی حضور که مکرر بخدمت حجاب قیام نموده و بروجه مرضی طبع او را مذکور بتقدیم رسانیده جهت کبریا و عوارض کوفت استدعای رضا نمود که به کربلای معلی رفته باقی عمر را در آن مکان متبرکه بدعای ازدیاد عمر و افزونی حشمت بگذراند مسألت او مقرون

گردید و خلعت فاخر دریافت از زرد بندر مچلی پتن به بندر عباس روانه شد که از اینجا متوجه مشهد مقدس مذکور گردد (ساخته دیگر آنکه) قبل از این مذکور شده بود که سیده معظمه و عمه مکرمه با همشیره و فرزندان ایشان که بجهت دریافت شرف حج بیت الله الحرام بجانب ایران فرستاده بردند و بواسطه انقلابی که در آن (۱) بهمرسیده بود در دار السلطنه اصفهان باصیبه و حیات خود اقامت نموده بودند و پادشاه ایران شاه صفی بهادر خان نهایت اعزاز و احترام ایشان نموده منزل عالی بایشان داده انواع مهربانی و مردمی بجای آورد و چون مابین خاقان سکندرشان و پادشاه ایران یگانگی و اتحاد است آن صدر نشین سر اداق عفت و عصمت سایرین در انتمملکت خوشحال بوده عمه مکرمه جدده پادشاه دین پناه تا این عهد در حیات اند و با اهل حرم سرای آن پادشاه همبشه الیتام و ارتباط داشته اند و میدارند و در اول این سنه خبر رسید که در دار السلطنه صفاهان جهان فانی را پدر و در موده بعلم جاودانی انتقال نمودند و عمه مکرمه نعش آن سیده و والده معظمه خود را به مشهد مقدس معلى فرستاده در آروضه متبرکه دفن کردند بعد از تشخیص اسمعینی اعلی حضرت خاقان به جهت روح جدده معظمه خیمات کلام ملک علام فرموده به مستحقین و مساکین خیرات نمودند و بجهت عمه مکرمه در این حال نیز مبلغ دو هزار هون مصحوب ملا محمد مفیم مذکور و شش هزار هون مصحوب میر محمد صالح قی بابعض تشاریف فاخر ارسال داشتند جمعا هشت هزار هون به الطاف و اشفاق تسلی بخش خاطر حزن ایشان گردد یبندند -

ذکر قضایای سال میمنت مآل هفدهم جلوس سعادت مانوی

خاقان سکندرشان که مطابق سنه احدی و خمسین والف بقریست

- محرر سوانح عهد خسرو سکندر اقتدار بجایه و قایم نگار قضایای این سال فرخنده آثار را در شهور و سنین روزگار بدین آئین نگارش مینماید که چون حال پر ملال ماه محرم الحرام مشهور شعبان و معتقدان حضرت سیدالانام و موالیان ائمه کرام علیهم الصلوٰه و السلام گردید اعلی حضرت خاقان سکندر

بارگاه مراسم تعزیه حضرت سید الشهداء و شهدای دشت کربلا در ایام متبرکه
عاشورا قیام و اقدام فرمودند و رسوم و آداب عزای مذکور در ضمن
قضایای سال دوم جلوس منفصلا در معرض بیان در آمده است و بعد از
فراغ از قیام مراسم تعزیت شهدا و انتضای ایام عاشورا امر مطاعه واجب
الاتباعه بنواب مستطاب علامی فهای شرف صدور یافت که مبلغ دوازده هزار
هون زر عاشوری مفرری بر نسبت سنوات سابق بار باب مستحقین تقسیم نمایند
مشار الیه همه علماء و صلحاء و سادات را جمع نموده در لیالی خمس جمعه هر کدام
را فراخور حال مبلغی مقرر نموده در لیالی خمس جمعه مرمانر (۱) داخل
دولت خانه عالیہ کرده زر تقسیم میکرد هر شبی سیصد نفر و چهار صد نفر را
زرمیدادند و در شب پنجسم صلاهی عام داده از فقیر و مسکین چه از بیوه
زنان و غیره را جمع نموده در یک شب و روز زر را بهمة آنها قسمت نمودند
که هر کدامی را هون و لاری و روپیه رسید و کل مستحقین از ذکور و انات
و از صغیر و کبیر بدعای افزونی عمر دولت و نگویناری اعدای ملک و ملت
اشتغال نمودند (و ایضا) بر نسبت سنوات سابق برای سادات و صلحاء و رفیع
الدرجات مقامات متبرکه و ساکنان عتبات عالیہ و علمای مشاهد مقدسه مبلغهای
کلی را بر مردم معتمد سپرده فرستادند که طوایف و توابع مذکور و مستحقین
مذبور (۲) بدهند تا در آن اما که (۳) خلده قرین بدعای پادشاه سکندر جاه
مشغول باشند (از سانحه دیگر) قبل از این در ذیل قضایای این سال سابق
سمت تحریر یافته بود که سیادت پناه رفعت و عزت دستگاه میرفتیح الدین محمد
را برسم رسالت بخدمت شاهزاده بافرنگ و شکیب شاهزاده اورنگ زیب به
اورنگ آد با تحف و هدایا فرستاده بودند مشار الیه بخدمت شاهزاده اعظم
رسیده تحف مذکور را گذرانید و مورد توجهات و توقیر گردیده چندگاه
آنجا بوده به تشریف رخصت سرافراز گردیده در اوایل ماه صفر ختم باخیر
و الظفر مراجعت نمود و سعادت بساط جوس رسیده مشمول عواطف ناعصوم
شد و خدمات و اخلاصی که در امر حجابات از مشار الیه بخیر ظهور رسیده

بود مستحسن و مرضی طبع اشرف آمد (من آثار الکرم) در این سال مسرت و خرمی مآل بخاطر مناظر خاقان سکندر اقبال خطور نمود که جشن مولود حضرت خیر البشر علیه الصلوة من الملك الاکبر را که دوسه سال بود که موقوف شده بود بقانونی که در سنوات سابق میکرده اند بکنند اگر چه تعریف این جشن و میزبانی در سوانح سال سیوم جلوس اعلیحضرت خاقانی مفصل بخانه سوانح نگار تحریر نموده شد اما چون امسال به تکلفات بسیار و احسان و اکرام بیشمار این جشن و قوع یافته زواید آنرا در معرض بیان درمی آورد بالجمله امر اشرف نفاذ یافت که چارویها طرفین میدان داد محل را با دکانین اطراف میدان بآئین رنگین یارایند و متصدیان این خدمت و عهده داران چارویها بآئین بستن مشغول شدند و لوازم و اسباب آئین را مثل پردها زرنگار و بچاسپه ای تصویر پرکار و غیره تهیه نمودند و دو عمارت رفیع میدان را و دکانین را در غایت زیب و زینت آئین بستند و خیمه پر نقش و نگار بچهل ستون در میان میدان بر افراختند و در میدان دروازه شیر علی منذب عالی بر سر پای کردند و در هشت محل دولت خانه که بمنزله هشت بهشت است صدرهای دیوانی گذاشتند و امر مطالعه (۱) نافذ شد که امرای ذی اعتبار و وزرای عالیه مقدار و بازرگان ما امدار و تجار هر ملک و دیار دکانین میدان داد محل را آئین بستند و ایشان اقشه و امتعه و نفایس و غیره را در دکانها آراستند و بالا هم چیدند روز هفدهم ماه مذکور پردها از روی کارنامه های نگار خانه چس برداشتند عالم دیگر بنظر در آمد گویا بهشت محلد را با حور (۲) غلمان هزاران تکلفات و زیب و زینت در اهل نظر دنیا جلوه گر ساختند و ابواب عیش و عشرت بر عالمیان مفتوح ساختند و کلاوتان رقص حور و پری مانند را که از تمام ممالک تلنگانه طلب نموده بودند در هر محل عشرت یک هزار و دو هزار چون طائوس مست بجلوه گری و جان ربائی مشغول شدند -

(نظم)

جهان سر بسر عشرت آباد شد دل پیر برنا همه شاد شد
جهان را چو گلشن یار استند مهیا ز عیش آنچه میخواستند

(۱) مطاح - (۲) باحور غلمان -

زعیش و طرب طبع پیر و جوان همه کام جو آشکار و نهان
و در آخر ماه مذکور اعلی حضرت خاقان سکندر شان بر فیل فلک تمثیل
به تکلفات گوناگون آراسته بودند چون آفتاب تابان با کمال شوکت و عظمت
و حشمت که ناطقه از شرح و بیان آن عاجز است سوار گردیدند (۱) از
دولت خانه عالیله بر آمده سیر میدان مذکور تشریف حضور پر نور از رانی
داشتند و همه مقربان و اکابر و امرا و وزراء عظیم الشان و سایر طبقات چاکران
بآداب و تزک پادشاهانه پیاده همراه فیل سپهر عدیل و طوایف خواننده
و سازنده و کاغذ بتان رقص در پیش فیل بساز و رقص مشغول شدند -

(تطلعه)

شوکتی (۲) بنوده است چنین بحشمتی که سکندر بنوده است چنان
بکاست قدرت آنم از آنچه دیدم من بنوک خامه تو انجم نمود شرع و بیان
و بعد از تفرج و ملاحظه چاروهای آئین بسته و کشیدن پیشکش های
موفور عهده داران کجک مرصع و بر سر فیل کوه عدیل بند کرده بجانب دکانهای
امرای عالیمقدار منعطف ساختند خصوصا بطرف دکانهای که منسوبان
عالیجناب آصف جاهی آئین بسته بودند و مشارالیه فیلهای جبال مثال واسپهای
بادپای بازنجیرها و یراق زرین و سمین و طبقهای زر و جواهر و تحف موفور
و ظرف غیر محصور از نظر ملازمان رکاب ظفر اتساب خاقان سکندر شان
گذرانیده منظور انظار قدسی اطوار گردید و همچنین قدم بقدم فیل که از
دکانین امرای ذیحجه و اعیان صاحب دستگاہ مرور می نمود هر کدامی علی
قدر مراتبهم طبقهای زر تار نمودند و فیل واسپ و خوانهای نفایس افشید
و امتعه و تحفهای مرغوبه برگذری نمودند و دعا و ثنا میکردند و سر مغاخرت
و مباحثات بمتبه سموات می سودند نه همین امرا و وزراءی حشمت آئین و ساکنان
روی زمین زر و جواهر و افر تار راه خاقان سکندر شان مینمودند بلکه
سپهر برین نیز از ابرمطیر سایه گستر شده و از اقطار و امطار لالی آثار تار راه
خاقان میکرد و اعتدال هوا را آنروز تا شام کیفیت سحر و طبایع را از
(۱) گردیدند بشوکتی که سلیمان بنوره است چنین -

لطافت رطوبت و انشاء راح روح پرور بود -

(تظم)

فلك رشك برده بر اهل جهان که شد در ره شاد گوهر نشان
 نهان کرده خورشید را از نظر چو گردیده چتر شوی جلوه گر
 و روز دیگر امر مطاعه (۱) نافذ شد که تمام آن میدان و محلات آئین
 بسته گوشه بکنند و در دکانهای عورات بزم آرای بوده عیش و عشرت
 انبساط نمایند و از هر طرف مقدار پرواز باز سهام چهار برو طول مد نور
 بصرکت داده غرق نمودند و خاقان با اهل حرم محترم و علیا حضرت داموس
 العالمین پادشاهزاده صغیر السن بلفیس مکانی بتفرج و سیر آن بزمگاه خلده آئین
 از راه دوات خانه خرامان گردیده سیر آن مقامات دلکش و محلات فرح افزا
 نموده متوجه اتباع امتعه تبار که هر دکان مملو از امتعه و غیره بودند از دکانداران
 خریداری فرمودند و آنچه از خاك قدم اگر توام و از انوار طلعت آفتاب
 جناب خاقان سکندر مرتبت تویتای بصر و ضیاء و بنیش نظر حاصل نموده
 کامیاب شدند و از زر مبلغهای کلی بسوداگران چه از خریداری و چه از عمر
 انعام و اکرام مرحمت شد و باین عطایای موفورا فروخته دفعه دیگر در سلخ ماه
 مذکور باز به نهج اول گوشه نموده با حرم محترم بسیر و خریداری تشریف را
 ارزانی فرمودند و تمام آروز عشرت اندوز که هو الطافت انگیز و اربابان زیر
 آسمان رطوبت بین بوده چون خسرو پرویز عیش و عشرت را البریز داشتند
 و از دکانداران اثاث که زینت بخش آن بزمگاه جنت دستگاه بودند بوسیله
 اتباع (۲) نفایس و نوادر و زگار و سیب خریداری جواهر آبدار و افشیه و امتعه هر
 ملک و دیار که افزون از حیز حساب و شمار بود احسان بسیار و اکرام افزون
 از حد و مقدار بایشان نمودند و نفی که تجار بارزگانان مالداران در طی مسافت
 برو بحر نقل امتعه از شهر بشهر ممکن نبود در این بزمگاه حضور محفل پر عیش و
 سرور از ین مکرمت و مرحمت سلطان لك بخش حاصل و اصل گردید و از
 صمیم قلب دعای یریای از دیاد عمر و افزونی حشمت سلطنت و نگو نزاری

اعدای دولت خسرو سکندر منزلت نمودند و ایام عیش و عشرت بکامرانی و شادمانی منقضی گردید (از مآثر بمعدله سلطانی آنکه) وزارت پناه یولچی بیگ که احوالش در ضمن قضایای سنوات سابقه تحریر یافته آنکه مشار الیه از سوداگران و بارزگان مبلغی قرض نموده بود در ادای آن تکادل و تساهل مینمود بعضی از آنها پیاپی داد محل آمده شکایت از او نمودند حکم عالی شد که قرض مردم را ادا نماید و او در مقام تسلی آنجماعت در نیامده خود را آلودگی از لوث قرض پاک نساخت و تقاضای این طایفه قلیل البضاعته را که ننگ و عار ارباب اعتبار است بر خود روا داشت قهرمان عدالت پادشاه کسری معدلت آن نمود که دست تعرف او را از ولایت تنخواه سنجی که ز بی باکی در آن بزمی اسراف کوتاه فرمودند و حکم قضا صادر شد که ادای قرض خود هم از اموال خود نماید و مشار الیه از بیم پادشاهی اثاث الیت خود را برآورده تنخواه قرضخواهان نموده مبلغ سی چهل هزار دون قرض ادا کرد و چون تمام قرض ادا نشد از خوف و ترس پادشاهی بالضروره خرد سالها و خواجه سرادای خود را که کمال تعلق بایشان داشت برآورده حواله مردم پادشاهی کرد و حکم جهان مطاع نافذ شد که حاکم شرع شریف باکو توال در مسجد الاود دیوانی نشسته حق مردم را بدهند بالجمله امر جهان مطاع باعث رفاهیت حال و سبب رفع بدنامی و خفت او شد و حقداران بحق خود رسیدند و پاره از قرض مانده بود نواب علامی فهای پیشوا الزمانی وسیله نجات مشار الیه شده تعهد ادای آن نمودند و در این قضیه که عالی با او یک رو شده بودند انواع امداد فرمودند و در خدمت اعلیحضرت خاقان سکندر تان مخزن مهر انگیز عرض مینورند که باعث تسکین صورت بی التفانی پادشاهی میشد و بعد از این مراتب دنیای او را امانت نموده بمناب آصفجه امر معالی شد که از حاصل ولایت مشاخره به سپاه میداده باشند و تا غایت تحریر این مبلغ آن دنیا امانت داشته بکسی تقویض ننموده اند (از وقایع آن که) در سال ماه جمادی الاول از بیجاپور خبر انتقال قاضی احسن حاجب مقبسی این دولخانه عالی از دار دنیا بعالم بقا

رسید و در همین تاریخ خبر رسید که میر محمد رضای استرآبادی که با جمعی
فرزندان و دامادان و جمیع قربانان از راه ختکی بمشهد مقدس میرفت در حوالی
لاهور از سرای غرور بتاوی سرور انتقال نمود و در یست و پنجم ماه شعبان
المعظم سیادت پناه میر رستم خان در دار السلطنة بعارضه بیاری جهان فانی را
بدرود نموده بعالم جاودانی شتافت و دنیای او را که قریب دولك هون استوا
تنخواه داشت چند روزی امانت بود و آخر به پسرعم او سید محمد نام که از
دارالمرزآمده بود و در سلك ملازمان بارگاه انتظام یافت مرحمت فرمودند
و او را در زمره امرای ذی اعتبار ساختند (از جمله سوانح دیگر) معالی
نصاب عزت ایاب شیخ محمد طاهر در این سال تصمیم عزت رقتن بمکه معظمه
نموده نواب علامی فتوای پیشوا الزمانی را که خالوی مشارالیه اند و حقوق
ابوت و تربیت از آوان طفولیت الی یومنا هذا بر ذمه مشارالیه دارند شفیع
ساختند از ملازمان پایه سریر رخصت طلب نمودند و اعلی حضرت خاقان سکندر
شان نظر بر اخلاص و خدمات موفور مشارالیه نموده ماحول ایشان را بفر قبول
انجراح فرمودند و تشریفات خاص الخاص رخصت امر کردند و مشارالیه
بتوجهات شاهی مفتخر گردیده کار سازی سفر نموده جمعی از صلحاء مردم
و عالم و فاضل که در خدمتش می بودند رفیق خود ساخته بآداب ارباب دولت
در پانزدهم ماه شوال از طریق بندر و ائل روانه خیر البلاد شدند و چون در
بجایور بخدمت عادلشاه رسیدند توجهات دربار مشارالیه فرمودند از انجمله
کشتی مخصوص ایشان تعیین (۱) نموده دلش ما محتاج سفر دریا از سرکار آن
پادشاه عمال بندر آماده و میها گردانیدند و در پانزدهم ذی حجه بکشتی سوار شده
روی توجه بکعبه مقصود نهادند.

(ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر اقبال که مطابق
نه اثنی و خمسين الف هجریست و بیان فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات
که در این سال به یمین اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده)

برضمایر عقلای روزگار و خواطر عرفای اولوالابصار کہ مسند آرایان محافل
دانش و عیار سبحان نقود آفرینش اند بدلائل و اصحه مبرهن و چون آفتاب
عالمتاب روشن است کہ ایزد جهان آفرین کہ نگارنده اندہ نقش بدیع نوع انسانی
از مام و طین است بہجت تزویج کار آگاہ ایجاد و تنظیم عالم گون و فساد از
اول جهان افروز و جود و مبداء طالع اشرفیات بزظہور و شہور قامت قابلیت
خواقین گیتی مطاع و فرق فرقد سہی سلاطین عالم اتباع را بجلعت خلافت و
تشریف نیابت و افسر مہر شعاع پادشاهی و تاج و ہاج شہنشاہی آراستہ
تہربت زمان در اقالیم جهان بر سریر سلطنت و جہانبانی و اور نک خسروی
و گیتی ستانی متمکن داشتہ وذات قدسی صفات ایشان را موبد بتائیدات آسمان
و موفق بتوفیقات امو ردو جہانی گردانیدہ و انچہ در امر نیابت و خلافت محتاج
الیہ ایشان بودہ جمیعا بوجہ اکمل و طرز احسن سرانجام دادہ تادہرک از ایشان
در عہد فرمانروائی خود و مراتب ملک گیری و جہان کشائی و مراسم معدلات
آرای گہلوی (۱) تنفوق از سلاطین از منہ سابقہ بردنہ از کارنامہای دوران خود
در صحایف روزگار اوراق لیل و نہار داستا نہا پیاد گاہ رگذاشتند و در الستہ
وافواہ عالمیان ضرب المثل گردیدند و ہرہک از ایشان چون بین الخلائق بخطاب
مستطاب ظل آلہی مکرم و بہ تشریف خلیفہ فی الارض مشرف اند (۲)
پاس بذات یکتائی بی ہمتا و اقتدا بافریدگار ارض و سما نمودہ ببحث انتظام امور
عالم و تمشیت منہام بنی آدم از بنی نوع خود شخصی را کہ با خلاق حمیدہ متخلق
و آثار رشد از وجنات اطوارش ہریدہ باشد اختیار نمودہ و نام (۳) امور
و مملکت و عنان منہام سپاہ در عیت را برای صایب و عقل کامل او منوط و مربوط
میسازند چنانچہ اکرم حضرت و دود سلیمان بن داود علی نبیا و علیہ السلام
اعقل عتلا آصف بن برخیا را برای امور مذکور اختیار نمود و اسکندر ذو
القرنین کہ ذات شریفش مرات دوروی نبوت و سلطنت بود فیلسوف روز
گار ارسطاطالیس را از حکمای یونان ببحث امر خطیر و کالت انتخاب نمود
و ماثر تدبیر و دانش اور اقرین خود گردانیدہ عالم را کشور و انوشیروان عادل

بوزر چهر را که حکیمی بود عاقل و دانا از سایر حکمای فرس بقرب سریر
و امور مشوره و تدبیر سرافراز گردانید و هم چنین هر شهریار را وزیر
ویر پادشاهی را مشیری بوده که امور مملکت و مهمام سلطنت از رای جهان
آرایش منظم بوده .

نظم

ایا مرد هشیار بینای دهر
که هستی بهر چیز دانای دهر
نظر کن در احوال پیشینان
ز عهد کیومرث تا این زمان
شهانے که بودند گیتی خدیو
که از قهرشان می هر اسید دیو
وزیران آصف صفت داشتند
کز ایشان علم برخوردار شدند
سلیمان که حکمش بر آفاق بود
ز آصف بهر کار روتق فزود
یا ورد بلقیس را از سبا
چو برگ گل از در (۱) گلشن سبا
سکندر باقبال عالم گرفت
ز رای ارسطو مدد هم گرفت
بوزر جهر است زین رای و عقل
که نوشیروان بست زنجیر عدل
بود نام ایشان قرین باشهان
ز در سیاح است گوهر فشان
موفق این سیاق و مطابق این مصداق است که اعلی حضرت خاقان
سکندر اقبال .

بیت

تا بود بر سپهر مهر مین چتر او باد آفتاب مثال
بنور فراست جلی و فروع ینش از لی ذات حمیده صفات عالیجناب
زبدۃ السادات العظام معتد و حید خاقان سکندر شان آصف بمائل .

بیت

آن که بگیتی بود در همه کاری رشید آصف عالیمه میر محمد سعید
را شایسته منصب رفیع المرتبة سرخیلی دانسته به تشریف و خلعت
سرافراز فرمودند چنانچه در ضمن سوانح سال چهارم جلوس همایون داستانی
در این باب مرقوم گردیده و از آن تاریخ تا الیوم که مبداء سال هجدهم جلوس
(۱) گل آرد ز گلشن -

شرافت مانوس است مشارالیه در معاملات مملکت برای مهر انجلاهی یدبضا نموده و عقدهای مشکل از رشته کارهای روز بسرانگشت تدبیر صایب کشوده دستگاه سلطنت را کمال انتظام داده و در معاملات پادشاهی غایت اتمام فرموده آنچه در مراسم خیرخواهی و فدویت پادشاه از آن آصف خصال ظهور رسیده و میرسد زیاده بر آن است که خامه سوانح نگار را بمعرض بیان توان درآورد لهذا خاقان سکندر اقتدار این زبده خاندان ائمه طهار را بوفور عنایت و اکرام اخص از اهل خواص فرموده روز بروز در ترفیع (۱) جاه و ترقی مرتبت آنجناب مبالغه مینمودند و زمام معاملات کلی و جزوی مملکت را بقبضه اختیار او منوط و سررشتهای امور وجهور و سپاه و رعایا را بری عقده کشایش مربوط داشتند و آن سید ثنابت القاب در ازای الطاف و توجیحات از حد و حصر افزون خاقان سکندر شیون همت بر تسخیر مملکت و از دیاد حشمت و وفور خزانه و بقای ذکر جمیل سلطان سکندر عدیل متصرف میداشت و بر حقیقه خمیر این نقش می نگاشت تا در این سال میمنت مآل خاقان سکندر اقبال تقاضای آن نمود که ولایت و سبغ الطول و العرض کرناٹک را که جمیعاً آن بولایت در تصرف رایان کفار و راجهای شقاوت شعار است و چند هزار شهر و بلد و قری در آن زمین کفر آئین واقع است که کفار چون بوتهای خار در صحرا و کساران دیار روئیده و منتشر گردیده اند بنابر خطاب مستطاب رب الارباب حیث قول عزاسمه و جاهدوا فی سبیل الله باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم و اعظم درجه عند الله از ثواب غزای جواد که اعظم ارکان دین است و متضمن فواید دینی و حسنات جزیل اخروی بهره مند شده آن مملکت را ضمیمه ممالک اسلام نموده کنایس (۲) و معابد ایشان را بمساجد و مدارس تبدیل نمائیم و همانا کعبه دل قدسی بمائل ارباب دول مورد الهام خدای عزوجل و محل ارادت غیبی و مرآت رونمای مشاهده لاریبی است که هرا مرئی که در خاطر قدسی سرابر ایشان خطور نمود آن معنی در عالم شهود صورت و جود فی پذیردیس در این امر شگرف طبع اشرف را سخن گردیده بهالجناب آصف مآب اظهار مافی الضمیر

فرمودند و در باب تسخیر مملکت کفار سخنان سنجیده تمام عیار از دمان گره‌شمار برآوردند سید آصف که از کمال قدربیت و عقیدت بود از استماع این بشارت که مشر فتوح است پیوسته بندگی بتقدیم رسانیده با آداب شکر گذاری عرض نمود که این بنده از میان مرآحم پادشاهی باعلی عین قرب و نزدیکی سرافراز شده ام تا غایت خدمتی شایسته از این فدوی بظهور نرسیده که مورد تمسکین ملازمان پایه سربرگردم و جانفشانی واقع نشده که از قبول آن حیات جاوید که عبارت از بقای ذکر جمیل است حاصل نموده باشم استدعا از عاطفت بی نهایت شهنشاه سکندر منزلت آن است که این خدمت را من حیث الاستقلال نامزد این بنده فدوی فرماید تا بمیان اقبال بی زوال خاقان سکندر خصال و اعانت روح پرفتح حیدر گراورامداد و اسعاده ائمه اطهار علیهم السلام ممالک کفار را مفتوح و مسخر ساخته ضمیمه ممالک اسلام خاقان سکندر احتشام سازد خدیو سکندر دستگاه از سخنان صدق اختران آصف جاه گشتن گلشن شگفتگی و عالم عالم انبساط بهمرساینده ذات شریفش را مصدر فتوحات و منشآتائیدات دانستند و آنچه در ابتدای تربیت این گلبن حدیقه دولت و اقبال نظر کیمیا اثر محسوس سکندر خصال در آمده بود غنچه‌های شاخسارش بیکس شگفتی گرفت و آب و رنگ جوهر ذاتش در ضمن صیقل تربیت نمودار گردید پس قامت با التمامش رابه تشریف خدمت غزا و جهاد کفار برآراستند و سر رشته مهمات قلاع و تصرف بقاع آن مملکت را بتدبیر و کار دانا مشارالیه مربوط ساختند سید آصف مرتبت از زمره امراء و وزرای عالیجاه که در درگاه گیتی پناه حاضر بودند سلالت امرای العظام خداوردی سلطان شاملو را که امرا زدهای (۱) اولیم ایران است و پدر و جدش با مارت ممتاز بودند شایسته این خدمت عظیم دیده استدعا نمود که او را بریاست لشکر و سپهسالاری باشان و فرمکرم سازند و رای مشارالیه را در این امر استحسن فرموده سلطان مذکور را بحضور پر نور طلب نموده بخلع فاخر سرلشکری سرافراز گردانیدند و در ساعت سعد او را روانه آن طرف ساختند و ذین الوزام علی رضا خان غلام

حضور پر نور را که در مرتضی نگر سر لشکر بود طلب داشتند و امر مطاع صادر شد که لشکر سنجنی او که یک هزار سوار بود و چند هزار پیاده با سر نوبتان عظام در محل مذکور باشند -

(ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر

نشان از حضور پر نور بجانب ملك كرناتك)

چون بالهام ایزدی طبع اشرف خاقان در امر جهاد با کفار و تسخیر بلاد و امتصار كرناتك راسخ گردیده بود بعالیجناب آصف جاد امر مطاعه (۱) نافذ شد که بعضی از امرای ذیجاه و لشکر نصرت اثر که در بارگاه گیتی پناه بخدمت بهره و نوبت اشتغال دارند بجانب مرتضی نگر که متصل به بلاد كرناتك است نامزد نمایند و عالیجناب آصف جاد متوجه این امر شده مرتبه اول عساکر نصرت شعار سنجنی خاصه و دینای مختص خود را که قریب دو هزار سوار کماندار و تیغ زن نیزه گذار و اکثر ایشان جوانان ترکی و عراقی و خراسانی و اهل ایران بودند بسر کردگی شجاعت ایاب غازی علی بابك سرخیل دینای مذکور و سر نوبتان مریخ صولت را بخلاص فاخره نوازش فرموده روانه محل مذکور گردند (۲) بعد از آن شجاعت پناه دادل جی کانیتهای مرهته را که در دینا راو دو هزار سوار مرهته بودند با چند سردار دیگر از جدید و قدیم تشریف اسپان عراقی مرحمت نموده بجانب مرتضی نگر فرستادند عمده الوزرا عالم خان پتان را که در اینوقت تنخواه او بدولت هون بود پانصد سوار افغان پتان داشت نیز تشریف عنایت نموده نامزد کردند و چند سردار دیگر را مثل شجاعت ایاب خانی بیگ ترك و الله قلی و محذوم ملك و غیره و از نایکواریان و هزارهای (۳) عظام مثل آسیر او و سورپ ملنیر (۴) و و نکت ریدی و غیره که در يك ده هزار پیاده برچهنه دار و بهاله دار داشتند تشریف های لایق داده فرستادند و از لشکر نصرت اثر خاصه خیل نیز تپالخان (۵) حواله دار باششصد سوار و خواجه نظام سر نوبت حضور و با هزار سوار و حواله داران

(۱) مطاع - (۲) گردانه - (۳) هزاربهای - (۴) ملانیر - (۵) تقالخان

دیگر را با فوج دیگر فرستادند و از ساجداران خاصه خیل نیز جمعی را از دشت محل چاکری انتخاب نموده متعاقب روانه نمودند و نیز از دنیای امانت اعظم الامرا یولچی بیگ پانصد سوار و دنیای عین الملک ششصد سوار و از دنیای قدیم امراء خیرات خان پانصد سوار و از دنیای اشجع الامرا شجاع الملک پانصد سوار و از دنیا های دیگر قراخورد دستگاه دوست سوار و سیصد سوار باسرنویشان ایشان متعاقب یکدیگر فرستادند و در ولایت مرتضی نگر سلطان سپه سالار با اتفاق شجاعت و عزت دستگاه غازی علی بیگ و سراران سپاه با جمعیت ده دوازده هزار سوار و قریب سی چهل هزار پیاده خیمها بر افراخته معسکر ساختند و امر مطاعه (۱) نافذ شد که از ولایت مصطفی نگر و مرتضی و بند و معسوره منچلی پتن و محلات دیگر از جانبین اجناس و غله و سایر ما کولات و علیق دواب و جمیع ما یحتاج لشکر بقالان معتبر باردوی اعظم برده برده بقیامت وقت بفروشدند تا از هیچ مرتنگی در آن اردو نباشد و عالیجناب آصفجاهی شروع در تدبیر و تمهید تسخیر مملکت کفار و فجار فرموده مرغان صبا مسیر را بروش داک چوکی مقرر داشت که احکام و امر پادشاهی با مرای عظام برسانند و اخبار آنجا را روز بمعرض عرض ملازمان پایه سریر سلطنت مصیر بیاورند -

(بیان داخل شدن عسا کر اقبال بملک کرناٹک)

ایزد جهان آفرین که فتح و نصرت را قرین حال خاقان سکندر آئین گردانیده است آنچه ملایم مقصود است و موافق مطلوب ایشان باشد بفضای ورود (۲) ساحت ظهور دم بدم میرساند خصوصا که هرگاه طابع اقدس اشرف در جنبش این چنین جمعیتی حرکت این اطور کثرتی تعلق گرفته باشد مصاحبتها و چه حکمتها در آن مودع و مندرج خواهد بود با بمله چون در سرحد مرتضی نگر افواج عسا کر قاهره با آلات و ادوات حرب و ضرب مستور و مجتمع شدند امر مطاع معلی شرف ظهور یافت که سپه سالار نامدار و امرای ذی اعتبار و سپاه شیر شکار داخل مملکت کرناٹک شد - هر روز دو فرسنگ و سه

(۱) مطاع - (۲) بفضای بروز و ساخت -

فرسنگ زمین طی نموده در حال نزول و ارتحال غایت نقطه (۱) و احتیاط مرعی دارند و روز بروز اخبار و قایع منازل و سوانح مراحل بوساطت مرغان و منہیان بغرض ملازمان پایہ سریر خلافت مصیر میرسانیده باشند پس عساکر نصرت مآثر بنا بر امر خاقان سکندر شان بآداب و تزکی کہ مقرر شده بود کوچ نموده در مملکت کفار بخار در آمدند و روز سیوم بقلعه نیلور نام رسیدند کہ حصار استوار و بروج مشیدہ داشت و جمعی کثیر از شجاعان کفار در آنحصار بودند کہ سرراہ برغازیان اسلام داشتند سپہسالار و امرای نامدار چنین قرار دادند کہ این قلعه را بقوت اقبال شہر یار سکندر اقتدار برسر (۲) آب مفتوح ساخته بجانب قلاع دیگر و حصارها توجہ نمایند و پس صفوف سپاہ کینہ خواہ را با آداب جنگ و گوشش نام و نشک آراشتہ بجانب قلعه رفتند کفار بخار با آلات و دوات حرب و تفنگچی بسیار با کمال جرات و خیرگی بقصد آنکہ مرتبہ اول ضرب دستی باہل اسلام ظاہر سازند و از قلعه برآمدہ در فضای وسیعی برابر لشکر اسلام آمدند و چون شکوہ و سطوت افواج لشکر و سواران تیز پرصورت فولاد پیکر و فیلاں کود مثال و علہا را مشاہدہ نمودند ہیبتی عظیم در دل ایشان پدید آمد و قرار مجادلہ بخود نتوانستند داد تحصن قلعه را غنیمت شمرده از برابر عساکر اسلام بتفرقہ تمام رفته کف و از بقلعه خزیدند و در رب (۳) قلعه را بر روی زندگی خود بہ بستند و افواج قاہرہ متعاقب بدور قلعه در آمدند و کالہا (۴) بالبدر در میان گرفتند و چون کفار بی دست و پا شدہ بقلعه در آمدہ بودند بعد جربقتل (۵) حرکت المذبحی نموده در مقام مدافعہ در آمدند و سپاہ اسلام بمیان اقبال سکندر احتشام یک حملہ دہا (۶) اول بر قلعه ظفر یافتند و بر بالای جدار سوار شدند و بروج عروج نمودند و معدودی از کفرہ از طرفی کہ بمنگن متصل بود بیرون رفتند اما اکثر پنجنہ شیران ہنر افگن در آمدہ کشتہ شدند و قتل عام اہل این قلعه

(۱) تظان یعنی دانائی - (۲) برسرراہ - (۳) جمع دآب یعنی در بزرگ - (۴) کوالۃ البدر - (۵) جربقتیل - (۶) یعنی تیزی طایع و عقلمندی -

بواسطه تنبیه مردم قلاع دیگر، صلحت دیدند و در این فتح چند نفر از پیاده و سوار اهل اسلام نیز مجروح شدند با جمله غازیان اسلام قرین فتح و ظفر گردیده قلعه را بآلات و ادوات حرب و غنایم موغور بتصرف در آوردند سلطان سپه سالار و امرای نامدار در همان شب عریض مظفر (۱) مسرت اثر بخدمت ملازمان در گاه فلک بارگاه ارسال داشتند و امر علی شرف نفاذ یافت که حواله دار و احشام و آذوقه در قلعه مفتوحه نگاه داشته و تعمیر بروج و باره وی نمود و بجانب قلاع دیگر توجه نمایند (۲) بعد از وصول فرمان جوان مطاع سپه سالاریگی از معتمدان و ابا جمعی از تفنگچیان قدرانداز و آذوقه بخراسان نگاه داشته خود بجانب قلاع دیگر توجه نمودند و بهر قلعه که میرسیدند از کفار خالی می دیدند سلطان سپه سالار در هر قلعه جمعی از تفنگچیان را نگاه داشته پیشتر توجه مینمودند و بعد از آن بقلعه رسیدند دُمَلُور نام که سربر فلک اطلس کشیده و راجه کفار بجمع اسباب و آلات جنگ قلعه را مستحکم نموده -

(مصرع)

قلعه چون سپهر گردون بود با استحکام

و کفار که از اثر قلاع فرار نموده جانرا از آن مهالک بدر برده (۳) بودند سلطان سپه سالار و جمیع امرای نامدار بر آن قلعه محیط شده به تسخیر قلعه پرداختند و از هر طرف سیاهپوش می بردند و مردم خراسان و عراق سبقت بر طایفه دیگر در تسخیر قلعه میگردیدند و سپه سالار پایه سریر عرضه (۴) درشت نوشت که جمعی از نقب زنان را ارسال دارند حسب الاستدعای او پانصد نفر را بآلات حفر و نقب فرستادند و مدت دو ماه سعی بسیار نموده نقب را بزیر برجی رسانیدند و کیسهای باروت در زیر برج برم چیدند که برج پیرانند در این اثنا جاسوسان خبر رسانیدند که رای اعظم آن ممالک با حشم و لشکر و فور (۵) از مقر سلطنته خود برآمده به جنگل پردرخت خار دار در آمده و راه سوارانرا مسدود کرده در قصد شبخون است امرای نامدار ازینطرف

(۱) ظفر (۲) نمایند - (۳) برده در این قلعه متحصن شده بودند - (۴) داشت (۵) موغور -

غافل بنوده با کمال احتیاط بودند و الحق بیم آن بود که در این وقت که تسخیر قلعه نزدیک شده راجه آن از طرفی در آید و منهم فتح قلعه به تعویق انجامد چون تأییدات آلهی و اقبال پادشاهی مددگار بود امرای نصرت شمار باین دو امر کمال اعتضاد و استظهار داشتند و باطمینان تمام در تسخیر قلعه کوشیدند و برج بجوف پر از باروت را در صبح روز بیست و ششم ماه محرم الحرام آتش زدند و برج باره را باز بین یکسان کردند غازیان شیرشکار تیغها آبدار از نیام کشیده بجانب قلعه دویدند و کفار که در مدت عمر چنین حادثه ندیده بودند بی اختیار فریاد امان که در آن وقت سودنداشت برآوردند و سپاه اسلام بقلعه درآمده خون صغیر و کبیر کفار را بر خاک ریختند و از کشته پشته ها گردید و قلعه را به بین اقبال بیژن و آل پادشاهی مفتوح ساختند و سپه سالار و امرای نامدار سجدهات شکر از دی بجا آوردند در این اثنا جاسوسان خبر آوردند که راییل با حشم موفور از جنگل برآمده و نزدیک به بنگاه اردوی معلی رسیده قاضی علی یک باجوانان عراقی و ترکان بر تپه و که چرخچی عساکر بودند بمجرد استماع این خبر قبل از آنکه امرأه دیگر با سپاه خود جلورین شوند تاخت و چون برق لامع بجوای کفار رسیدند و راییل که با چشم موزور بعد دلخ و مور باراده جنگ آمده بودند و چرخچی کفار که فوجی از شجاعان نادر بود بجانب عساکر اسلام تاختند و همان پیش آمد باعث شکست کفار شد زیرا که مردم عراقی و خراسانی بکمانداری ایستادند و به تیر جان شکار کفار را بر خاک ادبار می انداختند کفار را تاب مقاومت نماند و فرصت محاربه نیافته روی بگریز نهادند و راییل که با کمال شوکت از عتب لشکر خود می آمد از مشاهده این حال خود را به جنگل انداخت و زیم تعاقب فتنه لشکر اسلام آنروز و شب هیچ جا آرام نگرفت و نمازیان اسلام تعقیب نموده اکثری در گریز هلاک نمودند و باقبال بلند شاهی فتح بعد از فتح نمودند و هم تسخیر قلعه منیع و واقع شد و راییل فرار نمود و فتح دوم در غره ماه صفر واقع شد و عراقیض فتوحات بعرض ملازمان خاقان سکندر نظیر رسید و سپه سالار و امرای نامدار و

عساکر مورد تحسین خاقان گردیدند و بالفرمان معلی خلع تنای ناخره و اسپای تازی و ترکی بجهت سپهسالار و امراء نامدار و ارباب جلالت ارسال نمودند و امر معالی شد که در قلعه دهوور مردم (۱) معتمد و تفنگچی و آذوقه نگاه دارند و رعایای آن ولایت متفرقه را بقول و تقویت آزرده معبود دارند و سایر محال مفتوحه را کشت و زرع نمایند و چون فرمان معلی و خلاع و اسپان بدایشان رسید سجدهات عبودیت نموده بشاریف سرافراز شدند و حسب الامر عالم مطاع بمعموری مملکت کوشیدند تا آنکه فصل برشکال رسید و زمین و زمان نماند گردید سپهسالار و امرایان و عساکر در قلعه مفتوحه نیلور رحل اقامت انداختند و در منازل علف پوش قرار گرفتند تا بعد از فصل برشکال باز به تسخیر ممالک پردازند و چون خداویردی سلطان سپهسالار مکرر در عراض استدعای تقبیل آستان سلطنت نشان نموده بود بنابر التماس او فرمان معلی صادر شد که فرسنگ سر لشکری بقاضی علی بیگ سرخیل سنجی آصفجاه سپرده روانه حضور پر نور گردد و بنام قاضی علی بیگ فرمان صادر شد که چون سلطان را بحضور طلبیده ایم و او در همه امور لشکر و تسخیر مملکت رونق و وفق و فایده قبل ازین دخل تمام داشته اور بمنصب سپهسالاری سرافراز نمودیم باید که مستعد من حیث الاستقلال در امر خطیر سپهسالاری کما ینبغی پردازد و در تسخیر مملکت کفار و براین مکرمت افزوزد (۲) دنیای دولت هون استوا با رحمت فرمودند سعی موفور بظهور رساند سلطان و بدار السلطانه آمده بشرف بساط بوس رسیده به تشریف خاصه و فیل و اسب و تنخواه دولت هون دنیا استوار رسیده و سرافراز گردیده بر طریق (۳) سابق در ولای خود بخدمت چاکری قیام نمود امارای اعظم را ایل از کنار قلعه (۴) دهوور فرار نمود بمقر حکومت خود رسید و از اقامت نمودن عساکر ظفر اثر اسلام در قلعه نیلور خبر یافت تزلزل در ارکان وجود او پدید آمد و از این غم و اندوه از تحت سلطنت و هستی در مغاک نیستی انتقال نموده و پسر او چون

قابل سلطنت بنود را جهاودر و ماء عمده که در نخت حکم او بودند تمکین سلطنت او نمیکردند و سرنگراج که از بنی اعمام او بود و همیشه داعیه سلطنت داشت و امرای عادلشاهی که از جانب ملک خود به تسخیر مملکت کرناٹک مشغول بودند او را و کتر رایل کرده چند وقت چتر شاهی بر سر او گرفتند و اسم رایل بر او اخلاق میکردند در این هنگام که رایل مملکت حجیم و اصل تد مملکت کرناٹک را و قرار گرفت و جهاودر و ماء بزرگ آن ولایت اطاعت ارموند و ارسوار و پیاده بسیار تسکیجی از آن مملکت جمع نموده بر مسند سلطنت متمکن شد و محل اقامت سابق را که قرب جوار پیاده اسلام داشت در این وقت مقر حکومت خود ساخت و باستاند اد لشکر و استحکام فلاح پرداخت (۱) چون اخبار استقلال سرنگراج مسمع جاه و جلال خاقان رسید امرای معنی دفتند که چند سردار دیگر بکک و مدد عسا کر روانه شوند (۲) عالیجناب آصفجاهی تعین (۳) امر نامزد باین تفصیل نمودند اول سیادت و بجاوردید سید مختار برادر اعظم الامراء شجاع الملك که يك لك دون دنیا داشت با سید بهادر نامدار بود دیگری سیادت پناه سید محمد آقا که دنیای میر رستم خان با تقویض شده بود (۴) دیگری شاه غنغنه خان نامدار و دونه خان بیجاپوری که یانصد سوار دارد هر کدام را تشریف مرحمت نموده با فورا و نه سکر قل کر دیدند و قلعه نیلور بقاضی علی میک سپه سالار ملاقات نمودند (ذکر غزوت و فتوحات که عسا کر اسلام را زین دن اقبل خاقان مسکن در صنات بعد از فصل برشکال در مملکت کرناٹک روی داد)

چون فصل برشکال منقضی گردید سپه سالار و مدار و امرای عالیستند و سیادت حضرت شعار به تهیه تسخیر (۴) و امرای جدید که مذکور شد بعد از ظفر اتریو ستند (۵) و کثرت ایشان باعث از دیار شد و شوکت مگردید و امرای دیتان با عسا کر از قلعه نیلور برآمده با اسباب و آلات جنگ به تمکین تمام قصد تسخیر مملکت نمودند .

(۱) پرداخت و (۲) شوند - (۳) تعیین (۴) تسخیر پر - اخذند - (۵) پیوستند و جمعیت -

تقسیم

زجنیدن لشکر بی حساب
 شده دشت و صحرا پر از لشکری
 زمین هم بینید بر روی آب
 زحرکس عیان شوکت سنجری
 در خشیدن خود هاز آفتاب
 جگرهای کفار را کرده آب

بعد از طی منازل و قطع مراحل بحوالی و حصار نکبت روی رسیدند و این حصار در تحت تصرف دلاکتوار بود و ایشان جلالت و شجاعت سپاه اسلام را شنیده بودند در این زمان از دیدن افواج رزم جوی بهادران اسلام هول روز محشر و جزع و فزع اکبر در ایشان پدید آمده و سرداران ایشان با عقلای خود اندیشیدند که در این حادثه چه چاره و در این قضیه چه تدبیر که نه قوت مجادله داریم و نه پای گریز همه حیران چون نقش دیوار ماندند آخر از بیم قتل عام و ضرب دست تمشیر اهل اسلام در شب تاری خود را بجانب جنگل انداختند و مانند مور و مار در آن جنگل پراخ قرار گرفتند و از آن جا جمع کفار بچار از راه جنگل و دامن حیل بدر رفته بمحاصر استوار رامپور پناه بردند و روز دیگر که غازیان نصرت شعار در مقام تسخیر آن حصار درآمدند حصار را خالی از مردم یافتند و به تحقیق پیوست که در شب همه فرار نموده اند پس سپهسالار نامدار و امرای ظفر شعار بدرون حصار را در آمدند شوری و سیع مشاعده نمودند سپه سالار از امرای ذی اعتبار الله قلی سردار را بابهضی از حتم و لشکر دنیای علی رضا خان و حشم سورپ ملانیر در قلعه و نکتری گذاشته و خود متوجه اصلاح و تعمیر و مرمت آن شده خاطر از حفظ آن جمع فرموده بعد از سه روز با عساکر منصور متوجه رامپور گردید و بعد از طے چند منزل بحوالی حصار رامپور رسیدند و جنگل عظیم پراشجار بنظر درآمده که دور و مادار قلعه بود سپهسالار نامدار بر یک طرف آن جنگل قرار گرفت جاسوسان خبر حصار رامپور (۱) آوردند که همه اهل قلعه و نکت روی (۲) پناه بقلعه رامپور آورده اند و سنگریز راج که از راه جهاد آن مملکت است از راه ریان معتبر قائم مقام رایل دانسته اند از مقر حکومت خود ده دوازده هزار پیاده تنگبچی

(۱) رامپور را آوردند - (۲) ریوی -

و حشم بسیار بكمك لشكر قلعه رام پور فرستادند و ایشان به تقویت سنگریز
 راج مستعد جنگ اند و چون يك طرف این حصار بکوه رفیع استوار بود
 سپه سالار نامدار را بخاطر رسید که که طایفه مسلواری که در آن طرف کوه
 مقام مسکن دارند و اخبار جمعبت و کثرت ایشان را جاسوسان آورده بودند
 شاید به كلك اهل قلعه رام پور بیایند و در نزد يك چنین جنگل پر خوف و خلل
 و کوه رحل اقامت انداختن نزد خرد دور بین پسندیده نیست در بحر حیرت
 مستغرق گردیده بود که ملهم اقبال خاقان بوی چنین الهام نمود که در همین مقام
 در قلعه چه دو دو جا بر سر راهی که احتمال آمدن كلك باشد باید بنا نمود پس
 سپه سالار سر از دریای فکر بر آورده و امرا و عساکر که بر اطرافش بودند
 گفت های اقبال خاقان سکندر فعال دلالت چنین کرد که در انیمکان دو قلعه
 باید ساخت تا در شبهای تاریک از دستبرد کفار ایمن بوده بر تسخیر رام پور گردیم
 و از اسب فروخته آمده تو بره بردوش گرفته مرتبه اول از کوه خود سنگ آورد
 امرا و عساکر از صغیر و کبیر چون دیدند که سپه سالار چنین کار کرده همه
 باتفاق سب و تو بره گرفته شروع در سنگ آوردن کردند و در همان روز تو دهای
 سنگ مانند کوه در دو مقام معین جمع شد و بنایان معماران در دو محل رنگ
 ریخته طرح دو قلعه کشیدند و در مدت چهار روز همانجا قرار گرفته هر روز
 همه مردم سنگ میکشیدند و شب جلایه میداشتند آخر دو قلعه باهشت برج
 و دروازه مرتب و مستعد گردید آنچنان امر دشواری با ثبات قبال پادشاه
 صورت امام پذیرفت و از طرف آن کوه و جنگل کمال امنیت حاصل آمد نظر
 بجنگل پرداخت کردند چون تردد سواران از آن جنگل بغایت دشوار بود
 سپه سالار نامدار مرتبه اول خود تبر گرفته بقطع اشجار شد و سایر لشکر وارد و
 چه به تبر و شمشیر بقطع اشجار پر خار مشغول شدند با بنجله مردم لشکر به
 نشاط تسخیر قلعه و شامانی فتح جنگل را نیز در مدت چهار روز بریدند
 چنانچه فوجهای سوار بغراغت گذار نمودند تا بفضای وسیعی که بر اطراف
 و جوانب حصار بود رسیدند جدار و بروج قلعه چون فلك البروج مشهود

منظور عساکر منصور گردیدند و فتح این چنین حصار در نظر خرد و دور بین
 بغایت دشوار نمود زیرا که بر دور آن خندق بود که یگی از شتران نیزه راست
 گرفته در آن درآمده و نیزه را در آب انداخت بقعر آن رسید و پنهان خندق سی
 ذرع بیشتر برد و دیوارش که بسنگ و گچ بسته اند عرض آن هجده ذرع بود
 و بروج مشیده و نیرفت (۱) متواتر داشت که نوپیمان از بروج و تاقه گچین
 و بان کاربان از کنگره اگر موبر را ز دور نیند میرزدند در پیش چنین حصاری
 در آمدند چون پیشتر رفتن میسر نبود در پناه بلادی مقام معسر نموده شروع
 در بریدن کوه چهای سلامت کردند در سه محل بریدن کوه چهای سلامت بر پیچ
 و تاب مقرر کردند کوه اول بجواله دنیای آصفیجایی و دنیای سپهسالار مقرر
 شد و کوه میمنه بجواله احشام راول و از نمودند و کوه مسره بجواله میوهران
 که از جواله زمینداران معتبر بودند نکرد و سرکاری این امور به تماریدی
 برادر جبل و نکت ویدی مقرر فرمودند چون درین طور قتی و محل و مقامی که
 از اطراف و جوانب احتمال ظهور مفاسد بسیار داشت کمال تخط (۲) و احتیاط
 می بایست نمود جمیع عساکر ز دورا دو قسم نمودند بزرگ قسم را بجواله یگی
 کردن یک قسم را بجواله سیادت پناه سید محمد آقای مازنی کردند و یک قسم
 را بجواله راول جی کانتیا کردند و لشکر قدم الامرا خیرات خان را و دنیای
 امانت و سوچی را بجواله راول جی کانتیا نمودند و مشار الیهما بنوبت کشیک
 و طلایه داری مینمودند تا آنکه کوه سلامت طایفه راول و را وجود
 آنکه ده هزار نفر کار میکردند دو دست ذرع تا بخندق مانده بود که کوه
 سلامت سپاه اسلام در مدت نه روز بکنار خندق رسید آن روز یوادران اسلام
 تا بقیه فلک مینافام بلند گردید اما کفار بجزارتیه روز کار که از رسیدن کمک
 مایوس بودند و جنگلی که سد سدید بود برینده دیدند و خبر کوه چهای سلامت
 که بکنار خندق رسیده شنیدن با وجود و فوراً استعداد حرب که داشتند از
 جنگ و جدل عاجز آمدند و با ضروره دست بدامن مان زدند و در مقام
 استغفار و تضرع ایستادند چه که سپهسالار امان می داد و قصد قتل عام داشت

جهت تبیه و تادیب قلاع دیگر که ابواب قلاع را بر روی عسا کر نصرت و آثر نه بندند چون راول وار و جمیع امرای عظام در این معنی التماس نمودند سپس لار بصدقه فرق مبارک اشرف خاقان امان داده چنین (۱) مستحکم با آلات و ادوات باقبال بلند خسروی مفتوح گردانید و این فتح در نوزدهم شهر شوال ختم نسل الامال این سال واقع شد و در انحصار مستحفظان و تفنگچیان گماشته متوجه کلور شدند و آن حصار ی بود که پنجهزار پیاده و حشم و اسکتوار و ده هزار نفر از مردم از انت راج به محافظت آن مشغول بودند و رایات ظفر و اقبال بر پشت فیل کوه مثال با بجانب ارتفاع یافت و روز سه شنبه بیست و سیوم امیاء شوال عسا کر قاهره از موضع آله کایر بر باداب جنگ و کوشش نام و نسک بجانب حصار کلور توجه فرمود و در یک پهر و نیم آن روز نزدیک حصار رسیدند به روز عسا کر متصوره جمعیت نموده بودند که فوج پیشتر اعتماد بر اقبال خاقان نموده ملاحظه از توپ و تفنگ نکرده بر قلعه دویدند اهل قلعه را اگر زکا هی بنود دست از جانب شسته بزدن توپ و تفنگ و بان مشغول شدند و هر چند در منع آمدن لشکر اسلام شدند فایده نکرد و تهور و جلالت شجاعان سپاه اسلام پیشتر ظاهر شد تا بهادران خود را بهدار حصار رسانیدند و در آن تاخیر جمعی از پیاده و سوار شریعت شهادت چشیدند و سر خروی دنیا و غمی کردند و خرد را از سایر سپاه بکسلست (۲) تنگ و نام ممتاز ساختند رحمة الله علیهم و بعض نیز مجروح و عاقبت محمود شدند و از پی یکدیگر بهادر آن دین می آمدند چون تیر بر آن خون آشام پای بر افتادهای معر که گداخته خود را بکنار حصار رسانیدند و صاعقه آتشبازی و توپ و تفنگ و بان چون تگرگ بر ایستان بسیار (۳) بد بر پهنای فراخ دامن از حوردر نموده خنجرها بر آورده در رخنه در جدار کردند و انگشت پاداران بند کرده بر بالای حصار برآمدند و بدرون رفته کفار را بشمشیر آبدار قلم قلم نمودند و معدودی که بقلعه رفته بودند تلاش نموده در قلعه را و از کردند و جوانان

(۱) چنین حصن مستحکم - (۲) به کسب - (۳) سیار بارید به سیرهای -

بها رد روزه مفتوح دیده درون قلعه ریخته آتش پیداد بر کبیر و صغیر کفار
زدند و چنین قلعه بر تحت تصرف اولیای قاهره در آمد عدد شصت و پنج نفر جان
اسلام از سوار و پیاده بدو بیست و پنجاه نفر رسید و عدد قتیلان کفار چهار
هزار بود غیر زخمدار و سه فتح بی در پی به یمن اقبال شاه سکندر اقبال تا او
خبر ماه شوال سنه مذکور وقوع یافت -

(ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرق این سنه)

از سوانح غریبه قضیه ارتحال شاه صفی پادشاه ایران است که در اول این
سال در دار المومنین کاشان و قورع یافت و بمجملی از آن سانحه این است که شاه
مغفرت پناه شاه عباس الحسینی الصفوی الموسوی بهادر خان در زمان ارتحال
از این دار فانی بیره خود سلام میرزا نام پسر صفی میرزا که بعد از قتل پدرش
تربیت نموده بود مسمی با سم پدرش کرده جائس سر بر سلطنت نمود و آن
شهریار بعد از جد بزرگوار بر اورنگ شاهی متمکن شد و در عهد فرمانروای
محاربات عظیم با قیصر روم نمود و هر مرتبه لوای نصرت و ظفر بر قلبه فلک اخضر
بر افراخت و مظفر و منصور بمقر سلطنت خود عود منمید و تا مرتبه آخر
خواند کار روم با عساکر کثر بتصد تسخیر قلعه بغداد که شاه غفران مآب
از رومیه گرفته بود آمد و شاه صفی بهادر خان از مرکز دولت بجانب عراق
عرب لوای عظمت بر افراخت و در اثنای طریق بیماری صعب عارض ذات
اشرفش شده حکمای حاذق در مقام علاج در آمدند بآن تقریب مدت دوسه ماه
در نواحی همدان توقف واقع شد و خواند کار روم در آن توقف فرصت یافته
مبالمذ عظیم در گرفتن قلعه بغداد نمود و با این حال از جهه مستحفظان آن
قلعه که یکی خلف سلطان بود تفاتی کرده با حاکم آنجا مخالفت نمود و در عنایت
رومیان موافقت نمودند تا خواند کار بغداد را گرفت اما جمعی کثیر از طرفین
کشته شدند و خواند کار گرفتن بغداد راه از فتوحات بزرگ دانسته و بمر دم
زمین خود سپرده قبل از آنکه شاه صفی بهادر خان از آن کوفت بر آید و بجانب
بغداد توجه نماید بجانب استنبول رفت و شاه بعض (۱) از امر ارباب تکامیلی

خواند کار فرستاده خود نیز تعاقب میخواست بکنند ایلیچیان سخندان خواند کار با مکتوب صلح اسلوب و عریضه وزیر اعظم که بدلیل آیات قرآنی و احادیث نبوی در باب صلح مبالغه بسیار نمود رسیدند و مکاتیب وزیر اعظم برای ارکان دولت قاهره آورده بودند شاه جمجاه با عقلای مقرر بان مشوره نمودند ایشان صلاح دولت در آن دیدند که چند وقتی نایره فتنه جانب خواند کار فرو نشاندن و باز (۱) جوانب دیگر مشغول بودن مستحسن است شاه جمجاه بنابر استدعای دولت خواهان خیر اندیش بصلح راضی شد و رفع نزاع و جدال نمود و ایلیچی قیصر روم مقضی المرام معاودت فرمود و چون علیمردان خان حاکم قندهار و زمین داور روی ارادت از آستان فرمانروای ایران تافته التجا بخسرو هندوستان برده بود و آن مملکت را تبصرت ایشان داده بعد از آنکه باخواند کار صلح واقع شد پادشاه ایران عزم توجه به هندوستان فرموده لشکر ممالک عراق و عرب را طلب نموده بمملکت خراسانی فرستادند تا بعد از زمستان لشکر به هندوستان بکشد و عالیحضرت شامجنهان چون شنید که قیصر رزم شاه ایران صلح نموده لشکر قزلباش بجانب خراسان آمده ناچار از دار السلطنت آنگره بلاهور توجه فرمودند و دار اشکوه پسر بزرگ خود را که ولیعهد نموده بود با چند اسرای پنهنزاری و طوایف لشکر هندوستان بجانب قندهار فرستاد که همانند لشکر قزلباش نمایند و لشکرها از طرفین بددد و ملخ و مور در سرحدات خود قرار گرفته بودند که بعد از فصل زمستان جنگ نمایند و شاه جمجاه شاه صبی بعد از نوروز (۲) دار السلطنت صفاهان بعزم رزم خسرو هندوستان بدار المومنین کاشان آمده بجهت جمعیت لشکر چند روزی رحل اقامت انداخت در این اثنا حرارت وضعی بر مزاج شریفش مستولی شد و بی عارضه و بیماری صعب در سیزدهم ماه صفر سنه مذکور در شهریار کاشان بهیوار رحمت ایزدی پیرست ارکان دولت (۳) اعیان حضرت پسر بزرگ آن شهریار مغفرت آثار عباس میرزا را که بسن دوازده سال رسیده بود در طالع سعد بر تخت سلطنت متمکن نمودند چون این خبر وحشت اثر بلشکره طرفین

رسید داراشکوه با امرا و سباه خود بجانب لاهور آمد و امرای قزلباش در
مرحدراسان که بودند همانجا اقامت داشتند تا هرچه امر شاه عباس ثانی نفاذ
یابد عمل نمایند و این خبر از عریضه لقمان الزمانی حکیم گیلانی که بخدمت شاه
ایران بحضرت رفته بود بصدق و صحت مقرون گردید در این وقت بنده حقیر
سوانح عهد خاقان را دوسه تاریخ روی داد ترقیم نمود - (قطعه)

شاه ملک ایران صفی آنکه بود	برازنده تاج و تخت کیانی
از و بود افسر جو خورشید تابان	وزو تخت راربتبه آسمانی
زدورانش چون چارده سال بگذشت	روان شد سوی عالم جاودانی
بفرزند بگذاشت اورنگ و افسر	بدو داد شمشیر کشورستانی
چو تاریخ جستم ز پیر خرد گفت	بگوشاه جهجاه عباس ثانی
و ظل معبود - و ظل سبحان	

(۱۰۵۲) (۱۰۵۲) این هر سه تاریخ جلوس شاه عباس ثانی است

(از جمله سوانح این سنه انیست)

که در او اخر ماه ذوالقعدة الحرام برادر اعلی حضرت خاقان سکندر شان
که عمرش از بیست و پنج سال تجاوز ننموده بود و قبل از این بچند سال نگین
الماس قیمتی از انگشتر برآورده کوفته خورده بود چنانچه در ضمن سوانح
سنوات سابقه مرقوم گردیده بعارضه فجاء بهالم عقبی انتقال نمود و در گنبد
والد ما چلدش سلطان رضوان دستگاه سلطان محمد قطبشاه طاب ثراه در صفة
جانب غربی مدفون گردید و برای مغفرت او ختمات قرآن مجید و خیرات
و مبرات موفور فرمودند (از سوانح دیگر آنکه) در او اخر سنه مذکوره
سینادت پناه بجالینوس الزمانی حکیم کریم الدین یزدی که قبل از این مشارالیه را از
خاقان جنت مکان شاه صفی طلب فرموده بودند از بندر عباسی به بندر مچلی پتن
آمد و نسبت با تو جهات خاقانی بظهور رسید اول بار مبلغ پانصد هون با پالکی عاج
فرستادند و مقرر داشتند که هر صبح و شام سفره اطعمه و اشربه بجهت او و رفقا
و منسوبانش در منازل میکشیده باشند و سرانجام کارشان مینموده باشند تا بحضور

پر نور برسد و چون بشرف بساطبوس رسید بغایت خشمروانه و انواع الطاف شاهانه مسرور گردید و در زمره مقربان پایه سریر منسلک گردید و تا غایت تحریر مبلغهای کلی بطریق انعام و اکرام بمشارالیه واصل گردید -

(ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون

اعلی که موافق ثلاث و خمسين والف هجر است)

فرازنده این سپهر مینانما و آراینده ساحت بسیط غبار پرور دگار قدرت بخش سلاطین سکندر قرین و دادار عظمت افزای پادشاهان سایمان نگین که

نظم

از اوروشنی یافت خورشید تابان وزو پرز اختر شده چرخ گردان
وزوتیغ شادان شده برق مانند وزو خیر شان سایه افکن بدوران
چون ذات عظیم المثال خاقان سکندر اقبال را همیشه مویده بتائیدات و
موفقی بتوفیقات داشته است اعلام شوکت و عظمتش را سال بسال بر سپهر جاد
و جلال رفیع ترو ساحت مملکتش را از شهریاران جهان و سیع ترمی نماید
و از شواهد این حال فتح قلعه اودگیر است که به نیروی اقبال بن و آل خاقان
سکندر خصال دراوایل این سال خرمی و نصرت مآل و قوع یافت بیان این
اجمال این است که سپهسالار نامدار و امرای عالمیقدار غازیان شیرشکار که
بیمامن خاقان سکندر اقتدار در ممالك کفار فجار علم خورشید پرچم را بر قبه
فلك اعظم رسانیدند و چندین قلاع سپهر ارتفاع بضرب شمشیر در تصرف
خود درآورده اند در اول این سال فیروزی مآل بنابر امر خاقان سکندر اقبال
از قلعه نیلور که محل اقامت ایشان بود بجانب فلك نظیر اودگیر توجه
نمودند و بآلات حرب و باستعداد تمام قطع منازل نموده بدامان کوه فلك شکوه
قلعه مذکور رسیدند کوهی بنظر درآوردند که در فمت با چرخ چنبری همسری
منمود و آن کوه در چند فرسخ زمین کشیده شده و یک طرف این کوه
چون چرخ گردون مدور و بغایت بلند تر واقع گردیده و بر فراز آن در عهد
رایان قدیم پادشاهانی از منته سابقه قلعه در نهایت متانت ساخته مقرر حکومت

خود گردانیده بوده اند و از آن روزگار تا این عهد هیچ پادشاه راجه از اهل اسلام
 و اچه از عبده اصنام دست تصرف و تسخیر بر آن قلعه نرسیده زیرا که راه خروج
 و صعود بر فراز آن کوه سپهر نمود از هیچ جهت نیست الا از یک جانب چون آن
 کوه رفیع با کوه کشیده که فرسخها امتداد آنست اتصال داشته و مابین آن کوه
 رفیع که قلعه بر آن واقع است و کوه کشیده مذکور بعرض پانصد گز و به عمق
 چند هزار شگافه تاراه مرور بر آن کوه خصم را مقدر بنا شد سپهسالار نامدار
 و امرای عالیقدر در پای این کوه خیم و سرپر دمای اقامت بر افراختند و راجه
 شقادت شمار باجمعی از کفار در بالای آن قلعه در غایت امنیت و کمال اطمینان
 خاطری بودند و حسابی از سپاه اسلام نمی گرفتند سپهسالار نامدار و هز بران
 عساکر نصرت شعار چنین اندیشیدند که از پایان دره بسنگ و آهک دیوار
 بلند بر آورده مساوی طاقتهای مستحکم به بندند شاید از بالای آن بحوالی دیوار
 قلعه رفته با اهل حصار جنگ توانند نمود و این خیال خود امری محال مینمود چه
 کارکنان را با پایان دره رفتن میسر نبود و اگر بود بکافرتست کار کردن می یافتند
 و بر آن تقدیر آنچنان دره چون پوشیده میشد نهایتش علاج منحصر در آن میدانستند
 و در این باب عرایض بدرگاه فلك اشتباه خاقان سکندر دستگاه فرستادند چون
 مضمون بمسمع جاه و جلال رسید امر معلی صادر شد که عمده العمال محمود دیگر
 حواله دار معماران دولت خانه سه هزار نفر از استادان بناء معمار را با آلات
 و ادوات عمارت بآنجا برده به بستن آن سد اشتغال نمایند طبع اقدس الهام پذیر
 دیگر اشرف حقایق تصویر خاقان سکندر نظیر این رای که سپهسالار و امرای
 اندیشیده بودند متحسن بنی دانستند و بر زبان وحی بیان میگذاشتند که بفتح چنین
 قلاع و تسخیر حصون فلاك ارتقا بمحض قوت تائید از دمتعالی بزر وال و باسظهار
 مرحوم و عواطف بی نهایت مادر مقام جا نشانی در آمده توکل بحال خسر و کل
 نموده بهیات اجتماعی بر آن فلك البروج عروج نمایند امید است که بعون عنایت خالق
 الارض و السما و میامن اقبال ابدی اتصال مامفتوح گردد و نهایتش بنا بر استعداد
 سپهسالار و امرای نام دار محمود دیگر زابارکان و سایر مایحتاج و عمله و قلع آن کار

که ترتیب یافته بود بجانب معسکر ظفر اثر نامزد نموده بودند هنوز مشاورانیه با این جماعت از شهر بیرون نرفته بودند که عساکر ظفر و آثر بتوعی که در خاطر اشرف اقدس خطوط نموده بود اعتماد بر الطاف ایزد متعال و اعتضاد بر اقبال ابدی اتصال خاقان سکندر (۱) نموده از راه مخفی که اهل قلعه از ته آن دورد دروز مینه و ده اند جمعی از شیخاعان جان نثار بجانب قلعه میروند و بدروازه رسیده علم خورشید پرچم پادشاهی بر برجی برمیافرانند و بدجلادت و مردانگی ابواب قلعه را بر روی اولیای دولت مفتوح میسازند و بتاریخ دهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره قاصدی چون کبوتر نامه آورد و دهنده نیز پر خوشخبر سال آئین ساخت زمین را در نوردیده احبار فرح آثار فتح قلعه سپهر متمادر بلازمان پایه سریر رسانیدند و از افتتاح آن عرصه مسرت انگیز و انکشاف نافه مشک آمیز ابواب انبساط بر طبع اقدس خاقان ناخیز نشاط مفتوح گردید اشاره مطاعه به (۲) عمله نثار خانه شد که بطایل شادیانه بنوازش درآوردند - (تسلم)

صدای طبل بشارت بآسمان رسید - صلاهی عیش بگدوش چهلنایان بر رسید
رسید چون خبر فتح اودگیر بدهر - بتلیع بیرون جوان عیش جبار دان بر رسید
نواب اشرف اقدس همایون درازای این فتوحات که بتوفیق خالق کل
اشیاء شده بود پیشانی نورانی را بر سجاده نیاز لنتکر و حباب لاشریک ابنواز گذاشتند
و ستایش و سباس مر خداوند را زیاده از حد رسانیدند و چون چنان آصفجاء
کار فرمای این امور بود بشمشیر و کمر خنجر مرصع دیک زنجیر فیل و دو سراپ
عراقی بایراق مرصع دستکاسن و تشریف میر جلگی سرافرازی یافت و نیز دولت دون
استوار دنیای او مزید نمودند و همان وقت ابواب مکرمات و خیرات بر روی
عامه مستحقان کشادند و از بالای قصر داد محل زر وافر بمردم (۱) بزه و مسکین
رسانیدند و از برای سپهسالار نامدار و امراء ذی اعتبار و ارباب شجاعت
خلعتهای فاخر و اسپان عراقی فرستاده بنوازشات موفور ایشان را سرافراز
ساختند و ایشان نیز بمراحم و فور خسروی امیدوار شده در ضبط ملک
و رفاهیت حال رعایا و سپاه کوشیدند -

(۱) سکندر قسل - (۲) مطاع - (۳) بزه کار - یعنی گنهگار -

(ذکر سوانح متفرقة این سنه)

و شعرای عصر تاریخچه برای این فتح گفته اند از انجمله این چند تاریخ درین مقام سرقوم شده رباعی جامع الفنون ملا بردخان تبریزی که چهار مصرع چهار تاریخ است -

(رباعی)

در عهد گزین پادشاه عالمگیر با آجند و وزیر کامل باتدبیر
اقبال چو صبح دردم آمد خندان آورد بمانوید فتح اودگیر
و میرزا رضی مشهدی فروزه گفتا که زنگ برد ز دل فتح اودگیر
و ملا سکی شیرازی گفته هما یون باد فتح اودگیر
میرزا غیاث گفته بگو که داد علی فتح قلعه اودگیر
و ملا عرب خوشنویس شیرازی گفته اودگیر بدست شاه آمد
و سوانح نگار عهد خاقان نظام الدین احمد بن عبد الله صاعدی شیرازی
گفته از زبان مبارک اشرف -

والی اقبال ما بنمود فتح اودگیر و پسرش ملا عبد الله که
در صغر سن است گفته بگفت شد فتح اودگیر بزود
در ماه ربیع الآخر سنه مذکور مذکور منصب حواله داری خاصه خیل که
با سید ابراهیم دکنی بود بعمدة الملوك ملك آدم تقویض یافت و قل از این
دو دفعه باین منصب رفیع سرافراز بود و سر مضعون صدق مشجون الشی
لایشی الا وقد ثلث بوضوح انجامید (ایضا) در ماه ربیع الآخر سندر داس
برهمی از جانب عالی حضرت شاه جهان به حجاب آمده بود در باغ بی سعادت
ملاقات یافته به تشریف و اسپ سرافراز گردید سندر داس حاجب مذکور هم
نیز در اول ماه رجب مر جب يك سرافراز شده روانه گردید -

(از وقایح آنکه)

جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر که قبل ازین به مکه معظمه رفته بود
بعد از دریافت ثواب طواف بیت الحرام و زیارت مرقد مطهر خیر الانام و ایامه
ارض بتسبیح از بند محابه بنذر محلی پتین آمد و متوجه دار سلطنت شد و بجهت

عارضه کوفت چند روزی در منزل اقامت داشت و از اشداد آن کوفت در بیست و ششم ماه ذی حجه بهجوار رحمت ایزدی و اصل گردید نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی و اکابر و اعیان دار السلطنه تشیع جنازه او نموده در دایره نواب مرتضای عمالک اسلام میر محمد مومن رحمه الله اند دفن فرمودند و روز ختم از سرکار خود مبلغ کلی از نقود و شال و شیل و غیره با کثر سادات و علما و صلحا و سایر مستحقین خیر نمودند و ختمات قرآن فرمودند و گبند بزرگی بر سر قبر آن مغفرت ایاب بنا نمودند و از ملکان عمده ملک دولت خان که عهد دار دولت خانه گیتی نشانه بود و ملک یوسف که از زمره غلامان و ملکان حضور پرنوز بود در اواخر این سال فدای ملازمان خاقان سلیمان شان گردیدند -



فهرست سلاطین قطبشاهی

سنة ۹۲۳ هـ تا ۱۵۱۸ ع ۱۰۹۸ هـ تا ۱۶۸۷ ع

نام سلطان	سنة ولادت	سنة جلوس	سنة وفات
۱ سلطان قلی قطب الملک اول	سنة ۸۴۹ هـ ۱۴۴۵ ع	سنة ۹۲۳ هـ ۱۵۱۸ ع	سنة ۹۵۰ هـ ۱۵۴۳ ع
۲ سلطان جمشید قلی قطبشاه پسر (۱)		سنة ۹۵۰ هـ ۱۵۴۳ ع	سنة ۹۵۷ هـ ۱۵۵۰ ع
۳ سیحان قلی پسر (۲)	سنة ۹۵۰ هـ ۱۵۴۳ ع	سنة ۹۵۷ هـ ۱۵۵۰ ع	
۴ سلطان ابراهیم قلی قطبشاه پسر (۱)	سنة ۹۳۶ هـ ۱۵۳۰ ع	سنة ۹۵۷ هـ ۱۵۵۰ ع	سنة ۹۸۸ هـ ۱۵۸۰ ع
۵ سلطان محمد قلی قطبشاه پسر (۴)	سنة ۹۷۳ هـ ۱۵۶۶ ع	سنة ۹۸۸ هـ ۱۵۸۰ ع	سنة ۱۰۲۰ هـ ۱۶۱۲ ع
۶ سلطان محمد قطبشاه پسر میرزا محمد امین پسر (۴)	سنة ۱۰۰۱ هـ ۱۵۹۳ ع	سنة ۱۰۲۰ هـ ۱۶۱۲ ع	سنة ۱۰۳۵ هـ ۱۶۲۶ ع
۷ سلطان عبد الله قطبشاه پسر (۶)	سنة ۱۰۲۳ هـ ۱۶۱۴ ع	سنة ۱۰۳۵ هـ ۱۶۲۶ ع	سنة ۱۰۸۳ هـ ۱۶۷۲ ع
۸ سلطان ابوالحسن تانا شاه داماد (۷)		سنة ۱۰۸۳ هـ ۱۶۷۲ ع انقراض سلطنت سنة ۱۰۹۸ هـ ۱۶۸۷ ع	سنة ۱۱۱۱ هـ ۱۶۹۹ ع

اشاريه حديقه السلاطين

صفحه	اسماء
	الف
۲۲۰	ابدال يگ
۳۶	ابراهيم پتن
۷۹	ابراهيم پور
۲۷۲، ۴۷، ۵	ابراهيم خليل (حضرت)
۱۹۲، ۱۸۶، ۱۴۷	ابراهيم صفاهانی (ميرزا)
۲۵۰، ۱۵۹، ۳۱، ۲۶، ۲۵	ابراهيم عادل شاه (سلطان)
۱۸۴، ۳۸	ابراهيم قطب شاه (سلطان)
۲۰۰، ۲۶، ۲۵	ابراهيم ميرزا شاهزاده
۲۲	ابراهيمی سکه
۱۳۸، ۱۲۷، ۱۱۶، ۱۰۸، ۳۱	ابو الحسن (شاه) حاجب
۲۳۵، ۳۶	ابو القاسم (مير)
۸۷، ۸۶	ابو المعالي ديانت خان
۲۲۴	ابو طالب (مير)
۳۵۵، ۲۸۲	أبیل (باغ)
۶۴	آتشکده فارس
۷۴، ۷۳	أجین
۲۹۴، ۲۲۸، ۱۹۴، ۱۴۳، ۱۳۹، ۱۰۲، ۹۹	احسن (قاضي)
۱۲۴، ۱۰۰، ۴۲	آحمد آباد

صفحہ	اسماء
۸۳	اخضر (دریائے)
۱۶۶، ۱۴۱، ۳۲	اخلاص خان میر جملہ ماضی
۸۵	ادرک (ملک)
۲۹۶، ۲۰۰	آدم (حضرت)
۳۱۷، ۲۳۳، ۲۱۳، ۱۶۷، ۱۳۵	آدم (ملک)
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۶، ۹۳، ۷۷، ۳۵	آدم خان حبشی
۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳	ارادت خان
۸۷	ارتنگ معانی
۲۵۵	ارس پلی رام نیر
۹۶، ۲۷۸	ارسطا طاليس - ارسطو
۶	ارشاد قلی بیگ
۱۱۰	اژ دهاخان
۱۱۳	استر آباد
۱۱۱	استقلال خان
۳۱۲، ۱۸۹	اسد اللہ تبریزی (میرزا)
۲۹۶	اسکندر ذو القرنین
۹۷	اسکھ
۵	اسمعیل (حضرت)
۲۷۸	اسمعیل بیگ تحویلدار
۸۱	اسمعیل (شاد)
۱۰۳	اسمعیل گیلانی (حکیم)
۸۰	اسمعیلیہ
(۲)	

۱۸۶	آسوراؤ
۲۵۴، ۲۴۴، ۹۵	آسی راؤ ٹایکرواری
۶۲	اشکبوش
۳۰۲، ۹۱	اشجع الامراء
۲۷۸	اصطخر
۲۹۷	آصف
۲۹۶	آصف بن یرحیا
۱۳۲، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴،	آصف جاہ - آصف جاہی
۲۱۷، ۲۱۸، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۴،	
۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۴،	
۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۸۶،	
۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۵،	
۳۱۶، ۳۰۶	
۱۲۱، ۱۱۹، ۱۱۸، ۷۳	آصف خان
۲۸۸، ۲۲۶، ۲۲۲، ۸۴	اصفہان
۷۳	اعتماد الدولہ
۲۳۵، ۳۶	اعتماد راؤ دیر
۵	اعزخان
۱۷۹، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳،	اعظم (شاهزادہ)
۲۲۴، ۲۵۶، ۲۶۱، ۲۸۴، ۲۹۰،	
۳۰۶	اعظم الامراء -
۳۰۰	افغان

۱۱۶، ۱۱۱، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۸۶، ۷۸، ۳۵	افضل ترکه (خواجہ)
۱۷۹، ۱۷۶	افضل خان بخشی
۲۰۱	افلاطون
۲۵۳	آ کل منار
۱۷۵، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۱، ۹۲، ۸۳، ۷۳	آگرہ
۲۲۲، ۳۱۳، ۱۹۸	
۵۴	آل عبا
۱۹۹	آل عثمان
۱۹۲، ۱۸۲	الخ بیگ
۳۰۷، ۳۰۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۶۹، ۹۳، ۷۷	اللہ قلی گرجی
۲۱۸، ۲۱۵، ۱۳۵، ۳۴، ۲۳	الماسر (ملك)
۲۶۹، ۹۱، ۹۰	المیاجودی
۲۸۶، ۲۶	الهی محل
۲۳۰، ۱۸۲، ۱۵۷، ۱۵۶	امام قلی بیگ حاجب
۲۸۶، ۲۱۵، ۲۶	امان محل
۲۴۱، ۲۴۰	امنکل
۱۶۰، ۱۵۹	امین المملک
۲۸۵	امینائے گیلانی (ملا)
۲۵۵	اندر کوندہ (قلعہ)
۲۵۳، ۲۵۲، ۲۴۹، ۲۴۶، ۲۴۵	انکدر
۳۱۰	اننت راج
۱۴۱	اننت گیر

۱۵۱	انوری
۱۱۰	آنی راؤ
۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۴، ۳۱۳	اود گیر (قلعہ)
۲۹۰	اورنگ آباد
۱۶۸، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۲۰، ۲۲۲	اورنگ زیب شاہزادہ
۲۹۰، ۲۸۳، ۲۶۱	اوپر (قصبہ)
۲۴۵	اویس دبیر (ملا)
۷۸، ۸۰، ۱۶۷، ۱۸۸، ۲۲۱، ۲۲۷	ادیماق
۲۶۴، ۲۶۳، ۲۵۹	اھرمن
۸۵	ایران - ایرانی
۲۸۱	
۲۱، ۲۳، ۲۳، ۲۷، ۴۵، ۵۴، ۶۱	
۶۵، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۱۲۷، ۱۵۱، ۱۵۶	
۱۵۷، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳	
۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۱، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۸	
۲۳۰، ۲۳۸، ۲۴۷، ۲۵۸، ۲۶۸، ۲۶۹	
۲۷۱، ۲۸۹، ۳۱۱، ۳۱۲	
۲۴۵	ایلور
۲۵۵	اینکتر (قلعہ)
	(ب)
۱۱۱، ۱۲۹، ۱۵۰، ۲۳۵	بابو (سید)
۲۸۲، ۲۵۵	باغ اپل

۳۱۷۰۲۸۴۰۲۶	باغ بنی
۲۵۶	باغ ملک عنبر
۵۲	بالاپور
۱۵۴۰۱۵۳۰۱۵۲۰۱۱۸	بالائے گنہات
۰۱۱۰۰۱۰۸۰۱۰۶۰۹۷۰۹۶۰۹۵۰۹۴	باقر خان حوالہ دار
۱۲۸۰۱۱۱	
۲۸۴۰۲۸۳	باقریزدی (میرزا)
۴۹	بتول زہرا
۲۴۶۰۲۴۵	بجوارہ
۳۱۶	برہان تبریزی (ملا)
۰۱۰۶۰۱۰۱۰۹۷۰۹۳۰۹۲۰۷۵۰۷۳۰۴۲	برہان پور
۰۱۵۴۰۱۵۳۰۱۵۲۰۱۲۸۰۱۲۲۰۱۲۱	
۱۷۷۱۷۶۰۱۶۹	
۱۱۳	بشیر پور
۳۱۱	بغداد
۲۰۱	بقراط
۲۹۷	بلقیس
۷۵۰۶۹۰۳۸	بنات گنہات
۲۸۹۰۲۷۲۰۲۲۶۰۲۰۹۰۱۶۶۰۸۴۰۸۳	بندر عباسی
۲۲۰۰۱۹۶۰۱۷۹	بندہ رضاے تبریزی (میرزا)
۱۶۰	بنکا پور
۲۸۷۰۲۰۴۰۱۱۰۰۱۰۶۰۹۷۰۹۴۰۷۴	بنگالہ

۲۹۷	بوذر چمہور
۲۰۲	بو علی سینا
۱۱۹، ۱۱۰	بہالے راؤ
۲۷۸	بہرام گور
۲۷۸	بہزاد
۲۸۲	بھونگیر (قلعہ)
۲۲۶، ۲۰۷، ۱۱	بیت اللہ الحرام
۱۳۵، ۱۲۸، ۲۱۱، ۱۱۹، ۱۱۸، ۷۴	بیجاپور
۱۶۱، ۱۵۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱	
۱۷۹، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹، ۱۶۳، ۱۶۲	
۲۹۵، ۲۹۴، ۲۶۵، ۲۲۴، ۱۹۶، ۱۹۴	
۱۱۸	بندر
۲۸۱، ۲۷۸	بے ستون (کوہ)
	(پ)
۲۸۱، ۱۴۸، ۹۹	پانگمل
۲۴۳	پائین گہات
۹۰	پداریدی
۱۵۵، ۱۰۸	پریندہ
۲۵۴، ۲۴۲	نیکچول
۲۵۱	پیگو
	(ت)
۲۲۶	تاج الدین قلی (میر)

اسماء	صفحہ
تاجیک	۲۰۵
تسیتی	۱۷۶
تیلچور	۲۸۷۰۷۴
ترك - تركی	۲۰۵، ۱۵۶، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۲۲، ۸۴
	۲۰۰، ۲۳۴، ۲۲۸، ۲۲۱
ترکستان	۸۴۰۵
ترکان	۵
تنال خان حوالہ دار	۳۰۱
تقیائے شیرازی (مُلا)	۲۱۳، ۱۶۹
تقی نیشاپوری (میرزا)	۲۶۴، ۲۵۹، ۲۲۲
تلنگانہ	۱۷۱، ۱۳۴، ۸۷، ۸۶، ۷۴، ۴۲، ۳۱
	۲۴۴، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۰۵، ۱۹۶، ۱۹۰
تلوہ	۲۳۵
تلہ کاپور (موضع)	۳۱۰
توران	۲۵۸، ۲۲۸، ۲۰۴، ۸۴
تماریدی	۳۰۹
تومان	۲۰۴
تیمور گورگان (امیر)	۵
(ج)	
جامدار خانہ عامرد	۲۳۳، ۲۱۳
جبرئیل (حضرت)	۶۲
جبرئیل (حکیم)	۱۶۶

۳۰۹	جیل و زینکت ریدی
۳۱	جعفر حاجب (میر)
۱۸۶	جکتا راؤ
۲۴۴	جگ پتی راج
۲۴۴	جگ پتی رائے
۱۱۹	جگدی راؤ
۱۱۰	جگدیو راؤ
۳۲	جلال الدین اکبر پادشاہ
۲۲۴	جلال الدین محمد قزوینی (میرزا)
۲۰۵، ۱۲۵	جم
۲۲۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۱۶	جمادی الآخر - جمادی الثانی
۲۹۴، ۱۴۴، ۹۰، ۸۳، ۲۹، ۲۳	جمادی الاول
۸۴	جمشید
۱۷۶	جم قلی بیگ
۷۱، ۳۴، ۹	جملہ الملک
۷۳	جنیر
۱۶۹، ۱۶۸	جوگ راج
۸۰	جہانشاہیہ
۷۳	جہانگیر پادشاہ
	(چ)
۲۳	چار مینار
۲۴۵	چتور خان

۲۵۴	چلک پار
۶۵	چندن محل
۲۱۷۰۴۴۰۴۱	چین - چینی
(ح)	
۲۷۱	حاتم طائی
۲۳۴۰۲۳۱	حبشی
۸۶	حبیب اللہ مازندرانی (میر)
۱۴۷	حجار خان دکنی
۴	حدیقہ السلاطین
۲۱۴۰۱۴۷۰۸۳۰۷۵۰۷۲۰۷۱۰۳۵۰۲۳	حسن یگ شیرازی کوتوال
۱۴۶	حسن شوقی (ملا)
۱۵۲۰۱۰۳	حسن علی خان
۲۳۶	حسن غیاث (شیخ)
۱۵۹۰۱۵۸	حسن قلی خان
۱۳۵	حسینی ایز خان حبشی
۸۱	حسین یگ قبچاچی
۱۴۸۰۹۶	حسینی حوالہ دار (میان)
۱۳۰۱۱	حسینی شیرازی معلم (مولانا)
۳۵۵	حسین حاجب (میر)
۱۹۷۰۱۷۸۰۱۷۰۰۱۳۰۰۱۰۰	حسین ساغر
۱۹۵	حسین حسادانی (میر)
۲۱۲۰۱۹۷	حفظ اللہ (میر)

۳۱۷، ۲۱۶	حکمی شیرازی (ملا)
۲۴۷، ۲۴۳، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۳۱، ۲۱۴	حکیم الملک گیلانی
۲۷۲، ۲۷۱	
۲۱۲، ۱۸۹، ۱۵۳، ۱۳۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۰۴	حمزه استرآبادی (میرزا)
۲۷۲	حمزه صفاهانی (ملا)
۳۵	حمید خان
۳۴	حواله داری
۷۴	حوض درک
۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۴، ۵۴، ۵۳، ۵۲	حیات آباد
۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۶	
۱۲۳، ۱۰۲	حیات بخشی ییگم
۲۱۷، ۲۱۶	حیات محل
۹۸، ۹۷، ۹۲، ۸۲، ۴۲، ۳۲، ۲۵	حیدر آباد
۱۲۸، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۱۷، ۱۱۳، ۱۰۱	
۲۶۸، ۲۵۷، ۲۱۱، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۲۹	
۱۲۹، ۱۲۸	حیدر امیر المومنین
۱۷۵، ۱۷۰	حیدر محل (مندوه)
	(سخ)
۱۱۰، ۹۶، ۹۴، ۷۴، ۴۵، ۳۴، ۲۳	خاصه فیل
۱۴۵، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱	
۱۶۷، ۱۵۳، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۰	خانی ییگم
۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۲۳۵، ۱۹۲، ۱۸۶	

اسماء	صفحه
خاقانی	۱۵۱
خان احمد	۲۹
خان جهان (سید)	۱۷۴، ۱۷۰، ۱۵۴، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳، ۹۲
خان دوران	۱۷۴، ۱۷۰، ۱۶۸
خاندیس	۱۰۶
خداوردی سلطان شاملو (سپه سالار)	۱۶۷، ۱۵۲، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۰
	۲۵۷، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۱۹۲، ۱۸۶
خراسان	۳۱۲، ۳۰۳، ۲۰۵، ۲۰۳
خراسانی	۳۰۰، ۱۹۱
خرم (شاهزاده)	۳۲
خره شاه (شاهجهان پادشاه)	۹۲، ۷۳
خرم محل	۲۳۹
خزانه عامره	۱۵۸
خسرو پرویز	۲۹۴، ۶۲
ختنود (ملك)	۱۶۳
خضا	۴۱
خلقی شوستری (ملا)	۲۰۳
خلیل قصه خوان (ملا)	۲۰۳
خلیل الله حسینی (میر)	۲۴۹
خواجہ طاہر	۱۷۷
خواجہ نظام سرنوبث	۳۰۱
خواس خان	۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۰۸
	۱۶۴، ۱۶۳

خواندگار (شاء)

۲۱۴، ۲۰۷، ۲۰۶، ۱۶۵

خیرات آباد (باغ)

۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۱، ۱۵۷

خیرات خان

۱۵۹، ۱۵۸، ۸۵، ۸۳، ۸۲

خیرات خانہ عامرہ

۳۰۹، ۳۰۰، ۲۳۹، ۲۰۳

(د)

دادل جی کا تہ

۳۰۰

داد محل

۷۵، ۶۷، ۶۰، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۲۶

۱۳۰، ۱۲۴، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱، ۷۷

۲۲۸، ۲۲۷، ۱۹۲، ۱۷۶، ۱۳۵

۳۱۲، ۲۹۱

دارا شکوہ

۳۱۲، ۲۲۳، ۱۷۷

دار الشفا (مدرسہ)

۲۱۰

داغ چوکی

۱۷۶

داؤد (خواجہ)

۲۳۵

دبیر (شیخ)

۱۵۲

دکن - دکنی

۱۰۶، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۸۵، ۸۱، ۷۷، ۳۹

۱۴۲، ۱۲۴، ۱۲۱، ۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱

۲۱۰، ۱۶۹، ۱۵۶، ۱۵۴، ۱۵۲، ۱۴۷

۲۵۸، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۱۱

دلکٹوار

۳۰۷

دلکشا (قصر و باغ)

۲۵۵، ۱۲

دلور (قصہ)

۲۵۳

اسماء	صفحہ
دملور (قلعہ)	۳۰۵.۳۰۳
دوازده امام	۵۴
دولت (ملك)	۳۱۸
دولت آباد	۱۰۵. ۱۱۸. ۱۴۱. ۱۴۷. ۱۵۲. ۱۵۴.
	۱۶۹. ۱۷۵. ۱۷۶. ۱۷۹. ۱۹۵. ۲۱۳.
	۲۲۳
دولت خانہ عالیہ	۲۵. ۴۷. ۵۴. ۵۵. ۷۲. ۱۴۳. ۷۵.
	۱۵۵. ۱۵۷. ۱۷۱. ۱۷۸. ۱۸۱. ۱۸۹.
	۲۰۷. ۲۱۷. ۲۲۷. ۲۳۱. ۲۳۶.
	۲۵۶. ۲۸۷. ۳۱۸.
دولت محل	۷۴. ۸۰. ۱۴۵. ۱۶۲. ۲۰۹. ۲۱۲.
	۲۱۴. ۲۳۴.
دھاردر	۱۰۸
دھرم رائو نایکوارى	۹۵. ۱۱۹.
دھلی	۲۸. ۶۲. ۱۷۸. ۱۷۹. ۱۹۵. ۲۱۲.
دھوچی رائے رائو	۱۴۸
دیانت خان (ابو المعالی)	۸۶
دیدہ بانخانہ	۲۳۹
دیغار	۲۴۵
دیلم	۱۵۶
دیور کندہ	۱۸۴

(ذ)

ذوالحججه ، ذى الحججه

، ۲۹۵۰۲۵۹ ، ۲۲۴ ، ۱۵۳ ، ۱۴۶ ، ۱۰۴

۳۱۸

ذوالقعدة ، ذى قعدة ، ذى القعدة

، ۲۱۰۰۱۷۲ ، ۱۵۷ ، ۱۵۶ ، ۱۳۰ ، ۱۲۲

۲۲۴ ، ۲۱۳

(ر)

راجپوت

۸۵

راجکنده

۱۶۱ ، ۱۶۰

راجندرى

۱۱۶

رام پلي

۲۵۵

رام پور

۳۰۸ ، ۳۰۷

رام گير (قلعه)

۱۸۹ ، ۱۴۷ ، ۱۲۰ ، ۱۱۹

راول جى کانتيا

۳۰۹

ربيع الثانى

۲۰۰۰۱۹۵ ، ۱۹۳ ، ۱۵۹ ، ۱۳۳ ، ۱۱۴

ربيع الآخر

۳۱۷ ، ۳۱۶

ربيع الاول

، ۱۱۶ ، ۲۱۱ ، ۱۹۶ ، ۱۹۲ ، ۷۲ ، ۶۰

۲۶۰ ، ۲۱۷

رجب المرجب

، ۲۲۲ ، ۲۰۹ ، ۱۸۱ ، ۱۶۵ ، ۱۲۴ ، ۹۶

، ۲۶۷ ، ۲۶۱ ، ۲۴۱ ، ۲۳۶ ، ۲۳۵ ، ۲۳۰

۳۱۷

رحيم خان محلدار

۲۶۷

رحيم محمد حاجب (شيخ)

۱۳۴

۲۳۲، ۶۲	رستم
، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۴۶	رستم خان مازندرانی (میر)
۳۰۶، ۲۹۵	
۳۱۷	رضی مشهدی (میرزا)
۲۳۹	رکاب خانه
، ۱۶۹، ۱۴۱، ۱۲۱، ۱۰۳، ۱۰۱، ۷۸	رمضان
، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۴، ۱۹۸، ۱۷۰	
۳۰۶، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹	اندوله خان بیجاپوری
۳۲۸، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۱۴، ۱۱۳، ۳۳	روز بهان اصفهانی (میرزا)
۵۲	روضته الشهداء
۳۱۱	روم (خواندگار)
۳۱	روتقی (مولانا)
	(ز)
۱۷۹، ۱۷۸	زاهد (خواجه)
۲۹۰، ۲۲۷	زر عاشوری
۶۲	زلیخا
۲۲۱	زمان یگ (محمد)
۱۶۴	زین العابدین (میر)
	(س)
۲۳۲	سام
۳۱۱	سام میرزا
۲۴۲، ۱۹۱، ۱۸۵، ۸۶، ۱۲	سانپ نیروار

اسماء	صفحہ
سبا	۲۹۷
سبجان قلی	۹۵۰۹۴
تجن محل	۲۳۴، ۶۵
سرخیل	۲۴۴
سرننگ راج	۳۰۶
سروراؤ	۱۶۳
سرورائے	۳۶
سکندر	۲۴۸
سلطان (خداویری شاملو)	۳۱۱، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۱، ۲۹۹
سلطان حسین میرزا بایقرا	۲۰۵
سلطان قلی قطب الملک	۲۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۸۱
سلطان قلی میرزا	۲۰۰
سلطان نگر	۲۵
سلیمان بن داؤد (حضرت)	۲۴۸، ۶۲
سندر ناس حاجب	۳۱۷
سنگریز راج	۳۰۸
سنگوارم	۲۵۵
سورپ ملانیر	۳۰۷، ۳۰۰
سورت (بندر)	۸۳، ۸۲
سیاوش	۲۸۲
سید آباد	۲۳۳، ۲۳۲
سید علی ہمدانی (میر)	۱۷۷

۲۹۰، ۵۸، ۵۷، ۵۲، ۵۱، ۴۹، ۴۸، ۲۷	سید الشہدا (حضرت)
۹۹۰، ۸۱	سید المرسلین (حضرت)
	(ش)
۹۳، ۹۲، ۸۲، ۷۹، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۱	شاہ جہان (بادشاہ)
۱۲۰، ۱۱۷، ۱۱۰، ۱۰۶، ۱۰۰، ۹۷	
۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۲، ۱۲۱	
۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۶، ۱۵۵، ۱۵۴	
۱۹۹، ۱۹۷، ۲۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۲	
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۱۲	
۲۸۷، ۱۷۷	شاہ شجاع
۹۵، ۹۴	شاہ علی
۱۷۶، ۱۱۸	شاہ علی بیگ کوتوال
۱۲۷، ۱۲۱، ۱۲۰	شاہ علی بیگ حاجب
۷۸، ۲۳	شاہ علی عرب شاہ
۷۸	شاہ قاضی
۲۰۷، ۲۰۶، ۱۰۸، ۷۸، ۷۵، ۷۱، ۳۴، ۳۳	شاہ محمد پیشوا (پیر زادہ)
۱۶۰، ۱۵۹	شاہ نواز خان
۳۰۱، ۹۱	شجاع الملک
۱۷۱، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۱، ۹۶	شجاع الملک ما زندانی
۲۳۳، ۱۹۴	
۱۳۱، ۱۰۴، ۱۰۲، ۹۱، ۸۰، ۷۷	شریف الملک سرخیل
۲۶۳، ۱۳۲	

شریف شہرستانی صفہانی (میرزا) ۲۰۶، ۱۰

شعبان

۱۷۸، ۱۶۹، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۰۳، ۸۳

۲۹۵، ۲۶۹، ۲۵۵، ۲۴۲، ۱۸۶

۲۶۱، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۲۲، ۲۱۳، ۱۸۸

۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۲۹۵، ۲۸۷

۲۲۳، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۴۹، ۱۰۳، ۶

۱۵۵

۲۱۳

۹۶، ۹۵

۲۹۱، ۲۳۱، ۲۱۷، ۱۳۶، ۹۶، ۶۵، ۶۴، ۲۳

۱۸۸، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۹، ۱۱۱، ۹۶

۲۴۲، ۲۲۷

۶۲

شیرین

(ص)

۹۳

صابر بیگٹ

۹۷

صادق بیگ ترک

۱۸۹

صالح بیگ (محمد) حوالہ دار

۱۴۵

صدر جہان

۳۱۲، ۲۸۹، ۱۲۹، ۸۵

صفہان

۲۲۱، ۲۲۰، ۱۹۰، ۱۵۲، ۱۴۷، ۱۱۳، ۷۶

صفر

۱۵۶، ۸۰

صفوی - صفویہ

۳۱۲، ۳۱۱، ۲۸۹، ۲۳۰، ۱۹۹، ۱۸۹، ۸۳

صفی بہادر خان (شاہ ایران)

۲۲۳، ۲۱۴

صفی قلی بیگ حوالہ دار کوتوال

(ط)

۴۴

طاق کسری

۱۶۷

طاہر دکنی (مید)

(ظ)

۲۱۲، ۲۰۹، ۱۶۷

ظہیر الدین محمد بخنی (میر) قاضی

(ع)

، ۱۲۷، ۱۲۱، ۱۱۸، ۹۰، ۷۸، ۷۴، ۳۱

عادل شاہ

، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۳۴

، ۱۳۵، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱

، ۲۲۸، ۱۹۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹

۲۹۵، ۲۶۵، ۲۵۵

۳۰۶، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۴، ۱۴۲، ۱۳۳

عادل شاہی - عادل شاہیہ

۲۹۰، ۲۳۴، ۱۶۷، ۵۸، ۵۲، ۴۸

عاشورا

۲۵۴، ۲۳۴، ۱۸۶، ۱۶۹، ۱۱۹، ۱۱۰

عالم خان عمدۃ الوزراء

۳۱۱، ۲۲۵، ۱۹۹، ۸۳، ۸۱

عباس (شاہ) اول صفوی موسوی

۳۱۳، ۳۱۲

عباس (شاہ) ثانی

۳۱۲

عباس میرزا

۲۲۸

عباس گیلانی (میرزا)

۲۶۰، ۲۵۹، ۱۶۷

عبد الجبار گیلانی (حکیم)

۲۲۴

عبد الرحیم استرآبادی (میر)

(۲۰)

۲۸۸، ۲۸۷	عبد السلام (میر)
۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹	عبد اللطیف (شیخ)
۲۲۰، ۱۹۶	عبد العزیز (قاضی)
۲۲۶	عبد العلی اردستانی (خواجہ)
۲۱۲	عبد الغنی (میرزا)
۲۴۳	عبد الکرم سرسنت
۵۹، ۵	عبد اللہ (حضرت)
۲۴۶	عبد اللہ (ملا)
۱۴۴، ۱۰۶، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۷۴	عبد اللہ خان مازندرانی (سید) سرشکر
۱۹۰، ۱۶۸، ۱۶۴	
۲۳۷، ۳	عبد اللہ صاعدی
۴۸، ۴۶، ۳۹، ۳۸، ۳۶، ۳۳، ۲۹، ۲۳	عبد اللہ قطب شاہ (سلطان)
۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲	
۷۷، ۷۶، ۷۴، ۷۳، ۷۱، ۶۶، ۶۵، ۶۱	
۹۸، ۹۶، ۹۲، ۹۱، ۸۹، ۸۲، ۸۰، ۷۸	
۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۳، ۱۰۸، ۱۰۴، ۱۰۲	
۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳	
۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۱، ۱۳۰	
۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۴، ۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷	
۱۵۹، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۲، ۱۵۰	
۱۸۴، ۱۸۰، ۱۷۲، ۱۷۰، ۱۶۴، ۱۶۱	
۲۰۴، ۲۰۲، ۲۰۰، ۱۹۳، ۱۹۱، ۱۸۶	

۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲،
 ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳،
 ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۶، ۲۳۸،
 ۲۴۱، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۱،
 ۲۵۲، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۳،
 ۲۶۴، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۸۳، ۲۸۵،
 ۲۸۶، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۵

۱۸۷، ۱۹۳

۹

۱۵۱، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۸۴

۲۱، ۲۷، ۴۱، ۸۱، ۳۰۳، ۲۲۶، ۲۰۴، ۲۰۳

۲۷۱، ۲۱۱، ۲۱۲

۱۰۰، ۱۲۷، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۴، ۱۶۵

۱۸۱، ۱۹۱، ۱۹۳، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۱

۲۲۳، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۲

۲۳۳، ۲۴۶، ۳۰۰

۴۵، ۱۴۰، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۸۲، ۲۱۸

۲۳۳، ۲۴۶، ۲۴۸

۷۹، ۱۹۱، ۲۱۶، ۲۱۷

۱۹۶، ۲۲۰، ۲۵۶، ۲۸۳

۱۶۳، ۲۲۴، ۲۲۸

۱۷۰

عبد الله کاتید

عبد الله میرزا (شاهزاده)

عجم

عراق

عراق عرب

عراقی

عرب - عربی

عرب شیرازی (ملا)

عزیز الدھر (قاضی)

عطاء الله گیلانی (قاضی)

علی آقا (کوثرال)

۲۱۰۰۱۶۷	علی اکبر جنیدی دکنی (میان)
۲۴۳	علی اکبر عین الملک جنیدی
۲۵۶، ۲۲۴، ۱۸۹، ۱۵۳	علی رضا (خواجہ)
۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴	علی بیگ (قاضی)
۱۹۳، ۱۱۱	علی بیگ افشار
۳۰۷، ۲۹۹، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۳، ۱۹۳	علی رضا خان سرلشکر
۱۴۸	علی شیر
۱۹۷	علی قلی خان
۵۴	علی مرتضیٰ (حضرت)
۳۱۱	علی میردان خان
۲۳۸، ۲۳۰، ۲۲۹، ۸۲	عمان (بحر)
۱۱۹، ۱۱۷، ۱۰۷، ۱۰۵، ۸۵، ۳۵	عنبہ (ملک)
۲۲۷، ۲۱۳، ۱۸۶، ۱۵۳، ۱۳۵	عین الملک (ملک)
۱۱۹، ۱۱۶، ۹۳، ۹۲، ۷۷، ۷۱، ۳۳	
۲۳۴، ۱۹۲، ۱۷۱، ۱۴۴، ۱۳۵	
	(غ)
۳۰۰	غازی علی بیگ سرخیل
۳۰۶، ۲۳۴، ۱۵۹	غضنفر خان (شاء)
۲۲۲	غلام علی نیشاپوری (قاضی)
۱۶۴، ۱۶۳، ۱۳۰	غواصی شاعر دکنی (ملا)
۳۵	غیاث (میرزا)
(۲۳)	

(ف)

۲۱۳	فارس
۱۱۸، ۱۱۷، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵	فتح خان (پسر ملك عنبر)
۱۵۴، ۱۵۳، ۱۴۱	
۷۴	فرخ آباد
۲۴۵، ۲۴۵	فرنگ فرنگی
۲۷۸	فرهاد
۳۶۲	فریدون
۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۱۷، ۷۳	فضیح الدین محمد تفرشی (میر) حاجب
۲۶۱، ۲۵۹، ۱۵۲، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۳۵	
۲۹۰	
۲۱۳	فضل الله شیرازی (میرزا)
۲۱۷، ۴۴	فغوری
۱۱۴	فیروز خان ترك

(ق)

۸۴	قاآن
۸۴	قاچار
۲۲۸، ۱۰۴، ۷۴، ۳۸	قاسم اردستانی (میر) ناظر الممالك
۱۱۶، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۲، ۷۱، ۳۵، ۲۳	قاسم بیگ
۱۶۶	قاسم خراسانی (میرزا)
۲۱۶	قاسم نویدی (محمد)
(۲۴)	

د	قراخان
۲۱۸، ۲۱۲، ۲۲۸، ۲۵۰، ۱۲	قرآن (مجید) ختم
۵	قرا یوسف (امیر)
۸۰	قرا یوسفیہ
۶۱	قزلباش
۱۳۹، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۲۰	قزلباش خان
۸۴	قسطنطین
۲۸۵	قطبائے روالی (ملا)
۱۹۴	قطب شاہ
۲۴۴، ۲۱۴، ۱۳۳، ۹۰، ۸۰، ۴۹، ۴۸	قطب شاہیہ
	(ک)
۴۲	کابل
۲۴۰	کاپرت
۱۸۸	کاس راج
۳۱۲	کاشان
۹۵، ۹۴	کالا پھار
۱۹۳، ۱۸۶	کاتبہ
۲۱۶	کتاب خانہ عامرہ
۲۹۰، ۵۷، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱	کربلا
۲۸۸، ۲۲۶، ۲۱۰	کربلائے معلی
۹۷	کرشنا
۲۱۲، ۱۸۹	کوک یراق

۱۵۸، ۱۵۷	کرمانی
۳۰۶، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۸، ۴۲	کرناتک
۳۱۳	کریم الدین یزدی (حکیم)
۱۳۵، ۱۲۱	کریم خان سرنوبت
۲۳۳، ۱۶۷	کریم خان لاری حوالدار
۲۰۵، ۱۲۵	کسبری
۱۲۸، ۱۱۱، ۱۱۰، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴	کسیمکوت
۲۴۲، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۶۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴	
۱۷۶	کشمیر خان
۱۴۴، ۹۶، ۹۴	کشنادیو
۱۶۴	کعبہ
۱۷۹	کلب علی تیریزی (ملا)
۹۱، ۹۰	کلبگور
۵۲	کلتوم پور
۲۴۲، ۲۲۷، ۱۶۸، ۱۴۴، ۹۴	کانک
۳۱۰	کلور
۲۴۵	کمرور (تصبہ)
۲۴۳	کندیلی (مصطفیٰ نگر)
۹۴	کوتالی
۶۰، ۷، ۶	کوتوال خانہ
۲۲۱، ۲۲۰، ۱۴۷، ۱۱۶، ۱۰۹، ۱۰۸، ۹۳	کولاس
۱۴۰، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۱۵، ۷۱، ۷۰، ۶۹	کود طور

صفحہ	اسماء
۱۷۶-۱۷۵	کھورکی
۲۴۳	کیسرہ
۲۰۵	کیقباد
۲۹۷	کیومرث

(گ)

۱۰۰، ۷۳	گجرات
۶۵	گگن محل
۱۱۸	گلبرگہ
۱۷۱، ۱۴۷، ۱۱۹، ۹۱، ۸۹، ۲۶	گولکونڈہ
۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷	
۸۱	کیج
۲۳۸، ۱۹۳	گیلان

(ل)

۲۲۰	لاچین ییگ
۲۰۴، ۱۹۹، ۱۲۴، ۱۲۰، ۷۱، ۴۲	لاہور
۳۱۲، ۲۹۵	
۱۵۰، ۶۵	لعل محل
۱۵۴، ۱۴۶، ۹۹، ۹۰، ۵۲، ۲۶، ۲۴	لنگر فیض اثر
۲۲۰	
۲۸۲، ۲۲۲، ۳۷	لنکم پالی (باغ)
۶۲	لیلی

(م)

۱۴۴۰۸۱	مازندران
۱۷۷۰ ۱۷۶	ماندو
۱۷۷	ماوراء النور
۱۳۹	ما یحتاج خانہ
۲۲۳۰ ۱۸۸	مالک پرست خان
۱۰	مبارک قدم (ملک)
۲۱۲۰۸	مجد الدین محمد (میر)
۱۵۸	مجادد پور
۳۶	محمود عدار
۶۲	مجنون
۰۱۹۰۰ ۱۶۷ ۰۷۶ ۰۷۵ ۰۷۳ ۷۳ ۰۷۱	مچلی پٹن
۰۲۴۵۰ ۱۳۸ ۰۲۳۰ ۲۲۶ ۰۲۲۲ ۰۲۰۹	
۳۰۱ ۰۲۹۸ ۰۲۸۸	
۰۷۲ ۰۵۸ ۰۵۶ ۰۵۵ ۰۵۴ ۰۵۳ ۰۴۹	محرم الحرام
۳۰۴ ۰۲۸۹ ۰۱۹۰ ۰۱۷۵ ۰۱۴۴ ۰۷۵	
۰۹۹ ۰۸۱ ۰۸۰ ۰۷۹ ۰۷۸ ۰۷۵ ۳۴ ۰۳	مخد بن خاتون پیشوا (شیخ) علامی
۰۱۴۸ ۰۱۴۵ ۰۱۲۱ ۰۱۱۰ ۰۱۰۹ ۰۱۰۴	
۰۱۶۵ ۰۱۶۴ ۱۵۹ ۰۱۵۱ ۰۱۵۰ ۰۱۴۹	
۰۱۷۸ ۱۷۵ ۰۱۷۴ ۰۱۷۲ ۰۱۶۷ ۰۱۶۶	
۰۲۱۲ ۰۲۱۱ ۰۲۰۴ ۰۱۹۷ ۰۱۹۵ ۰۱۹۴	
۰۲۲۷ ۰۲۲۶ ۰۲۲۵ ۰۲۱۹ ۰۲۱۷ ۰۲۱۳	

۲۲۸، ۲۳۷، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۱، ۲۲۸

۲۸۴، ۲۷۱، ۲۴۸، ۲۴۶، ۲۴۳، ۲۴۱

۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۰، ۲۸۵

۲۹۵، ۹۴

۲۱۲، ۲۱۱، ۸۰، ۷۱

۳۰۹، ۳۰۶

۱۸۲، ۱۵۹، ۱۵۷، ۷۷، ۷۴

۲۸۷، ۲۶۶، ۲۵۷، ۲۳۳، ۲۱۲، ۱۱۹، ۹۱

۱۰۲، ۷۶، ۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱

۲۲۳، ۳۶

۱۰۲

۲۱۲، ۱۹۷، ۱۸۹

۲۵۲

۲۸۸، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۴۵، ۷۸، ۳۴، ۳۳

۲۲۶

۱۵۹

۲۹۷، ۲۶۴، ۲۳۱، ۲۱۶، ۱۹۰، ۱۶۷

۱۱۱

۱۱۳

۱۶۷

۲۸۹

۱۷، ۱۶۹، ۱۵۶، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۳۹

محمد (سید)

محمد اسفرائی (سید)

محمد مازندرانی (سید)

محمد امین میرجمک (میرزا)

محمدانگر (قلعہ)

محمد تقی تفرشی (ملا)

محمد تقی طباطبائی (میر)

محمد تقی منجم (ملا)

محمد جوهری تیریزی (میرزا)

محمد حسین ناودانی (میر)

محمد رضا استرآبادی (میر)

محمد مشہدی (میرزا)

محمد لاری (ملا)

محمد سعید اردستانی سرخیل (میر)

محمد سعید بیگ بدخشی

محمد شاہی (باغ)

محمد صالح بیگ استرآبادی

محمد صالح قبی (میر)

محمد طاہر (شیخ)

۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹	
۲۷۴، ۲۹۵، ۳۱۷	
۲۰۰، ۱۵۹، ۱۳۳، ۳۵	محمد عادل شاد (سلطان)
۲۲۰	محمد علی دیر (ملا)
۸۴، ۸۲، ۸۰	محمد قلی بیگ
۲۱۳، ۱۸۸، ۱۳۳، ۸۱، ۵۹، ۳۹، ۸، ۶	محمد قطب شاد (سلطان)
۲۸۴، ۱۸۸، ۶۹، ۴۹، ۳۹، ۳۷، ۲۶	محمد قلی قطب شاد (سلطان)
۱۰۴	محمد مشرف
۱۲۹، ۵۹، ۵۴، ۵۰، ۲	محمد مصطفی (مصطفوی)
۹۴	محمد مصطفی خان (سید)
۲۲۳، ۱۷۸، ۱۶۹، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۰۴	محمد معز الدین مشرف (میر)
۲۳۵	
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۱۹	محمد مقیم استرآبادی (ملا)
	محمد مومن استرآبادی (میر) مرتضی
۳۱۸، ۲۱۳، ۲۱۲، ۱۶۵، ۳۳، ۱۱، ۸	الممالك
۲۶، ۲۴	محمدی محل
۳۱۵، ۳۱۴	محمود بیگ
۹۳، ۹۲، ۷۹، ۷۸، ۷۵، ۷۴، ۷۳	محمی الدین پیرزادہ (شیخ)
۱۱۸	
۳۱۷	مخا (بندر)
۳۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۱۱	مخدوم ملک
۱۹۶، ۱۷۹	مخلص حسین

مدینہ (مشرقہ - مکرمہ)

۲۲۵، ۲۱۰، ۷۱

مرتضائے الممالک

۲۳، ۱۱

مرتضائے مازندرانی

۷۴

مرتضی - مرتضوی

۱۲۹

مرتضی نگر

، ۱۵۲، ۱۴۹، ۱۳۳، ۱۳۱، ۹۶، ۸۶

، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۸۹، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۶۷

، ۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۲۰

۳۰۱

مرجان حبشی (ملک)

۱۱۸

مریچ (قلعہ)

۱۶۰، ۱۵۹

مرشد قلی بیگ

۳۵

مرہری پنڈت

، ۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸

، ۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۱۸، ۱۱۶

۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۱

۲۹۵، ۲۸۹، ۲۸۸

مشہد مقدس

۹۸، ۶۲

مصر

۱۹۴، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۱۹، ۱۰۸

، ۲۴۵، ۲۴۳، ۱۹۰، ۱۶۷، ۱۴۸، ۹۷

مصطفی خان

مصطفی نگر (کندیلی)

۳۰۱، ۲۵۴، ۲۵۳

۳۰۶، ۱۵۴

مظفر (سید)

۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۹، ۱۱۰، ۱۰۶

مظفر خان پتان

۲۶۱، ۲۲۴، ۲۳، ۱۳، ۱۱

مظفر علی دیر (خواجہ)

۶۲	معراج
۱۱۸، ۷۴	معین الدین (شیخ)
	معین الدین محمد شیرازی (میر)
۲۵۲	عرف میرمو
۲۴۱	مقصود بیگ سلحدار
۲۸۰	مقنع (چاہ)
۲۸۰	مقنع (ماہ)
۸۱	مکران
۲۱۰، ۲۰۷، ۱۳۹، ۹۹، ۷۱، ۱۱	مکہ معظمہ
۳۱۷، ۲۲۷، ۲۲۵	
۲۴۰، ۲۳۹	ملہ کاپور
۲۰۹	ملک محمد شیرازی (شیخ)
۸۰، ۱۱	منشی الممالک
۲۵۵، ۱۱، ۱۰	منصور آباد
۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۳۶، ۳۳، ۲۳، ۲۱	منصور خان میرجلہ ماضی
۱۷۹، ۱۷۰، ۱۱۳، ۸۶، ۷۷	
۹۷	منصور کدہ
۲۴۲، ۲۴۱	منکال
۲۲	منی
۲۵۵	موتکور
۱۶۸، ۱۱۹، ۴۸، ۳۳، ۲۸	منی وار

مہابت خان

۰ ۱۵۵۰ ۱۵۴۰ ۱۵۳۰ ۱۵۲۰ ۱۴۲۰ ۷۳

۱۸۹۰ ۱۷۱۰ ۱۶۶

۱۸۴۰ ۱۲۰

۲۱۲

۲۸۸

۲۰۰

۲۸

۱۱۱

۲۰۹۰ ۱۶۷

۳۵

میر جملہ (باغ)

میرزا بیگ فندرسکی

میرزا صادق قزوینی

میرزا کمال (شاهزادہ) *

میرک معین حاجب

میرم بیگ ذوالقدر

میر میران

میر یزدی

(ن)

نارائن راؤ بھوعدار

ناروجی کانتیہ

ناسک

ناصر کوتوال (میرزا)

ناظر الممالک

ناندیر

نایکواریان

نجف اشرف

ندی محل

۱۶۳۰ ۱۱۵۰ ۱۰۴۰ ۷۷۰ ۳۶

۱۹۳۰ ۱۸۸۰ ۱۸۷

۷۳

۲۸۴۰ ۲۵۶۰ ۲۳۳۰ ۱۹۸

۷۴۰ ۳۵

۱۷۱

۸۵۰ ۹۴۰ ۳۶۰ ۳۰

۲۲۶۰ ۲۱۰

۰ ۱۷۰ ۰ ۱۴۷۰ ۱۳۸۰ ۱۰۳۰ ۹۹۰ ۷۹۰ ۵۴

۲۸۶۰ ۲۸۴۰ ۲۵۸۰ ۲۵۷۰ ۲۲۸

۰ ۱۷۶

نربده

اسماء	صفحہ
نرھڑی	۱۱۲
نریمان	۲۳۲
نصیر الملک دکنی	۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۷۱
	۱۹۲، ۲۱۰
نصیری خان	۸۵، ۹۳، ۱۰۶، ۱۱۹، ۱۵۴، ۱۶۸
نظام پتن	۱۶۷
نظام الدین احمد جیلانی (حکیم)	
حکیم الملک گیلانی	۱۶۶، ۲۲۵، ۲۳۱، ۲۷۱
نظام الدین احمد صاعدی شیرازی	۳، ۲۳۷، ۳۱۷
نظام شیرازی (میرزا)	۲۲۳
نظام شاہ - نظام شاہی	۳۱، ۷۳، ۷۸، ۹۲، ۹۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۱، ۱۰۸، ۱۰۷
	۱۱۹، ۱۴۱، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۷۱، ۱۷۹
	۲۱۳
نعمہ (ملا)	۲۰۳
نل گوندہ	۱۸۶
نند گام	۲۴۲
نوح (حضرت)	۳۸
نور الدین جہانگیر (بادشاہ)	۳۲، ۷۱، ۷۳، ۱۰۶، ۱۹۹
نور روز	۳۱۲
نو شیروان	۲۰۵، ۲۲۷، ۲۲۸
نیلور (قلعہ)	۲۳۵، ۲۳۶، ۳۰۶، ۳۱۴

(و)

۱۳۰

وجہی شاعر دکنی (ملا)

۳۰۹، ۱۸۷، ۱۱۷، ۱۱۵

وسوجی ہرکارہ

۲۵۴

وسیسرم

۱۲۰، ۱۱۸، ۹۳، ۹۲

وفا خان (یوسف شاہ)

۲۴۵، ۲۲۶

ولندیز

۱۸۷، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۲

ویٹھوجی کانٹیہ

۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۳۴

ویلیسرم

۱۹۲، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۷۸

(ھ)

۲۱۲

ہارون جزائری (شیخ)

۶۲

ہامون

۲۲۵

ہرموز (بندر)

۱۹۳

ہزاری راؤ

۲۳۱

ہشت محل

۳۱۳

ہمدان

۱۸۹، ۱۵۱، ۸۱، ۳۹، ۲۱

ہند

۰۷۳، ۷۱، ۶۵، ۶۱، ۶۰، ۵۴، ۳۷، ۳۲

ہندستان

۰، ۱۲۸، ۱۲۲، ۱۰۵، ۱۰۰، ۹۳، ۸۱

۰، ۲۰۵، ۲۰۳، ۲۰۱، ۱۹۸، ۱۸۵، ۱۵۶

۳۱۲، ۲۵۹، ۲۳۰، ۲۲۵، ۲۲۲، ۲۱۱

(۳۵)

۲۱	ہندو
۱۳۱، ۲۱۶	ہندی
۹۶	ہوجی راؤ حوالہ دار
۲۰۴	ہون (سکہ)
۱۹۲	ہیت خان
	(ی)
۵	یافث
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۰، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۳۵	یاقوت خان حبشی
۱۵۳	
۲۷۸	یمن
۹۸، ۶۲	یوسف (حضرت)
۹۲	یوسف شاہ (وفا خان)
۳۱۸، ۱۱۹، ۱۱۷، ۸۵	یوسف (ملك)
۲۴۱	یوم المبعث
۲۴۱	یونان
۱۳۰، ۹۲، ۹۱، ۳۵، ۲۳، ۱۲، ۱۰	یولچی ٹیک اعظم الامراء
۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۰، ۱۷۱، ۱۵۷	
۳۰۱، ۲۹۴، ۲۲۷، ۲۲۰	

HADIQAT-US-SALATEEN

A History of the reign of Abdullah
Qutb Shah of Golconda (1662—1672 A.D.).

Vols. I & II

by

NIZAMUDDIN AHMAD

Edited by

SYED ALI ASGHAR BILGIRAMI

"MINISTRY OF EDUCATION", GOVERNMENT OF INDIA HAS BEEN
PLEASED TO EXTEND GRANT-IN-AID TOWARDS THE
PUBLICATION OF THIS BOOK"

Idara-e-Adabiyat-e-Urdu,
Hyderabad, A. P.

1961

Price Rs. 10/-

178